Hindustani

Turk, also called Khulāsah-yi Rūm. A history of the Sultans with portraits in colour by Shāh Ṣādiḳ ... Madras 1294 A.H. 1877 A.D.

From Lady [illegible]'s Collection.

The history of the Sultans of Turkey with their portraits painted by an Indian Artist — 1294. A.H.

کتابخانهٔ مجلس شورای اسلامی
مؤسسهٔ ۱۳۰۲
اسم کتاب فیروزنامهٔ ترک
مؤلف صادق الحسینی
موضوع تألیف تاریخ
شمارهٔ دفتر ۶۸۱۰

۶۸۱۰
فیروزنامهٔ ترک (خلاصهٔ تاریخ روم)
صادق الحسینی
۱۲۹۴ ق. چاپ سنگی
۲۴
۶۴۴

LUZAC & CO. Oriental Booksellers and

Hindustani

Turk, also called Khulāsah-yi Rūm. A history of the Sultans [with] portraits in colour by Shāh Ṣādiḳ [...]ī. Madras 1294 A.H. 1877 A.D.

£1/10/-

From Lady Hobart's Collection.

The history of the Sultans of Turkey with their portraits painted by an Indian artist — 1294. A.H.

کتابخانهٔ مجلس شورای اسلامی
مؤسسهٔ ۱۳۰۲
اسم کتاب فیروزنامهٔ ترک
مؤلف صادق الحسینی
موضوع تألیف تاریخ
شمارهٔ دفتر ٦٨١٠

٦٨١٠
فیروزنامهٔ ترک (خلاصهٔ تاریخ روم)
صادق الحسینی
۱۲۹۴ ق. چاپ سنگی
۲۴

Hindustani

Turk, also called Khulāsah-i-Tārikh-i Rūm. A history of the Sultans with portraits in colour by Shāh Ṣādik ... Madras 1294 A.H. 1877 A.D.

£1/10/-

From Lady Hobart's Collection.

The history of the Sultans of Turkey with their portraits painted by an Indian Artist — 1294. A.H.

کتابخانهٔ مجلس شورای اسلامی
مؤسسة ۱۳۰۲
اسم کتاب فیروزنامهٔ ترک
مؤلف صادق الحسینی
موضوع تالیف تاریخ
شمارهٔ دفتر ٦٨١٠
۱۱

٦٨١٠
فیروزنامهٔ ترک (خلاصهٔ تاریخ روم)
صادق الحسینی
۱۲۹۴ ق. چاپ سنگی
۲۴
۶۴۴

LUZAC & CO.
Oriental Booksellers and Publishers.
46, Gt. Russell Street,
LONDON, W.C.

۲۴
۶۴۴

اطلاع

[illegible]

[illegible]

اِطلاع

یہہ کتاب عالی جناب مرزا فیروز حسین صاحب دہلوی ایجنٹ نواب بیگم صاحبہ کرناٹک و ام اقبالنسا
کے خرچ سے ترجمہ وغیرہ ہوئی اور اونہین کے خرچ سے چھاپہ ہوئی پس جناب
ممدوح مالک حق تصنیف اس کتاب کے ہین اور رجسٹری اس کتاب کی بموجب
قانون بست و پنجم ۱۸۶۷ء عیسوی عمل مین آئی ہی پس کسی شخص کو سواے
جناب ممدوح کے اس کتاب کے چھاپنے کا اختیار نہین ہی -

الرّاقم

محمد اسمٰعیل خان دہلوی



فہرست کتاب فیروز نامۂ ترک یعنی خلاصۂ تاریخ روم

شبیه میرزا فیروز حسین صاحب دهلوی



فهرست کتاب فیروز نامهٔ ترک یعنی خلاصهٔ تاریخ روم

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

حسب الارشاد عالیجناب مرزا فیروز حسین صاحب انجم نگار دہلوی زیر نگرانی

جناب محمد اسمعیل خان صاحب بہادر دام اقبالہما

فیروز نامۂ ترک یعنی خلاصۂ تواریخ روم

۱۲۹۴

مولفہ فقیر نحیف شاہ صادق الحسینی چشتی شریف جسکا منشی جعفر حسین صاحب

سب انسپکٹر مدارس مدراس نے انگریزی کتب تواریخ سے ترجمہ کیا بخط سید شہاب الدین صاحب

مطبع فیروزیہ واقع مدراس میں مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غالب حقیقی یعنے خداے معبود کی حمد کرنی توخیر مغلوبان عبودیت کے منہہ کی زبان اُتنی کہان کہ اوسکا نام ہی اس سے لیا جاے - اور نہ زبان کا وہ منہہ کہ اوس خلّاقِ غالب و مغلوب کی ستایش تو کجا لفظ ستایش ہی کہنے کو کہا جاے چشم حق بین سے قدرت خداے توانا دیکھئے ذرّہ ذرّہ سے غالبیّت و مغلوبیّت کا جلوہ دیکھئے اگر ایک مغلوب ایک غالب نہوتا تو کوئی کسی کا طالب نہوتا

عجیب معرکۂ امتحان ہے عالم
شریف یان کوئی مغلوب کوئی غالب ہے

اور جو یون نہوتا تو حضیض و اوج زمین و آسمان گدا و مُنعم ذرّہ و مہر درخشان کا جلوہ ایک ہوتا ایک ہی طرح پر عالم بد و نیک ہوتا لیجئے کہا گل فسانہ دست برد خزان سے باوجود ہمہ تن گوشی بجمال بینایی کچھہ نہ سنکر روپوش نہین اور کہا شمع ہوا کے طمانچون سے با این تیز زبانی کچھہ نہ کہکر خاموش نہین باد خاک پر غالب ہی آب آتش کی مغلوبیت کا طالب ہی سایہ پر تسلّط نور ابین من الامس ہی ظلمت پر حکومت روشنی اظہر من الشمس ہی - نجوم پر ماہ ماہ پر آفتاب غالب نہین تو اور کیا ہی اَلْقَمَرُ مُسْتَفَادٌ مِنْ نُوْرِ الشَّمْس سے روشن ہیہ ماجرا ہی حضرت آدم ہی کو دیکھئے کہ باوجود اولیت جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین تاجدار لولاک لما صاحب سریر دَنیٰ فَتَدَلّیٰ باعثِ وجودِ حاکم و محکوم وجہ ظہورِ عالم و معلوم احمد مجتبیٰ **محمّد** مصطفیٰ علیہ و آلہ التحیّة والثنا کے زیر نگین رہے بلکہ سارے انبیا و رسل وردِ نام نامی آنحضرت یعنے اسم جوشن کبیر و حصن حصین مین راحت قرین رہے **مولّف** ذاتین احمد مرسل کے شرف سارے ہین ؕ سب تو سب ایک اوسی نام پہ چھینکارے ہین ؕ حضرت ابو بکر صدیق نے صداقت مین غلبہ پایا اور حضرت عمر فاروق نے عدالت بے انتہا مین اور حضرت عثمان ذی النورین نے حیا مین رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا علی اسد اللہ الغالب حضرات سنئے کہ جور آسمان سے دل جو گھبرایا تو میری زبان پر کس شیر نیستان ولایت و امامت کا نام آیا اب ساری مشکلین ضرور حل ہوجائین گی تو بہ حل ہوگئین اب وہ مصیبتین ہمارے سر نہ آئین گی جب ہم عرصۂ تحریر مین مثل زبان قلم یا ترکان ثابت قدم شیرانہ قدم بڑھائینگے تو مدعیان روباہ وش روسیون کی طرح بے سر و پا ہوکر بھاگ ہی جائینگے - الحمد للہ رب العالمین

والصّلٰوة والسّلام علی رسولہ سید المرسلین وآلہ الطّاہرین واصحابہ الماجدین -

وجہ تالیف کتاب

حضرات شایقین علم تاریخ مژدہ کہ اب معرکۂ روم و روس ہمارے شہسوار کلک عنبرین سلک کے در پیش ہی امتثالاً
للامر دست و زبان سے ساتھہ یہہ عقیدت اندیش ہی اب نام نامی سناؤن کہ کس نے مجھہ ناچیز صادق
الحسینی نام تخلص **شریف** کو یہہ حکم فرمایا اور فقیر حقیر کس قدر شناس کا حکم بجالایا سنئے کہ کون مجھہ بیا
بدامن عزلت کشیدہ و روئے قدردانی ندیدہ کا آمر ہی اور مین مامور ہون اور کون اس دید تنوعات عالم
سے حیرت اندوختہ و چشم بر پشت پائے خجالت دوختہ کا ناظر ہی اور مین منظور ہون **مؤلف** شادم
از ہمدمی بیکسی خویش **شریف** ؎ سخن این است منم گرچہ منی میدارم ؎ بتقریب ذکر سخاوت عالی
مجھہ مین اور حاتم مین مناظرہ سہی مگر مین او سپر یون غالب کہ تیرا قصہ دیدہ ہنین شنیدہ ہی اور بتوصیف
عدالت گرامی مجھہ مین اور نوشیروان مین مباحثہ سہی اور وہ مجھہ سے یون مغلوب کہ تیرا عدل بشہادت
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بدرجہ ثبوت نارسیدہ ہی - مرحبا یا حضرت ظہوری کیا بات میرے اس دعوے
پر آپکی یہہ دلیل بھی کچھہ کم نہین ثبوت مدعا مین اب کسی طرح کا شک یکقلم نہین **ع** تفاوت کفر و
دین آمد بمعنی ؎ میان عدل او تا عدل کسری ؎ حکومت گاہِ عالی کا نام شہرستان دل ہی دست و زبان مبارک
کو دیوان فیض و کرم مین عہدۂ وزارت و صدارت حاصل ہی دیکھئے کہ اب کے جنگ روم و روس مین اعانت
مجروحان و بیوگان و یتیمان ترک مین بواسطۂ دست و زبان آپ نے کیا کچھہ سعی نفرمائی ہزار ہا روپے کی
مدد ذاتی کے سوائے فراہمی چندے کی بات بنائی اسپر بھی بس نکر کے یہہ کتاب نایاب ہم فال و
ہم تماشا یا ہم خرما و ہم ثواب جو مسمّٰی بہ **فیروز نامۂ ترک** یعنے خلاصۂ تواریخ روم ہی اور کئی معتبر کتب تواریخ سے

مستنبط ہو کے مع تصاویر شاہانِ روم و نقشہ ہاے ممالک کئی فصلون پر منقسم ہے اسکا اہتمام طبع بھی
سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین اس غرض سے اپنے ذمے لیا کہ جب یہہ بھی بخرچ ہزار ہا روپئے چھپ جائے
تو رؤسا و والیانِ ملک کے درباروں مین پیش ہو کر جو کچھہ مبلغ بسبیل عطیہ و قیمت ہاتھہ آئے
وہ بھی روم ہی کو ابلاغ پائے واقعی کہ اِس کتاب کے اشترا مین دو فائدے متصور ہین یہان سے
تو گھر بیٹھے سارے ملک روم کی سیر کامل ہے اور وہان بعوض اعانت دین بیشگاہِ ایزد باری
سب کچھہ حاصل ہی اِس تمہید پر بھی جب آپکا نامِ مبارک معلوم نہوا تو سنئے کہ اوس مرجع فتح و نصرت
کا عالی جناب **مرزا فیروز حسین صاحب انجم نگار دہلوی** نام ہی حضور **نواب**
خیر النسا بیگم صاحبہ محتشمہ رئیسۂ کرناٹک دام اقبالہا کے ایجنٹ ہین تخلص **صبا** مشہور خاص و عام
ہی لیجئے نامِ صبا کے لیتے ہی غنچۂ مقصود شگفتہ ہوگیا - ہر دل بستہ گرہ گل کی طرح وا ہوگیا آج کل مدراس
اس باد بہاری سے رشک گلشنِ ارم ہی سائل بے کھٹکے درِ دولت پر چلے آتے ہین جیب و دامن کو
گلہائے مقصود سے بھر لیکر نہال ہو جاتے ہین **ع** لیا صبا کا جو مین نے منہہ سے نام شریف ؎
کھلی ہر ایک گرہ دل کی وہ بھی گل کی طرح ؎ یہہ بھی خوش قسمتی اہل مدراس ہی کہ ایک اور سردار نامدار
فخر یورپ مخزن العلوم مجمع الفنون منبع اشفاق مجسم الاخلاق فلاطون فطنت ارسطو فطرت اس
کار خیر مین شریک جناب فیروزی اساس ہے یعنے **جناب کرنل ایف پچ طرل**
صاحب بہادر گورنمنٹ ایجنٹ چیپاک دام اقبالہ نے بھی بنابر ترجمۂ اردو ایک

تاریخ انگریزی متضمن سوانح روم معہ تھا ویر جسکا نام انگریزی مین تاریخ سلطنت عثمانیہ ہے عنایت
کی ہی شرکت اعانت مین داد یکدلی ویگانگی دی ہی - کچھ ہو اس کارِ خیر کے معاون ومددگار دو
ہین جو ہمیشہ شجاعان ترک کے عافیت طلب و ترقی جو ہین ع دو دل یک شود بشکند
کوہ را ؛ ہان ای **شریف** صداقت اساس بس درِ اجابت وا ہے دستِ دعا رسا ہی یارب
جب تک شہرستانِ عالم مین غالب ومغلوب کا نام رہے ذاتِ جناب مرزا فیروز حسین صاحب
دام اقبالہ باین قدرت و ناموری مرجع انام رہے آمین فامین ثم آمین

فصل اوّل دراحوال ظفر اشتمال سلیمان شاہ

بیت بڑہیگا حوصلہ ذکر زمان پاستانی ہی ؛ ادہر دیکھو کہ یہہ مردانِ جنگی کی کہانی ہی ؛ مورخین
راست گفتار کا بیان ہی وقائع نگاران صداقت شعار کی تحریر سے عیان ہی کہ جب چنگیز خان
نے اقلیم ایشیا کے ایک بڑے حصّے کو جو ماتحت ایران تھا تاخت وتاراجی سے ویران کردیا اور
بلخ کو بھی جو صوبۂ خراسان مین بے نظیر بلکہ رشک کشمیر بہت ہی شاداب اور نہایت پر رونق
شہر تھا سُنسان کردیا نہ فقط خوارزم شاہ ہی کو اوسکے شہر یعنے بلخ سے نکالا تھا بلکہ روساو
امراے اطراف وجوانب کی بنائے قدرت کو بھی آپس کے خانہ جنگیون اور اوسکے متواتر
حملون نے متزلزل کر ڈالا تھا سلیمان شاہ ابن کیا خان رئیس شہر نیرو حاکم تاتاریان آغوزین
نے جو از روے حسب ونسب اوس قوم مین اعلی اور اوصاف حمیدہ وخصائل پسندیدہ مین

کل رُوسا سے نرالا تھا ۶۱۱ سنہ ہجری نبوی مطابق ۱۲۱۴ سنہ عیسوی قبیلہ آغوزین کے پچاس ہزار تاتاریون
کے ساتھ اپنے وطن مالوف سے خروج کیا نیت یہی کہ جدید ملکون پر اپنی حشمت وعظمت کا سکہ
بٹھائے اور چنگیز خان کی طرح اپنی بھی فتح وفیروزی کا رنگ جمائے الحاصل مع فوج ظفر موج
نہایت تعجیل وکامیابی سے صوبۂ آزربایجان واقع سرحد شام کی راہ لی اور اثنائے راہ
مین ہر شہر پر قابض ومتصرف ہوتا ہوا صوبۂ اہلاد تک جو ارمینیائے کبری کا ایک شہر ہی جا
پہنچا جب چنگیزی تاتاریون نے حریف کی آمد آمد دیکھی خود رفتگی نے آتش حسد کو اونکے
کانون سینہ مین بھڑکا یا کمال جوش وخروش سے ہنگامۂ ظلم وستم گرم کرکے ملک کو خاک
سیاہ بناتے ہوئے شعلۂ آتش کے طرح آزربایجان کے طرف قدم بڑہایا ادہر سلیمان شاہ
نے بلحاظ کثرت اعدا یا بامید عروج آیندہ ایشیائے صغرا یعنے ملک شام سے نکل کر صوبۂ
آزربایجان کے قطعات درونی کے سمت پسپائی اختیار کی اور فوج بھی اوسی جگہہ فراہم ہوئی
جب لشکر نے بیکاری وآسودگی سے تنگ آکر بے صبری دکھلائی تو ۱۲۱۹ سنہ عیسوی مین ایشیائے
جنوبی کی ہوا سر مین سمائی پھر تو ہوا کی شکل مع لشکر جرار منزل مقصود پر پہنچکر اوس سرزمین
مین ایسی فتحین حاصل کین جنکا خیال تک کسیکو نہ گذرا تھا اور جنکا عکس تک کسی کے آئینہ خاطر
مین پرتو افگن نہ ہوا تھا بہت سے قلعجات متین وبارہای حصین اوسکی کلید تدبیر سے مفتوح ہوئے
اور کئی شہر اور بستیون مین اُسکے ماہیچہ رایت جہان افروز نے چمک کر دو فور طلعت سے

آفتاب کو خجل کیا اور اُسکی عظمت وشان کے پھریری کی ضیا نے بدر کامل کو داغ در دل کیا جب فتوحات سے

یوماً فیوماً ترقی پائی دریا آفرات کی آبرو برہائی یعنے اوس سے ہوتے ہوئے سوارہ پارہ جانے کی

کوششین کین مگر اوسوقت خود ہی طعمہ نہنگ اجل ہوگیا پھر تو اُسکے فرزندون نے شہر بابر کے زیر حصار جو حلب کے

قریب ہی اوس گنج خوبی کو سپرد زمین کیا اور اوس مرد میدان کو کنج لحد مین گوشہ نشین کیا چنانچہ یہہ بات

طشت از بام ہی کہ اوسکی زیارت گاہ وہی مقام ہی -

فصل دوم در ذکر احوال نصرت مآل عثمان ظفر اقتران کہ بانی این سلطنت عظیم الشان است

لکھا ہی کہ جب سلیمان شاہ نے اس جہان فانی سے عزم سفر کیا اوسکے چار فرزندون طغرل بمعنیٔ منصف مزاج

و سنقور تگین بمعنیٔ باز سفید رنگ جو فقط تاتار ازبک مین پایا جاتا ہی و فندوغدی بمعنیٔ طلوع شمس و دمدار

بمعنیٔ صدائے کوس وطبل - الحاصل انہون نے اپنے باپ کے مال و اسباب کو باہم تقسیم کرلیا سنقور اور فندوغدی

نے تو اپنی اپنی قدیم مسکنون کا راستہ لیا اور یہہ نہین معلوم کہ زمانے نے اون سے کیا سلوک کیا مگر طغرل و دمدار

بہ معیت فوج مرد میدان ہی رہے تھوڑے ہی دنون مین دمدار نے زندگی مستعار کو جواب دیا اور طغرل

نے بہ ہمعنانی تائید غیبی اون سارے ممالک پر جو مابین حلب و سیسر یا واقع ہین اپنا قبضہ کرلیا **مولف**

دار فانی کو کچھ قیام نہین ؛ یان اگر صبح ہی تو شام نہین ؛ اور اوس سرزمین مفتوحہ مین بعرق ریزی تمام دین اسلام

کو رواج دیا جب سلطان علاؤ الدین فرمانروائے ایکن نے طغرل کی روزانہ ترقی دیکھی ڈر گیا اور خیال یہہ کہ

ایسی شجیع نامور سے موافقت کی جائے اور یہی اپنا سر عسکر قرار پائی ہنوز یہہ بات



یہہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطان روم سے لی گئی ہے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

آفتاب کو خجل کیا اور اسکی عظمت و شان کے پھریری کی ضیا نے بدر کامل کو داغ بر دل کیا جب فتوحات سے
یوما فیوما ترقی پائی دریاے فرات کی آبرو بڑہائی یعنے اوس سے ہوتے ہوے سوارہ پارہ جانے کی
کوشش کین مگر اوسوقت خود ہی طعمۂ نہنگ اجل ہوگیا پھر تو اوسکے فرزندون نے شہر بابر کے زیر حصار جو حلب کے
قریب ہی اوس گنج خوبی کو سپرد زمین کیا اور اوس مرد میدان کو کنج لحد مین گوشہ نشین کیا چنانچہ یہہ بات
طشت از بام ہی کہ اوسکی زیارت گاہ وہی مقام ہی ۔

فصل دوم در ذکر احوال نصرت مآل عثمان ظفر قران کہ بانی این سلطنت عظیم الشان است

لکھا ہی کہ جب سلیمان شاہ نے اس جہان فانی سے عزم سفر کیا اوسکے چار فرزندون طغرل یعنی منصف مزاج
و سنقور تگین یعنی باز سفید رنگ جو فقط تاتار ازبک مین پایا جاتا ہی و فند و غدی یعنی طلوع شمس و دمدار
یعنی صداے کوس و طبل ۔ الحاصل انہون نے اپنے باپکے مال و اسباب کو باہم تقسیم کرلیا سنقور اور فند و غدی
نے تو اپنی اپنی قدیم مسکنون کا راستہ لیا اور یہہ نہین معلوم کہ زمانے نے اون سے کیا سلوک کیا مگر طغرل و دمدار
بمعیت فوج مرد میدان ہی رہے تھوڑے ہی دنون مین دمدار نے زندگی مستعار کو جواب دیا اور طغرل
نے بہمعنانی تائید غیبی اون سارے ممالک پر جو ما بین حلب و بصیر واقع ہین اپنا قبضہ کرلیا **مولف**
دار فانی کو کچھ قیام نہین ہے یہان اگر صبح ہی تو شام نہین ہے اور اوس سرزمین مفتوحہ مین بعرق ریزی تمام دین اسلام
کو رواج دیا جب سلطان علاؤالدین فرمانرواے آیکن نے طغرل کی روزانہ ترقی دیکھی ڈر گیا اور خیال یہہ کہ
کسی ہیچ نا موز سے موافقت کی جاے اور یہی اپنا سر عسکر قرار پائی ہنوز یہہ بات

معرض ظہور مین نہ آئی تھی کہ طغرل نے اپنے فرزند کو علاؤ الدین کے پاس بعہدۂ سفارت اس پیام کیساتھ مرخص کیا
کہ وہ اپنے ممالک محروسہ سے کوئی قطعہ طغرل اور اوسکے توابع ولواحق کی بود و باش کے لئے مرحمت
کرے یہہ تو چاہتا ہی تھا فوراً قبول کرلیا اور بذریعۂ ایلچیان کاروان کہلا بھیجا کہ کچھہ اور خیال دلمین نہ لائے
بخاطر جمعی تمام دربار مین چلے آئے کوئی دقیقہ ادا ے مراسم تعظیم و تکریم مین فروگذاشت نہو گا
جب طغرل کو اطمینان کلی ہوچکا ایلچیون کے ساتھہ علاؤ الدین کے پاس چلا آیا اور اوسنے بھی
اوسکی عزت و توقیر مین سرمو قصور نہ فرمایا نہایت گرم جوشی سے بغل گیر ہوکر کراجیدگی نامی
قصبہ جو سرزمین انگیریا مین واقع ہے بطور اوسکے مسکن اولین کے مرحمت کیا کہتے ہین کہ علاؤ الدین
کے عہد حکومت مین تاتاریان چنگیز خانی نے جو اکثر خلل اندازی کرتے رہے سرزمین انگریا پر
حملہ کیا اور بسبب کثرت فوج پہلے ہی حملہ مین لشکر سلطان پر غالب ہوکے اسکو منتشر کردیا طغرل
نے جب طور بطور پایا اثناے جنگ مین پانچہزار سپاہ منتخب کارزمگاہ پر پرا جمایا سپاہ طغرل
نے لشکر علاؤ الدین کو متوجہ فرار دیکھا تو اپنے سر عسکر کو دشمنون سے ملجانے اور علاؤ الدین سے منحرف
ہونے کی ترغیب دی طغرل نے کہا کہ مردان جنگی جادۂ وفا سے منہہ پھراتے نہین دلیران کارآزما
وقت ضرورت پیٹھہ دکھاتے نہین ناتوانون کی حمایت منظور ایزد توانا ہے - پا فتادون کی دستگیری
موجب ناموری نہین تو اور کیا ہے یہہ کہکے ایک ایسا حملۂ مردانہ کیا کہ پہلے ہی وقت مخالفون کے
چھکے چھوٹ گئے نامردی دور دور ہمت قریب ہوئی دشمنون کو شکست اور اوسکو فتح نصیب ہوئی -

جب سلطان علاؤالدین نے طغرل کی اس بےباکی و دلاوری کو کہ جسکا ذکر وہ سنا کرتا تھا بچشم خود دیکھا
سوچا کہ ازدیاد فوج کی ضرورت نہین اور کسی امر زائد کی حاجت نہین مگر یہی کہ کوئی مشیر باتدبیر ہو اور
سر عسکر فوج تجربے مین بے نظیر ہو جب ان دونو خوبیون مین طغرل کو طاق پایا تو اوسیکو اپنی
لشکر کی سپہ سالاری و مختاری کا جوڑا پہنایا جب سپاہ طغرل لشکر سلطانی سے ملحق ہو گئی تو
طغرل نے نہ فقط تاتاریون کے تاخت و تاراجی کی راہ مسدود کی بلکہ انکو یون تہ تیغ کیا کہ سلطنت
کے سرحدون مین انکا نام و نشان تک رہنے نہ دیا اور نہ اوسنے فقط قلمرو سلطانی کو اعدا
سے سنبھال رکھا بلکہ ازحد اوسکو وسیع و فراخ کیا اور دولت کو بحال رکھا مورخون کا بیان ہے
کہ اگر اوسکا چراغ زیست گل نہوتا تو وہ اپنی اولوالعزمیون کا کچھ اور ہی گل کھلاتا باغی کانٹے کھاتے
پامال و لیران جنگی ہو جاتے مگر جب اوسنے شہر قطحی متعلق یونان پر فتح پائی زیست نے رخصت کی سنہ ۶۸۰ ہجری
موافق سنہ ۱۲۸۱ عیسوی مین اجل نے پیش قدمی کرکے بہشت برین کی راہ دکھائی اس حادثہ جانگزا سے
سلطان علاؤالدین بلکہ ساری مملکت پر غم طاری ہوا دریاے اشک ہر ایک کی آنکھو نسے جاری ہو حسب
الحکم سلطانی قلعۂ سوچوق مین اس شہسوار عرصۂ نبرد کا مزار ہے اور تاحال وہ مقام زیارتگاہ خاندان
عثمانیہ لیل و نہار ہے بہرحال اوسکی موت کے باعث اوسکی قوم کی شوکت کالعدم نہوئی عزت سر مو کم نہوئی
اور اوسکے تین بیٹے یعنے عثمان و فندوز و سرویز اوسکے یادگار باقی رہے اگرچہ اکبر اولاد یعنے عثمان
خورد سال ہی تھا مگر سلطان علاؤالدین کے سایۂ عاطفت مین نہال ہوا بنظر طغرل کی حسن خدمت اور جان

فشانیون کے عثمان جبک یعنے عثمان خرد کے خطاب سے مخاطب اور طبل و علم و بیرق سر عسکری اور لشکر
پر حکومت کاملہ مرحمت ہونے سے بارور بکمال ہوا حکم سلطانی جاری ہوا کہ اون تمام ممالک اور صوبون مین
جنکو اوسکے باپ نے مسخر اور مفتوح کیا تھا عثمان ہی کے نام کا سکہ اجرا پاے اور وہانکی مسجدون مین اوسی
کے نام سے خطبہ پڑہا جاے۔ بعض مورخین نے سلطنت عثمانیہ کی ابتدا اوسیکو قرار دی ہے مگر
ناظرین پر اس تاریخ کے مطالعہ سے روشن ہوگا کہ یہہ بات چسپت نہین اور انکا قیاس درست نہین
جب عثمان کے ترقی مدارج و مراتب مین کوئی دقیقہ باقی نہ رہا مگر یہی کہ اوسکے نام کے ساتھ خطاب سلطان
ملحق ہو جسکو اوسنے علاؤالدین کی زندگی تک اختیار نکیا بلکہ بموجب صلاح وقت اسکو آیندہ پر موقوف
رکھہ دیا وجہ اوسکی یہہ کہ سلطان علاؤالدین سے ترک رفاقت نہ کرنے کی قسم کھائی تھی چنانچہ
اوسنے اون متمردوں کو جنھون نے خلاف سلطان سرکشی و غدر اختیار کیا تھا معقول تنبیہہ پہنچائی
سنہ ۶۸۷ ہجری موافق سنہ ۱۲۸۶ عیسوی مین یونان پر فوج کشی کی اور جوانمردی کی وہ داد دی کہ اوسکے ہاتھہ سے
شہر قلز کو چھین لیا اور اوسی سال قراسہری یعنے شہر سیاہ کے قلعہ دار کو ایک سخت لڑائی مین شکست
دیکر پسپا کیا اور اوسکے دونو بھائیونکو اسیر و دستگیر اور سخت عذابون مین مبتلا کرکے دارالبوار کا رستہ
دکھایا۔ لکھا ہے کہ اس خونریز جنگ مین اوسکی اکثر یار و مددگار کام آگئے اور اوسکے بھائی فندوز
نے حریف سے دلیرانہ لڑکر جام شہادت نوش فرمایا۔ جبکہ عثمان کے فتوحات کی خبر علاؤالدین
کے گوش گزار ہوے تو اوسنے شہر عسکہ کی زمام حکومت اوسکی تفویض کی اور عثمان نے دوسرے

سال یعنے سنہ ۶۸۸ ہجری مین تاتاریان مغول کو اپنے قصبون سے نکال دیکر دشمنون کے حملون کو یکقلم
مسدود کردیا یہان تک کہ فتوحات نمایان مین مشہور ہوا اور مردانگی مین ضرب المثل قریب و دور ہوا
اور پھر اطراف واکناف کے باشندون کو جمع کرکے شہر قراسہری کو نہایت وسیع کیا عمارات
بلند وحصار استوار سے اوسکی رونق بڑہادی مورخین بیلجوجی نے قرار داد سن مین کچھ اختلاف کیا
ہی اور وہ یہہ کہ انہون نے فتح عثمانیہ کو جو تاتاریان مغول پر ہوی سنہ ۶۹۸ ہجری مین قرار دیا ہی یعنے دس
سال کے بعد اور ہمارے نزدیک بھی معتبر یہی ہے اور یہی مورخ راست نگار سعدی افندی کا قول
بھی ہے کہتے ہین کہ سنہ ۶۹۸ ہجری مطابق سنہ ۱۲۹۸ عیسوی مین جب میکیل المعروف بہ کوسہ رئیس وشہزادہ
شہر بیلجیکی نے اپنے بیٹی کے جشن شادی مین عثمان کو بہ لحاظ روابط قدیم دعوت دی تو یونان کے
دوسرے بادشاہون نے یہہ تجویز کی کہ اس قابو کو ہاتھ سے ندین عثمان کو اسیر و دستگیر کرلین مگر رئیس شہر
بیلجیکی نے بمجرد سننے اس خبر وحشت اثر کے بعین وفاکیشی و نیک اندیشی عثمان کے آستان دولت
نشان پر چند اشخاص معتبر کو بھیجوا دیا تا عثمان کو اس راز سربستہ سے خبردار کردین طالع بیدار کی
صورت ہشیار کردین عثمان نے اس خبر کے سنتے ہی چالیس مردان کارآزما کو مسلح کرکے لباس زنانہ
پہنایا اور سرشام قلعہ قرحصار مین بھیجوایا اسلئے کہ اون مکانون کو جو احاطۂ قلعہ مین ہین آگ لگائین
دروازون اور مورچون پر قابض ہوجائین الغرض انہون نے پہنچتے ہی اپنا کام کرلیا یعنے دل تو
جلا ہی تھا مکانون کو آگ لگادی دشمنون کو گرمئ آتش جہنم دکھادی شعلون نے سر اٹھاکے اور

دہوین نے دہوان دہار بنا کے عثمان کو اپنی گرمی ہنگامہ سے آگاہ کیا یہہ تو منتظر وقت تھا ہی فوراً
اوس سپاہ کو جو پہلے سے کمین گاہ مین متعین تھی ایسے وقت مین شبخون کا اشارہ کیا کہ مجلس شادی کا
ٹھاٹھ بندھا تھا راگ کا رنگ بیطرح جما تھا بمجرد اس اشارے کے بہادرون نے رعد کے
مانند نعرہ مارا اور خرمن عیش و عشرت مخالفین پر اپنی تلوارون کی بجلی گرائی وہ تو پہلے سے
مست شراب تھے اب کباب کی طرح جل گئی پیمانہ زیست لبریز ہوا ہنگامہ شادی غم خیز ہوا اجل کے
ساتھ ساتھ دور نکل گئے مگر میکیل کو جو عثمان کا دوست راسخ دم و مخلص ثابت قدم تھا سبہون
نے بچایا مابقی کو عدم کا رستہ دکھایا عورتین جو دستگیر ہوین انمین اک دختر لوفیرا نامی تھی جسکی شادی
کی یہہ کچھ بد سرانجامی تھی لکھا ہے کہ عثمان نے اپنے بیٹے آرخان کے ساتھ اوسکا نکاح باندھ دیا
اور بمجرد حصول اس فیروزی کے بہت سے شہرون اور قلعون کو اونکے مضافات و متعلقات
سمیت سلطنت علاؤالدین سے ملحق کرلیا جب سنہ ۶۹۹ ہجری مطابق سنہ ۱۲۹۹ عیسوی آغاز ہوا اور
تاتاریان مخالف کی ایک گروہ کثیر نے مملکت علاؤالدین پر چڑہائی کی تو اس سرزمین کے اکثر
اکابر و رؤسا و زمین دار و امرا جنہون نے علاؤالدین کے محض دبدبہ و رعب کے باعث اوسکا لوہا مانا تھا
اور اوسکو اپنا سردار و مختار جانا تھا اس برہمی کو غنیمت جان کے دوبارہ غدر و عناد پر کمر باندہی سامان
جنگ درست کرکے قدم جادۂ اعتدال سے بڑہایا اور علاؤالدین کو اون دشمنان درونی و بیرونی سے
مقابلہ مشکل نظر آیا تو بیلیولوگس شہنشاہ یونان سے پناہ لینی ضرور ہوی درخواست امن منظور ہوی

سیدہی نہوی طالع واژون سے کوئی بات ؛ تدبیر کا تقدیر پہ کچھ بس نہین چلتا ؛ آخر اوبہین
یونانیون کے قید مین جنکو اسنے اپنا ماوا و ملجا تصور کیا تھا بند ہوا رشتہ امید رہائی تو تا جب تک جسم مین
جان رہی یہہ زندان الم سے نہ چھوٹا تا ۷۰۳ سنہ ہجری مطابق ۱۳۰۳ سنہ عیسوی مین قضا جو آئی ادہر طایر
روح قفس عنصری سے نکلا اور اودہر اسنے اس بندگران سے رہائی پائی پھر تو بوجہ ناموری
وشہرت دلاوری و ثروت عثمان کا اختر طالع اور بھی چمکا سارے اکابر رؤسا کو راضی کر لیا
مگر یون کہ بعضون کو تحف و ہدایا سے نہال کیا بہتون کو انعام و اکرام سے شریک حال کیا کسیکو
وعدہ پر ٹالا اور کسیکو ڈرا دہا کر کام نکالا آخر الامر سبہون نے بالاتفاق اسکی بادشاہی کا اعتراف
کیا لاحق حال فضل الہ ہوا ۷۰۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۰۰ سنہ عیسوی مین اندرون شہر قراحصار مخاطب
بخطاب شہنشاہ ہوا بعض مورخین کے نزدیک آغاز ریاست عثمانیہ اسی سن سے صاف ہے مگر سعدی
افندی کا اظہار اوسکے خلاف ہے کیونکہ اوسنے اوسی ۶۸۷ سنہ ہجری کو جسمین عثمان نے حین حیات علاؤالدین
یونانیون پر غالب ہوکے قراحصار کو مفتوح کیا تھا اور صلہ مین اس خدمت شایان کے عہدۂ جلیلہ قضات
وخطابت پر مامور ہوا تھا اور اپنی نام رواج سکی کی اور قراءت خطبے کی اجازت حاصل کی تھی آغاز
سلطنت عثمانیہ ٹھہرایا ہے مگر ہم نے اکثر مورخین کی راے کو اختیار کیا ہے اور جہانداری عثمان کا
آغاز سنہ ہجری سے شمار کیا ہے جب عثمان نے بیاوری طالع اس سلطنت عظیم الشان پر اپنا قبضہ
کر لیا اپنے فرزندون کو متفرق صوبون کی حکمرانی پر معین کرکے قراحصار کو دار السلطنت بنایا اور اوسی سال

قیری حصار نامی شہر بھی اسکے ہاتھہ آیا مرہون سازگاری بخت ہوا شہر کا فنگی سہری اسکا پایہ تخت
ہوا عمارات شاہانہ کی تعمیر نے پاے تخت کا پایا بڑہا یا حصار ہاے متین و قلاع سنگین کی تدبیر
نے سرکشون کو بیدستگاہ بنایا چندے اس سلطنت جدیدہ کی آراستگی و پیراستگی مین مین بسر ہوے
جب اس سے فراغت حاصل کی متوجہ احوال سپاہ ہوا اہتمام حکمرانی کا عجب انداز رکھا لشکر کو
تن آسانی و عیش گزینی سے باز رکھا عرصہ دراز تک شہر ارغد پر محاصرہ کیا مگر اہل قلعہ کے
خروج نے ہٹا دیا جب ناچار ہوا محاصرے سے دست بردار ہوا جانب فنگی سہری ایک بلند پہاڑ پر
قلعہ استوار بنایا اور طرغن نامی سردار نامدار کو اوسکا قلعہ دار بنایا اور پھر باقی لشکر کے ساتھ
تخت گاہ کی راہ لی موسم زمستان وہین بسر ہوا اس اثنا مین اور ایک مقدمہ پیش نظر ہوا یعنی
ارلنس نامی فرمانرواے برصہ جو رتبے مین سب پر بالا اور حاکم درجہ اعلا تھا عثمان کی گرمی ہنگامہ پر
جل گیا گداز حسرت سے صورت شمع پگھل گیا دوسرے رؤساے سے دربردہ سازش کی اپنی لشکر کو اونکی فوج
سے ملاکے عثمان سے بگاڑ کے بات بنائی فساد کی صورت ٹھہرائی کہ اوس مین یہہ راز طشت از
بام ہوا عثمان نے دفعۃً مع فوج ظفر موج عزم معرکہ جنگ کیا مخالفون کا شکست فاحش دیکے قافیہ
تنگ کیا فرمان رواے برصہ و قلطی فرار ہوے مگر عثمان نے انکا پیچھا نچھوڑا دشمنون کے تعاقب سے
منہہ نموڑا قلعہ علو باد کے مختار نے دشمنان عثمان کے مآل کار سے عبرت لی اور چند شروط پر راہ
تعاقب کھولے مگر عثمانیان اپنے اعداے رو بفرار کے حائل نہو سکے شہر قلطی پر جسکو دریبولا یونانیون نے ترکون

سے چھین لیا تھا محاصرہ کیا اگرچہ عثمانیون کی ترک تازیون اور نیزہ بازیون سے یہہ بھی فتح نصیب ہوئی مگر
نقصان عظیم کے ساتھہ اور وہ یہہ کہ ایک پل چوبین جبس سے لشکر عثمانی عبور کر رہا تھا دفعۃً توٹ گیا اور
اس صدمے سے اسکاپوتاطغرس نامی مع چند سپاہ غرق آب ہوکر ہمراہیون سے چھوٹ گیا جب اسیطرح
صوبہ تبھینہ کے بہت سے دیار و امصار پر فتح ہوئی تو سلطنت عثمانیہ نے قوت پائی شہر برصہ دار الامارۃ
تبھینہ پر محاصرہ کیا مگر بوجہ استواری حصار و کثرت فوج مخالف تسخیر برصہ دشوار ہوئی تو عثمان نے
اوسکے محاذی دو قلعے تعمیر کئے اسلئے کہ اون قلعون کے ذریعے قلعۂ محصورہ مین نہ اید قومون کے دخل پانے اور
انہین آذوقہ و رسد پہنچانے کے مانع و مزاحم ہون اور اونکے قلعہ دارون کو یہہ تاکید کہ شہر والون کو ضرر
نہو باشندگان شہر کا نقصان متصور نہو عثمان کی اس تدبیر خوب و رائے مرغوب نے باشندگانِ
شہر برصہ کے دلونپر اثر کیا ہر ایک نے اوسکو اپنا خیر خواہ جان کے منتین ایک قلم کین اور جوق جوق
حاضر آستان عثمانی ہوکر براہ عبودیت اپنی گردنین خم کین کہتے ہین کہ عثمان کا یہہ دستور تھا اور ہمیشہ اوسکا
یہی منظور تھا کہ جب متعدد شہرون پر فتح ہو جاتی تو چندے آپ آرام پاتا اور چندے لشکر کو
رفع ماندگی کی مہلت سے کامیاب فرماتا کبھی ممالک مفتوحہ کے بند و بست درونی مین مالوف
رہتا اور گاہ وہان کے باشندون کی فکر رفاہ و صلاح مین مصروف رہتا اب کے بھی کچھہ سال
اسکو وطن مالوف مین یون ہی گذر گئی مگر سپاہ سلطانی نے جو کشور کشائی و معرکہ آرائی کی عادی تھے
اپنی بیکاری دیکھی اس مضمون کی عرضداشت پیش کی کہ چپ رہنے سے جی تنگ ہے ہمت مستعد جنگ

ہی اور قصد یہہ کہ زیر لوائے عثمانی سرزمین یونان کی خبر لین بیخبرون کو اپنے حوصلہ کشور کشائی سے آگاہی دین جب
عثمان نے اس مبتدا کی خبر پائی اس شرط پر اونکی درخواست منظور فرمائی کہ اہتمام ترویج دین اسلام مین
فرق زرا نہو فرمان ایزدی کی بجا آوری مین دخل تغافل کا نہو چہ کہ امتثال حکم الٰہی سب امور پر فائق ہے
اِسلئے ہمین یہی مناسب و لایق ہی کہ اسپر کاربند ہون کشور کشایون کے درجے دنیا تو دنیا دین مین بھی دہ چند
ہون اور اوسکا طور یہہ کہ خواقین و رؤسای عیسوی کو پہلے دعوت اسلام دین اور جو وہ نمانین اور کفر و شرک
سے باز آکے خدائے جل و علا کو واحد نہ جانین تو اُن دشمنان خدا پر ضرور چڑھائی کرین میدان رزم مین
قدم کی طرح نیزہ و شمشیر پر ہاتھہ بڑہادین مشرکون اور کافرون کی شکل کفر و شرک کو بھی بیدست و پا بنادین
یہہ کہکے بمعرفت چاوش باشیان ایشیائے صغرا کے جمیع رؤسا کے نام اس مضمون کا فرمان
بھیجوایا کہ یا دین اسلام قبول کرین یا جزیہ دین نہین تو جان و مال سے ہاتھہ دہونا ہوگا زور شمشیر سے مطیع و
منقاد ہونا ہوگا جب حکم عام ہوا سب سے پہلے میکیل کوسہ فرمانروائے بیجیک کا امتثال امر مین نام ہوا چنانچہ
اسی باعث عرصہ بعید و مدت مدید تک اوسکی اولاد نے پشت در پشت شہنشاہان عثمانیہ کے سایہ عاطفت
مین بہت سے سرفرازیان حاصل کین مورد الطاف خسروانہ رہے مظہر مراحم شاہانہ رہے۔ لیجئے جب
میکیل نے غاشیہ امتثال دوش پر رکھا لبلیجی نامی شہر کے شہزادے نے بھی اوسکی پیروی اختیار کی
گو دولت ایمان سے ناکام رہا مگر اطاعت سلطانی مین ترک طغیان و تمرد کرکے نیک نام رہا اپنے فرزند
کو بطریق یرغمال تحویل عثمان کیا پھر تو والیان لفکہ و قادرلی نے خراج گزاری کا اقرار کیا اداے لوازم نعلبندی

سے زرانہ انکار کیا - شہر ہاے مارطونی گوئیگ طرقلی اگو بجیسی جیجی اقبصار قراقین طقرنیاری
وغیرہ جنکے والیون نے دربارۂ دین اسلام اظہار نفرین و توہین کیا تھا سب کے سب مسخر ہو گئے سلطنت
عثمانیہ سے شامل ہو کے انتظام سلطانی سے شایستہ تر ہو گئے - اب اور سنئے کہ عثمان تو ان فتوحات
مین سرگرم رہا مگر قادر نامی تاتاریون کی ایک قوم نے سلطنت کرمیان سے نکل کر اوسکی مملکت پر
چڑھائی کی سب ملک کو خراب کیا بلکہ قراحصار کی دیوار تک ڈھادی عثمان نے فنگی سہرے مین جب
یہہ خبر پائی فوراً سامان جنگی درست کر کے فوج ظفر موج کے ساتھ معرکہ آرا ہوا مقام قتیہ مین دونون
لشکرون کا مقابلہ ہوا اُسنے دشمنون پر ایک ایسا حملہ مردانہ کیا کہ مخالفون کی بات بگڑ گئی عثمان کی تقدیر
اوس لڑائی مین بھی لڑ گئی باغی کچھ اسیر کچھ آغشتہ خون و خاک ہوے اور جنہون نے شرف دین اسلام
حاصل کیا وہ نجاست کفر سے پاک ہوے اور اون پاکون کو مادام العمر قراحصار کے احاطۂ حکومت
مین رہنے کو جا ملی سعی عثمانی سے دین کی دولت بے انتہا ملی - سنا ہے کہ سلطان عثمان کے فرزندان
مین آرخان جو اوسکا ولیعہد اور قائم مقام تھا دوسرون کی نسبت بہت دلیر و شجیع اور زیادہ نیک نام
تھا جب وہ سر عسکر ہو اقلعجات قراجیش الیوی یگر اس تگین حصاری کو کھولا جب ان فتوحات سے
فراغت پائی لشکر کو کاعنوزلیم نامی سردار کے تحت فرمان دیا اور آپ اپنے پدر بزرگوار کی قدم بوسی
کا قصد کیا سردار موصوف نے بھی اکاری اور طوس بازاری نامی قلاع پر قبضہ کر لیا اخیجی خوجہ نامی کپتان
کو جو ایک سردار مشہور روزگار تھا اک فوج جرار کے ساتھ بر سر کارزار روانہ کیا اوسنے صوبہ ازنگمد کو پامال

و تباہ کیا بلکہ اوس معمورے کے حصار تک پہنچ گیا جب یہہ معاملہ روبکار ہوا والی ازنگمد عثمانیون کے دست اندازیون
اور تاراجیون سے گھبرا کے بارگاہ شہنشاہ قسطنطنیہ مین نالشین کین شہر کی حالت پرخطر سے آگاہی دیکے
اعانت و امداد کا طلبگار ہوا اوسنے ایک بھاری فوج جرار مع اسلحہ و یراق بغرض کمک روانہ کی مگر
عبدالرحمن جو عثمان کے لشکر کا دوسرا کپتان بہادر زمان تھا فوج یونانی کی آمد آمد کی خبر پاکے میدان ملنر
مین مقابل ہوا یونانیون پر عثمانیون کو غلبہ کامل ہوا جب باغیون نے منہہ کی کھائی گھبرا گھبرا کر پیٹھہ دکھائی جب
بھی شجاعان آرخان نے اونکا پیچھا نچھوڑا ایک کو دو دو کو چار کیا مدعیان متفق کی سر و تن کی جدائی مین
اصرار کیا ایک سے ایک مانند تن و سر جدا ہو گیا دم کے دم مین دشمنون کا قصہ فیصلہ ہو گیا کچھ باقی جو رہ گئے
اونہون نے چھپ چھپ کے رہائی پائی شہنشاہ قسطنطنیہ تک پہنچکر اس سانحہ کی خبر پہنچائی اسوقت عثمان کا مزاج
متواتر مہمات اور ملک گیری کی کڑی کڑی صعوبتون سے مکدر رہنے لگا ضعف پیرانہ سری و مرض نقرس
کے باعث پریشان خاطر رہنے لگا ناتوانی نے شہرستان وجود عثمانی مین توانائی پائی مضمحل ہو گیا گو طاقت
نبرد طاق تھی مگر ہمت و جرأت شہرۂ آفاق تھی پھر بھی اپنے فرزند جگر پیوند آرخان کو بلحاظ اوسکے کہ وہ مدام
میدان کارزار مین مظفر و منصور رہا کیا ایک فوج کثیر کے ساتھ صوبہ بتھینہ کی تسخیر کے لئے جسکا بادشاہ
روا آرش تھا روانہ کیا اور حکم یہہ کہ اوسکے ساتھ ہی صوبہ برصہ دار الامارہ شہر مذکور پر بھی قبضہ ہو جاے
ایک ہی وقت مین دونون کا کام تمام ہو بہادران جنگی مین نام ہو ارنس نے جب مقابلہ آرخان کی طاقت
نپائی شہر پناہ مین سر چھپایا آرخان نے اوسکا بھی محاصرہ فرمایا وہ بھی یون محصورون پر رسد بند ہوا

مدعی مبتلاے گزند ہوا بعد عرصۂ دراز آرنس بہ ترغیب میکیل جو خلعت اسلام سے شرف پذیر تھا اور آرخان کا خاص
دبیر و مشیر تھا حلقہ بگوش اطاعت ہوگیا اور بقیۃ السیف کی سلامتی کے لئے تیس ہزار سکۂ طلائی کی پیشکش بارگاہ
سلطانی مین پہنچائی سرزمین برصہ بھی سنہ ۷۲۶ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۶ عیسوی مین عثمانیون کا ایک قطرہ خون بہے
جانے کے بغیر سلطان آرخان کے ہاتھ آئی چونکہ انقلاب آسمان مشہور ہے اور اوسکی کجروی و بدراہی مبرہن
قریب و دور ہے کسیکو مانند گل ہنساتا ہے اور گاہ صورت شبنم آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے کہین غم مین
شادی اور کہین شادی مین غم ہے تو بہ گردش لیل و نہار کا او رہی عالم ہے دم کے دم مین حال دیگرگون
ہو جاتا ہی مآل اندیشون کا جگر دید تنوعات روزگار سے خون ہو جاتا ہی - لیجئے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے
کہ جب آرخان نے مقامات مطلوبہ پر فتح پائی خوشی سے پھولا نہ سمایا اب دیکھئے کہ فلک تفرقہ پرداز نے
کیا کر دکھایا یعنے دفعۃً شدت مرض پدر بزرگوار یعنے عثمان کی خبر آئی اور اس خبر کے ساتھ حکم مراجعت
بھی آپہنچا یہہ بھی حفاظت برصہ پر فوج کثیر کو متعین کر کے ہوا کی صورت باپ کی خدمت مین جا پہنچا مگر اسوقت
مین کہ عثمان پر سخت دشواری تھی قضا منتظر سواری تھی دم واپسین کا معرکہ در پیش تھا درد مہاجرت سے
زار زار ہر وفا اندیش تھا سفر عقبیٰ کا دم بھرتا تھا لب پر یاد خدا تھی اجل منزل آخر تک پہنچانیکو رہنما تھی
اوسنے پہنچکر زمین خدمت چومی اور پاس ہی بیٹھ گیا باپ کے چہرے پر نظر کرتے ہی سینہ جو بھر آیا تو
رو رو کر بے اختیار چلایا آرخان کی صداے درد انگیز سے عثمان کی آنکھین کھل گئین فرمایا کہ ای آرام جان راحت
روان وقت گریہ و زاری نہین ہنگام اشکباری نہین کیونکہ یہہ میری اخیر لڑائی ہے جو تم دیکھتے ہو اور جس سے تمہارا جگر ریش ہے

بچون سے جوانون اور جوانون سے بوڑھون تک یہہ معرکہ در پیش ہے چونکہ تم قائم مقام میرے ہو ترک
دار فانی کا غم نہین سر مو الم نہین مگر چند نصیحتین یاد رکھئے ہماری روح کو اسپر عمل پیرا ہو کر شاد رکھئے بیٹا
ہرگز دنیا کی دولت مستعار پر غافل نہونا جور و تعدّی پر مائل نہونا عدل و انصاف سے ملک آباد رہے
رعایا برایا کا دل شاد رہے فتوحات تازہ کی لڑی بندہی رہے زور شمشیر سے فکر ترویج دین کی رہے -
دشمنون کے چھکے چھوٹین رومی سلطنتون سے اتحاد کے سلسلے نہ ٹوٹین علما فضلا کی عزت و توقیر مین فرق نہ
آئے بناے دین کی استواری پر کمر چست رہے تواضع و خوش اخلاقی مین کمی ہونے نہ پائے خیل و خدم جاہ و
حشم پر فخر و ناز بجا نہین اہل علم کے فیض صحبت سے دوری روا نہین عدل کا ساتھ رہے انصاف کے ہاتھ مین ہاتھ
رہے عقلا کا کام یہہ نہین کہ ناحق کے جھگڑون مین پابند ہون اور ہمارا یہہ مطلب نہین کہ سارے جہان کی بادشاہت
سے بہرہ مند ہون میرا مدعا اولی تو یہی تھا کہ دین اسلام کو رواج دون ترویج ملت مین قصور نکرون اور اب
تمہارا کام ہی کہ وہ مقصد برائی سرخروے عاقبت کی ہاتھ سے نجاے سیرابی تشنگان انصاف
بلا طرفداری ہو ایک ہی طرح پر چشمۂ فیض سب جگہہ جاری ہو جس بادشاہ مین کہ عدل و انصاف و فیض و سخا نہین
سچ جانیو کہ وہ بادشاہ نہین - رعایا برایا کی بہبودی کی فکر رہے - مدام فضل و عنایات بادشاہ حقیقی
کا لب پر ذکر رہے یہہ کہتے سنتے کچھ عرصہ نگذرا کہ عثمان کے طایر روح نے قفس عنصری سے چھوٹ کر
آشیانۂ خلد برین کی راہ لی ہنگامۂ حشر برپا ہوا طرفۃ العین مین کیا تھا کیا ہوا - انہترون سال مین عثمان نے
سفر عقبیٰ کیا چھبیس سال تک امورات جہانبانی مین کوششین کین اور سنہ ۷۲۶ ہجری مین یہہ واقعۂ ہوش ربا رودیا

فائدہ

کہتے ہین کہ جب خزانۂ عثمانی کا جایزہ لیا گیا تو نقد وجواہر سے خالی پایا وجہ اسکی یہی تھی کہ سربازون کی سرفرازی مین یہان کیا کمی تھی اسلئے مال تو کچھہ نہ تھا مگر یہی ایک سلطنت عظیم الشان اور راہوار برق جولان متعدد خود و بکتر وخفتان مویشی بے پایان چنانچہ شہر برصہ سے سلطان روم کے پاس اب تک جو گوسفند آتے ہین وہ اونہین کی نسل کہلاتے ہین وہ جو وصیت مین رومی سلطنتون کے اتحاد کا ذکر تھا سو اوس سے مراد عثمان کی یہی کہ سارے عیسائی مشرف اسلام ہون کیونکہ بدانست عثمانیان غیر ملت والون کو لذت اسلام سے محظوظ کرنا عین کرم واحسان ہے اتحاد ودوستی صادق کا یہی عمدہ نشان ہے -

واضح ہو کہ روم اوس ملک کو کہتے ہین جسکو زمانۂ سلف مین پہلے رومیان یوپ نے اور پھر یونانیون اور ترکیون نے فتح کیا تھا مگر نور الدین نے اپنی کتاب جغرافیہ مین لکھا ہے کہ روم وہ ملک ہی جو بحر غرب سے شروع ہو کر گالیشیا اندلوس یعنے ہسپانیہ فرانس یعنے افرنجہ اطالیہ یعنے رومیہ جرمنی یعنے نمسہ پولنڈ و بوہیمیہ اور کہ ہنگری یعنے ماجار سے تا بہ قسطنطنیہ ودریاے یوکین یعنے بانطس سے اشتمال رکھتا ہی وہان سے ملک سقالیہ اور اسکلیونیا روس کے سرحدی صوبجات ہین مگر یہہ زیادہ متحقق ہے کہ روم سے مراد رومانیہ اور رومیلیا یعنے تھریس اور یونان جدید ہے مصنف مساحت الارض کا یہہ مقصود ہے کہ روم جس مین ایشیاے کوچک کا ایک حصہ شامل ہے طرف غرب نہر بحر اسود سے محدود اور سمت جنوب سیریا اور مسوپوٹیمیا یعنے بلاد شام وبلاد قبیرہ وارمنیہ جانب شرق وشمال جارجیہ یعنے بلاد کرد اور دریاے یوکین یعنے بحر بانطس سے محدود ہی

اور اس ملک کے وسط مین جبل قرمان جسکو جبل طارس بھی کہتے ہین واقع ہے جہان ترکمانی اور ترکی خاندان رہتے ہین اور اوسی ملک روم مین حین زمانۂ عتیق سلجوقی سلاطین کی حکمرانی رہی جن تک خاندان عثمانیہ کا سلسلہ پہنچتا ہے اسلئے ایرانیان ومغول تا حال انہین رومی کہتے ہین -

فصل سوم دربیان نصرت توامان سلطان غازی آرخان

لکھا ہی کہ جب عثمان نے رحلت فرمائی دہم ماہ رمضان المبارک ۷۲۶ھ مطابق ۱۳۲۶ عیسوی کو آرخان نے بتیس سال زینت تخت برمائی شہر برصہ مین جسکو اوسنے اپنے پدر بزرگوار کے حین حیات مخالفون سے چھینا تھا ایک سال تک سکونت اختیار کی جب استحکام امور سلطنت سے بالکلیہ فراغت ہو چکی تو دوسرے سال سمندرہ کے تمام صوبون پر چڑہائی کر کے شہر نقمیدیا تک جا پہنچا جب شہر کی خلقت اسکے محاصرہ سے خستہ دل ہوی تو وہان بھی اسکو فتح حاصل ہوئی حاکم نقمیدیا کالو جنیس نامی نے جب دیکھا کہ لشکر آرخان نزدیک پہنچ ہی گیا مارے دہشت کے وقت شب فرار ہوا پناہ گزین قلعہ کوین حصار ہوا - جب بھی آرخان نے پیچھا نچھوڑا وہ قلعہ بھی بہ آسانی ہاتھ آیا اس ہنگامہ دار وگیر مین کالوجنیس کے جسم مین ایک تیر ایسا لگا کہ تراز و ہو گیا - زندگی کی نظرون مین سبک ہو کر موت کے ساتھہ ساتھہ بازار عدم کا راستہ لیا دنیا سے زردرو ہو گیا نسقچیون نے حسب الحکم سلطانی تن سے سر جدا کیا نیزہ پر چڑہایا سارے شہر مین پھرایا - اہل شہر نے گھبرا گھبرا کر دردولت آرخان پر ایلچیون کو بھیجوایا اور عرض یہہ کہ جان کی امان ہو اور قسطنطنیہ کو جانیکی پروانگی ملی تو شہر خالی کر دین جب درخواست منظور ہو چکی تو شہر والون نے ترک وطن کیا آرخانیون نے بسایا سارا شہر ہاتھہ



یہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہی

آیا اور سنہ ۷۲۶ہ ہجری مین شہر ہرقی پایہ تخت سمندرو بھی آرخان کے ایک سردار علی بک نامی کے سپرد ہوا
گرم ہنگامہ دستبرد ہوا جب یون ہی صوبہ بتھینہ کے ساری شہر بجز نیشیا آرخان کے تصرف مین آگئے تو فنگی
سہری عزت پایہ تخت سے مایوس ہوا شہر برصہ دار الامارہ ہوکے قدمبوس ہوا آرخان نے باستصواب
علاؤالدین پادشاہان سلجوقیہ کے سکّون کو چلنے سے روکا اور اپنے نام کا سکّہ چلایا رفتہ رفتہ ایک
نئی بیدل و الیتر یعنے منطوعہ سے انتظام سلطنت بڑہایا اور انہین تسخیر بلاد و امصار کے لئے آلات و اوزار بنانے
کے ہنر مین جس سے وہ تاحال ناواقف تھے تعلیم دی اور اپنے بھائی علاؤالدین کو وزیر اعظم کا خطاب دیکر
اوسی فوج کی سپہ سالاری بخشی اور سنہ ۷۲۹ہ ہجری مین آرخان نے اپنے سپاہ کی تنخواہ مقرر کی یعنے روزانہ
ایک نقرہ جو اوسکے سکے کا نام تھا اور مالیت مین درم نقروی کا چوتھا حصہ لا کلام تھا چونکہ فوج مذکور
بالکل جاہل تھی اسلئے کہ ادنی ترین طبقے کے رعایا سے شامل تھی بار ہا اُنسے علم بغاوت بلند کیا جادۂ اطاعت سے
منہہ پھیر ناپسند کیا جب بالکل تمرد پر کمر باندہی تو آرخان نے اسکو بھی گوشمال دیکر معزول کیا اور بعوض اسکے
عیسوی نوجوانون کا داخلہ فوج مین قبول کیا اس شرط سے کہ جو عیسائی مسلمان ہوجانے پر مائل ہو پہلے اُنکو مسلمان
کرین اور پھر فوج مین داخل ہو پھر تو یہہ عالم ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ مین اسلام نے قوت پائی لشکر کثیر فراہم ہوا
اور حکم یہہ کہ اگر کوئی مزارع اور کسان جو باوجود اپنی ملکی محاصل سے خوش گذران ہونے کے داخلہ فوج کا آرزو مند
ہو تو سنجاق بیگیون کے تحت فرمان آزادانہ نوکری کرنے سے اوسکا پایہ بلند ہو- جب آرخان نے اسطرح سپاہ
جدیدہ کا انتظام کیا اور فوج کثیر بھی فراہم ہوگئی شہر نیشیا پر جو گذشتہ دو سال کے محاصرون اور قحط سالی و طاعون



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

آیا اور سنہ ۷۲۶ ہجری مین شہر ہرقی پایہ تخت سمندر بھی آرخان کے ایک سردار علی بک نامی کے سپرد ہوا
گرم ہنگامہ سرد ہوا جب یون ہی صوبہ تھبینہ کے ساری شہر بجز نیقیا آرخان کے تصرف مین آگئے کوسی
سہری عزت پایہ تخت سے مایوس ہوا شہر برصہ دارالامارہ ہو کے قدمبوس ہوا آرخان نے باستصواب
علاؤالدین بادشاہان سلجوقیہ کے سکون کو چلنے سے روکا اور اپنے نام کا سکہ چلایا رفتہ رفتہ ایک
نئی سبیل والیتر یعنے منظوعہ سے انتظام سلطنت نے پایا اور انہین تسخیر بلاد و حصار کے لئے آلات و اوزار بنانے
کے ہنر مین جس سے وہ تاحال ناواقف تھے تعلیم دی اور اپنے بھائی علاؤالدین کو وزیر اعظم کا خطاب دیکر
اوسی فوج کی سپہ سالاری بخشی اور سنہ ۷۲۹ ہجری مین آرخان نے اپنے سپاہ کی تنخواہ مقرر کی یعنے روزانہ
ایک نقرہ جو اوسکے سکے کا نام تھا اور مالیت مین درم نقروی کا چوتھا حصہ لاکلام تھا چونکہ فوج مذکور
بالکل جاہل تھی اسلئے کہ ادنی ترین طبقے کے رعایا سے شامل تھی بار ہا اونسے علم بغاوت بلند کیا جادۂ اطاعت سے
منہہ پھیر ناپسند کیا جب بالکل تمرد پر کمر باندہی تو آرخان نے اسکو بھی گوشمالی دیکر معزول کیا اور بعوض اونکے
عیسوی نوجوانون کا داخلہ فوج مین قبول کیا اس شرط سے کہ جو عیسائی مسلمان ہوجانے پر مائل ہو پہلے اونکو مسلمان
کرین اور پھر فوج مین داخل ہو پھر تو یہہ عالم ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ مین اسلام نے قوت پائی لشکر کثیر فراہم ہوا
اور حکم یہہ کہ اگر کوئی مزارع اور کسان جو بآزادی اپنی محاصل سے خوش گذران ہونگے داخلہ فوج کا آرزومند
ہو تو سنجاق بیگیون کے تحت فرمان آزادانہ نوکری کرنے سے اوسکا پایہ بلند ہو - جب آرخان نے اسطرح سپاہ
جدید کا انتظام کیا اور فوج کثیر بھی فراہم ہوگئی شہر نیقیہ پر جو گذشتہ دو سال کے محاصرون اور قحط سالی و طاعون

دو بلا سے خراب ہوگیا تھا محاصرہ کیا جب اہل قلعہ کو تاب نہ آئی اور انہون نے طاقت مقابلہ نپائی تو شہر کو
آرخان کے تفویض کیا اور آرخان نے انکی درخواست کے بموجب معہ مال و اسباب قسطنطنیہ کے جانیکا حکم دیا جب نیشیا والون نے
آرخان کی یہہ رحم دلی دیکھی بخوشی تمام تابعدار ہوگئے جان و دل سے باج گزار ہوگئے لکھا ہے کہ جب سنہ ۷۳۰ ہجری
مین سلطان آرخان شہر مذکور مین داخل ہوا حاصل تسلط کامل ہوا یونانی بیوہ عورتونکی آوارگی و بے سرو
سامانی پر رحم جو آیا تو عمایدین سلطنت و اراکین مملکت کو یہہ حکم فرمایا کہ ان عورتون کو اپنے علاقہ زوجیت سے شاد کرین
نامرادون کو بامراد کرین ے ذلت و خواری سے نکلین شاد و فرحان ہوگئین ؛ کفر چھوڑا رغبت دل سے
مسلمان ہوگئین ؛ الغرض بعد فتح ایشیا آرخان کی حاتم دلی و مروت مردانگی و فتوت کا اطراف و اکناف
مین یہہ کچھ چرچا ہوا کہ باشندگان دیار و امصار جنکو اوسوقت تک آرخان نے مغلوب نکیا تھا جوق جوق شہر
نیشیا کو چلے آئے اور وہان مجمع اتنا ہوگیا کہ وہ شہر بجاے خود ایک دوسرا قسطنطنیہ ہوگیا سنہ ۷۳۴ ہجری
مین نملق نامی قلعہ جسکو صناعون نے بمرتبہ حصین و متین بنایا تھا اور باوجود سعی بسیار عثمان کے ہاتھ نہ آیا تھا
ے آرخان کے طالع بیدار سے ؛ کہتے ہین اوسپر بھی قبضہ ہوگیا ؛ سنہ ۷۳۶ ہجری مین آرخان نے ایک مدرسۃ
العلوم اور دار الشفا کی بنا ڈالی مدرسہ جو خانقاہ مین بنایا تھا شہرۂ آفاق ہوا ہر شاگرد اوس مدرسہ کا
علم و ہنر فضل و کمال مین طاق ہوا اور آٹھون پہر اصحاب علم و ہنر کا یہہ کچھ مجمع رہا کہ مدارس عرب و عجم کا بازار
سرد ہوا بے نظیر عصر یہان کا ہر فرد ہوا ظہور ترقی اسلام نے کفر کو دبا دیا - عصیان کو گوشہ گیر بنا دیا یونانیون
پر آرخان کے مظفر ہونے نے بدخواہون کو خیرخواہی پر آمادہ کیا پھر تو مابقی صوبجات ایشیا کی تسخیر کا ارادہ کیا

چنانچہ اجیلا بنک کے سارے ملک کو جسکا قاسم بک کار فرما تھا اور بعد رحلت قاسم بک حاکم اوسکا
ایک کم سن شہزادہ تھا آرخان نے اپنی سلطنت سے یون ملصق فرمایا کہ اوس شہزادۂ کم سن کو اپنا لطفی بیٹا بنایا
پھر تو شہزادۂ خرد سال ترسان بک نام نے بھی پسر قاسم بک کی تقلید کی عنان حکومت شہر اید نجک
ومنیاس و بالکیسری و برکامی وارمد - آرخان ہی کے ہاتھ دی شہر ہاے علو باد وکبلیس و اہنیوس جو یونانیون
کے تحت حکومت تھے وہ بھی حلقہ اطاعت آرخان مین آگئے اس عرصے مین ترسان بک اور اوسکے بھائی ہاجل
بک مین جنگ برپا ہوی ہاجل بک بوجہ کم طاقتی گھبرایا معرکہ جنگ سے بھاگا شہر برگامی مین اپنا قدم
جمایا اس خانہ جنگی مین آرخان نے دخل دیا اور اون دونون کو یہہ کہلا بھیجا کہ اپنے باپ کی مملکت علی السویہ بانٹ
لین اور اس تقسیم کے لئے شہر برکامی مین اجلاس ہو ہمارے طرف کے لوگ ثالث بالخیر ہو کے جو فیصلہ ٹھہرائین
اوسی پر رضامند ہو جائین جب روز موعود آپہنچا ہاجل بک نے بحیلہ بغل گیری خنجر زہر آلود سے اپنے بھائی
ترسان بک کا شکم چاک کیا بیچارے کو ہلاک کیا اور آرخان کی ہیبت جو چھائی شہر پناہ کے دروازون
کو بند کر کے لڑائی کی ٹھہرائی مگر شہر کے باشندون نے جو ہاجل بک کی اس حرکت نامردانہ سے متنفر تھے ہاجل
بک کو معہ شہر سپرد آرخان کیا ہاجل بک شہر برصہ کے محبس مین دو سال تک اسیر رہکر مر گیا جان سے گذر گیا
اسکے بعد شہر یار علو باد بنا بے بغاوت مین گرم جوش ہوا بزور شمشیر آرخانی وہ بھی بار سر سے سبکدوش
ہوا پھر تو سارے صوبہ کراسی سے معہ علو باد آرخان کی سلطنت کا اعتراف ہو گیا ۷۳۶ھ ہجری مین سارقصہ
پاک وصاف ہو گیا ۷۳۷ھ ہجری مین اہالیان اناقورہ امرود نے بھی عیسویون کی حکومت سے نکل کر آرخان کے

سایۂ عاطفت مین آرام پایا اسکے بعد اور بھی شہر اور گڑھیان آرخان کے ہاتھ آئین اونہین بھی سلطنت عثمانیہ
سے ملحق بنائین - لیجئے جب اتنی فتحین حاصل ہو گئین تو شوق ازدیاد مال ومنال و ملک گیری نے آرخان کا
قدم اور بھی بڑہایا چنانچہ ۷۳۸ھ ہجری مین صوبہ تبھینہ پر تمام و کمال قابض و متصرف ہو کر اپنے بیٹے
سلیمان کو اوس عصر کے نامی سردارون یعنے اخی بک و غازی و فضل و یعقوب یحیی بک و میکال کے ساتھ
یورپ مین داخل ہونیکا حکم فرمایا کہتے ہین کہ اون دونون شہنشاہ قسطنطنیہ نے یہہ منادی پھرائی تھی کہ کوئی فرد
بشر چھوٹی سی چھوٹی کشتی پر سوار ہو سواحل ایشیا کی طرف نجائے اور کوئی عثمانی یورپ مین داخل ہونے
نپائے ایک روز کا یہہ ذکر ہے کہ سلیمان اسّی جوانان منتخب کے ساتھ سرزمین اید نجیک مین بحیلہ شکار اترا
اور ایشیائی ساحلون کا نظارہ کرتے ہوئے شب ماہ مین دو چھوٹی کشتیون کے ذریعہ ایشیا کے ایک قریہ سے یورپ
مین ہامتی گرہی تک جا پہنچا ساتھیون نے بھی ساتھ نچھوڑا رفاقت سے منہہ نموڑا وہان پہنچکر سلیمان نے ایک
کسان سے ملاقات کی اور داخلہ شہر کی صلاح چاہی تو اوسنے ایک جوڑی بھونڑی کا پتا دیا جسکے ذریعے
سلیمان اپنے ساتھیون سمیت بہ آسانی شہر مین داخل ہو گیا باشندگان شہر کو جو بخت خوابیدہ کی طرح سوتے
تھے اسیر کر لیا اطمینان کلی حاصل ہو گیا مگر ازراہ دوربینی و پیش اندیشی شہر والون کی خاطر شکنی گوارا نہ کی
انعام دیا اور انکو مستحق آزادی اس شرط پر کیا کہ امورات بحری مین سستی نہ کرین ایشیا سے یورپ تک
جہازون کی راہبری کرین قیدیون نے سلیمان کے اس سلوک اور طمع کے باعث تین ہزار عثمانیون کو جہازون
پر سوار کر کے ایشیا سے یورپ مین اتار دیا روز دوم سلیمان نے قلعہ الجخت حیا سو بونیا پر حملہ کر کے اسکو

مسخر کرلیا کچھ لشکر کے ساتھ کراخی بک کو اوسکی حراست پر مامور کیا چنانچہ آج تک وہ قلعہ اخیواسی کے نام سے
مشہور ہے زبان زد قریب و دور ہی - حاکم کالی بولی کو آرخان کی ترقی اقبال کی تاب جو نہ آئی تو اطراف
وجوانب سے سرباز و نکو فراہم کرکے سلیمان کے ساتھ بگاڑ کی بات بنائی مدتون لڑائی کا سلسلہ جاری رہا
آخر ترکیون نے دشمن کا پنجہ مروڑا چھکے چھوٹے تک پہنچوا اگرچہ انھون نے بھی حفاظت شہر مین نہایت دلیری دکھلائی
مگر طول محاصرہ سے تنگ آکر ہمت گنوائی - کل صوبہ کالی بول جو کلید شہر قسطنطنیہ تھا آرخان کے حیطۂ اقتدار
مین آگیا لشکر عثمانی بادل کی طرح چھا گیا سنہ ۷۶۱ ہجری مین سلطان آرخان نے اور ایک لشکر تحت فرمان مراد جو
اوسکا دوسرا فرزند تھا یورپ کو روانہ کیا دونون بھائیون یعنے سلیمان و مراد کے لشکر باہم مل گئے سلیمان نے
بلغار اور البسلام پر دھاوا مارا مسخر کرلیا مراد نے ایبیاطوس نامی قلعہ کو جو قسطنطنیہ سے فقط دس ساعت
کی راہ پر واقع تھا ہاتھ سے نہ دیا جب یہہ ہو چکا قارلو نامی شہر استوار کو جو قسطنطنیہ اور ادریونوپل کے
مابین ہے محاصرہ کیا باشندگان شہر استحکام قلعہ کے پابند رہے عہد و مواثیق مراد سے جو بہ نسبت انکے
نہایت فائدہ مند تھے نارضامند رہے قلعہ سے نکل کر ہنگامۂ جنگ برپا کیا کئی ہزار لشکریان مراد
کا خون بہتا اور اُنہین پسپا بارہا کیا آخر مراد ہی نے فتح پائی ہر ایک دشمن کی تشنگی آب تیغ سے
بجھائی جب مراد اُس شہر پر قابض ہوا بطور انتقام اوسکو یون مسمار کیا کہ زمین سے ہموار کیا باشندگان
شہر برگاس جو ادریونوپل اور قارلو کے درمیان ہے مراد کے خوف سے دہل گئے شہر کو خالی چھوڑ کر باہر نکل
گئے جب یہہ بھی ہاتھ آیا تو مراد نے معہ لشکر جرار عزم ایشیا فرمایا مگر سلیمان اپنی فوج کے ہمراہ یورپ ہی

رہگیا ایکروز سلیمان اپنی لشکر کا جایزہ لیتا اور اونکو مطابق قواعد و آئین عثمانیہ تیراندازی و نیزہ بازی کی ورزشین
اور داؤگھاؤ کی کرتبین سکھلاتا تھا کہ سلیمان کا گھوڑا اڑا ہوا بلکہ ہمسیر صبا ہوا مطلق العنان ہو کر مطلق نہ تھما
ایک درخت کے چپیٹ مین سلیمان کا پیر ٹوٹا پھر ٹھکرایا یہہ پشت زین سے جدا ہوا اور ایک ایسی پٹکی کھائی کہ
رشتۂ حیات بھی ٹوٹا - آرخان پر اس سانحہ ہوش ربا کے سنتے ہی غم طاری ہوا جینا بھاری ہوا پورے
دو مہینے نہ گذرے تھے کہ وہ بھی ہمرکاب قضا ہوا دم کے دم مین کیا تھا کیا ہوا مگر پیش از رحلت ایک لشکر
بسر کردگی اخی بک و دیدوموتھیکن شہر پر بھجوایا تھا جب اخی بک معہ لشکر بلاے ناگہانی کے شکل اوس شہر بے
سروسامان کے متصل پہنچا اوسی مقام کے قرب و جوار مین حاکم شہر کو جو بطریق سیر و ہواخوری وارد تھا اسیر کرلیا
اور اُسنے یعنے حاکم شہر نے جو طبقہ شہنشاہان یونان سے تھا قید کی تاب نہ لاکر تحویل شہر سے اپنی آزادی مول
لی مگر مورخون نے لکھا ہی کہ جوہانز کیانتکوزینس شہزادۂ یونان جسنے آرخان کو سریر سلطنت پر جلوہ افروز ہونے
کے پیشتر اپنی بیٹی دی تھی اور باہم نسبت خسر و دامادی کی تھی بلحاظ منت و سفارش پھر اوسی حاکم کو اوسکی حکومت
پر بحال کیا و فور عنایت سے مسرور و فارغ بال کیا - لکھا ہی کہ سلطان آرخان نے پینتیس ۳۵ سال تک زینت سلطنت
بڑھائی ستر سال کی عمر مین اجل آئی - مورخین ترکی اس بادشاہ عظیم الشان کی تعریف مین تر زبان ہین اور اوس حکمران
فیض رسان کے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مین رطب اللسان ہین پہلے پہل اوسنے جامع مسجد و مدارس و دار العلوم و شفاخانجات
کی تعمیر کی تھی داد دینداری و ہنر پروری دی تھی - **فائدہ** کہتے ہین کہ جوہانز کیانتکوزینس نے جسکا ذکر آگے
گذرا شہنشاہ ادرونیکس کے دو شہزادو نکا امین تھا انقلاب زمان سے قابو جو پایا تو اونکی تخت سلطنت کو



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

غصب کرکے خود شہنشاہ کہلایا مگر زمانہ نے اوس سے یاری نکی دشمنون نے تخت چھینا عمر بھر دلگیر رہا جبل الطلحس کے گوشۂ انزوا مین سکونت پذیر رہا وہان اوسنے ایک روزنامچہ اپنے عہد کا لکھا ہی جسکی فصاحت و بلاغت کے یونانی آج تک قائل ہین حرف حرف پر جان و دل سے مائل ہین۔

فصل چہارم در احوال سلطان غازی مراد خان نصرت توامان

لکھا ہی کہ جب سلیمان شاہ نے رحلت کی اوسکے چھوٹے بھائی مراد خان کو چالیس برس کی عمر مین دولت عثمانیہ ہاتھ آئی اور اوسنے اپنے باپ یعنے آرخان کا قائم مقام ہوکر تیس سال تک حکومت کی اگرچہ بمجرد تخت نشینی اپنے باپ اور بھائی کے یورپ مین حاصل کین ہوین فتحون کی ترقی مین کوششین کین لیکن بوجہ عداوت شہزادہ کارمینیا جسنے اوسوقت ایشیای کوچک کے وسطی ممالک عثمانیہ مین ایک ہنگامہ برپا کیا تھا کامیاب مدعا نہو کچھ فوج جرار جانب ہنگامہ فی الفور روانہ کرکے فتنہ کو نابود کیا فساد کو معدوم الوجود کیا سنہ ۱۳۶۰ عیسوی مین ہلس پانٹ کی راہ سے لشکر عثمانی نے عبور کیا یورپ مین پی در پی فتحین نصیب ہوین آخر جنگ کسوہ موقوعہ سنہ ۱۳۸۹ عیسوی مین اس سلطان یعنے مراد اول کا سلسلۂ حیات توتا یہہ بھی پنجۂ اجل سے بچھوتا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے یونانیون سے کئی مقام چھین لینے کے قطع نظر شہر عظیم الشان ادریہ نوپل پر بھی فتح پائی اور سلطان محمد خان ثانی قسطنطنیہ کو فتح کئے تک شہر مذکور ممالک عثمانیہ کا دار السلطنت رہا من بعد مراد خان صدر کا فلیپا پولی اور ساگری پر قبضہ ہوا عثمانیون کا اون جنگی قومون سے جنہون نے سرویہ و باسینہ مین بادشاہتین مقرر کین تھین مقابلہ ہوا پھر تو سرویہ و باسینہ و والیشیہ کے شہزادون نے اتفاق کیا عثمانیون کو سرحد یورپ سے نکال دینی کی ٹھہرائی شہر ادریہ نوپل کی جانب روانگی افواج کی بات بنائی وقت شب قریب نہر ماریز



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

غصب کر کے خود شہنشاہ کہلایا مگر زمانہ نے اوس سے یاری کی تیمور نے تخت چہینا عمر بھر دلگیر رہا جبل طارق کے گوشہ انزوا مین سکونت پذیر رہا وہان اوسنے ایک روزنامچہ اپنے عہد کا لکہا ہی جسکی فصاحت و بلاعت کے یونانی آج تک قائل ہین حرف حرف پر جان و دل سے مائل ہین۔

فصل چہارم در احوال سلطان غازی مراد خان نصرت توامان

لکہا ہی کہ جب سلیمان شاہ نے رحلت کی اوسکے چہوٹے بہائی مراد خان کو چالیس برس کی عمر مین دولت عثمانیہ ہاتہہ آئی اور اوسنے اپنے باپ یعنے اورخان کا قائم مقام ہو کر تیس سال تک حکومت کی اگرچہ بعہد تخت نشینی اپنے باپ و بہائی کے یورپ مین جا حاصل کین جو بن فتحون کی ترقی مین کوششین کین لیکن بوجہ عداوت شہزادہ کارامینیا جسنے اوسوقت ایشیای کوچک کے وسطی ممالک عثمانیہ مین ایک ہنگامہ برپا کیا تہا کامیاب مدعا نہو کچہہ فوج ہمراہ جانب ہنگامہ فی الفور روانہ کر کے فتنہ کو نابود کیا فساد کو معدوم الوجود کیا سنہ ۱۳۶۰ عیسوی مین ہلس پانت کی راہ سے لشکر عثمانی نے عبور کیا یورپ مین پی در پی فتحین نصیب ہوین آخر جنگ کسووہ موقوعہ سنہ ۱۳۸۹ عیسوی مین اس سلطان یعنے مراد اول کا سلسلہ حیات تو تا یہہ بہی بخیر اجل سے پہنچو تا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے یونانیون سے کئی مقام چہین لینے کے قطع نظر شہر عظیم الشان ادریہ نوپل پر بہی فتح پائی اور سلطان محمد خان ثانی قسطنطنیہ کو فتح کرنے تک شہر مذکور ممالک عثمانیہ کا دار السلطنت رہا اس بعد مراد خان صدر کا فلیپا پولی اور ساگری پر قبضہ ہوا عثمانیون کا اون جنگی قومون سے جنہون نے سرویہ و بلغاریہ مین بادشاہتین مقرر کین تہین مقابلہ ہوا پہر تو سرویہ و بلغاریہ و البانیہ کے شہزادون نے اتفاق کیا عثمانیون کو حد یورپ سے نکال دینے کی ٹہہرائی شہر ادریہ نوپل کی جانب روانگی افواج کی بات بنائی وقت شب قریب شہر ادرنہ

ترکیون نے اپنے دشمنون پر حملہ کر کے فتح پائی عیسویون نے بڑی زک اُٹھائی اہل ہنگاری و سرویہ پر ترکیون نے پہلے ہی سے غلبہ پایا تھا سنہ ١٣٧٦ عیسوی مین عثمانیون نے شہر نسہ پر قبضہ کر کے شہزادۂ سرویہ کو عاجز بنایا اوسنے اسوقت مصلحتاً سالانہ ایک ہزار رطل نقرہ اور ہزار اسوار بطور خراج روانہ کرنیکی شرط پر صلح کر لی شسون شاہ بلگیریہ نے بھی اطاعت مین کوتاہی نکی مگر بعوض خراج اپنی بیٹی کو زوجیت مراد خان سے بہرہ مند کیا گویا اوسنے یہی خراج دیا پھر تو چھے سال کامل تک مراد کی بخوبی بسر ہوی کسیکی کچھہ نہ خبر ہوئی اُسکے بعد ایشیاے کوچک مین فتنہ نے اُٹھایا سلطان نے اپنی فرزند کلان کو مختار ممالک عثمانیہ کر کے عزم مقام مذکور فرمایا ادہر فرزند مراد خان نے پسر شاہ یونان سے سازش کی دونون نے مخالفت سلطان ہی مین بناے فساد ڈالی سوداے عناد سر مین جو سمایا تو باتفاق شہر قسطنطنیہ کے قریب مقام لشکر قرار پایا جب یہہ خبر وحشت اثر گوش گزار سلطان مراد ہوئی فوراً واپس آیا شاہِ یونان کو اوسکی بیٹے کی بدراہی سے آگاہ کیا اوسنے عرض کی کہ مین ہرگز اوس سے واقف نہین بہتر ہی کہ گرفتار بلا یہہ دونون پر قصور ہون سزاے جرم مین بینائی سے دور ہون غرض کہ فوج عثمانیہ مفاسد کے سرون پر قضا کی طرح جا پہنچی وقت شب سلطان مراد نے عزم لشکرگاہ باغیان فرمایا اور باآواز بلند فوج منحرف کو یہہ سنایا کہ اگر واپس آجاوگے تو معافی خطا سے کامیاب ہوکر امن پاؤگے سپاہ نے جب اپنی بادشاہ قدیم کی آواز سنی باغی شہزادون کو چھوڑا حضور سلطانی حاضر ہو کے عفو جرم کے لئے ہاتھ جوڑا باغی شہزادون نے یہہ حال جو دیکھا معہ چند ترکی رو بفرار ہو کر ایک مقام مین پناہ لی مگر سلطان نے مقام مذکور کا محاصرہ کیا جب دونون ہاتھ آئے اپنے بیٹے کو قتل کیا اور پسر شاہ یونان کو بغرض سزارسانی اوسی کے

باپ کے پاس بھیج دیا شاہ یونان نے اپنے نور نظر کو اوسکے شریکون سمیت پہلے سرکہ جوشیدہ سے نابینا بنایا اور پھر
دو دو تین تین کو باہم بند ہوا کر نہر مین پھکوا دیا اب اور سنئے کہ حاکم کارمینہ جو سلطان مراد کا داماد تھا ایشیاے
کوچک کی ترکی قوم کے سرداری کے لئے اپنے سسر سے بگرا ۱۳۸۷ء عیسوی مین زور آزمائی ہوے ایکونیم
پر باہم لڑائی ہوئی مگر جب حاکم آرمنیہ نے شکست پائی اوسکی زوجہ دختر سلطان مراد نے اپنے باپ کے غصے کو
تھاما اور مرد کی جان بچائی سلطان نے اپنی فوج کو واپسی کا حکم دیا اور آپ شہر برصہ کے سمت روانہ ہوا شہزادہ
بایزید خان نے جو اس جنگ مین موجود تھا نہایت دلیری کی جسکے سبب نامور آفاق کہلایا یلدرم یعنے برق کا
خطاب پایا جب ۱۳۸۸ء عیسوی مین اون ممالک عثمانیہ نے جو قدیم صوبۂ ترلیس اور رومیلیہ کے جدید صوبے سے
مشتمل تھے فتوحات جدید سے اور بھی ترقی پائی تو فتح کئے ہوے صوبون مین ترکون اور عربون نے اپنی اقامت ٹھہرائی
بلگیریہ و سرویہ و باسینہ و ہنگاریہ والون نے بالاتفاق مقابلہ ترک پر کمر باندہی سواے انکے اور دو قومون نے بھی
اونکی شرکت کی مگر روسی جو کئی سال کے بعد ترکیون سے اپنی قوم کا بدلہ لینے آئے تھے مملوکان اہل منگولیا یعنے مغول
کی طرح ایک طرف پڑے رہے سلطان مراد نے جب یہہ دیکھا کہ متعدد قومون نے ترکیون کی عداوت مین سازش
کی ہی نہر ہلس پانت عبور کرکے خود ہی جنگ مین تقدیم کی ارادہ یہہ کہ دشمن کو رسد اور کسی طرح کی تائید پہنچنے
نپائے بلگیریہ و سرویہ والون نے بھی عثمانیون پر دم روانگی باسینا حملہ کیا آنکر سد راہ ہوے اس لڑائی مین پندرا
ہزار ترکی تباہ ہوے مگر سستی و عدم استقلال کے باعث اونکے لشکر نے ۱۳۸۹ء عیسوی مین مہینون حرکت نکی پھر تو
فوج عثمانی نے بسبیل ایلغار پہنچکر مخالفون کو پسپا بنایا شکست فاحش دیکر جوہر مردانگی دکھایا سسمن یعنے شاہ بلگیریہ

کو بھی جب شریک اعدا پایا تو سلطان نے آپ بلگریہ ہی مین بنظر ضرورت چندے توقف کرکے علی بادشاہ سپہ سالار کو تیس
ہزار کی جمعیت کے ساتھہ شہر بلگیریہ پر روانہ فرمایا پھر تو ترکیون نے ۱۳۸۰ء عیسوی مین پہاڑون کی راہ لی آخر علی باشا
نادر دربند کے گھاٹون سے ہوتا ہوا جب روس کے مشہور شہر شملہ کو پہنچا ترکیون نے اوسپر بھی فتح پائی ترلوہ مسخر ہوا
پراوادی پر قبضہ ترکان ظفر پیکر ہوا شاہ بلگیریہ نکوپولی کو نکل گیا علی باشا نے دشمن کو ہاتھہ سے جانے ندیا وہین پہنچکر
اوسکا محاصرہ کرلیا سسمن نے صلح چاہی سلطان مراد نے قبول فرمائی مگر اس شرط پر کہ صوبہ سیلستریہ ترکیون
کو دیدیا جاے اور سسمن کی خراج سالی مین قصور نہ آئی مگر یہہ شرطین پوری جو نہوین تو پھر جنگ شروع ہوی ترکیون
نے دردجا اور رہرشوا نامی مقامون پر گولہ رانی کی بار ثانی نکوپولی مین سسمن پر محاصرہ کیا اور پھر اوسکی جان
بخشی بھی ہوئی صوبہ بلگیریہ سے سلطنت عثمانیہ شامل ہوئی ملک ترک کو دریاے ڈانیوب کے حد شمالی تک ترقی حاصل
ہوئی لازرس شاہ سرویہ اپنے دوست کی تباہی سے ہراسان ہوا مخالفین ترک سے سازش کی مقابلہ لشکر
عثمانی مین مرد میدان ہوا اسقدر لشکر کثیر جمع آیا کہ اوسنے کمال غرور سے سلطان مراد کو پیام جنگ بھجوایا اوسوقت
سلطان خود سرکردہ فوج ہوکر متصل شہر کسوہ سرحد سرویہ و باسینہ پر جہان غنیم نے اپنی فوجین جمع کین تھین جا
پہنچا نہر شنترہ کے شمالی جانب افواج متفقۂ سرویہ و باسنیہ و البنیہ نے معہ کمکی لشکر پولند و ہنگاری و والیشیا پہ
جو جمایا تو لشکر سلطانی اوسکے مقابلے مین بہت ہی قلیل نظر آیا سلطان نے اپنے مشیران با تدبیر سے غنیم پر حملہ کرنے
کے لئے مشورت کی کہتے ہین بایزید خان فرزند کلان سلطان مراد نے فرمایا کہ شامل حال خاندان عثمانیہ فضل رب غفور
ہی عنایت مسبب الاسباب پر تکیہ ضرور ہی ہلال نشان لشکر عثمانی کا اشارہ ہی تیغ ابروی ترکان خونریز ہون

میرے اشارون مین سارے دشمنون کا جگر پارہ پارہ ہی غرض وزیر اعظم کو بھی بایزید کی رای پسند آئی قرآن مجید کھولا اور ایک
آیت سنائی جسکا مضمون یہہ تھا کہ ای رسول لڑو تم بیدینون اور منافقون سے اور ایک دوسری آیت بھی پڑہی جسکے
معنے یہہ ہین کہ ایک فوج کثیر ایک کمزور فوج سے اکثر شکست پاتی ہی - بہرحال کوئی تجویز ٹھیک ہوئی سلطان مراد نے
ساری رات بارگاہِ جناب باری مین یہہ مناجات کی کہ یارب دین حق کی تائید و ترویج کے لئے جنگ کرتا ہون
معرکۂ گیرودار مین قدم دہرتا ہون تیری راہ مین جان دینی وجہ زندگی ابدی ہی حصولِ نعمتِ شہادت کے لئے سب کچھ جد
وکد ہی امیدوار ہون کہ اس نعمت سے محروم نہ ہون عدم حصولِ دولتِ شہادت سے مغموم نہ ہون اس مین سپیدۂ صبح
نمود ہوا سیاہی شب دور ہوئی طرفۃ العین مین ابر چھا گیا بارش بو فور ہوئی - جب بارش موقوف ہوئی میدان جنگ
مین فوجون نے پرا جمایا کفر و اسلام مین ایک کا ایک دشمن جان نظر آیا - میمنہ لشکر ترکی پر یوروپین ترکی زمیندارونکی
فوج تھی - میسرہ پر ایشیاے ترکی کی جمعیت موج موج تھی شہزادۂ بایزید سرکردۂ فوج میمنہ تھا اور شہزادۂ یعقوب فرزند
دوم سلطان مراد حکمران میسرہ تھا قلب فوج مین خود سلطان مراد تھا خاص دستے کے ساتھ گرم شکر و سپاس رب
عباد تھا انتظام معقول آخر و اول مین بے قاعدہ سوار و پیدل ہراول مین عیسویون کے طرف لازرس بادشاہ قلب
فوج کا سرکردہ تھا میمنہ پر اوسکا بھتیجا اور میسرہ پر شاہ باسینا تھا جب لڑائی شروع ہوئی ایشیائی فوج جو اہل اسلام
کے میسرہ پر تھی لشکر سرویہ و آبسنیہ سے پسپا ہوئی بایزید نے عثمانیون کے میمنہ سے بنا بر مدد کچھ فوج لی اور پھر جنگ
برپا ہوئی خود بھی گرز آہنی لئے ہوے سر میدان آیا اور یہہ کچھ لڑا کہ عیسویون کو باآیین مردانگی شکست دی شاہ سرویہ
اسیر ہوا اسکے وزرا مارے گئے سپاہ عثمانیہ نے بھاگتون کا بھی پیچھا چھوڑا آخر ہر ایک دستگیر ہوا وقت مراجعت سلطان مراد

نے جب دشمنون کے لاشے دیکھے اپنے وزیر سے فرمایا کہ یہہ جو خاک و خون مین غلطان ہین کوئی انمین بوڑھا نہین
سب نوجوان ہین وزیر نے عرض کیا کہ انکی بدنصیبی کا باعث یہی تھا کہ اس لشکر مین کوئی بوڑھا نہین ایک نصیحت کرنیوالا
نہین آخر انکی شکست کی وجہ یہی ٹھہرائی کہ شمشیر دلیران عثمانیہ سے مقابلہ عقل تجربہ کار سے بعید تھا نوجوانون کی
ناتجربہ کاری نے یہہ نوبت پہنچائی سلطان نے فرمایا کہ شب گذشتہ مین نے خواب دیکھا تھا کہ کسی دشمن نے مجھے بھی قتل کیا
تھا ہنوز یہہ فقرہ زبان سے پورا نکلا نہ تھا کہ ایک عیسوی سپاہی نے جو کشتون مین روپوش تھا اور اپنی قوم کے بدلہ لینے
پر پرجوش و خروش تھا موقع دیکھ کر سلطان کے پیٹ پر کٹار چلائی زخم کاری لگا اوسی حالت مین شاہ سرویہ کے
قتل کا حکم دیا دو گھنٹون کے عرصے مین جان بحق ہوے فتح مجسّم ہوا جان نثاران عثمانیہ نے قاتل کا کام بھی تمام کیا سارا لشکر درہم
و برہم ہوا - وزرا نے یلدرم بایزید خان کو سلطان مراد کا قائم مقام بنایا مگر یعقوب اوسکے برادر خرد نے ناخوش
ہوکر مقابلہ بایزید مین فساد مچایا بایزید نے بمشورت وزرا اپنے بھائی کو غلیل کے ڈوری سے پھانسی دی لازرس شاہ
سرویہ کی گردن بھی ماری بعد اوسکے بایزید نے افواج ترک کو واپسی کا حکم دیا اور اپنے پدر مقتول کو شہر برصہ مین دفن
کیا اوس مرد میدان کو خاک مین چھپایا سنگ مرمر کا گنبد بنایا لکھا ہی کہ سلطان مراد منصف دلیر عالم دوست
متقی تھا نفسانی خواہشون سے بری تھا - تیس سال تک حکمرانی کی اور وقت شہادت اکہتر سالہ عمر تھی -

فصل پنجم دربیان سلطان الغازی یلدرم بایزید خان

لکھا ہی کہ یلدرم بایزید خان اپنے باپ کا قائم مقام ہوکر حکمرانی کرنے لگا صاحب تاج و تخت ہوا جنگ سرویہ
کو جاری رکھا استیفن بادشاہ جدید سرویہ مجبور سخت ہوا آخر محاصل نقروی معدنیات سے ایک حصہ دینے اور ہر جنگ مین

خود حاضر ہکر فوجی اعانت کرنے اور تا زندگی منحرف ہونیکی شرطون پر ترکیون سے صلح کر لی سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار
ہوا اپنی بہن کو زوجیت سلطان بایزید خان مین دیکر صاحب افتخار ہوا جب سلطان بایزید نے جنگ سرویہ سے فراغت پائی
عنان عزیمت اپنی اون شہرون کیطرف جو اقلیم ایشیا مین تھے منعطف فرمائی ۱۳۹۰ سنہ عیسوی مین پھر یورپ کو واپس آیا
۱۳۹۱ سنہ عیسوی مین حاکم والیشیا کو اپنا خراج گزار بنایا مگر باسنیہ والون نے بتائید اہل ہنگری اچھا مقابلہ کیا ۱۳۹۲ سنہ ع
مین شاہ ہنگریہ سغِشمنت نام نے صوبہ بلگیریہ کو اگرچہ بہت سی فتحین حاصل کین لیکن ترکیون کی فوج کثیر سے شکست فاش پائی
نہایت بیقرار ہوا تاب مقابلہ نہ لاکر اپنے ملک کو فرار ہوا جب شہزادہ کارومینیہ نے اقلیم ایشیا کی سلطنت عثمانیہ پر چڑھائی
کی اور انگورہ و برصہ پر اپنا قبضہ کر لیا تو بایزید خان اپنے نایب کے مقید ہوجانے کے باعث سمت ایشیا روانہ ہوا یورپ کے
مخالفین سلاطین کو ترکیون کے دست برد سے امن پانیکا بہانہ ہوا بایزید خان نے شہزادہ کارومینیہ کو شکست دیکر اسیر بنایا -
اور اپنے نایب کو پنجۂ دشمن سے چھڑا کر شہزادیکو اوسکے تحویل فرمایا نائب نے شہزادۂ صدر کو بدون حکم سلطانی قتل کیا
پھر تو صوبہ کارومینیہ پر عثمانیون کا قبضہ ہوا اور جنوبی ایشیائے کوچک کا سارا ملک معترف بایزید کی حکومت کا ہوا اوسوقت
سلطان نے اپنے لشکر کو اوس ملک کے مشرق و شمال کے جانب بھجوایا کاستی مونی سامسون امشیہ نامی شہرون کو اپنی
سلطنت سے ملایا - اب بایزید خان کو خطاب امیری جو اگلے تین بادشاہون سے چلا آتا تھا ناگوار خاطر ہوا خلفای راشدین
کے قائم مقام سے خطاب سلطانی پایا حصول فتوحات و ترقی قدرت پر مغرور ہوکر اپنے مین آپ نہ سمایا عیاشی کا مائل نفسانی
خواہشون مین مبتلا ہوا خاندان عثمانیہ مین پہلے پہل یہی بادشاہ خلاف شرع عمل پیرا ہوا بادشاہ ہنگریہ نے اپنے حریف
یعنے بایزید اور اوسکے رفیقون کو مست شراب دیکھ کر اپنے ہم مذہب عیسائیون سے کمک کی درخواست کی ۱۳۹۴ سنہ عیسوی مین



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

خود حاضر ہوکر فوج اعانت کرنے اور تازندگی منحرف نہونیکی شرطون پہ ترکیون سے صلح کرلی اور سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار
ہوا اپنی بہن کو زوجیت سلطان بایزید خان مین دیکر صاحب افتخار ہوا جب سلطان بایزید نے جنگ سرویہ سے فراغت پائی
عنان عزیمت اپنی اون شہرون کیطرف جو اقلیم ایشیا مین تھے منعطف فرمائی ۱۳۹۰ سنہ عیسوی مین پھر یوروپ کو واپس آیا
۱۳۹۱ سنہ عیسوی مین حاکم والیشیا کو اپنا خراج گزار بنایا مگر باسنیہ والون نے بتائید اہل ہنگری اچھا مقابلہ کیا ۱۳۹۲ سنہ ع
مین شاہ ہنگریہ سغسمنت نام نے صوبہ بلگیریہ کو اگرچہ بہت سی فتحین حاصل کین لیکن ترکیون کی فوج کثیر سے شکست فاش پائی
نہایت بیقرار ہوا تاب مقابلہ نہ لاکر اپنے ملک کو فرار ہوا جب شہزادہ کارومینیہ نے اقلیم ایشیا کی سلطنت عثمانیہ پر چڑھائی
کی اور انگورہ و برصہ پر اپنا قبضہ کرلیا تو بایزید خان اپنے نایب کے مقید ہوجانے کے باعث سمت ایشیا روانہ ہوا یوروپ کے
مخالفین سلاطین کو ترکیون کے دست برد سے امن پانیکا بہانہ ہوا بایزید خان نے شہزادہ کارومینیہ کو شکست دیکر اسیر بنایا۔
اور اپنے نایب کو پنجۂ دشمن سے چھڑا کر شہزادیکو اوسکے تحویل فرمایا نائب نے شہزادہ مصدر کو بدون حکم سلطانی قتل کیا
پھر تو صوبہ کارومینیہ پر عثمانیون کا قبضہ ہوا اور جنوبی ایشیائے کوچک کا سارا ملک معترف بایزید کی حکومت کا ہوا اوسوقت
سلطان نے اپنے لشکر کو اوس ملک کے مشرق و شمال کی جانب بھجوایا کاستی مونی سامسون امیشیہ نامی شہرون کو اپنی
سلطنت سے ملایا۔ اب بایزید خان کو خطاب امیری جو کہ تین بادشاہون سے چلا آتا تھا ناگوار خاطر ہوا خلفای راشدین
کے قائم مقام سے خطاب سلطانی پایا حصول فتوحات و ترقی قدرت پر مغرور ہوکر اپنے مین آپے نہ سمایا عیاشی کا مائل نفسانی
خواہشون مین مبتلا ہوا خاندان عثمانیہ مین پہلے پہل یہی بادشاہ خلاف شرع عمل پیرا ہوا بادشاہ ہنگریہ نے اپنے حریفان
یعنے بایزید اور اوسکے رفیقون کو مست شراب دیکھکر اپنے ہم مذہب عیسائیون سے کمک کی درخواست کی ۱۳۹۴ سنہ عیسوی مین

پوپ یعنے بطریق نے عثمانیون سے مذہبی جنگ کرنیکی شہرت دی فرانس برگنڈی بوبریہ اور بھی دوسرے مقامون سے عیسائیون
نے اتفاق کرکے تران سلونیہ والیشیہ اور سرویہ ہوتے ہوے سلطنت عثمانیہ کا قصد کیا شاہ سرویہ کو دوستی بایزید مین ثابت
وقائم دیکھ کر اوسکی ملک یعنے سرویہ کو دشمنون نے تاراج کردیا شاہ ہنگری نے پہلے ہی حملے مین ڈیڈن نامی شہر پر فتح پائی
اور بعد پانچ روز کے ارسوو ابھی عیسویون کے ہاتھ آیا رکو نامی شہر کے اہل قلعہ کو قتل کرکے دشمنون نے شہر نکوپولی کے
طرف قدم بڑہایا اوسکو بھی محاصرہ سے تنگ کیا بغلن بک قلعدار نے بامید حمایت بایزید بڑی جوانمردی سے عزم جنگ
کیا اسمین سلطان بایزید نے اقلیم ایشیا سے کوچ فرمایا اور دریاے باسفرس عبور کرکے عیسوی لشکرگاہ کے قریب اپنی فوج کا
پڑا جمایا سب کے پہلے فوج بے قاعدہ اوسکے بعد سواران خاص سلطانی کا ایک دستہ رہا اور آپ چالیس ہزار کی فوج جرار کے
ساتھہ میدان جنگ مین صف بستہ رہا۔ غنیم کے طرف سے فرانس کے چھے ہزار سواران قوی نے ترکیون سے مقابلہ کیا
فوج بے قاعدہ سلطانی کو تہ تیغ کرکے سوارون پر حملہ کیا اونپر بھی غالب اگر سواران باقاعدہ ترکی کا رخ جو کیا تو
شکست پائی سواران فرانس سے سوا بھاگنے کے اور کچھہ بن نہ آئی جب بایزید خان شاہ ہنگری کے طرف بقصد جنگ بڑہا
عیسویونکا میمنہ ومیسرہ فرار ہوا کوئی اُسکے منہہ نہ چڑہا مگر عیسویونکی قلب فوج نے قدم نہ ہٹایا اسوقت عثمانیون اور سرویہ
والون کے حملۂ دلیرانہ سے اُنہون نے بھی شکست پائی فوج شاہ ہنگری وسواران بوبریہ کی خرابی آئی سغسمنت چند ہمراہیون
کے ساتھہ معرکہ جنگ سے گریز کرگیا غرض وہ روز تو یون ہی گذر گیا دوسرے روز دم صبح بایزید نے اپنی لشکر کو بشکل ہلال
جمایا زیب قلب آپ ہوکر عیسوی دس ہزار قیدیون کو روبرو طلب فرمایا سپہ سالار فوج فرانس کی چوبیس عمائدین عیسوی
سمیت جزیہ لیکر جان بخشی کی مابقی کو قتل کا اشارہ کیا فوج سلطانی نے خنجر ہلالی کی طرح دشمنونکو پارہ پارہ کیا جب سب

کچھہ ہو چکا سلطان یلدرم بایزید شہر برصہ کو جو اوسکا دار الحکومت تھا واپس آیا اور پھر اقلیم ایشیا اور مصر کے حکام کو نکوپولی
کی کوایف جنگی سے آگاہ کرنے کے لئے فخریہ خطوط روانہ ہوے اونکے ساتھ بعضے عیسوی قیدی مبتلاے آفات بطور سوغات
قاصدون کے ہمراہ گویا فتح و نصرت سلطان بایزید کے گواہ یہہ تو ہوا اب دیکھئے جسقدر غنیمت کا مال ہاتھ آیا اوسکو شہر ہاے
ادریہ نوپل و برصہ کے مساجد و مدارس اور شفاخانونکی تیاری مین لگایا بعد اوسکے حسب الحکم بایزید اوسکے نایبون نے
جنوبی ہنگاری اور استیریہ پر حملہ کرکے اونکو تاراج کیا اور سلطان نے بھی معہ لشکر عثمانی یونان پر چڑہائی کی تین شہر بغیر مقابلہ
ترکیون کے قبضے مین آگئے سرداران افواج بایزید نے بہ تعجیل تمام زمین کارنتھ پار ہوکر صوبہ پیلوپونی سس کی تسخیر مین داد جوانمردی
دی تیس ہزار یونانی حسب الحکم سلطانی جلاوطن ہوے روانۂ اقلیم ایشیا ہزار رنج و محن ہوے اور اونکے عوض ترکمانون
اور تاتاریون نے شہر کو بسایا شہر اتھنس بھی ۱۳۹۷ سنہ عیسوی مین تصرف سلطانی مین آیا سلطان بایزید خان نے معہ فوج عزم قسطنطنیہ کیا اور روبرو شہر پناہ کے پہنچکر
یہہ حکم دیا کہ شہر محاصرہ کرین مگر وزیر اعظم نے عرض کیا کہ ایسے وقت مین محاصرہ اچھا نہین کیونکہ فی الحال جن شہرون پر ہمنے فتح
پائی ہی اونکے باشندون کے دلون سے ابھی ہمارا خوف و خطر گیا نہین مبادا ہمارے احاطۂ اطاعت سے باہر ہون اور سب حکام عیسوی
کیفیت محاصرہ قسطنطنیہ سنکر بالاتفاق مقابلہ کو حاضر ہون اسلئے مناسب یہہ ہی کہ سفیران دولت علیہ شاہ قسطنطنیہ کے
نزدیک جائین اور ہماری شروط مطلوبہ کی بموجب صلح کی بات ٹھہرائین سلطان نے وزیر کی راے کو پسند فرمایا سفیرون کو معہ
فرمان شاہی طرف قسطنطنیہ بھجوایا جسکا مضمون یہہ ہی کہ بفضل الٰہی جلشانہ اقلیم ایشیا اور وسیع تر بلاد یورپ ہمارے
تحت فرمان ہین سواے اس شہر قسطنطنیہ کے جسکی شہر پناہ کی بیرونی حکومت سے تمہین کچھہ تعلق نہین اگر یہہ بھی اپنی شروط مطلوبہ
پر ہمارے تحویل کروگے تو ضرور بچوگے اور جو ہمارے حکم سے منہہ پھراؤگے یقین ہی کہ پچتاوگے مگر وکیلون سے مخفی یہہ فرمایا کہ اگر

یونانیان شہر کے تحویل کرنے مین کچھہ عذر لائین تو سالانہ خراج پر صلح کرلیکر واپس آجائین وکیلون نے جب یہہ حکم پایا
قسطنطنیہ مین پہنچکر فرمان سلطانی شہنشاہ یونان کو پڑھہ سنایا شہنشاہ یونان بمجرد اسکے گھبرا کر دس سال کے وعدہ
پر اپنی شہر و سلطنت کو تفویض سلطان بایزید خان کردینے کو رضامند ہوا شرط یہہ کہ سالانہ ایک مبلغ مقرری
بطور خراج پہنچاے ترکیون کی مسجد کے لئے عیسائیان اپنا ایک کلیسہ چھوڑدین اور مسلمانون کے قضیہ و فساد باہمی کے فیصل کو
ایک قاضی مقرر کیا جاے جب یہہ عہدنامہ ہو چکا سلطان بایزید نے اپنے حسب خواہش اقلیم یورپ کے ممالک عثمانیہ کے انتظام مین
توجہ فرمائی اسمین یہہ خبر آئی کہ تیمور نے صوبہ ہاے ماتحت ایرانیان پر فتح پائی ہی سلطنت عثمانیہ پر یورش کرنیکی ہوا سر مین
سمائی ہی - یہان سے کچھہ تیمور کا حال بھی سنئے لکھا ہی کہ تیمور باشندۂ تاتار اولاد منغول یعنے مغل سے اور ماکی طرف سے
چنگیز خانی لاکلام تھا بسبب ایک زخم کے تیمور لنگ مشہور خاص و عام تھا ۱۳۳۶ سنہ عیسوی مین متصل سمرقند شہر سبزوار
مین پیدا ہوا ابتداے شباب مین اطراف و اکناف کی عداوت رکھنی والی قومون کے چھوٹے چھوٹے رئوسا سے لڑ جھگڑ کر
قوی و توانا ہوا جب پینتیس ۳۵ سالہ عمر ہوئی کمال دلاوری کو کام فرمایا دشمنون سے لڑا اور اپنے کو خان جغتائی کا ہم مرتبہ بنایا
شہر سمرقند کو پاے تخت ٹھہراکر ساری دنیا کی آبادی کو اپنی مملکت قرار دینے کی خواہش سے شہرت دی چھتیس سال
کی ریاست مین اتنا ملک وسیع اوسکو حاصل ہوا کہ چین کی دیوار عالیشان سے شمالی روس تک اسکا قبضہ کامل ہوا
چنانچہ بحر عمان اور رود نیل اوسکی فتوحات مغربی کی حد تھی اور نہر گنگا حد مشرقی ستائیس سلطنتونکو جنمین نو سلسلہ دار بادشاہ
حکمران تھے ایک کرکے اونپر آپ ہی قائم ہوا - مورخین کے بیان سے یہہ ثابت ہی کہ اسکا ثانی کوئی بادشا نہین سیزر
اور سکندر چنگیز خان اور نپولین کو اتنا وسیع ملک ملا نہین فراست و دانائی مین یکتا تھا زور آوری و جوانمردی مین

بے ہمتا تھا - کہتے ہین کہ شہنشاہ یونان نے جب بایزید خان کے ظلم سے تنگ آکر اپنے سفیرون کو بغرض اعانت دربار
تیمور مین بھجوایا تو اوسنے بھی اسکی درخواست کو قبول فرمایا ترکیون کا بیان ہی کہ ۸۰۰ھ ہجری مین احمد جلائر خان بغداد
نے جو تحت حکومت بادشاہ مصر تھا بسبب چند ظلمون کے باغی ہوکر بایزید خان سے سازش کی تھی اوسوقت سلطان
بایزید نے ملک مصر پر فتح پائی اور وقت واپسی صوبہ آذربایجان پر گذر ہوا تہرن تک حاکم صوبہ مذکور کو مغلوب کر کے
اوس کے سالانہ خراج مقرر فرمایا اور جب اوسکے ایفاء عہد مین شک آیا تو اوسکی زوجہ اور دو بچون کو بطور ضمانت
شہر برصہ کو لیگیا مگر خود اوسکی عورت کا شیفتہ ہوا نہایت فریفتہ ہوا پھر تو بجبر اوسکو مرد سے چھڑایا تہرن تک
نے تیمور سے داد چاہی تیمور اس واقعہ سے غضبناک ہوکر معہ لشکر جرار ۸۰۳ھ ہجری مطابق ۱۴۰۱ء عیسوی مین
اپنے کو مقابلہ بایزید پر آمادہ کیا شہر سیواس متصل سرحد صوبہ ارمینیا پر حملے کا ارادہ کیا بایزید نے اپنے بیٹے ارطغرل
کے ہمراہ ایک جمعیت آزمودہ کار کو بنا بر حفاظت شہر مذکور روانہ کیا مورچون کے استحکام فوج کی جرأت نے کو تاتاریون
کو پسپا کیا مگر تیمور نے یہہ حکم دیا کہ حصار کو بے پایہ بنا دین سلطی دیوار کو ڈہا دین تاتاریون نے حکمت عملی سے ساری دیوار کھود
کھود کر ڈہا دی اہل قلعہ کی ہمت گھٹا دی پھر تو تیمور نے عیسوی چار ہزار سپاہ جنگی کے سرون کو اونکی رانون مین دبا کر
زندہ دفن کردیا فوج محافظ قلعہ کو معہ ارطغرل قتل کیا بایزید خان نے اس حادثۂ ہوش ربا سے گھبرا کر ایشیائے کوچک کی
راہ لی تیمور بھی بہت سے شہرون کو تباہ و تاراج کرتا ہوا وہین جا پہنچا متصل میدان شہر انگورہ مقام کیا اور آٹھ لاکھ کے
لشکر سے شہر کو گھیر لیا بایزید ایک لاکھ کی جمعیت کے ساتھ صرف مقابلہ ہوگیا دوجانبہ گرم بازار جنگ ہوا آخر بایزید خان
کا قافیہ تنگ ہوا وقت مغرب بایزید خان بھاگا تاتاریون نے اوسکو اسیر کیا گرفتار طوق و زنجیر کیا بایزید کے پانچ

بیٹون سے جو جنگ مین موجود تھے سلیمان و محمد و عیسیٰ فرار ہوے موسیٰ ہمراہ پدر شریک مصائب ہوگیا - پانچوان فرزند جسکا
نام مصطفیٰ تھا میدان جنگ سے غائب ہوگیا تیمور نے پہلے پہل بایزید خان کی بڑی عزت کی اور بہت مہربان رہا جب
اوسنے قید سے رہا ہونیکی درپردہ تدبیرین کین تو وہ بھی بگڑ گیا پھر تو یہہ حال ہوا کہ بایزید آہنی پنجرے مین قید ہوکر
گرفتار رنج و ملال ہوا جب تیمور نے اپنے ملک کو مراجعت کی یہہ بھی ہمراہ رہا محو نالہ و آہ رہا انگوری کی لڑائی کے
آٹھ مہینون کے بعد ماہ مارچ ۱۴۰۳ء عیسوی مین بایزید نے رحلت کی تیمور نے شہزادہ موسیٰ کو قید سے رہائی دی اپنے
باپ کی لاش شہر برصہ کو لیجا کر دفن کرنے پر مامور ہوا مگر تیمور سے بھی حیات مستعار و فانی جی سے گذر گیا چین
کی فتح کرنیکو جو نکلا اثناے سفر مین غرۂ فیروری ۱۴۰۵ء عیسوی کو اکہتر سال کی عمر مین مر گیا

فصل ششم در ذکر سلطنت سلطان محمد خان اول

لکھا ہی کہ وقت رحلت بایزید اوسکے فرزند کلان یعنی سلیمان قلبی کے زیر حکومت شہر اوریانوپل اور سلطنت یورپ کا
ایک بڑا حصہ تھا شہزادۂ عیسیٰ قلبی فرزند دوم بایزید ایشیائے کوچک سے تاتاریان مغول کے واپسی کے بعد شہر برصہ کا حاکم خود
مختار بنا تھا شہزادۂ محمد اصغر اولاد جو علم و فضل مین بے نظیر زمان تھا ایشیا مین ایک چھوٹی سی ریاست کا حکمران
تھا اب دیکھئے کہ درمیان عیسیٰ و محمد جنگ جو برپا ہوئی تو محمد نے فتح پائی عیسیٰ نے زک اُٹھائی اقلیم یورپ کو بھاگا کمک
سلیمان قلبی سے قوی تر ہوا دوسری بار محمد پر حملہ آور ہوا اسی باعث ترک یورپ و ترک ایشیا مین خلاف آیا پہلے ہی حملے
مین سلیمان نے ایشیا پر یورش کر کے برصہ و انگورہ پر اپنا قبضہ کر لیا - لیجئے چوتھا شہزادہ موسیٰ جسنے باپ یعنی بایزید
کی لاش کے ساتھ قید تیمور سے رہائی پائی اور ملک پر سے گذرتے وقت سلجوقی شہزادے کے ہاتھ مقید ہوا تھا شہزادہ محمد کی دخل

دہی و مدد سے چھپتا تھا اوسنے حمایت شہزادہ محمد پر کمر باندہی سلیمان سے چند شکست پانیکے بعد اپنی دشمن کے ملک خاص مین
تھوڑی سی فوج لیجاکر جنگ کرنیکی محمد کو ترغیب دی جب اجازت مل چکی منزل مقصود کو روانہ ہوا سلیمان و موسی مین
خوب زور آزمائیان ہوین سخت لڑائیان ہوین ظلم سلیمان کے باعث لشکر جو ناراض تھا موسی سے ملگیا سلیمان قسطنطنیہ
کو بھاگتے وقت ۱۴۱۰ عیسوی مین مارا گیا اقلیم یورپ کی سلطنت عثمانیہ موسیٰ ہی کو حاصل ہوئی جب سب طرح تسلی دل
ہوئی بسبب شرکت سلیمان ملک شاہ سرویہ کو موسیٰ نے اپنے حملون سے تاراج کردیا نوجوان لڑکون کو اسیر اور باقی رعایائے
سرویہ کو قتل کیا سرویہ کے تین مقتول پلٹنون کے لاشون کو بطور میز بچھایا اوسی پر سپہ سالار اور دوسرے سرداران لشکر
عثمانیہ کو بخوشی و خرمی کھانا کھلایا بعد اوسکے شہنشاہ یونان پر سلیمان کا معاون و مددگار جان کر حملہ کیا اوسکی دار
الحکومت یعنے شہر قسطنطنیہ پر محاصرہ کیا شہنشاہ یونان نے محمد سے مدد چاہی محمد نے اقلیم ایشیا سے فوج عثمانیہ کو بلایا
جب وہ آئی تو محافظت شہر قسطنطنیہ اوسکی تفویض کرکے بکمال جوانمردی سے کئی بار اپنے بھائی موسیٰ کی فوج پر چڑھ
گیا مگر فتح نپائی اس اثنا مین اوسکی خاص ملک مین جنگ برپا ہونیکی خبر جو آئی تو دریائے باسفرس سے ہوتے ہوئی اپنے
ملک خاص کے طرف راہی ہوا اور پھر یورپ کو واپس آیا سرویہ سے مدد لیکر متصل میدان شامرلی قدم جمایا جب دونون
لشکر مقابل ہوگئے سپہ سالار عساکر محمد نے اپنی فوج سے آگے بڑہکر فوج عثمانیہ کو سنایا کہ ای دوستو شہزادہ موسیٰ کو
جس سے تم ہمیشہ تکلیف پاتے ہو بطرح صدمے اٹھاتے ہو چھوڑ دو منصف مزاجی کو کام فرماؤ ہمارے بادشاہ یعنے محمد کے پاس
جو شہزادگان عثمانیہ مین نہایت نیک ہی سیدہے چلے آؤ بجرد اسکے موسیٰ نے طیش مین آکر حسن پر حملہ کیا اپنے دست
خاص سے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے بنایا اور خود بھی حسن کے ایک سردار ہمراہی کے ہاتھون مجروح و خون آلود ہوکر اپنی فوج



یہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

شبیہ سلطان محمد خان اول



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

دہی وہ وقت جسکا انتظار تہا اوسنے حمایت شہزادہ محمد پر ظاہر کی سلیمان سے چند شکست پانیکے بعد اپنی دشمن کو ملک خاص مین
تہوڑی سی فوج لیجاکر جنگ کرنیکی محمد کو ترغیب دی جب اجازت مل چکی منزل مقصود کو روانہ ہوا سلیمان و موسی مین
خوب زور آزمائیان ہوین سخت لڑائیان ہوین ظلم سلیمان کے باعث لشکر جو ناراض تہا موسی سے ملگیا سلیمان قسطنطنیہ
کو بہاگتے وقت ۱۴۱۰ عیسوی مین مارا گیا اقلیم یورپ کی سلطنت عثمانیہ موسی ہی کو حاصل ہوئی جب سب طرح تسلی دل
ہوئی بسبب شرکت سلیمان ملک شاہ سرویہ کو موسی نے اپنے حملون سے زچ کردیا نوجوان لڑکون کو اسیر اور باقی رعایا
سرویہ کو قتل کیا سرویہ کے تین مقتول پلٹنون کے لاشون کو بطور میز بچہایا اوسی پر سپہ سالار اور دوسرے سرداران لشکر
عثمانیہ کو بخوشی و خرمی کہانا کہلایا بعد اوسکے شہنشاہ یونان پر سلیمان کا معاون و مددگار جان کر حملہ کیا اوسکی دار
الحکومت یعنے شہر قسطنطنیہ پر محاصرہ کیا شہنشاہ یونان نے محمد سے مدد چاہی محمد نے اقلیم ایشیا سے فوج عثمانیہ کو بلایا
جب وہ آئی تو محافظت شہر قسطنطنیہ اوسیکی تفویض کرکے کمال جوانمردی سے کئی بار اپنے بہائی موسی کی فوج پر چڑہ
گیا مگر فتح نپائی اسی اثنا مین اوسکی خاص ملک مین جنگ برپا ہونیکی خبر جو آئی تو دریای باسفرس سے ہوتے ہوئی اپنے
ملک خاص کی طرف راہی ہوا اور پہر یورپ کو واپس آیا سرویہ سے مدد لیکر متصل میدان شاہرلی قدم جمایا جب دونون
لشکر مقابل ہوگئے سپہ سالار عساکر محمد نے اپنی فوج سے آگے بڑہکر فوج عثمانیہ کو سنایا کہ ای دوستو شہزادہ موسی کو
جس سے تم ہمیشہ تکلیف پاتے ہو بطرح صدمے اوٹہاتے ہو چہوڑ دو منصف مزاجی کو کام فرماؤ ہمارے بادشاہ یعنے محمد کے پاس
جو شہزادگان عثمانیہ مین نہایت نیک ہی بیساختہ چلے آؤ بمجرد اسکے موسی نے طیش مین آکر حسن پر حملہ کیا اپنے دست
خاص سے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے بنایا اور خود بہی حسن کے ایک سردار ہمراہی کے ہاتہون مجروح ہو خون آلود ہوکر اپنی فوج

مین آیا مگر فوج موسیٰ نے گھبرا گھبرا کر ارادۂ فرار کیا جب فوج کا طور بیطور دیکھا خود بھی بھاگا۔ لکھا ہی کہ متصل معرکہ جنگ ایک

دلدل پر موسیٰ کی لاش خاک و خون مین طپان تھی نہ وہ شوکت و شان تھی نہ جسم مین جان تھی **قطعہ** دل لگانا کبھی نہ دنیا

سے ٭ ہان شریف ایسی بیوفا ہی نہین ٭ یہ وہ منزل ہی کوئی بھی جسمین ٭ چار دن چین سے رہا ہی نہین ٭ الحاصل جب

موسیٰ کا یہہ حال ہوا محمد کو جو بایزید کی اولاد مین ایک ہی رہگیا تھا عدل و انصاف و مردم شناسی کے باعث عروج کمال

ہوا مگر تا دم زیست شہنشاہ یونان کا دوست ثابت قدم رہا۔ باغی ترکمانون کا دشمن الیقلم رہا ترکی مورخین نے

لکھا ہی کہ یہہ سلطان نوح زمان تھا کیونکہ اوسی نے سلطنت عثمانیہ کی ڈوبتی کشتی کو تلاطم دریای یورش تاتاریان

سے بچایا ہی غرضکہ بعد موسیٰ شہر اور یانوپل مین اقلیم یورپ کے سلطنت عثمانیہ کے رعایا محمد کی اطاعت کے معترف

و پابند ہوے اور اطراف و اکناف کے حکام بھی اوسکے تسلُّط سے رضامند ہوے سلطان محمد نے اپنے اقرار کے بموجب

سلطنت یونان کے چند مستحکم مقامون اور گڑھیون کو جنکو ترکیون نے سابق مین فتح کر کے اپنے تصرف مین رکھا تھا

شہنشاہ یونان کو واپس دیا۔ اہالیان و نیس اور رغوسا کی ریاست شورہ یعنے جمہوریہ سے عہدنامہ ٹھہرالیا سفیران

حکام سرویہ و والیشیا و البنیا اور اون رؤسا و کلا جنہون نے بعد تباہی بایزید خان خود مختاری اختیار کی تھی

سلطان محمد کے دربار مین حاضر ہوے۔ اخلاق دوستانہ و آئین مہذبانہ سلطانی سے شگفتہ خاطر ہوے سلطان

محمد نے سر دربار اونہین فرمایا کہ تم اپنے بادشاہون سے کہدو کہ مین نے سبھون کو ہنیت دی ہی اور اون سے صلح قبول

کر لی ہی۔ سنا ہی کہ بحر باسفرس اور ہسپانت کی مغربی مملکت عثمانیہ مین چندے بوجہ صلح امن و امان رہا مگر اقلیم

ایشیا مین گرم ہنگامہ فتنہ و فساد بے پایان رہا محمد نے اوریہ نوپل سے اپنی راحت و آرام کو چھوڑ اپنی خاندانی

مملکت قدیم کو دوبارہ فتح وحفاظت کرنے کے لئے مجبوراً ایشیا کی طرف کوچ کیا کہتے ہین کہ جنید حاکم عثمانیہ جو پہلے تحت
حکومت سلیمان رہکر شہر سمرنہ اور اوسکے متصل کے ملک کا کارفرما تھا اور ایشیائے مُنیر سے بعد واپس جانے مغولیون کے خودہی
اونکا قابض ومتصرف ہوکر صوبۂ ایدن کو بھی اپنی ہی علاقے مین رکھا تھا محمد سے برملا روگردان ہوا اوسکو بھی اپنی
خودمختاری کا شوق بے پایان ہوا شہزادۂ کارمینا نے بھی اون ایام مین محمد اور اوسکی فوج جرار ایشیا مین نہونے
سے اقلیم ایشیا کی قلب مملکت عثمانیہ پر حملہ کیا اکتیس روز تک برصہ پر محاصرہ کیا شہر تو اوسکے دست بردسے بچا رہا
مگر اُسنے مساجد اور دوسرے عمارات متعلقۂ دیوانی قصبہ جات کو جلایا قوم عثمانیہ سے عداوت قلبی جو تھی گنبذ بایزید
سے جو دیوار شہر پناہ کے باہر واقع تھا لاش بادشاہ موصوف کو نکال کر جلادینے کا حکم فرمایا اسمین جنازہ
شہزادہ موسیٰ جسکو سلطان محمد نے برصہ مین لیجا کر مرادخان کے نزدیک دفن کرنیکا حکم کیا تھا نمودار ہوا شاہ کارمینیا
بخیال آمد آمد لشکر سلطان محمد فرار ہوا۔ اب دیکھئے کہ سلطان محمد خان یورپ سے اپنی فوجون کو لیکر عازم ایشیا شتاب
ہوا شہر سمرنہ کو مسخر کرکے دشمن پر فتحیاب ہوا جنید تو زیر سایہ عاطفت سلطانی آیا مگر شہر کارمینیا بھی یورش
افواج سلطانی سے بچنے نپایا بعد سلطان کو شکوۂ مالیخولیا ہوگیا جنگ کا بازار ٹھنڈا ہوگیا سارے حکیم اوسکے علاج
سے عاجز ہوئے مگر حکیم سینا نے یہہ تجویز ٹھہرائی کہ سلطان کو اگر فتح ونصرت کی خبر سنائین تو ضرور شفا ہوگی اوسکی بیماری
کی یہی دوا ہوگی جب یہہ بات قرار پائی تو سپہ سالار عزیز بایزید باشا بک نام نے معہ فوج جرار کارمینیا پر حملہ کرکے
شہزادۂ کارمینیا مصطفیٰ بک کو قید کیا اور جب حضور سلطانی حاضر ہوکر خوشخبری فتح سنائی اوسیدم سلطان محمد نے
شفا پائی جب قیدی روبروی سلطان آیا اپنی الزام عہدشکنی سے خجل ہوکر ازسرنو قسم شرعی کھائی اور کہا کہ جب تک

جسم مین جان ہی بندہ مطیع وتابع فرمان ہی سلطان نے فرمایا کہ رحم منظور شاہان کرام ہی تجھسے نامنصف ومغلوب کو آزادی
دینی ہمارا کام ہی بدکارون سے بدی کا بدلہ لینا آئین شاہانہ کے خلاف ہی بغاوت ونمکحرامی تیری طبیعت سے روبظہور صاف
صاف ہی یہہ کہا اور حسب مراتب اوسکی تکریم کی بندگران سے رہائی دی ۵ شریف جین بھلا کب ہی نیش عقرب کو؟
سنا ہی تمنے کہین بدبھی نیک ہوتے ہین؟ اب سنئے کہ سلطان محمد کی رحم کا تو یہہ حال اور شہزادہ کارمینیا کی نمکحرامی ایسی کہ
بعد رہائی ہنوز نظرون سے غائب ہوا بھی نہین کہ سلطانی گھوڑون اور دوسرے چارپایون کو جو میدان مین چر رہے تھے لوٹنا
شروع کیا ہمراہیون نے قسم یاد دلائی تو اپنے جیب سے ایک زندہ کبوتر کو نکالکر اوسکا گلا گھونٹا اور کہا کہ مین نے اسی کے جسم مین
جان ہی تک کی قسم کھائی تھی جب سلطان نے اسکی یہہ جعلسازی ودغابازی دیکھی جنگ کو تازہ کیا یورش بے اندازہ
کیا فتح جو ہوی تو دشمن نے بار ثانی معذرت کی سلطان نے بکمال دریادلی پھر اوس سے صلح کرلی سنہ ۱۴۱۶ عیسوی مین
سلطان محمد خان نے اقلیم یورپ کو واپس آکر اہالیان وینس سے لڑائی شروع کی کیونکہ چھوٹے چھوٹے رؤسائے علاقۂ
جزایر بحر عمان نے جو قومی سلطنت وینس کے فقط نامی خراج گزار تھے سلطنت مذکور اور سلطان کے درمیانی عہدنامے کو
خیال نکرکے ترکی جہازون کو پکڑلیا اور ساحل پر تھے سو ترکی علاقے کے مقامون مین غارتگری شروع کی اونکے
ظلم کا بدلہ لینے کے لئے سلطان محمد نے جنگی جہازون کا ایک بیڑا تیار فرمایا اور جنگ آغاز ہوئی ماہ مے کی انتیسوین سنہ ۱۴۱۶
مین مقام گیالی پولی پر امیر البحر ریاست وینس نے ترکیون سے جو شکست کھائی تو سفیر ترک سے تازی صلح ٹھہرائی لکھا
ہی کہ شہزادۂ مصطفیٰ پسر بایزید خان جو جنگ انگورہ مین بعد شکست ترکیان غایب ہوگیا تھا سو اوسکی خبر تو کسیطرح کی
معلوم نہوئی کہ کیا ہوا جیتا رہا یا حوالۂ قضا ہوا مگر سنہ ۸۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۰ عیسوی مین ایک شخص مصطفیٰ نامی سلطان

بایزید کا مصنوعی بیٹا بنکے ریاست عثمانیہ کا دعوی کرتا ہوا اقلیم یورپ مین نمود ہوا اکثر ترکیون نے اوسکے دعویکا اعتراف کیا
حاکم والیشیا کے ساتھ جنید بھی جو سلطان محمد کا قدیم باغی تھا اوسکی تائید مین معہ فوج جرار سلطان محمد پر چڑھائی کرنے
کو موجود ہوا سلطان محمد نے مقابل ہوکر متصل شہر سالونیکا مصطفی کو شکست فاش دی پھر تو اوسنے بھاگ کر ایک
یونانی قلعدار شہر مذکور سے پناہ لی سلطان محمد نے اوسکی طلبی مین جسقدر اصرار کیا شاہ یونان نے اسیقدر انکار کیا
اور کہا کہ مین اوسکو مقید رکھتا ہون بشرطیکہ سالانہ کچھہ اوسکی پرورش کے لئے مقرر کیا جائے پھر تو بازار فساد ٹھنڈا ہوا
اور اُس مہم سے واپس ہوتے وقت بواسیر کے تنکوے نے سلطان محمد کا بُرا حال کیا شدہ شدہ مالیخولیا تک نوبت پہنچی تو
۸۲۴ھ ہجری مطابق ۱۴۲۱ء عیسوی مین سلطان موصوف نے انتقال کیا وصیت یہہ کہ شہزادۂ مراد کو اپنا جانشین
بنائین وزیر اعظم نے بموجب وصیت شہزادۂ مراد کو قائم مقام بنایا مراد نے اپنے باپ کی لاش کو برصہ مین دفن کرنیکا
حکم فرمایا۔ لکھا ہی کہ سلطان محمد خان کی عمر سینتالیس سال کی تھی آٹھہ برس دس مہینون تک حکمران رہا جوانمردی
فیاضی انصاف و رحم دلی مین ہر ایک کا ورد زبان رہا موجب ترقی علوم بہ ہزار جان نثاری ہوا کہتے ہین کہ اوسیکے وقت
مین علم عروض بھی جاری ہوا۔

فصل ہفتم در احوال تخت نشینی سلطان الغازی مراد خان ثانی

لکھا ہی کہ سلطان مراد خان ثانی کی اٹھارہ سال کی عمر مین تخت نشینی جو ہوئی تو شہنشاہ یونان نے بوجہ صغر سنی اوسکو حقیر جانا
اور اوس مکار و غدار مصطفی کو جو اوسکے قید مین تھا تخت بایزید کا وارث شرعی بناکر رہائی دی اس شرط پر کہ در
صورت کامیابی جو شہر کہ پسند آئی سلطنت یونان سے ملحق ہو جائے پھر تو وہ مکار یونانی جہاز پر سوار ہوا عازم یورپ معہ



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

بایزید کا مصنوعی بیٹا بنکے ریاست عثمانیہ کا دعوی کرتا ہوا اقلیم یورپ مین نمود ہوا اکثر ترکیون نے اوسکے دعویکا اعتراف کیا
حاکم ایشیا کے ساتھہ جنید بھی جو سلطان محمد کا قدیم باغی تھا اوسکی تائید مین معہ فوج جرار سلطان محمد پر چڑہائی کرنے
کو موجود ہوا سلطان محمد نے مقابل ہوکر متصل شہر سالونیکا مصطفی کو شکست فاش دی پھر تو اوسنے بھاگ کر ایک
یونانی قلعہ دار شہر مذکور سے پناہ لی سلطان محمد نے اوسکی طلبی مین جسقدر اصرار کیا شاہ یونان نے اسیقدر انکار کیا
اور کہا کہ مین اوسکو مقید رکھتا ہون بشرطیکہ سالانہ کچھہ اوسکی پرورش کے لئے مقرر کیا جائے پھر تو بازار فساد ٹھنڈا ہوا
اور اس مہم سے واپس ہوتے وقت بواسیر نکسے نے سلطان محمد کا برا حال کیا شدہ شدہ مالیخولیا تک نوبت پہنچی تو
۸۲۴ھ ہجری مطابق ۱۴۲۱ء عیسوی مین سلطان موصوف نے انتقال کیا وصیت یہہ کہ شہزادہ مراد کو اپنا جانشین
بنائین وزیر اعظم نے بموجب وصیت شہزادہ مراد کو قائم مقام بنایا مراد نے اپنے باپ کی لاش کو برصہ مین دفن کرنیکا
حکم فرمایا۔ لکھا ہی کہ سلطان محمد خان کی عمر سینتالیس سال کی تھی آٹھہ برس دس مہینون تک حکمران رہا جوانمردی
فیاضی انصاف و رحمدلی مین ہر ایک کا ورد زبان رہا موجب ترقی علوم بہ ہزار جان نثاری ہو کہتے ہین کہ اوسیکے وقت
مین علم عروض بھی جاری ہوا۔

فصل ہفتم در احوال تخت نشینی سلطان الغازی مراد خان ثانی

لکھا ہی کہ سلطان مراد خان ثانی کی اٹھارہ سال کی عمر مین تخت نشینی جو ہوئی تو شہنشاہ یونان نے بوجہ صغر سنی اوسکو حقیر جانا
اور اوس مکار و غدار مصطفی کو جو اوسکے قید مین تھا تخت بایزید کا وارث شرعی بناکر رہائی دی اس شرط پر کہ در
صورت کامیابی جو شہر کہ پسند آئی سلطنت یونان [illegible] ملحق ہو جائے پھر تو وہ مکار یونانی جہاز پر سوار ہوا عازم یورپ [illegible]



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

فوج جرار ہوا کنارے پر پہنچکر قدم بڑہایا اکثر ترکیون نے اس سے سازش کی بایزید باشا کو جو سلطان کی طرف سے آیا تھا
شکست دی اور جب مراد سلطان نوجوان نے معہ لشکر فیروزی اثر مقابلہ کیا تو مصطفی نے شکست پائی بھاگا اور شہر گیالی پولی
مین پناہ گزین ہوا مگر سلطان مراد نے پیچھو ڑا شہر مذکور پر محاصرہ کر کے یون گولہ رانی کی کہ شہر کا شہر تباہ ہوگیا تہ شمشیر
باغی روسیاہ ہوگیا جب اوسکا کام تمام ہوا شہر یونان کو پہنچا اور شہنشاہ یونان کو خبر دی کہ اب تیری دار الخلافت
شہر قسطنطنیہ کو چھین لیتا ہون دیکھنا کہ تجھکو اس مکاری کی کیا کچھ سزا دیتا ہون شہنشاہ یونان گھبرایا اپنے وکیلون
کو سلطان کے پاس بھیجا گو انھون نے من جانب شہنشاہ یونان بہت عذر خواہی کی مگر عتاب سلطانی مین فرق نہ آیا وکیلون
کو بے نیل مرام واپس بھجوایا - ابتداے جون ۱۴۲۲ء عیسوی مین قسطنطنیہ سے کچھ فاصلے پر فصیل چوبین بنائی اور روبروے
فصیل ایک مٹی کا تیلہ بھی غرض اُس سے یہہ کہ کسیطرح کا نقصان لشکر کو یونانیون کے منجنیق اور گولون سے مضر نہو
قلعہ کی دیوارون پر سیڑہی لگا دی پایۂ حصار مین نقب لگا کر باروت بھرا دی اور حکم یہہ کہ جب قلعہ ہاتھ آ جائیگا تو
سارا خزانہ مومنون ہی کو دیا جائیگا ہزارہا مجاہدین جمع آئے سید بخاری نے اپنے فقیرون اور مریدون سمیت
فوج عثمانیہ کا سرگروہ ہو کر اگست کی چبیسوین ۱۴۲۲ء مین حملہ کیا یونانیون نے بھی نہایت استقلال سے مقابلہ کیا ہنوز
کامیابی حاصل نہوئی تھی کہ بہ ترغیب شہنشاہ یونان اقلیم ایشیا کے ممالک عثمانیہ مین بناے خانہ جنگی کی خبر آئی سلطان
مراد خان نے محاصرۂ قسطنطنیہ سے دست بردار ہو کر دریاے باسفرس کی راہ عزیمت مملکت خاص فرمائی مورخین کے قول سے
مبرہن ہی کہ وقت رحلت سلطان محمد خان اول مراد خان کے سواے اوسکے اور تین بیٹے تھے بڑا بیٹا مصطفی نامی تیرا
سال کا اوسوقت ایشیاے کوچک مین تھا جسکو اوسکے محافظون نے مراد خان کے خوف سے لیجا کر کارمینیہ مین رکھا تھا

دوسرے دو شیر خوارون کو سلطان محمد خان اول نے بوقت انتقال محافظت و پرورش شاہ یونان مین دیا تھا شہزادہ مصطفی
نے کارمینیہ ہی مین پرورش پائی مراد خان نے کبھی اوسکے قتل یا قید کی تجویز نہین فرمائی مگر بعد شکست اپنے مصنوعی چچا
یعنے غدار مصطفی کے شہزادہ مصطفی نے سفیران شاہ یونان کے بہکانے پر حاکم کارمینیہ سے مدد لیکر اپنے بھائی
مراد خان ثانی کی مملکت پر چڑہائی کی اور بہت سے مقامون پر قابض و متصرف ہوکر شہر برصہ پر محاصرہ کیا سلطان
مراد نے ایک فوج کار آزمودہ روانہ فرماکر مصطفی کے تدبیرون کو منتشر کردیا جن عثمانیون نے اسکی شرکت اختیار
کی تھی وہ بھی روگردان ہوگئے یونانیون کو تاب مقابلہ سلطان جو نہ ہی تو پریشان ہوگئے پھر تو شہزادہ مصطفی
بے یار و مددگار ہوکر بھاگا مگر سرداران لشکر سلطان مراد نے اوسکو گرفتار کرلیا قابو سے جانے نہ دیا اور بدون استمزاج
سلطان اسکو ایک درخت سے لٹکا دیا قضا نے دستگیری کرکے منزل عدم کا پتا بتا دیا جب اس خانہ جنگی سے فراغت
ہوئی سلطان نے بار ثانی اقلیم ایشیا مین بنیاد امن کو قائم فرماکر اور حکام اطراف و اکناف کو جنہون نے شریک ہنگامہ ہوکر
فتنۂ خوابیدہ کو جگایا تھا قرار واقعی سزا پہنچا کر سنہ ۸۲۷ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۴ عیسوی مین یورپ کی راہ لی بار ثانی قسطنطنیہ
پر محاصرہ نکیا صلحنامہ شاہ یونان کو جسمین سالانہ خراج کے ساتھ شہر زیتون اور دوسرے چند شہر واقع نہر استرینیا و بحر
اسود دینے کا اقرار تھا قبول کرلیا سنہ ۸۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۹ عیسوی مین سلطان نے حاکم سنجاب اسفندیار کی بیٹی سے
شادی کرلی جس سے حریف مذہب عیسوی سلطان محمد خان ثانی فاتح قسطنطنیہ پیدا ہوا لکھا ہے کہ اوس پہلوان کے
وقت ولادت سنہ ۸۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۳۰ عیسوی مین حاکم کارمینیہ جو ابراہیم بیگ نامی تھا اُسنے اقلیم ایشیا مین اس شاہزادہ
شیرخوار کی ہلاکی کا قصد کیا مگر سلطان کو خبر جو ہوئی تو معہ لشکر جرار اقلیم ایشیا کو پہنچکر پہلے ہی حملے مین اقشہر اور کونیا

پر فتحیاب ہوا ابراہیم بیگ نے تاب مقابلہ افواج سلطانی نہ لاکر ملا غمزی کے پاس جو اوسوقت بڑے مشہور اور مقدس بزرگ
تھے جاکر پناہ لی اپنے اور سلطان مین صلح کروا دینے کی التجا کی ملائے موصوف نے پیام صلح سلطان موصوف کو اس فصاحت و
لطافت سے سنایا کہ سلطان نے باوجود ظلم و فساد مدعی مذکور کو بار ثانی امن دیکر اوسکے ملک پر اوسیکو مسلط فرمایا اور سنہ
۸۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۳۵ عیسوی مین برادر شہنشاہ یونان نے جو اوسوقت ایکحصۂ موریا پر حکمران تھا دشمنی سلطان پر
آمادہ ہوکر شہر جاغرخنلق واقع سرحد موریا پر محاصرہ کیا قاسم پاشا بگلربیگ رومیلیا یعنے حاکم حکام صوبجات یونان نے
معہ لشکر یکایک اوسپر حملہ آور ہوکر شکست دی دشمن کو پسپا بنایا سارا مال و اسباب لشکر مدعی کا لوٹ لیکر واپس آیا اسی اثنا
مین شاہ ہنگری سے جنگ برپا ہوئی جسمین بعض مقامون مین اہالیان ہنگری اور بعض مقامون مین ترکیون نے فتح
پائی آخر الامر سپہ سالار میکائیل اوغلی علی بیگ نے ایک فوج جرار کے ساتھ صوبجات شاداب ہنگری پر حملہ جو کیا
فتحیاب ہوا وہان کے باشندون کو اسیر کرلیا اور غنیمت کثیر ہاتھ آئی باین فتح و نصرت ادریانوپل کو واپس آیا سلطان
نے سنہ ۸۴۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۳۶ عیسوی مین اس غنیمت سے ایک مسجد عالیشان اور ایک عمارت سلطانی بنوائی حین واپسی
میکائیل اوغلی علی بیگ اہالیان ہنگری نے اوسکو بوجہ شکست روبفرار جاکر ترکیون کے شہرون پر حملہ کیا اور جلایا ظلم و
ستم بیدریغ کیا وہان کے باشندون کو تہ تیغ کیا سلطان نے اونکی بے باگی سے طیش مین آکر دریاے ڈانیوب کی راہ عزم وطن
فرمایا جو شہر راستے مین نظر آیا اوسکو ویران بنایا پھر تو شہر بلگریڈ ہی پر جو ملک ہنگری کا پناہ گاہ تھا محاصرہ کیا اثنا
بارش نے منہہ جو دکھا دیا تو اوسنے بھی مجبوراً بدون کامیابی شہر مذکور سے اپنا محاصرہ اُٹھا دیا مگر وقت واپسی شہر صوفیہ
دار الحکومت بلگیریہ پر معہ چند مقامات اپنا قبضہ کرلیا کہتے ہین کہ شمالی و مغربی حدود سلطنت عثمانیہ یورپ پر چند

جنگی قوموں سے سلطان مراد خان ثانی کو ایک عرصہ دراز تک مناقشہ رہا خصوصاً ہنگری کے دو شجیع پہلوانوں یعنے ہنیڈیز
وسکندر بیگ سے سخت مقابلہ رہا استیفن حاکم سرویہ دوستدار سلطنت عثمانیہ جو سنہ ۱۴۲۷ عیسوی مین مر گیا تھا سو اوسکی جانشین
جارج برانکووک کو بھی ترکیون کی دشمنی کا سودا ہوا ساتھہ اوسکے اہالیان ہنگری کو بھی جو بعد جنگ نکوپولی وامانڈ
تھے حسد سلطنت عثمانیہ پیدا ہوا چنانچہ لاڈس لاز جب ریاست ہنگری پر قابض ہوا تو اہالیان ہنگری کا ترکیون کی عداوت
مین اور ہی رنگ ہوا بلکہ خود وہ بھی شریک جنگ ہوا جس سے خاندان عثمانیہ یورپ سے نکالدئے جانیکی خوف شدید کے بعد کئی صدیون
تک اونکی سلطنت اوس اقلیم مین قائم رہی دشمنون کو جان کھونا پڑا اور جو حکام انکی اطاعت سے باہر ہوا چاہتے تھے اونہین
اور زیادہ پابند فرمان ہونا پڑا اہالیان باسینا والبینیا نے بھی جنکے اکثر مقامون پر عثمانیون نے فتح پائی تھی اپنی قوم کی
خود مختاری کے لئے قصد مخالفت سلطانی کیا صوبہ والیشیا نے بھی اسی غرض سے اونکا ساتھہ دیا عزم اہل کاریمینیا
یہہ کہ مقابلہ سلطان مین اپنی عداوت قلبی کا رگر ہو عیسوی دشمنان سلطانی کے ہاتھون فوج عثمانی مقیمہ یورپ منتشر ہو
یہہ تو اسی سوچ مین رہے اور سنہ ۸۴۶ ہجری مطابق سنہ ۱۴۴۲ عیسوی مین سپہ سالاران افواج سلطانی نے ہرمان اسٹڈ کو
محصور بنایا اور ہنیڈیز جو شاہ ہنگری سفس منٹ کا اجب لڑکا تھا اور جسکے یہان گرد سفید بکتر والیشیہ کا تھا شہر
مذکور کے تائید کیلئے ایک مختصر فوج جرار کے ہمراہ آیا فوج قلعۂ مذکور کو کمک جو آئی تو سردار مجید بیگ ترکی نے شکست
کھائی بیس ہزار سپاہ ترک کا خون ہوا مجید بیگ معہ فرزند اسیر دشمنان ہوا ہنیڈیز نے بھی ظلم سے منہہ موڑا مانند
سرداران ترک اون دونون قیدیون کو ٹکڑے ٹکڑے کئے تک پچھوڑا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی ہنیڈیز سے بدلہ لینے
کا خیال فرمایا شہاب الدین پاشا کو اسی ہزار کی فوج کے ساتھہ بھجوایا مگر گرد سفید بکتر نے مقام واسک پر مقابل ہوکر سپہ سالار

ترک کو پسپا بنایا دوسرے سال یعنے سنہ ۸۴۷ ہجری مطابق سنہ ۱۴۴۳ عیسوی مین حاکم کاریمینیا اقلیم ایشیا کی مملکت عثمانیہ مین
بغاوت کرنیکے باعث سلطان مراد خان اپنے سپہ سالارون کو اہالیان ہنگری اور اونکی معاونون سے اقلیم یورپ
کی مملکت عثمانیہ کی حفاظت کا حکم فرماکر خود ہی بارادۂ جنگ ادہر آیا اور ادہر افواج ہنگری ۔ سرویہ ۔ والیشیہ
وجرمن نے دریاے ڈانیوب پار ہوکر سمندرہ کے قریب اپنا قدم جمایا اور گرد سفید بکتر بھی بارہ ہزار سوار آزمودہ
کار ساتھہ لیکر شہر نسہ کی دیوار حصار کے قریب آیا نومبر کی تیسری سنہ ۱۴۴۳ عیسوی مین نہر مراوا کے کنارے متصل شہر مذکور
جنگ عظیم برپا ہوئی بہت سے ترکی قتل اور اکثر گرفتار ہوئے مابقی بالقند کے پہاڑون کی راہ فرار ہوئے ہنیڈیز نے انکا
بھی پیچھا کیا شہر صوفیہ کو لے لیا پھر تو بالقند کے پہاڑون سے ہوتے ہوئے فلیپا پولی کے طرف قدم بڑہایا ترکیون نے
وہان بھی مقابلے مین زک اُٹھائی اس اثنا مین سلطان مراد خان نے ایشیا مین پہنچکر فتح پائی مگر یورپ مین اپنی فوج کی
خبر شکست سنکر بہت مغموم ہوا اور مثل مملکت ایشیا سلطنت یورپ کو بھی امن دینے کے لئے جولائی کی بارہوین
سنہ ۱۴۴۴ عیسوی مطابق سنہ ۸۴۸ ہجری مین شہر زغدن پر باین شروط صلح کرلی کہ استحقاق سرویہ سے باز خواہ رہے
جارج برانکووک خود مختار بادشاہ رہے ۔ والیشیہ کو تحویل ہنگری کردیا اور اپنے بہنوی محمد قلبی کو جو سردار فوج ترک
ہوکر عیسویون کا اسیر ہوا تھا زر خطیر دیکر قید شدید سے رہا کیا طرفین کے عہد نامے دس سال کے وعدے پر زبان ترکی اور
ہنگری مین رقم ہوئے سلطان نے قرآن پر قسم کھائی اور بادشاہ ہنگری نے اپنے عہود ومواثیق پر قائم رہنے کے لئے
انجیل اُٹھائی جب اس سے فارغ ہوچکا ایشیا کو آیا مگر اپنے پسر کلان شہزادۂ علاؤالدین کے رحلت کرجانے سے مغموم ہوکر
سلطنت چھوڑدی شہزادۂ محمد کو اپنا قائم مقام بنایا بخیال گوشہ نشینی عازم میگنیشیہ ہوا اور خیال یہہ کہ ہمیشہ

محو طاعت رب عزت رہے متقیون اور پرہیزگارون کی صحبت رہی۔ اب دیکھئے کہ ہنوز زغدن پر صلح نامہ ہوکے ایک مہینا گذرا تھا
کہ شہنشاہ یونان اور پوپ یعنے بطریق روم نے شاہ ہنگریہ اور اوسکی مشیرون کو عہدشکنی کی ترغیب دی اور اون سے یہہ
کہکر قسم لی کہ فی الحال سلطنت عثمانیہ کمجوش ہی اور سلطان خود بخیال گوشہ نشینی روپوش ہی ایسے وقت مین غفلت کب
روا ہی ممالک عثمانیہ کے نیست و نابود کردینے مین تامل کیا ہی ہنیدیز نے پہلے عہدشکنی سے انکار کیا پھر صوبۂ بلگیریہ کو عثمانیون
سے چھین کر اپنے کو دینے کے وعدے پر غرۂ ستمبر کے بعد برسرکار ہوجانیکا اقرار کیا غرض غرۂ ستمبر ۱۴۴۴ء عیسوی کو شاہِ
ہنگری نایب پوپ اور ہنیڈیز دس ہزار کی فوج کے ساتھ نامستعد ترکیون سے لڑنیکو سرحد والیشیہ مین داخل ہوگئے
ڈریکل حاکم والیشیہ کے ہمراہ اوسکی اہل فوج بھی مجبوراً انھین کے شامل ہوگئے عیسوی فوجون نے اپنی کامیابی پر اعتماد کرکے
دریائے ڈانیوب کو عبور کیا اور بحر اسود کے راستے سے اوسکے جنوبی ساحل پر پہنچکر مقام خالجق پر ترکی جہازون کے بیڑے
کو تباہ بوفور کیا بہت سی گڑھیان ہاتھ آئین سنیتم اور پیترق نامی مستحکم قلعون پر گولہ رانی شروع کی اور اون مقامون
مین بہت سے اہل قلعہ ترکیون کی جان لی بعضے بہزار خرابی نکل گئے اُسکے بعد خاورنا پر فتح پائی شہر وارنا بھی ہاتھ آیا
اسمین یہہ خبر آئی کہ سلطان مرادخان نے معہ سپاہ جرار ترک عزم ایشیا فرمایا ہی پوپ کی جہازی ٹکڑی ہلسپانٹ کی راہ
مسدود کرنیکے باعث اہل جنوا نے چالیس ہزار فوج سلطانی کو اجرت سے اپنے جہازون مین سوار کرواکے اقلیم
یورپ مین پہنچایا ہی بمجرد اس خبر کے سارے عیسوی گرم کارزار ہوگئے نومبر کی دسوین ۱۴۴۴ عیسوی کو طرفین کے لشکر
مقام وارنا پر مستعد پیکار ہوگئے دو جانبہ خوب ہی صف آرائی تھی ترکیون نے عہدشکنون کے صلح نامیکی نقل نوک سنان پر
بطور شقہ علم چڑھائی تھی ہنیڈیز نے ایشیائی افواج ترک کو اپنے حملۂ دلیرانہ سے پریشان کیا اور اہالیان والیشیا نے بھی عثمانیون

کو خوب حیران کیا شاہ ہنگری نے معہ قلب فوج دلیرانہ قدم بڑھایا سلطان مرادخان نے جب اپنی دونون صفون کو فرار ہوتے
دیکھا اور منتشر پایا خود بھی ارادۂ فرار کیا تھا کہ شاہ ہنگری بعزم مقابلہ سلطان روبرو ہوگیا سلطان نے اوسکے گھوڑے
پر ایک ایسا گرز لگایا کہ گھوڑا اور سوار دونون کو گرایا پھر تو خوب موقع ہاتھ آیا ایک کہن سال جان نثار سلطنت عثمانیہ
نے شاہِ مذکور کا سر کاٹکر نقل عہدنامہ کے ساتھ نیزے پر چڑھایا اہالیان سلطنت ہنگری ڈر ڈر کر فرار ہوے ہنیڈیز کچھ
دیر لڑتا رہا مگر جب اوس سے بن نہ آئی تو اوسنے بھی بھاگنے ہی کی ٹھہرائی دوسرے روز دم صبح سلطان نے باقیماندہ فوج
عیسوی پر حملہ آور ہوکر سب کا قصہ پاک کیا نایب پوپ جولین نامی کو شہر وارنہ مین شمشیر ترکی نے ہلاک کیا اس
جنگ مین ملک ہنگری تو فی الفور تباہ و تاراج نہ ہوا مگر شہر ہاے سرویہ و باسینہ تصرف اسلام مین آگئے اور اونکے باشندون
نے رغبت دل سے دین محمدی قبول کیا کوئی باقی نرہا آٹھ روز کے اندر باسنیا کے ستر قلعون پر عثمانیون کا قبضہ ناممتناہی ہوا
عمائد و رؤسا ممالک مذکور مسلمان ہوے تباہ و تاراج خاندان شاہی ہوا پھر بھی ۸۴۹ھ ہجری مطابق ۱۴۴۵ عیسوی مین
سلطان نے سلطنت عثمانیہ اپنے بیٹے کی تفویض کی اور بدستور شوق طاعت ایزدی مین مباگنیشیہ کی راہ لی شاہزادہ
محمد نے بوجہ صغرسنی بار ثانی بھی مملکت نہ سنبھالی ترکیون نے ظلم و بیداد کی بنا ڈالی وزرائے تجربہ کار نے جنھین سلطان نے اپنے
بیٹے کے پاس مقرر فرمایا تھا دوبارہ تخت سلطنت پر رونق افروز ہونیکی سلطان سے التجا کی سلطان نے فوراً عزم اور یہ
تو پل فرمایا بانیان فساد کو سزائے معقول دی مابقی کی جان بخشی کی شاہزادہ محمد کو بنابر تعلیم و تربیت شہر مباگنیشیہ کو بھجوایا
از سر نو چھے سال تک سلطان مرادخان نے حکمرانی کی پہلو بانی سرزیر یورش کرکے وہان کے چھوٹے چھوٹے رؤسا خودمختار کو
خراج گزار بنایا شہر کو سوا بھی ۸۵۲ھ ہجری مطابق ۱۴۴۸ عیسوی مین تین روز کے جنگ کے بعد سلطان ہی کے ہاتھ آیا مگر

البینا مین کیا سترتیث المعروف بہ سکندر بیگ نے سلطان سے سخت مقابلہ کیا اسکو بھی زیر کرکے اوسکے چار بیٹون کو بطریق ضمانت
اپنے پاس رکھ لیا اونمین سے تین تو عہد طفولیت ہی مین مرگئے چوتھا بڑا ہشیار نکلا منجانب سلطان حسب آئین اسلام تربیت
پائے جب اٹھارہ سال کا ہوا منظور نظر سلطانی ہوکر بہت سے جنگون مین دلیری دکھلائی سلطان نے سکندر بیگ کا خطاب
دیکر اوسکی عزت بڑہائی اوسکا باپ جو مرگیا وہ ریاست بھی سلطان ہی کے ہاتھ آئی کہتے ہین کہ جب ۱۴۴۳ سنہء
کی جنگ مین ترکیون نے ہنیڈیز سے شکست پائی دفعۃً سکندر بیگ تیغ کھینچے ہوے وزیر اعظم سلطان کے خیمہ مین آیا اور
اوسکے گلے پر خنجر رکھکر حاکم کردیا کہ نام اپنے نایب سلطان ہونیکا حکمنامہ بجبر لکھوایا جب فایز مراد ہوا وزیر کو
قتل کرکے آزاد ہوا شہر مذکور کو بہ تعجیل پہنچکر اہل شہر کو مطیع و فرمانبردار کیا دین اسلام سے برملا انکار کیا عیسویون نے
اوسکے زیر علم ہجوم کیا ترکیون کو قتل علی العموم کیا۔ لکھا ہی کہ سکندر بیگ پچیس سال تک سلطان مراد خان ثانی اور
اوسکے جانشین فاتح قسطنطنیہ کی ریاست مین عثمانیون سے لڑتا رہا ترکان نبرد آزما سے جھگڑتا رہا اسکے بعد سلطان نے
اپنے فرزند محمد کی شادی حاکم البستان سلیمان بیگ کی دختر سے کردی اور محرم کی ساتوین ۸۵۵ سنہ ہجری روز دوشنبہ
مطابق ۱۴۵۱ سنہ عیسوی کو چند روز بیمار رہکر انچالیس سال کی عمر مین رحلت کی **رباعی** کب ہی یہہ سرا خوشی سے
رہنے کے لئے ؛ پیدا ہوتے ہین رنج سہنے کے لئے ؛ یہہ بود و نبود جای حیرت ہی شریف ؛ یان کچھہ نہین اور ہی
بھی تو کہنے کے لئے ؛ کہتے ہین کہ سلطان مراد خان ثانی تیس ۳۰ برس چھہ مہینے آٹھہ روز تک رونق افروز تخت رہا منصف شجیع
بارکش جانباز فاضل تھا متقی و سخی و عادل تھا جب کسی ملک کو فتح کرتا تو وہان مساجد عمارات مدرسے مہمان سرا
بنواتا سالانہ سادات مین ایک ہزار فلوری تقسیم کرتا اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و بیت المقدس کو دو ہزار پانسو۔

فلوری بھجواتا اوسکے پانچ فرزندون یعنے محمد علاؤالدین۔ حسن۔ اورخان۔ اور احمد مین محمد ہی نے تخت نشین ہوکے رونق
سلطنت بڑھائی باقی چارون نے اپنے باپ کے حین حیات ہی مین رحلت فرمائی۔

فصل ہشتم دربیان سلطنت فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان ثانی

مورخین صادق نفس کا بیان ہی۔ فاتح قسطنطنیہ کی نصرت انگیز داستان یہی کہتے ہین کہ جب سلطان مراد خان ثانی نے انتقال
کیا اوسکے فرزند سلطان فاتح محمد خان ثانی نے محرم کی دسوین ۸۵۵ سنہ ہجری مطابق ۱۴۵۱ سنہ عیسوی مین تخت نشین ہوکے
امورات کشورکشائی کا انتظام کمال کیا سلطان مراد خان ثانی کے ایکساو شیرخوار لڑکے کو جو شہزادی سرویہ سے پیدا ہوا تھا
ایک ترکی سردار نے حمام مین ڈبو دیا ادہر شہزادی سرویہ سلطان محمد خان کو مبارکباد تخت نشینی دیتی رہی اور ادہر اُسنے
اوسکے نور چشم کو جان سے کھو دیا سلطان محمد خان گو درپردہ خود ہی نے یہہ حکم کیا تھا مگر مصلحۃً قاتل کو سزا دی دکھانیکو شان
منصفی دکھادی سلطان محمد خان ثانی شجاعت و دلیری مین گذشتہ سلاطین اولوالعزم عثمانیہ کے مانند اوکا تھا انتظام
سلطنت و اہتمام امورات جنگی مین یکتا تھا علم و فضل مین طاق تھا قدردانی علما و فضلا مین مشہور آفاق تھا باوجود ان کمالون
کے کچھہ ظلم تھا اور نفس پرستی بھی دور اندیشی و خردمندی کے ساتھ زبردستی بھی لکھا ہی کہ سلطان محمد خان کے تخت نشینی
کے تین سال پہلے قسطنطین یازدہم شہنشاہ قسطنطنیہ ہوا جسکی شجاعت و بہادری کا سارے ممالک یونان مین شہرہ ہو
قسطنطین نے سلطان محمد خان کو لڑکپن مین امورات ریاست سے جیسا ناواقف تھا ویسا ہی جانکر بنای فساد پر کمر
باندہی سلطان بایزید خان کے فرزند کلان کی اولاد سے اورخان نامی جو عرصہ دراز سے قسطنطنیہ مین قید رہکر پرورش پاتا
تھا اور جسکے لئے سالانہ مبلغ قسطنطنیہ کو بھجوایا جاتا تھا اوسکے اضافے کے لئے سلطان محمد خان ثانی سے درخواست

کی اور سفیرون کی زبانی یہہ کہلا بھیجا کہ درصورت نامنظوری درخواست آرخان قید سے رہا ہو جائیگا سلطنت ترکی کے
مقابلے کو آئیگا سلطان محمد خان نے جو اوسوقت ایشیائے کوچک مین جو ہنگامے برپا ہوئے ہون کے فرو کرنے مین مشغول تھا اس
بات کو لطایف الحیل سے ٹالا مگر خلیل نامی وزیر اعظم کہن سال سلطنت عثمانیہ نے یونانیون کو طیش سے کہا کہ اگر تم اپنے رویہ کی
خلاف کروگے تو ضرور سزا پاؤ گے اسلئے کہ ہمارا یہہ سلطان سلطان سابق کی طرح نرم اور متحمل نہین بڑا حارص و طامع ہے
رحم دل نہین سلطان محمد خان نے فتح دار الحکومت یونان پر مستعد ہو کر وقت جنگ اپنی فوج پراگندہ ہونے کے غرض سے
مملکت اقلیم ایشیہ کا بخوبی انتظام کیا اور ہنیڈیز سے اپنی مملکت شمالی یورپ پر حملہ نکرنے کے ارادے سے تین سال کے
وعدے پر صلحنامہ کرلیا بعد اُسکے آرخان مذکور کی پرورش کے لئے جو زمینین دی گئین تھین سو اونکی تحصیل محاصل کے لئے
من جانب سلطان یونان مقرر تھے سو وکیلون کو بڑی بے عزتی سے چلایا۔ متصل باسفرس کنار یورپ قسطنطنیہ سے
پانچ میل کے فاصلے پر محاذی قلعہ یلدرم بایزید خان واقع سرحد ایشیا ایک اور مستحکم قلعہ کی تعمیر کا خیال فرمایا قسطنطنین نے
جب یہہ تیاری دیکھی موقوفی تیاری قلعہ کی درخواست کی جب منظور نہوئی اور عثمانیون نے یونانی رعایا پر ظلم شروع کیا تو
قسطنطنین نے دروازہ شہر بند کردیا سنہ ۱۴۵۲ عیسوی کے موسم خزان و بارش مین قسطنطنیہ کے محاصرے کی تیاری ہونے لگی
اور موسم بہار مین جب ایک نے محاصرہ کیا تو دوسرے نے اوسکا مقابلہ کیا سلطان نے محاصرۂ شہر قسطنطنیہ کو جسقدر لشکر جرار ضرور
تھا چارون طرف سے فراہم کیا اور عجیب و غریب ہیبت ناک توپین ڈھالین اربن نامی انجنیر نے متعدد دوسری توپون
کے قطع نظر ایک ایسے دیو شکل توپ بنائی کہ دیکھنے والون کو اوسکا سایہ ہو گیا اور بمجرد نظر ہیبت کھائی جب باروت
گولہ رسد کا بندوبست بے شمار ہوا تو سلطان مقابلہ خصم کو تیار ہوا۔ شہر قسطنطنیہ مین بھی جنگ کی تیاریان ہونے لگین شہنشاہ



یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

شبیہ سلطان فاتح محمد خان ثانی



یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ی اور سفیرون کی زبانی یہہ کہلا بھیجا کہ درصورت نامنظوری درخواست آرخان قید سے رہا ہوجائیگا سلطنت ترکی کے
مقابلے کو آئیگا سلطان محمد خان نے جو اوسوقت ایشیاے کوچک مین جو ہنگامے برپا ہوے تھے اون کے فرو کرنے مین مشغول تھا اس
بات کو لطایف الحیل سے ٹالا مگر خلیل نامی وزیر اعظم کہن سال سلطنت عثمانیہ نے یونانیون کو طیش سے کہا کہ اگر تم اپنے رویہ کی
خلاف کروگے تو خود سزا پاؤگے اسلئے کہ ہمارا یہہ سلطان سلطان سابق کی طرح نرم اور متحمل نہین بڑا حارص و طامع ہے
رحمدل نہین سلطان محمد خان نے فتح دار الحکومت یونان پر مستعد ہو کر وقت جنگ اپنی فوج پراگندہ ہونے کے غرض سے
مملکت اقلیم ایشیہ کا بخوبی انتظام کیا اور ہنیڈیز سے اپنی مملکت شمالی یوروپ پر حملہ نکرنے کے ارادے سے تین سال کے
وعدے پر صلحنامہ کرلیا بعد اسکے آرخان مذکور کی پرورش کے لیے جو زمینین دی گئین تھین سو اونکی تحصیل محاصل کے لیے
مرجانب سلطان یونان مقرر تھے سو وکیلون کو بڑی بے عزتی سے چلایا متصل باسفرس کنارہ یوروپ قسطنطنیہ سے
پانچ میل کے فاصلے پر محاذی قلعہ بلدرم بایزید خان واقع سرحد ایشیا ایک اور مستحکم قلعہ کی تعمیر کا خیال فرمایا قسطنطین نے
جب یہہ تیاری دیکھی موقوفی تیاری قلعہ کی درخواست کی جب منظور نہوئی اور عثمانیون نے یونانی رعایا پر ظلم شروع کیا تو
قسطنطین نے دروازہ شہر بند کردیا ۱۴۵۲ سنہ عیسوی کے موسم خزان و بارش مین قسطنطنیہ کے محاصرے کی تیاری ہونے لگی
اور موسم بہار مین جب ایک نے محاصرہ کیا تو دوسرے نے اوسکا مقابلہ کیا سلطان نے محاصرۂ شہر قسطنطنیہ کو جسقدر لشکر جرار ضرور
تھا چارون طرف سے فراہم کیا اور عجیب و غریب ہیبت ناک توپین ڈھالین اربن نامی انجینیر نے متعدد دوسری توپون
کے قطع نظر ایک ایسے دیو شکل توپ بنائی کہ دیکھنے والون کو اوسکا سایہ ہوگیا اور بمجرد نظر ہیبت کھائی جب باروت
گولہ رسد بندوبست بے شمار ہوا تو سلطان مقابلہ کو تیار ہوا۔ شہر قسطنطنیہ مین بھی جنگ کی تیاریان ہونے لگین شہنشا

یونان نے مغربی عیسوی قومون کے علماسے حفاظت شہر کے لئے جانی و مالی مدد چاہی چونکہ رعایائے یونانی نے جو اوس سے سخت بیدل تھے بالاتفاق انکار کیا نوتارس نامی عالم جیّد عیسوی نے شہر قسطنطنیہ مین کلاہ پوپ دیکھنے سے افضلیت عمامہ سلطانی کا اقرار کیا اگرچہ اوس شہر کی آبادی لاکھہ آدمیون کی تھی باوجود اسکے شہنشاہ یونان نے فقط چھے ہزار کا لشکر جمع کیا اوسکو اوسی عالم کے حوالے کردیا تا وہ خود جاکر جنگ کرے عثمانیون کو مقابلے سے تنگ کرے پوپ روم نے بھی کچھہ جمعیت اطالی بنابر مدد بھجوائی جنوا سے بھی تین سو سپاہ اور اطالی و اسپین سے بھی کچھہ فوج آئی ۱۴۵۴ء ۸۵۷ھ عیسوی مطابق ۸۵۷ھ ہجری موسم بہار مین ترکیان شہر قسطنطنیہ کو آپہنچے سلطان محمد خان نے مانند سلطان مراد خان ثانی بندرگاہ سے بحر مارمورا تک اپنی لشکر کو صف آرا فرمایا اور اونکی محافظت کے لئے ایک متی کا ٹیلہ بطور فصیل بنوایا خشکی کے طرف واقع ہی سو دیوار کے محاذی بھی چودہ دمدمے تیار کئے سنیت رومینس نے در شہر پناہ کی راہ سے حملہ آور ہونیکی کوشش کے سوا ترکی توپون کے منجنیق بھی ہمراہ عثمانیان رہے تیر انداز محافظین دیوار حصار شہر پر تیر برساتے تھے برجون پر منجنیق سے بڑے بڑے پتھہر پھینکے جاتے تھے نقب زنان سرویہ ملازم سلطانی نے نقب زنی دیوار شہر مین قصور نکیا بقول مورخین سوا فوج بری شمار فوج ترکی ستر ہزار سے دو لاکھہ پچاس ہزار تک کا تھا اور اونکے سلطان نے تین سو بیس جنگی جہاز کو فراہم کیا تھا عیسویون کے فقط چودہ جہاز بندرگاہ پر لنگر انداز تھے ابتدائے محاصرہ اپریل کی چھٹی ۱۴۵۳ء عیسوی اور ربیع الاول کے چھبیسوین ۸۵۷ھ ہجری ہی اس محاصرے مین بڑے بڑے دلیرانہ کام وقوع مین آئے ترکیون نے دیوار حصار پر منتقل ستونون لگائے مگر عثمانیون نے حملہ کر کے منہہ موڑا غنیم نے اون سارے ستونون کو توڑا اور ایک بیڑا یونانی پانچ جہاز

کا معہ باروت و گولہ و رسد ترکیونکی جہازی ٹکڑی مین سے ہوتے ہوئے شہر کو آتے وقت سلطان محمد خان نے ایک سو پچاس
جہازون کو اونکی گرفتار کرنے کے لئے بھجوایا اور خود بھی گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی فوج بحری کی فتح کے دیکھنے کو لب دریا
آیا مگر عیسویون نے جہازون کو بہ تعجیل تمام داخل بندرگاہ کر کے رستہ کو بند کر دیا سلطان محمد خان کو داخلہ جہازات ترکی
لنگر گاہ مین محال جو نظر آیا تو اوسنے پانچ میل کے فاصلے یعنے بحر باسفرس سے بندرگاہ تک ایک راہ چوبین بنائی
اور اُس راستے سے اپنے جہازون کے ایکحصہ کو بندرگاہ تک پہنچایا جب اس ذریعے بندرگاہ کے ایک حصے کا قابض و
متصرف ہوا بندرگاہ اور دیوار زاویہ خشکی کے متصل کشتیون کا پل تیار کروا کر اوسپر توپین رکھدین شہر پر گولہ رانی
شروع کی کہتے ہین کہ ترکیون کے دمدمون اور شہر کی فصیلون سے آتش باری آغاز ہو کر سات ہفتون تک قائم رہی پھر تو دیوار شہر ٹوٹ
کر در ہو گئی ترکیون کی حکمت عملی کارگر ہو گئی خندق بھی دیوار شکستہ سے بھر گئی ع تقدیر ان دلیرونکی کیا کام کر گئی
اوسوقت سلطان محمد خان نے قسطنطنین کو تحویل شہر کے لئے اعلام بھیجا اوسنے یہہ پیام بھیجا اگر سلطان غرض امان صلح ہی تو
مین بعد ادا کرنے شکر الٰہی کے امتثال امر مین کب قاصر ہون اور جو خراج منظور ہو تو اوسکے دینے کو بھی حاضر ہون مگر شہر کو
ہرگز تحویل نکرونگا کیونکہ مین نے اپنی زندگی تک اوسکے حفاظت کے لئے قسم کھائی ہی جب یہہ خبر گوش زد سلطان ہوئی فوج
کو حکم ہوا کہ بالاتفاق حملہ کرین اور بعد فتح قسطنطنیہ شہر کی زمین اور عمارات کے سوا جو کچھہ غنیمت ہاتھہ آئی وہ آپس مین
بانٹ لین ماہ جمادی الاول ۸۵۷ھ ہجری کی بیسوین (۲۰) اور مئی ۱۴۵۳ء عیسوی کی انتیسوین (۲۹) کے دم صبح ترکیون نے حملہ شہر پر
کمر باندہی سلطان محمد خان نے سپاہ ضعیف و کم طاقت ترکی کو ہراول مین روانہ فرمایا تا یونانی توپون کی گولونکا
یہی نشانہ قرار پائین اور عیسوی تلوارین انہین پر چل چل کر کند ہو جائین پیچھے فوج جرار حملہ شہر کو مستعد دشمن کے

خون بہانیکو تیار اودہر لشکر عثمانی نے حملہ کیا اودہر ترکی جہازون نے عیسوی دمدمون کے محاذی قدم بڑہایا پھر تو خشکی و
تری دونون طرف سے ترکیون نے غلبہ کیا دو گھنٹون تک خوب جنگ ہوئی جسمین سپاہ عیسوی بڑی دلیری سے
مقابلہ کر کے تنگ ہوئے آخر سپہ سالار یونانیان کو زخم کاری لگا اور ہلاک ہوا اہل شہر کے حوصلے گھٹ گئے جرأت
و ہمت کا قصہ پاک ہوا دلیران عثمانی داخل شہر ہوئے جو روبرو آیا تہ تیغ ہوا ہر یونانی قتل بیدریغ ہوا جب کوئی مقابل
نرہا ترکی غارت گری پر تیار ہوئے ہزارہا حسین و قوی مرد و زن گرفتار ہوئے قریب نصف النہار سلطان محمد خان نے
شہر مین قدم رکھا کلیسائے صوفیہ کو پہنچا اور اوس عالیشان پرستش گاہ مین اذان کا حکم دیا خود بھی منبر پر چڑہ کر شکر
عنایات ایزدی ادا کیا بعد اوسکے سلطان نے قسطنطنین کی لاش منگائی اوسکا سر کٹوایا ساری شہر مین پھرایا اور پھر
اقلیم ایشیا کے شہرونکو بھجوایا کچھہ یونانی جہازون کے ذریعے بھاگ گئے اور باقی اسیر ہوئے انمین سے بعضون کو قتل کیا
اور بعضون کو جزیہ لیکر چھوڑ دیا جب اس سے اطمینان حاصل ہوا تو سلطان محمد خان دارالامارۂ شہنشاہ یونان مین
داخل ہوا جب اوس عمارت شاہانہ مین کسیکا پتا نہ پایا تو فردوسی کا یہہ قطعہ بے ساختہ زبان پر لایا **قطعہ** چشم عبرت
بین کشا و حال شاہان برانگر ؎ تا چسان از گردش گردون گردان شد خراب ؎ پردہ داری میکند بر قصر قیصر عنکبوت ؎ جغد
نوبت میزند بر گنبد افراسیاب ؎ جب دارالامارہ سے باہر نکلا جشن شاہانہ مرتب کیا اور قسطنطنیہ کو اپنا دارالخلافت
قرار دیکر دوبارہ یونانیون کو بطور رعایا سکونت شہر قسطنطنیہ کے لئے طلب کیا یہہ بھی آبادی شہر کو مکتفی جو نہوئی تو اپنی
مملکت کے دوسرے حصون سے ہزارہا آدمیون کو بلایا اور اپنی عہد ریاست مین جس ملک کو فتح کیا وہان کے باشندون سے
اس شہر کو بسایا کہتے ہین کہ وقت فتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان کی عمر تئیس سال کی تھی ۸۵۹ھ ہجری مطابق ۱۴۵۴ء

مین سلطان محمد خان نے صوبۂ پیلوپونی سس کو فتح کیا اور دوسرے سال شہر تربیزان پر اپنا قبضہ کرلیا سرویہ و باسنیہ
کو مملکت ترک سے ملایا مفتیٔ اسلام علی بسطامی نے شاہ باسنیہ کو قید سلطانی مین اپنی شمشیر سے ہلاک فرمایا سنہ ۸۶۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۴۵۶ عیسوی مین سلطان محمد خان ثانی نے ملک ہنگری پر یورش کیا بہت سے عیسویون کو شکست دی شاہ
ہنگری کو زخم کاری لگا اور اوسنے قضا کی بعد اسکے سلطان نے بلگریڈ یعنے کلید ملک ہنگری کا محاصرہ کیا اور نصف
شہر تک فتح ہو چکا تھا کہ بارش نے منہہ دکھایا شہر مذکور سے محاصرہ اُٹھایا وقت واپسی سلطان گُرد سفید بکتر یعنے ہنیڈین
نے جو اُس لڑائی مین بھی موجود تھا دنیا سے منہہ کالا کیا اجل نے وقفہ نہ دیا سنہ ۸۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۶ عیسوی مین سلطان
محمد نے صوبۂ موریہ پر فتح پائی اور اوسی سال کے موسم بہار مین اون یونانیون پر جو اپنی کھوئی ہوئی شہرون کے حاصل
کرنے مین ساعی تھے حملہ کیا اور مُظفر و منصور ہو کر مقامات مفتوحہ کو افواج ترکی کے حوالے کردیا پھر تو کارفس نامی ٹاپو پر
پنجہ مارا تباہ و تاراج کرکے وہان کے باشندون کا بھی پانی اُتارا سنہ ۸۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۸ عیسوی مین لشکر ترکی نے
سمندرہ پر ہاتھ ڈالا جب اوسپر بھی قبضہ ہو گیا تو عیسریون کو بہ ہزار بے آبروئی وہان سے نکالا دو سال کے عرصے مین چالیس
شہرون کو مسخر کیا سنہ ۸۶۴ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۹ عیسوی مین ایشیا کو پہنچکر خضر احمد بیگ کے ملک کو اوسکے مکار بھائی
اسمعیل بیگ کے توسط سے چھین لیا اور جب خضر احمد بیگ اعظم حسن شاہ گیتہ دوشیہ کے نزدیک پناہ گزین ہوا تو
سلطان نے اوسکے ملک پر چڑہائی کی اعظم حسن کو شکست دی شہر سینوپ بھی ہاتھ آیا وہان سے عازم شہر تربیزان
ہوا حسن بیگ داماد شاہ تربیزان پر فتح ہوئی شہر مذکور پر محاصرہ کیا شاہ تربیزان نے اپنی ساری سلطنت کو حوالۂ
سلطان کردیا سلطان نے شاہ تربیزان کو معہ خاندان روانہ قسطنطنیہ فرمایا اور آپ اقلیم یورپ کو واپس آیا جب

جب شہر ہاے علاقۂ یونان پر کامیاب وہ سلطان زمانہ ہوا تو سنہ ۸۶۵ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۰ عیسوی مین جنگی جہازون
کے ساتھ جزایر متعلقہ یونانیان کے جانب روانہ ہوا جب کہ جزایر آرکی پلیگو پر فتح پائی دفعۃً یہہ خبر آئی کہ حاکم
والیشیہ نے فساد مچایا ہے اطاعت سلطانی سے منہہ پھرایا ہے مجبر د خبر مقام مذکور کو راہی ہوا باغی کو کانٹون
مین پھسایا یعنے شہر سے دور وطن سے مہجور کرکے اوسکے چھوٹے بھائی کو وہان کا حاکم مقرر فرمایا سنہ ۸۶۶ ہجری
مطابق سنہ ۱۴۶۲ عیسوی مین اپنی مملکت کے مشرقی جانب مہر عالم آرا کی طرح ظُلمت زدا ہوا منحرفان شیرہ چشم
کی صوبجات پر غلبہ پایا تہ تیغ حاکم باسینیا ہوا اور اون صوبون کے مستحکم قلعے بسبیل حفاظت ترکیون نے بسائی حد باسینیا
والبینیہ کے درہ ہاے کوہی پر چھوٹے چھوٹے قلعے بنانے سنہ ۸۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۴ عیسوی مین ابراہیم بیگ
حاکم کارمینیہ دشمن قدیم سلطنت عثمانیہ نے جو انتقال کیا تو اسحق بیگ اوسکے پسر کلان نے ریاست پدر پر خود مسلط
ہو کر اپنے دوسرے بھائیون کا بُرا حال کیا انہون نے بارگاہ سلطانی مین آکر پناہ لی اپنے بھائی کے ظلم کی داد چاہی سلطان
نے اونمین سے ایک بھائی احمد بیگ نام کو حاکم مقرر فرمایا اور معہ فوج جرار مقابلہ اسحق بیگ کو بھجوایا احمد بیگ نے عازم کارمینیہ ہو کر اسحق بیگ
کو مغلوب کیا اور اوسکی جگہہ آپ حکمران ہوا بہ معیت فوج تائیدی بہت سے تحف و ہدایا روانہ کرکے منظور نظر
سلطان ہوا سنہ ۸۷۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۵ عیسوی مین سلطان محمد خان نے سکندر بیگ حاکم البینیہ پر چڑہائی
کی مدعی کو شہر سے بھگایا اور صوبۂ مذکور کے مدخل پر ایک نیا شہر بنایا سنہ ۸۷۲ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۷ عیسوی مین حکام
کارمینیہ یعنے قدیم دشمنان سلطنت عثمانیہ کے نیست و نابود کر دینے پر متوجہ ہوا جب وہ شہر بھی ہاتھ آیا تو اپنے پسر کلان
مصطفی کو اوس ملک کا بادشاہ بنایا دوسرے سال کارمینیہ کے اون باشندون کو جو حلقہ بگوش اطاعت

سلطانی نہ تھے مسخر کیا اقصر اور غلق نامی شہرون مین ترکی فوجون کا پایا جمایا اور پھر عزم قسطنطنیہ فرمایا بعد فتح قسطنطنیہ

عثمانیون کو جو فتحین حاصل ہوین اون سب مین عمدہ فتح صوبۂ کریمیہ کی ہی اور جنگ کریمیہ کی پہلی وجہ یہی ہی کہ سلطان اور

اہالیان جنوا مین جو اوس صوبہ کے مستحکم شہر کافہ کو اپنے علاقے مین رکھتے تھے مخالفت آئی دوسری وجہ سنئے کہ

خان تاتاریان کریمیہ نے جسکو اوسکے بھائیون نے معزول کیا تھا کمک چاہی اور سلطان نے منظور فرمائی احمد قدوق

وزیر اعظم نے ۸۸۰ھ ہجری مطابق ۱۴۷۵ء عیسوی مین ایک قوی جہازی بیڑے اور چالیس ہزار لشکر جرار کے ساتھ

شہر کافہ پر جسکو استنبول خرد کہتے تھے حملہ کیا اور چار روز کے بعد اوسکو فتح کر کے سارا مال و اسباب لوٹ لیا چالیس ہزار

باشندگان شہر کو قسطنطنیہ مین بھجوایا شہر جنوا کے ایک ہزار پانسو عمدہ نوجوانون کو جبراً داخل لشکر عثمانی فرمایا کل

صوبۂ کریمیہ پر ترکی حکمران رہے اور جو جو روسا کہ وہان مقرر ہوے اوس زمانے سے تین سو سال تک سرداران عثمانی کے زیر

فرمان رہے ۸۸۲ھ ہجری مطابق ۱۴۷۷ء عیسوی مین عثمانیون نے سلطنت وینس کو دہمکی دی اور یورش کر کے بہت سے

شہرون اور قریون کو جلایا اہالیان وینس نے مجبوراً سلطان سے ان شروط پر صلح کر لی کہ جب درکار ہو ایک لاکھ کی

فوج ترکی سے سلطنت عثمانیہ مددگار ریاست وینس ہے اور ریاست مذکور وقت ضرورت سو جنگی جہازون سے کمک

سلطانی کو تیار ہو ۸۸۵ھ ہجری مطابق ۱۴۸۰ء عیسوی مین سلطان محمد خان نے اپنی بری و بحری فوج کو زیر فرمان مسیح پاشا

جزیرہ روڈس پر جو عیسویون کے علاقہ مین تھا بھجوایا جب اوسکی بہت سے چھوٹے چھوٹے مقام مسخر ہو چکے تو پاسانی عثمان نے

شہر روڈس کو محاصرہ سے تنگ کیا اور کچھ عرصے کے بعد ترکیون نے حصار کی دیوار کو توڑ داخل شہر ہوے فصیل قلعہ پر

علم عثمانی نصب کئے تک نچھوڑا مگر جب مسیح پاشا نے لوٹ کی ممانعت کی اور کہا کہ جو کچھ مال و اسباب ہاتھ آئے وہ سلطان

ہی کے نذر کیا جائے تو ترکی رنجیدہ ہو گئے اور جو بیرون شہر تھے داخل شہر ہو کر اپنے ہمراہیون کے مدد سے دست

کشیدہ ہو گئے پھر تو عیسویون نے ترکیون پر غلبہ پایا عثمانیون کو پس پا بنایا کہتے ہین کہ جس روز جزیرۂ روڈس پر ترکون

نے حملہ کیا ... اوسی روز احمد قدوق فاتح کریمیہ اطالی پر لنگر انداز ہوا ... کلید اطالی یعنے شہر اٹرانٹو کو مسخر

کر لیا اور وہان کے اکثر باشندونکو قتل کیا ۸۸۶ھ ہجری مطابق ۱۴۸۱ء عیسوی مین خود سلطان نے راہ باسفرس سے فتح جزیرہ

روڈس کا عزم فرمایا تھا کہ بیمار ہوا جمادی الاول کی پانچوین ۸۸۶ھ ہجری مطابق مے کی تیسری ۱۴۸۱ء ع

مین رحلت فرمائی سلطنت عثمانیہ اوسکے فرزند بایزید خان ثانی کے ہاتھ آئی کہتے ہین کہ وقت رحلت سلطان

محمد خان ثانی کی عمر اکاون سال کی تھی تیئس برس تین مہینون تک تخت سلطنت پر جلوہ افروزی تھی اپنی عہد ریاست

مین بارہ سلطنتون اور دوسو شہرون کو اپنا محکوم بنایا اور جب سیر عالم فانی سے جی تنگ ہوا تو عزم گلگشت جنان

فرمایا - مورخین کا بیان ہی کہ بعد فتح قسطنطنیہ یہہ بات گوشگزار سلطان ہوئی کہ صحابی رسول مقبول ابو ایوب انصاری

نے علاقہ قسطنطنیہ مین شہادت پائی ہی جو بادشاہ اوسپر فتح پائیگا تو اسکو الہام غیبی سے اوس بزرگوار کے

مدفن کا پتا ہاتھ آئیگا الحاصل سلطان نے جناب شیخ شمس الدین سے (جو ایک مقدس بزرگ اور ہمیشہ ہمراہ سلطان

رہا کرتے تھے) اس امر کی تحقیق کی تو انہون نے سلطان کو ایک قصبے کے طرف لیجا کر قبر صحابی مذکور کھود کر دکھا

دی جب لوح مزار نظر آئی تو یہہ عبارت اوسپر لکھی پائی (ہٰذَا قَبْرُ صَحَابِیِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَبِیْ اَیُّوْب

خَالِدِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِی) سلطان محمد نے اوس مزار مقدس کے ہاتھ آنے سے شکر خدا کیا اور وہان ایک

مقبرہ اور جامع مسجد کے تیاری کا حکم دیا -

فصل نہم دربیان سلطنت سلطان الغازی بایزید خان ثانی

سوداد حکمرانی ہی کشورکشایون کی کہانی ہی عزل ونصب فتح وشکست کا قیل وقال ہی بایزید خان ثانی کی کارفرمائی کا حال ہی مورخون نے لکھا ہی کہ جب سلطنت عثمانیہ نے ترقی پائی سلطان محمد خان ثانی نے اپنے دونون فرزندون سے بایزید خان کو حاکم امیشیہ مقرر فرمایا تھا اور جم کو اکونیم کا کارفرما بنایا۔ یہی وجہ تھی کہ خرد سالی ہی مین اون دونون نے خوب تربیت پائی آداب شاہی وامور کشورکشائی کی بات اچھی طرح بنائی۔ کہتے ہین کہ بایزید خان جو اپنے باپ کے وقت رحلت حاکم امیشیہ تھا اسکو اکثر خیال مکہ معظمہ کے جانیکا تھا جب وزیراعظم نے بایزید خان کو رحلت سلطان محمد خان کی اطلاع دی اور اوسکے ساتھ یہہ بھی عرض کیا کہ خیال مکہ معظمہ سے باز آکر یہان آئین زینت تاج وتخت بڑہائین بایزید خان نے وزیراعظم کو لکھا کہ جب تک مکہ معظمہ کو نجاؤن گا ہرگز نہ آؤنگا اور اس جانے آنے تک بہتر ہی کہ میرے بیتے شہزادہ گورخد کو نیابتہً اپنا سلطان بنائین اور اوسیکے نام کا خطبہ پڑہائین الغرض یہہ حکم روانہ فرمایا اور بدون انتظار جواب قدم جانب منزل مقصود بڑہایا ارکین سلطنت نے تعمیل فرمان مین قصور نکیا گورخد ہی قائم مقام سلطان ہا سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہا جب بایزید خان شرف اندوزحج ہوکر واپس آیا مطلق خیال سلطنت نفرمایا اپنے لخت جگر کو خط لکھا کہ خود ہی وارث تاج وتخت رہے مختار سلطنت عثمانیہ ایک لخت رہے اور غرض اس سے یہہ کہ آپ دنیا کے جھگڑون سے دور رہے کنج عزلت مین محو طاعت رب غفور رہے **مولف** دنیا مین رہین اور الگ بھی رہین اوس سے ؛ ہمت کی یہ شان اور یہہ طریقہ ہی خرد کا ؛ اور دوسرا فرمان بنام وزراے سلطنت بدین مضمون بھجوایا کہ اس سعادتمند فرزند کی یاری کرین گورخد ہی کی فرمانبرداری کرین جب وزیراعظم نے دیکھا کہ بایزید خان



یہہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطان روم سے لی گئی ہی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہی

فصل نہم دربیان سلطنت سلطان الغازی بایزید خان ثانی

سوداد حکمرانی ہی کشور کشایون کی کہانی ہی عزل و نصب فتح و شکست کا قیل و قال ہی بایزید خان ثانی کی کار فرمائی کا
حال ہی مورخون نے لکھا ہی کہ جب سلطنت عثمانیہ نے ترقی پائی سلطان محمد خان ثانی نے اپنے دونون فرزندون
سے بایزید خان کو حاکم اماسیہ مقرر فرمایا تھا اور جم کو قونیہ کا کار فرما بنایا۔ یہی وجہ تھی کہ خرد سالی ہی مین
اون دونون نے خوب تربیت پائی آداب شاہی و امور کشور کشائی کی بات اچھی طرح بتائی۔ کہتے ہین کہ بایزید خان
جو اپنے باپ کے وقت رحلت حاکم اماسیہ تھا اسکو اکثر خیال مکہ معظمہ کے جانیکا تھا جب وزیر اعظم نے بایزید خان کو
رحلت سلطان محمد خان کی اطلاع دی اور اوسیکے ساتھ یہہ بھی عرض کیا کہ خیال مکہ معظمہ سے باز آکر یہان آئین زینت
تاج و تخت بڑھائین بایزید خان نے وزیر اعظم کو لکھا کہ جب تک مکہ معظمہ کو نجاؤن گا ہرگز نہ آونگا اور اس جانے آنے
تک بہتر ہی کہ میرے بیتے شہزادہ کورخند کو نیابۃً اپنا سلطان بنائین اور اوسیکے نام کا خطبہ پڑہائین الغرض یہہ
حکم روانہ فرمایا اور بدون انتظار جواب قدم جانب منزل مقصود بڑھایا ارکین سلطنت نے تعمیل فرمان مین قصور
نکیا کورخند ہی قائم مقام سلطان ہا سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہا جب بایزید خان شرف اندوز حج ہو کر واپس آیا مطلق
خیال سلطنت نفرمایا اپنے لخت جگر کو خط لکھا کہ خود ہی وارث تاج و تخت رہے مختار سلطنت عثمانیہ ایک لخت رہے
اور غرض اس سے یہہ کہ آپ دنیا کے جھگڑون سے دور رہے کنج عزلت مین محو طاعت رب غفور رہے **مولف** دنیا
مین رہین اور الگ بھی رہین اوس سے ہا ہمت کی یہ شان اور یہہ طریقہ ہی خرد کا ہا اور دوسرا فرمان بنام وزراے سلطنت
بدین مضمون بھیجا کہ اس سعادتمند فرزند کی یاری کرین کورخند ہی کی فرمانبرداری کرین جب وزیر اعظم نے دیکھا کہ بایزید خان

تخت وتاج سے دست بردار ہی بالاتفاق وزراحسب وصیت سلطان محمد خان ثانی بایزید ہی کی تخت نشینی کی تجویز کی اور
گورخد کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی کہ خداوند نعمت آپکے پدر بزرگوار نے بیت اللہ سے مراجعت فرمائی ہی شہر حلب
مین اقامت ٹھہرائی ہی تابعدارون کو اسیقدر عرض کرنی ضرور ہی اسپروہی احسن جو مرضی حضور ہی گورخد نے
وزیر اعظم کو فرمایا کہ تیری تقریر سے بااین نمک حلالی نمکحرامی کی بو آتی ہی اور میری طبیعت اس سے بہت گھبراتی ہی کیونکہ
تو واقف ہی کہ مین اپنے پدر بزرگوار کا نائب ہون قائم نہین چھوٹون کو بزرگون کا خلاف ہرگز لازم نہین جب وہ
تشریف لائینگے تو ضرور تاج کو تاج سرفرازی دینگے اور تخت کا اپنی پابوس سے پایہ بڑھائینگے اور مین باوجود
اونکا فرزند ہونے کے بطور غلامون کے اطاعت سے کب مقصر ہون تا دم زیست فرمان برداری کو حاضر ہون اسمین بایزید کے
آنیکی خبر جو آئی تو گورخد نے معہ خیل وخدم جاہ وحشم براہ باسفر بس عزیمت قدمبوس پدر فرمائی جب باپ
اور بیٹے کی ملاقات ہوئی تو عجب لطف کی بات ہوئی بیٹے نے ادائے لوازم عبودیت کے لئے قدمو نپر سر جھکایا
باپ نے بہزار سرفرازی بیٹے کو گلے سے لگایا پھر تو گورخد نے ایک منبر پر اپنے باپ بایزید خان کو چڑھایا اور خود
بجانب لشکر مخاطب ہوکر یون فرمایا کہ یہہ میرا باپ سلطنت عثمانیہ کا وارث لاجواب ہی مین گویا تیمم ہون اور یہہ
آب ہی اور جب پانی آجاے تو تیمم کیونکر رہنے پائے **شریف** تو آئے اور رہون اپنے مین آپ یہ تو بہ ؛ محال
ہی کہ تیمم رہے اور آب بھی ہو ؛ یہہ کہا اور بایزید خان کو اپنے ساتھ قسطنطنیہ مین لیجا کر تخت پر بٹھایا دوسرے دن بموجب
اجازت و رضاے پدر یعنے سلطان بایزید خان ثانی گورخد نے قصد میا گنیشیہ فرمایا **مؤلف** تجھے رحم آگیا آنسو نے رکھہ لی
آبرو اپنی ؛ رہین شاد اب یہہ کیسے سعادتمند لڑکے ہین ؛ اب دیکھئے کہ شہزادہ جم برادر خرد بایزید خان ثانی کو یہہ خبر جو

پہنچی تو نہایت مغموم ہوا اور اوسکی ساری امیدین منقطع ہوگئین کیونکہ وہ تو یہہ کہہ رہا تھا کہ وقت ولادت بایزید سلطان
محمد خان مرحوم سلطان کب ہوا تھا بلکہ جب وہ سلطنت عثمانیہ کا کارفرما ہوا تو مین اوسکے عہد سلطنت مین پیدا
ہوا اسلئے سزاوار حکمرانی اور بجمیع وجوہ وارث سلطنت عثمانی مین ہون اور وہ جو سلطان محمد خان نے بایزید
ہی کو تخت نشین کرنیکی وصیت فرمائی ہی شاید وزیر اعظم نے منجانب خود یہہ بات بنائی ہی - لیجئے یہہ سودا جو سر مین
سمایا تو باشندگان شہر کو انہین باتون پر اپنا مطیع بنا کر شہر برصہ یعنے بروسہ مین علانیہ آپ بھی سلطان کہلایا سلطان
بایزید خان نے جب سنا کہ شہزادہ جم مستعد فتنہ پردازی ہی معہ فوج ظفر موج روانہ ایشیا ہوا مدعی پہلے تو منہہ چڑہا اور لڑکر
شکست جو پائی تو بھاگا حلب سے ہوتے ہوے مصر مین جا پہنچا شاہ مصر خیطبی نام کو اپنی ساختہ ستم رسیدگی کی روداد سنائی
وہ اُسکے دام مین نہ آیا اور یون کہنے لگا کہ ہر طرح اتفاق مین سود ہی نفاق منافی بہبود ہی تم اپنے بھائی سلطان بایزید سے
مل جاؤ کہ ملاپ اچھا ہی اور جو نہ ملوگے تو سوا خانہ جنگیون کے اور حاصل کیا ہی اور جو یہہ بھی منظور نہین تو ارادۂ حج بہتر ہے
سفر بیت اللہ ذریعہ انبساط خاطر ہی اور بعد واپسی اگر سلطنت بایزید خان مین کچھہ خلل واقع ہو تو ضرور مین مدد کرونگا
سلطنت عثمانیہ لڑ بھڑ کر تمہین کو دلوا دونگا شہزادہ جم نے جب دیکھا کہ یہہ اپنے داؤ مین نہین آتا تو بحیلۂ سفر حج شاہ مصر سے جو
جیزین درکار تھین لین اور روانہ ہوا اثنائے راہ مین امرائے صوبجات وارصاق و ترغاو سے جو اوسکے قدیم دوست تھے
سازش کی جب اُنہون نے بسبیل اعانت اسکا ساتھہ دیا تو بار ثانی بایزید خان سے مقابلہ کیا پھر بھی شکست جو پائی تو تبدیل
لباس سے صحرا گرد ہوا اور جنگل جنگل پھر کے بذریعہ اک جہاز کے جزیرۂ روڈس کو پہنچا وہان سے جو نکلا تو پوپ روم سے ملاقات
کی اوسنے شاہ نیپلس سے دوستی کروا دی اور جب وہان بار پایا تو اوسکو اپنی تقریر فریب آمیز سے دم دلاسا دیکر دام

مین پھنسایا یعنے قسم کھائی اور کہا کہ جب مین سلطنت عثمانیہ پر اپنا قبضہ کرلونگا تو عثمانیون کو تمہاری مملکت مین
قدم رکھنے ندونگا بایزید یہہ حال سنکر گھبرایا مگر مصطفیٰ نامی نائی نے عرض کیا کہ حضور اگر ارشاد ہو تو غلام وہان
جاتا ہی مدعی ریاست کو ٹھکانے لگاتا ہی بایزید نے فرمایا کہ اگر تجھہ سے یہہ کام ہوگا تو میرا وزیر اعظم تو ہی بلا کلام
ہوگا مصطفیٰ نے تسلیم کی اور رخصت لی جہاز پر سوار ہوا تھوڑی دنمین وارد شہر نیپلس ہوا وفا شعار ہوا جسوقت
شہزادہ جم کو خبر پہنچی کہ ایک نائی ترک سے آیا ہی تو اوسنے مصطفیٰ کو بلایا شہر کی کیفیت پوچھی اور کچھہ سن سنا کر اوسکو
اپنا ملازم بنایا کہتے ہین کہ ایک روز شہزادہ جم اصلاح لیتے وقت سو گیا نائی مصطفیٰ کا طالع خفتہ بیدار ہوگیا
وعدہ سلطان بایزید سے منہہ نہ پھیر کر اُسترا حلق مدعی پر پھرا دیا گویا جام حیات جم بھر گیا آخر بیچارہ لہو پی
پی کر مر گیا مقتول نے عدم کا اور قاتل نے قسطنطنیہ کا راستہ لیا جہاز پر سوار ہوا مواخذہ کے ورطہ سے بیڑا پار ہوا
جب شہر کو پہنچا بارگاہ سلطانی مین آیا سارا ماجرا مفصل کہہ سنایا پہلے تو بایزید نے یقین نکیا اور جب تحقیقاً
خبر آئی تو شہزادہ جم کی لاش منگوا کر برصہ مین دفن کروائی قول نائی حضور سلطانی مین منظور ہوا خدمت وزارت
پر مامور ہوا بعد اُسکے سلطان بایزید خان کو ملک وینس اور ہنگری سے جنگ کی ٹھہری فقط شہر ہائے لیپانتو
مودن کورن پر قبضۂ سلطان سرا پا اعزاز ہوا اسمین سنہ ۱۴۸۳ عیسوی آغاز ہوا اہل اسلام اسپین نے عیسویون کے
ظلم و ستم سے تنگ آکر بارگاہ سلطانی مین استغاثہ کیا سلطان نے کمال رئیس امیر البحر کے ساتھہ فوج کثیر بھجوائی
اوسنے وہان پہنچکر عیسویون پر فتح پائی سنہ ۱۴۹۹ عیسوی مین امیر البحر مذکور نے اہالیان وینس پر چڑہائی کی تائید
تسخیر شہر لیپانتو مین بڑی دہتائی کی اور پھر سنہ ۱۵۰۰ عیسوی مین پوپ و اسپین و وینس کے جہازی بیڑون سے مقابلہ

گیا بڑی آب و تاب سے حملہ کیا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ سلطان بایزید خان کو ضعیفی جو آئی تو اونکے تینون
بیٹون یعنے گورخد - واحمد - وسلیم سے ہر ایک کو قائم مقام ہونیکی ہوس سمائی سب سے چھوٹے سلیم نے جو حاکم تربزان
تھا بڑا کام کیا ملک کرخاش پر یورش کا اہتمام کیا جب باپ کو خبر پہنچی اور اونہون نے بار ثانی ایسی حرکت نکرنے
کی نصیحت کی تو اقلیم یورپ کی عملداری کا خواستگار ہوا اور غرض اس سے یہہ کہ دار السلطنت قریب ہو -
اڈریانوپل مین ملازمت سلطانی ہر وقت نصیب ہو جب سلطان نے اوسکی درخواست منظور نفرمائی تو وہ ایک لشکر
عظیم کے ساتھہ اوریہ نوپل کو آپہنچا اور وفاداران لشکر عثمانی نے سلیم سے جنگ کی ٹھہرائی مگر سلطان کو اپنے ہی نور چشم
سے لڑائی منظور نہوئی بتوسط بگلر بیگ رومیلیا حکومت سمندرہ تسلیم سلیم کرکے صلح کرلی اسمین گورخد واحمد نے ایشیاے
کوچک مین فساد مچایا اور بدمعاشون کے اوس مجمع کثیر نے جو سلطنت عثمانیہ مین اپنے کو آپ لشکر باقاعدہ سے نامزد کیا
تھا زواران شیعہ مذہب کے ساتھہ جو وہ بھی اوسوقت ایشیاے کوچک مین بکثرت فراہم تھے ملکر بہت سر اوٹھایا شاہ قلی
سرگروہ جمعیت اہل شیعہ نے جسکو عثمانیہ شیطان قلی کہا کرتے تھے بہت سے افواج عثمانی کو شکست دی جب وزیر اعظم سلطانی
سے مقابل ہوا متصل شہر سیوارم شاق لوق ۱۵۱۱ سنہ عیسوی مین یہہ اوسکا اور وہ اسکا قاتل ہوا قضا نے دونون کا فیصلہ کردیا
باہم روبخاک ہو کر مر کے دنیا کے جھگڑے سے پاک ہوے - ادہر شاہزادہ سلیم کو دیکھئے کہ یہہ حضرت تو قابو جو تھے ہی
معہ فوج شہر ادریہ نوپل مین داخل ہوگئے حقوق سلطنت عثمانیہ اونہین کو حاصل ہو گئے ع سینہ اوسکا ہی دل اوسکا
ہی جگر اوسکا ہی ؛ تیر بیداد جدہر رخ کرے گھر اوسکا ہی ؛ اب اور سنئے کہ بایزید خان نے اوس جمعیت قلیل کے ہمراہ
جو تیر نیک حال تھے عزم شہر بندگور فرمایا سلیم بھی سلامتی سے باپ ہی کے ساتھہ لڑنیکو آیا جب دس ہزار سپاہ بایزیدخانی

نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور باغیون پر حملہ کیا تو لشکر سلیم بلکہ خود سلیم ہی کی سلامتی مین خلل آیا لشکر تو فرار ہوا اور یہہ بھی بھاگنے کو
گھوڑے پر سوار ہوا لشکر سلطانی نے پیچھا کیا مگر فرہاد نام دوست سلیم نے سلیم کو صحیح وسلامتی کے ساتھہ متعاقبین کے
پنجہ سے چھڑا دیا سلیم بندر اخیولی واقع بحر اسود سے بذریعہ جہاز اپنے سسر خان کریمیہ کے پاس جا پہنچا وہان
بھی جب لشکر تاتاری و ترکیان باغی جمع از حد زیادہ ہوا تو سلیم بار ثانی تخت عثمانی چھین لینے پر آمادہ ہوا - یہہ
یہین رہنے دیجئے اب وہان کا حال سنئے کہ بایزید خان تو اپنے فرزند شہزادہ احمد کی تخت نشینی کے مائل رہے
مگر اہل لشکر اوس سے اور شہزادہ گورخد سے لایق سلطنت نجانکر غبار و ردل رہے اور سبکا اتفاق اسپر کہ سلیم مسلم الثبوت
شہریار ہی سلطنت عثمانیہ کا سزاوار ہی بنظر اوسکے سلطان بایزید نے شہزادہ احمد کو بطور مخفی جنگ کی تیاریون
کا حکم فرمایا مگر سپاہ نے اسباب سے برانگیختہ ہو کر جبراً ایک قاصد سلطانی سلیم کے نزدیک جانب کریمیہ بھجوایا پیام یہہ کہ
احمد معہ لشکر آتا ہی تم سلامتی سے محمود ہو کر مقابل ہو جاؤ دار السلطنت کو دست احمد سے بچاؤ فصل بارش مین سلیم کو یہہ
حکمنامہ پہنچا طبیعت بدلی تین ہزار سوارون کو لئے ہوے بجلی کی طرح کوندنے لگا نیشتر کی نہر منجمد سے ابر سیاہ کی صورت
جانب دار الخلافت آیا ہنوز شہر سے تیس میل کے فاصلے پر تھا کہ سردار آغا نے تقدیم کی اور بتعظیم سلطانی معہ وزرا
وارکین اوسکو شہر مین لایا سلطان نے بعطاے زر خطیر اوس سے صلح کرلینے کی بہت سی تجویزین کین مگر اوسکو طمع اور
زیادہ ہوئی راضی نہوا ماہ صفر کی اٹھاروین ۹۱۸ سنہ ہجری اور اپریل کی پچیسوین ۱۵۱۲ سنہ عیسوی مین جان نثاران لشکر
عثمانی نے روبروے سراے سلطانی مجمع کیا اور بایزید کے حضور مین عرض کروائی کہ در دولت پر جمع ستارے نمک خوار ہین
خداوند نعمت کے مشتاق دیدار ہین سلطان نے جب اون سبھونکو روبرو طلب فرمایا تو اہل لشکر نے دست بستہ یہہ

سنایا کہ حضور بہت نحیف و ناتوان ہین اسلیئے آج سے شاہزادہ سلیم ہمارے سلطان ہین سلطان نے جب لشکر کا طور اور
پایا سلیم کی ہی تاج بخشی کا وعدہ کیا اور جب سلیم نے روبرو بڑہکر ادب سے دست بوسی کی تو بایزید نے خلعت سلطانی اپنے
جسم سے اوتار کر اوسیکو مرحمت فرمایا بعد اوسکے بایزید نے عزم میاگنیشہ جو کیا تو ہمراہ رکاب لشکر سارا
رہا اور خود سلیم بھی در شہر پناہ تک باپ کے جلو مین پیادہ پا رہا کہتے ہین کہ سلطان بایزید نے بتقاضاے سن
و رنج سلطنت اثناے راہ مین ایک چھوتے سے قریہ مین پہنچکر انتقال کیا افواہی خبر ہی کہ خود بیٹے ہی نے
باپ کو درپردہ زہر دیا - مختصر ہو کہ بایزید خان نے ساتھہ برس کی عمر مین بتیس ٣٢ سال تک سلطنت ثانی کی ترکی مورخین
کہتے ہین کہ یہہ سلطان بڑا دلیر تھا معرکۂ ہیجا کا شیر تھا شریعت کا پیرو علما کا قدردان اور خود بھی جمیع علوم و فنون
مین یکتاے زمان اسی نے اپنے عہد مین متصل شہر عثمانجق نہر خزۃ الازماق پر سنگ مرمر سے انیس ١٩ کمانون کا پل بنوایا
دیوار شہر پناہ قسطنطنیہ کو جو زلزلے سے ضایع ہو گئی تھی تعمیر کروایا -

فصل دہم در بیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان اول

مؤلف بڑا ہی یہہ چھٹپن مین آفت ہوا ؛ کہ خود فتنگی مین قیامت ہوا ؛ سلطان سلیم خان عرف یاوز یعنے
تندمزاج کا بیان ہی طرفہ رزم انگیز داستان ہی - کہتے ہین کہ یہہ آفت کا پرکالہ اپنے دادا سلطان محمد خان کے حین حیات
پیدا ہوا تھا اور اوسوقت اوسکا باپ بایزید خان حاکم امیشیہ تھا چھیالیس ٤٦ سالہ عمر مین ماہ صفر کی انیسوین سنہ ٩١٨ ہجری
مطابق سنہ ١٥١٢ عیسوی مین سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہوا آٹھہ ہی سال کی ریاست مین قوت و قدرت مملکت عثمانیہ
دو چند ہوی شوکت و حشمت مین یگانہ علوم و فنون مین بے نظیر زمانہ الحاصل عجب مدبر سلطان ہوا وزراے سلیم سلامتی سے



یہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

منایا کہ حضور بہت نحیف وناتوان ہین اسلئے آج سے شاہزادہ سلیم ہمارے سلطان ہین سلطان نے جب لشکر کا طور اور
پایا سلیم کو بہی تاج بخشی کا وعدہ کیا اور جب سلیم نے روبرو بڑہکر ادب سے دست بوسی کی تو بایزید نے خلعت سلطانی اپنے
جسم سے اوتار کر اوسیکو مرحمت فرمایا بعد اوسکے بایزید نے عزم دیمتیقہ جو کیا تو ہمراہ رکاب لشکر سارا
رہا اور خود سلیم بہی در شہر پناہ تک باپ کے جلو مین پیادہ پا رہا کہتے ہین کہ سلطان بایزید نے بتقاضائے سن
ورنج سلطنت اثنائے راہ مین ایک چہوٹے سے قریہ مین پہنچکر انتقال کیا افواہی خبر ہی کہ خود بیٹے ہی نے
باپ کو درپردہ زہر دیا۔ مختصر یہ کہ بایزید خان نے ساٹھہ برس کی عمر مین بتیس سال تک سلطنت فانی کی ترکی مورخین
کہتے ہین کہ یہہ سلطان بڑا دلیر تہا معرکہ ہیجا کا شیر تہا شریعت کا پیرو علما کا قدردان اور خود بہی جمیع علوم وفنون
مین یکتائے زمان ہی اپنے عہد مین متصل شہر عثمانجق نہر خزالارماق پر سنگ مرمر سے بیس کمانون کا پل بنوایا
دیوار شہر پناہ قسطنطنیہ کو جو زلزلے سے ضایع ہوگئی تہی تعمیر کروایا۔

فصل دہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان اول

مولف بڑا ہی یہہ چہپن مین آفت ہوا ؏ کہ خود فتنگی مین قیامت ہوا ؏ سلطان سلیم خان عرف یاوز
تند مزاج کا بیان ہی طرفہ رستم گیر داستان ہی کہتے ہین کہ یہہ آفت کا پرکالہ جسکے دادا سلطان محمد خان کے حین حیات
پیدا ہوا تہا اور اوسوقت اوسکا باپ بایزید خان حاکم اماسیہ تہا چہیالیس سال کی عمر میں ماہ صفر کی نوین ۹۱۸ ہجری
مطابق ۱۵۱۲ عیسوی مین سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہوا فقط آٹھ ہی سال کی ریاست مین قوت وقدرت مملکت عثمانیہ
دوچند ہوی شوکت وحشمت مین یگانہ علوم وفنون مین بے نظیر زمانہ الحاصل عجب مدبر سلطان ہوا وزرائے سلیم سلامتی

دور ہوتے تھے ایک مہینے سے زیادہ جیتے نہ تھے جب مامور ہوتے تھے جو اس مخوف عہدے پر آتا اسکو یقین ہو جاتا کہ ایکدن
ضرورۃ شمشیر ہونا ہوگا دستر وسلیم سے بدون سلامتی جان کھونا ہوگا اسلئے جو وزیر روبروے سلطان آتا وہ اپنی
وصیت آخر ناگزیر ساتھ لاتا ایک روز کا ذکر ہے کہ وزیر اعظم پیری پاشا نام حاضر حضور سلطانی بصد عجز و
نیاز ہوا اور یون جرأت پرداز ہوا کہ حضور ایک نہ ایک روز مجھ نمک حلال و وفادار غلام کو قتل سے سرخرو
کرینگے اسلئے امیدوار ہون کہ مجھے سرفراز عنایات خداوندانہ بنائین یعنے اس جہان کے کاروبار کے بعد انتظام
دوسرے جہان کو بذریعہ آپ کے روانہ ہونے کے لئے فرصت دینے کا اقرار فرمائین تا غلام ہشیار رہے بروقت
چلنے کو تیار رہے سلطان سلیم نے قہقہہ مار کر فرمایا کہ مین تیری قتل ہی کے تجویز مین ہون مگر تجھ سا دوسرا ملا نہین اسلئے
مین نے ہنوز تجھکو سرفراز کیا نہین کہتے ہین سلطان کو جنگ کی چاٹ حد سے سوا تھی تا ایکہ غیر تو غیر اپنی ہی خویش
واقربا و متعلقین کی کب پروا تھی - عہد سلطنت سلیم مین گرم ہنگامۂ جدال و قتال صبح و شام رہا اس سلطان کا
ہمیشہ جنگون اور شکارگاہون مین ہی قیام رہا مطالعۂ کتب تواریخ و دواوین فارسی مین یادگار زمان ہوا
چنانچہ خود بھی زبان فارسی مین صاحب دیوان ہوا اہل علم ہمیشہ اس سلطان کے منظور رہے اور یہی لوگ اکثر عمدہ
عہدون پر مامور رہے ادریس سے صوبہ گرجستان کی تاریخ اسی نے لکھوائی اور جب مصر پر یورش کی اپنے مشیر کمال پاشازادہ
کو اس فتح کی تاریخ نویسی کی اجازت عطا فرمائی سلیم دراز قد کوتہ دست بلا خلاف تھا مونچھین دست ظلم کی طرح دراز
مگر داڑہی مطلع صاف تھا آتشین چشم خونریز رنگ تھا غرض اس سلطان جنگ جو کا اور ہی رنگ ڈہنگ تھا اسکے
تخت پر مسلط ہونے کے روز سارے لشکر نے قسطنطنیہ کے کوچون مین صف آرا ہو کر تلوارین چمکائین اور غرض اس سے یہہ کہ سلطان

کو معلوم ہو جائے کہ انہین تلوارون کے بدولت تجھکو تخت ہاتھہ آیا ہی اور جو تو ان سے منہہ پھرائیگا تو جیسا آیا ہی ویسا ہی
نکالا بھی جائیگا مگر سلیم لشکر کی ان گیدڑ بھبکیون سے شیر غران کی طرح ڈرا نہین نہایت ناخوش ہو کر ادہر سے گیا
نہین با این عطائے انعام سے سبکو مسرور کیا اور جو کسی حاکم صوبہ نے اس ہنگامہ مین قریب سلطان پہنچکر اضافہ محاصل
کی درخواست کی تو اپنے ہاتھون تیغ سلطانی سے اوسکا سر تن سے دور کیا - اب دیکھئے کہ برادران سلیم کو
تخت عثمانیہ پر جبر التسلط سلیم جو ناگوار ہوا تو ہر ایک مقابلے کو تیار ہوا بایزید خان کے آٹھہ فرزندونین عبداللہ
و محمد - و شہنشاہ - و عالم شاہ - و محمود تو روبروی پدر ہی ہمدم قضا رہے مگر محمد پسر شہنشاہ و عثمان پسر عالم شاہ
اور موسی و آرخان و امین پسران محمود اور لاولد شہزادہ گورخد و شہزادۂ احمد معہ چار فرزند غرض یہہ سب کے سب
زندہ رہے اور خود سلیم کا بھی ایک فرزند راحت جان تھا جسکا نام شہزادہ سلیمان تھا ابتدا مین برادران سلیم نے
اپنی رضا و رغبت سے اوسکے سلطانی کا اعتراف کیا اور اپنے قیام صوبہ داریکو منجانب سلیم قبول بلا خلاف
کیا مگر شہزادۂ احمد حاکم صوبہ امیدسیہ نے شہر بروصہ کو چھینا باشندون پر بھاری محصول لگایا اور تخت کے
لئے لڑنے پر اپنے کو آمادہ بنایا سلیم خان اس خبر کے سنتے ہی معہ فوج جرار ایشیاے کوچک کو آیا اور ایک
جہازی بیڑا محافظت ساحل دریا کے لئے بھجوایا احمد کو تاب مقابلہ سلیم نہ آئی بھاگا اور اپنے دو فرزندون
کو اسمعیل شاہ بادشاہ ایران کے پاس بغرض استمداد روانہ کیا اودہر سلیم شہر بروصہ پر قابض ہوا کچھہ دن نگذرے تھے کہ سرداران
سلیم نے احمد سے سازش کی پھر جنگ تازہ ہوئی شہزادہ احمد نے اکثر مقامون پر اپنا قبضہ کر لیا سلیم نے اپنے وزیر اعظم کو بگمان سازش دار پر کھینچ دیا -
لشکریان سلیم کے ہاتھون اوسکے پانچ بھتیجون کا خون ہوا اور ہر ایک مقبرۂ سلطان مراد خان ثانی مین مدفون ہوا شہزادۂ گورخد اس خونریزی سے گھبرا کر مرنے پر آمادہ

زیست سے تنگ ہوا معہ چند جان نثاران قدیم مستعد جنگ ہوا سلیم جب اس سرگذشت سے آگاہ ہوا شہر بروصہ
کو چھوڑکر خفیہ داخل صوبۂ شہزادۂ گورخد دس ہزار سوار کے ہمراہ ہوا سرداران سلیم نے گورخد کو گرفتار کیا وقت
شب سلیم نے اپنے ایک سردار کو گورخد کے قتل کا حکم دیا وہ ایک مجلس مین سو رہا تھا قاتل اجل کی طرح اوسکے
سر پر جا پہنچا اور ہشیار کیا گورخد نے کچھہ مہلت چاہی اور اوس وقت تنگ مین اپنے بھائی کے ظلم کا
ایک مرثیہ لکھا اور پھر آپ اوس ترکی کے ہاتھہ قتل ہوا سلیم اوس مرثیہ کو سنکر بہت رویا اور غم کھایا
سارے اہل شہر کو تین روز تک اوسکی تعزیت کا حکم فرمایا **شریف** یہہ عجب طرز ستم ہی کہ الٰہی توبہ ؎
مار کر مجھکو وہ خود دشمن جان روتا ہی ؎ اس اثنا مین شہزادۂ احمد نے معہ فوج کثیر حملہ کر کے فتح پائی سلطان
سلیم خان نے شکست کھائی کمکی فوج جو آئی تو پھر سلیم خان نے اپریل کی چوبیسوین ۲۴ سنہ ۱۵۱۳ عیسوی مین مقابلہ کیا جسمین
احمد اسیر ہوا گورخد کی طرح وہ بھی تہ شمشیر ہوا وقت قتل ملاقات سلطان سلیم کی التجا کی اور جو سلطان کو منظور ہوئی تو مرتے
مرتے بطریق یادگار نذر سلطان کے لئے حوالہ قاتل اپنی انگشتری بیش بہا کی جب کام تمام ہوا تو دوسرے شہزادون
کی طرح بروصہ ہی مین اوسکی لاش کا مقام ہوا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ پیش از تخت نشینی سلیم رعایائے دولت علیہ مین
مذہب شیعہ اجرا پایا تھا کیونکہ اکثر اہل شیعہ نے مملکت عثمانیہ مین اپنا قدم جمایا تھا جب گھر ہی مین فتنہ نے بار
پایا تو سلطان سلیم نے فتح ممالک غیر سے پہلے اس فتنۂ اندرونی کے فرو کرنے کا عزم فرمایا چنانچہ جب اہل شیعہ ساکنان
یورپ و ایشیا کا شمار ہوا تو مردون عورتون بچون کا تخمینہ ستر ہزار ہوا اوسوقت سلیم نے اپنی فوج کو منقسم کر کے ہر ایک
حصۂ فوج کو اہل شیعہ کے بود و باش کے شہرون اور قریون پر معین کیا اور اون سب کو قید کر کے چالیس ہزار کے قریب

قتل کردیا باقی ماندہ اسیر ہوے مبتلاے طوق و زنجیر ہوے اور جب یہہ خبر اسمعیل شاہ بادشاہ فارس کو پہنچی تو نہایت غضبناک
و ملول ہوا سلطان سلیم کو معزول اور شہزادۂ مراد فرزند احمد کو اوسکا قائم مقام کرنے پر مستعد ہو کر فراہمی لشکر
مین مشغول ہوا سلیم نے بھی فارس پر یورش کرنیکا ارادہ کیا - تین بار اپنے اراکین سلطنت سے راے طلب کی کسینے
کچھہ جواب ندیا مگر عبد اللہ نامی جان نثار نے عرض کیا کہ غلام معہ ہمراہیان آپکی رفاقت اور شاہ فارس پے یورش
کرنیکو حاضر ہی سلیم نے اوسکی نمک حلالی پر خوش ہو کر صوبۂ سنلق کا حاکم بنا دیا افواج ترکی نے میدان اینیفس پر ڈیرا
جمایا اپریل کی چوبیسوین سنہ ۱۵۱۴ عیسوی مطابق سنہ ۹۲۰ ہجری روز پنجشنبہ سلیم نے معہ فوج کثیر قصد سفر فرمایا اثناے
راہ مین ایک جاسوس فارس لشکر ترکی مین گرفتار ہوا جب حضور سلطانی مین آیا تو سلطان سلیم نے بنام اسمعیل شاہ بادشاہ
فارس ایک مراسلہ بدین مضمون اوسکو لکھہ کر دیا اور رہا فرمایا **مضمون مراسلہ** بعد حمد و نعت کے معلوم ہو
کہ مین سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہون سرخیل پہلوانان زمان ہون عادل و منصف و صف شکن ہون اعداے
دین حق کا دشمن ہون سلطان سلیم خان ابن سلطان بایزید خان میرا نام ہی اور تو سردار افواج ایرانی و قائم مقام ضحاک و
افراسیاب و دارا الکلام ہی تجھے معلوم کراتا ہون کہ کلام الٰہی راست و حق ہی مگر اوسکے رموز کا معلوم کرنا حوصلہ بشری سے
باہر مطلق ہی چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہی خدا یتعالی نے یون فرمایا ہی کہ ہمنے زمین و آسمان کی خلقت بیفائدہ
نکی اسمین انسان اشرف المخلوقات خلاصۂ صنعت خدائی ہی اسی نے منجانب خداے برحق زمین پر عزت خلافت پائی ہی یہی ہے
جو اپنے کمالات روحانی کو کمالات جسمانی سے متحد کرتا ہی یہی ہی جو اپنے پروردگار کی صفتون سے واقف ہو کر محو محبت
صنایع ایزدی کا دم بھرتا ہی مگر انسان اس دقیقے اور رمز کو بغیر اختیار مذہب سنت و جماعت پاتا نہین اور جبتک

سردار انبیا اور اونکے خلفا و ظل اللہ کی پیروی کرتا نہین راہ راست پر آتا نہین چونکہ تو نے راہ نجات سے منہہ پھرایا ہی
اصول پاک مذہب اسلام کو برباد بنایا ہی خانۂ خدا کے منبرون کو تیرے ہاتھون سرنگونی ہی اور مخالفت شرع مین
مکر و تزویر سے تم لوگون نے ایک ریاست مشرق رویہ غصب کی ہی خاک مذلت سے سر اوٹھایا ہی مسلمانون کے ستانے کا خیال
آیا ہی نامنصفی و دروغ گوئی سب اللہ و ناپرہیزگاری کے ساتھہ اختلاف مذہب کا مصدر ہی عیاشی و زناکاری
کو روا رکھا ہی - انتظام احکام شرع تجھہ سے ابتر ہی نیکون کے قتل پر آمادہ ہی - مساجد و مقامات متبرکہ کی تاراجی
کا خیال حد سے زیادہ ہی - اسلئے تجھہ پر علما و مفتیان دین و قاضیان شرع مبین لعنت کرتے ہین اور بنظر اسکے
کہ ہر مسلمان پر خدا نے موافق معنے اس آیت کے کہ (اے ایمان والو احکام الٰہی بجالاؤ) تقویٰ واجب کیا ہی
علما و مفتیان دین نے تیرے قتل کا فتویٰ دیا ہی اور ہر ایک مومن پر تائید دین حق کے لئے جہاد کا اور تجھہ سے
مخالف کے ہلاک کا حکم صادر کیا ہی اسلئے بنظر اعانت دینی ہمین ترک لباس شاہی ضرور ہی ہمسری خود و ہم آغوشی
زرہ منظور ہی مقابلۂ خصم مین تیغ عثمانی کو ہمہ تن نیام سے عار ہی اور خود فوج جنگی بھی خونریزی مین ننگی تلوار ہی
معرکہ رزم مین جب یلان عثمانی کی تیغ بران چمک جاتی ہی زمین تو زمین آسمان سے بھی دشمن روپوش کی خبر لئے بغیر
کب آتی ہی پنجہ علم مہر عالمتاب کا چرخ چہارم پر پنجہ مروڑنے کو دراز ہی فتح و نصرت کا پرچم کی ہوا خواہی مین اور
ہی انداز ہی دشمن کا پانی اوتارنیکو معہ فوج وہ بھی موج موج مین نے نہر قسطنطنیہ کو عبور کیا ہی اور اوس غالب حقیقی
سے امید قوی ہی کہ تجھہ سا ظالم بے آبرو مغلوب و ہلاک ہو جاے اور مانند اشک از چشم افتادہ حوالۂ خاک ہو جاے چونکہ
ہم شرع محمدی کے پابند ہین اسلئے پیش از جنگ تجھکو خبردار کردیتے ہین کہ اگر اب بھی بخت برسر یاری ہی تو پیروی دین

حق مین کیا دشواری ہی مگر خوے بد کا علاج کیا ہی اُسکا ساتھہ تو گور تک کا ہی - قیر شب کا فور ہوتی نہین تا بشیر
صبح سے سفیدی دور ہوتی نہین اسلئے ہم اتمام حجت کرتے ہین دین حق کی دعوت کرتے ہین اب بھی ظلمت
جرم سے منہہ پھیرانے مین خیر ہی - روسپیدی ثواب قابل سیر ہی - اور ساتھہ اوسکے یہہ بھی خیال رہے کہ ہمارے جن ملکون
کو تونے غصب کیا ہی اون سے دست بردار رہے احکام عثمانیہ کا اونپر اختیار رہے **شریف** عصیان سے درگذرنیکے
رستے نہین ہین بند؛ منزل قریب اور در توبہ باز ہی؛ اور جو یون ہی تمرد اختیار کرنا ہی منزل ثواب پر نہ
پہنچکر بیابان معصیت ہی مین مرنا ہی تو ہم بھی تیری خبر لینے کو قریب ہین بتائید ایزدی ازل سے فتح نصیب ہین
زیادہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ - کہتے ہین کہ سلیم خان جب شہر سیواس پر پہنچا اور سپاہ کا جایزہ لیا گیا تو مسلح
ایک لاکھہ چالیس ہزار کی فوج تھی دشمن کی پایمالی کو سرباوج تھی اور پانچ ہزار کی جمعیت رسد کے ہمراہ شتر ساٹھہ
ہزار اور کوتل چالیس ہزار سپاہ - اب سنئے کہ پہلے تو اسمعیل شاہ نے کچھہ جواب نہ دیا مگر پھر سلیم نے اوسکے طیش مین
لانیکو اور چند خطوط لکھے تو اوسنے بھی ایک مراسلہ بدین مضمون لکھکر روانہ کیا **مضمون مراسلہ شاہ اسمعیل**
استحکام سلسلۂ اتحاد و صلح پر راضی ہون لڑائی مین کچھہ حصول نہین اور مجھہ سے جنگ کرنیکی بھی کوئی وجہ معقول نہین مگر
افسوس اس بات کا ہی کہ تمنے اپنے خط مین وہ مضمون جو تمہارے مناسب شان نہین لکھا ہی شاید ان خطوط کو تمہارے اوس وزیر نے
لکھا ہی جسکو استعمال افیون کا شوق حد سے سوا ہی جو کچھہ ارادہ الٰہی ہی قریب تر ظہور مین آئیگا اسپر مختار ہو اور مین بھی
قاصر نہین - تم جو لڑتے ہو تو مین کب لڑنیکو حاضر نہین والسلام اُسکے ساتھہ ایک صندوق افیون کا سلطان ہی کے خیال سے
مگر دکھانیکو وزیر سلطان سلیم کے نام روانہ کیا چونکہ سلیم خود استعمال افیون کیا کرتا تھا خط کے پہنچتے ہی غضبناک ہوا خط کے ساتھہ

قاصد ایرانی کے بھی پرزے اوڑ گئے قصہ پاک ہوا القصہ لشکر عثمانی نے دیار بیکر و کردستان و آذربایجان سے جو اوسوقت
دار الخلافت ایران تھا ہوتے ہوے شہر تبریز پر چڑہائی کا عزم کیا حاکم جارجیہ نے سلیم خان کو ایک مراسلہ مع رسد بھجوایا اسمعیل شاہ
نے قصد جنگ بالجزم کیا وادی خالدرن پر اگست کی تیئیسوین سنہ ۱۵۱۴ عیسوی مطابق سنہ ۹۲۰ ہجری کو ترکی و ایرانی
صف آرا ہوگئے تلوارین چمکین یلان نامور گرم ہیجا ہوگئے شاہ اسمعیل نے میسرہ لشکر عثمانیہ کو پریشان کیا مگر ترکیون نے میمنہ سے
جوق جوق شریک میسرہ ہوکر ایرانیون پر بندوقین چلائین گولیون کا مینہہ برسایا طرفہ سامان کیا ہمت اہل ایران پست ہوئی
عرصۂ قلیل مین بڑی شکست ہوئی - زخمی ایرانیون کا سپہ سالار ہوا اسمعیل شاہ بھی مجروح ہوکر گھوڑے سے گرپڑا ترکیون نے
پکڑ ہی لیا تھا کہ داؤ سے فرار ہوا سلطان سلیم کو دشمن کے لشکر و خزانے کے ساتھہ اسمعیل شاہ کی پیاری عورت اور
خواصون پر بھی قبضہ کامل ہوا سوائے عورت اور بچون کے سبکو قتل کرکے شہر تبریز مین داخل ہوا - باشندون نے شہر کے کنجیان
حضور سلطانی مین حاضر کردین امن کے خواستگار ہوے سلطان سلیم نے اُنہین امن دیا اور جب روز جمعہ آیا تو مسجد تبریز مین
اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا مصلیون کو اپنی اور اپنے لشکر کی سلامتی کی دعا کا حکم فرمایا ایک ہزار صاحب کمال کو منتخب
کیا روانگی قسطنطنیہ کا حکم دیا اور پھر شہر تبریز سے کوچ کرکے میدان آذربایجان مین خیمہ زن ہوا قصد یہہ کہ موسم
بارش ہین بسر ہو فصل بہار مین ایرانیون پر بار ثانی حملہ آور ہو مگر فوج راضی جو نہوئی عزم یورپ فرمایا اثنا راہ مین ترکیون نے
صوبجات دیار بیکر و کردستان پر فتح پائی اور اونکو شامل مملکت عثمانیہ بنایا اسمعیل شاہ نے سلیم خان کی زندگی تک
ترکیون سے صلح کرلینے مین کوششین کین مگر سود مند نہوین - لکھا ہی کہ سلطان سلیم کو شاہ مصر سے بھی انہین دنون جنگ کرنی
پڑی اسلئے کہ اون ملکون کے مملوک حاکمون نے اسقدر قوت و قدرت حاصل کی تھی کہ عثمانیون کو لڑنا ہی پڑا - مورخین نے

لکھا ہی کہ مشرقی پہلوانون کی ایک جماعت نے چھے صدی تک مصر مین یہہ کچھہ قوت پائی کہ سلیم و نپولین سے بھی باوجود کئی
لڑائیون کے اونکے ساتھہ کچھہ بن آئی - ملک سالک نے جسکا سلاطین مصر کے خاندان ابو ایوب سے سلسلہ تھا سنہ ۱۲۳۰
عیسوی مین کوہ قاف کے رہنے والے بارہ ہزار مسلح غلامون کا لشکر جمع کیا تھا ان مملوکون نے فن سپہ گری مین یہہ
کچھہ تربیت پائی کہ رفتہ رفتہ مالک ہی کے جان پر آئی آخر الامر اُنہون نے سنہ ۶۶۲ ہجری مطابق سنہ ۱۲۶۴ عیسوی مین
خاندان ایوب کے شہزادۂ اخیر توران شاہ کو مارا اور تخت مصر کو اپنون مین سے ایک کو مسلط کر کے سزاوار اور پھر ملک
شام واقع ساحل رود نیل پر بھی جسکو فرعونی و طالوتی اور دوسرے حکام مصری تا زمان نپولین و محمد علی پادشاہ
اپنی مملکت کی فصیل یا شہر پناہ تصور کرتے تھے ان غلامون کا قبضہ ہوگیا سنہ ۷۸۴ ہجری مطابق سنہ ۱۳۸۲ عیسوی مین برقوق
ایک غلام قوم کرخاش کے ہاتھون ان کوہ قافی مملوکون کا معاملہ بھی تہ و بالا ہوگیا اسی نے ملک مصر مین اپنے خاندان کا
سلسلہ ایام یورش سلطان سلیم خان تک قایم رکھا کرخاشی غلامون نے اپنی لشکر جنگی کو تین قسمون پر منقسم رکھا پہلی قسم مین
خود یہی کرخاشی بد سر انجام تھے دوسرے مین جنکو جلبا نیان کہتے تھے حبشی غلام تھے تیسری خارزنیون کی فوج تھی چوبیس
سرداروں کے ماتحت موج در موج تھی جب کوئی انکا ساختہ سلطان مرجاتا تو اُنہین مین سے کوئی ایک منتخب ہو کر تخت نشین
بصد شوکت و شان ہوتا امیر کبیر کے خطاب سے مخاطب ملک شام و مصر اور اُن مقامون کا جنمین مکۂ معظمہ ہی اور مدینۂ
منورہ بھی حکمران ہوتا - اب سنئے کہ پہلے پہل عہد سلطنت سلطان بایزید خان ثانی مین ترکون اور اون مملوکون مین
لڑائی ہوئی تھی اور کچھہ فائدہ جو ہوا تو ترکون نے اُنسے صلح کر لی تھی جب سلطان سلیم خان نے صوبجات دیار بکر و کردستان
کو ایرانیون سے چھینا اور متصل ملک شام سرحد عثمانیہ مقرر ہوا تو اُن مملوکون کو بھی کچھہ خوف پیدا ہوا تھا اسلئے سلطان

غاری حاکم ملک مصر نے سنہ ۹۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۶ عیسوی مین حفاظت ملک شام کے لئے جانب شمال ایک لشکر جرار
فراہم کیا تھا سنان پاشا سردار افواج عثمانی نے ایشیائے کوچک سے سلطان سلیم خان کو اطلاع دی کہ بجا آوری
فرمان سلطانی مین جان و دل سے حاضر ہون مگر مملوکون کی فوج کی دہمکیون سے جانب نہر فرات جانیکو قاصر ہون سلیم نے
یہہ خبر پائی تو بہ صوابدید ارکین سلطنت مصر پر چڑہائی کرنے کی تجویز ٹھہرائی سلطان سلیم نے مطابق فرمان آلہی پہلے حاکم
مصر کے پاس اپنی اطاعت قبولنے کے لئے قاصد بھجوایا مگر سلطان غاری نے جو اوسوقت شہر حلب مین تھا تلخ ہو کر قاصد
سلطان سلیم کی بڑی بعزتی کی پہلے زدوکوب کیا اور پھر مقید بنا یا ایسے مین فوج ترکی قریب پہنچ ہی گئی متصل شہر حلب
جہان داؤد علیہ السلام کا مزار ہی جنگ برپا ہوئی ترکی توپون نے دشمنون کا دہوان اوڑایا سلطان غاری نے قتل ہو کر عالم
عدم مین اپنا مسکن بنایا بعد اوسکے شہر خیرو مین طومان بیگ اون مملوکون کا حاکم ہوا بار ثانی معرکۂ کارزار مین قدم
قایم ہوا سلیم نے حلب و دمشق و بیت المقدس پر فتح پائی اور دوسرے شہرون کو بھی مسخر کر کے ریگستان شام کی راہ سرحد
مصر پر توجہ فرمائی طومان بیگ نے جانب غازہ مملوکون کا ایک لشکر بھجوایا اور آپ متصل شہر خیرو مصری فوجون کا پر ابصد شور
وشر جمایا سنان پاشا وزیر اعظم سلیم نے متصل غازہ وہ نیزہ بازی کی کہ فوج مملوک کو شکست دی بھگایا سلطان نے بھی
براہ ریگستان عزم خیرو یعنے دار الخلافت مصر فرمایا جب دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا تو پہلے پہل مصریان فولاد پوش
کا بڑی ترشی سے قلب فوج سلطان پر متصل علم عثمانی حملہ ہوا طومان بیگ خود بھی معہ سردار اَلان بیگ و خُرد بیگ
جنہون نے سلطان سلیم کے زندہ مقید کرنیکی قسم کھائی تھی شریک کارزار ہوا سلیم کی سلامتی مین تو کچھہ فرق نہ آیا مگر
سنان وزیر اعظم سلطانی کے سینے سے طومان بیگ کا نیزہ پار ہوا اَلان بیگ و خُرد بیگ نے بھی ایک ایک پاشائے

ترکی کو قتل کیا اور پھر ترکیون نے دلیرانہ حملہ کر کے مصریون کو پسپا کر دیا الان بیگ نے ترکیون کی گولی کھائی زندگی سے

جی سیر ہوا ترکی توپون نے یہہ کچھہ خبر لی کہ طومان بیگ کچھہ سوارون کے ساتھہ مستعد گریز ہے دیر ہوا - عثمانیون نے باقی

ماندون کا خون کیا معرکہ رزم کو بیس ہزار مملوک کے قتل سے گلگون کیا بعد اوسکے ترکی شہر خیرو مین بے شر داخل ہو گئے

طومان بیگ نے پھر حملہ کیا سارے ترکیون کو بزور شمشیر حوالہ قضا کیا سلیم نے بنا بر صلح مصطفی پاشا کو نزدیک طومان وانہ

فرمایا طومان نے مصطفی خان کو قتل کر دیا دوبارہ ترکیون نے خیرو پر فوج کشی کی اور شہر مذکور کے ہر کوچہ و بازار مین تین دن تک

بڑی جنگ ہوئی سلطان سلیم نے شہرت دی کہ جو ہماری پناہ مین آئیگا وہ قتل ہونے نہ پائیگا اس خبر کے سنتے ہی

آٹھہ سو سرداران مملوک پناہ سلطانی مین آئے مگر سلطان نے در عوض امن دینے کے اونکے سر کٹائے بہ نسبت باشندگان

شہر حکم قتل عام ہوا آخر ترکیون کے ہاتھون پچاس ہزار اور بقول بعضے اسی ہزار بنی آدم کا کام تمام ہوا الحاصل بعد

فتح مصر طومان بیگ کئی بار اور لڑا پھر گرفتار ہوا سلیم نے روبرو بلوایا پہلے بڑی عزت و تعظیم کی اور پھر کچھہ سمجھہ کر

اسکو قتل کروایا سنہ ۹۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۷ عیسوی ملک مصر تمام و کمال عثمانیون کے تصرف مین آیا سلطان سلیم نے چندے

وہین اقامت کی - روز جمعہ مسجد جامع خیرو مین نماز پڑہی اور اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا - اور سلیم خان نے اون سرداران

مملوک سے جو معاون ترک رہے چوبیس شخصون کو منتخب کر کے متفرق عہدون سے ممتاز کیا خیر بیگ کو حاکم مصر مقرر فرما کر

پانچ ہزار ترک اور پانسو جان نثارون کو معہ چند سپاہ مصر تحت فرمان آغا خیر الدین شہر خیرو کی محافظت پر مامور کیا امورات

مذہبی کو بعض شیوخ عرب خیر خواہ سلطنت عثمانیہ کے تفویض کیا خاندان عباسیہ کے بارہوین خلیفے محمد نامی نے اپنا حق خلافت

معہ تیغ و علم و جبہ شریف جناب رسول کریم علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتسلیم سلطان سلیم خان اور اوسکے قائم مقامون کو دیا اسی لئے سلاطین

عثمانیہ بجمیع وجوہ ممتاز ہوے خلیفہ و نائب رسول اللہ کہلا کر سرفراز ہوئے - مال غنیمت مصر سے کچھہ قسطنطنیہ کو اور باقی شام

کو روانہ ہوا جب ان امور سے فراغ حاصل ہوا تو سلطان سلیم چندماہ شہر دمشق مین مکر شہر حلب مین داخل ہوا وہان کے اکثر

قبائل عرب نے بھی اپنے کو مطیع سلطان بنایا سلطان نے ریاست شام کو بھی مانند مصر ظلمت بے انتظامی سے دور فرما کر

سنہ ۹۲۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۸ عیسوی اور بقول بعضے سنہ ۹۲۵ ہجری مین عزم قسطنطنیہ فرمایا سنہ ۹۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۹ ع

مین دو سو پچاس جہاز نئے بنوائے ساٹھہ ہزار کی جمعیت فراہم ہوئی مگر کسیکو یہہ معلوم نہوا کہ ارادہ سلطانی کیا ہی کس پر

چڑہائی کرنی ہوگی اور کسکا سامنا ہی اس اثنا مین مرض موت لاحق حال سلیم ہوا عزم ادرنہ نوپل فرمایا اور ایک

چھوٹے سے قریئے مین جہان سلطان بایزید خان ثانی نے سلیم کو بددعا دی تھی پہنچکر شوال کی نوین سنہ ۹۲۶ ہجری مطابق

ستمبر کی بائیسوین سنہ ۱۵۲۰ عیسوی کو چوّن برس کی عمر مین جان بحق تسلیم ہوا شہزادہ سلیمان نے بمجرد خبر شہر تبریزان

سے عزم قسطنطنیہ کیا لاش سلیم باہتمام سلیمان معہ جاہ و حشم دار السلطنت مین آئی مسجد جامع سلطان فاتح محمد خان

مرحوم مین دفن وہ مبارز لاثانی ہوا لوح مزار سلیم پر مرقوم ہی کہ سلطان سلیم سلطنت دنیوی کو تسلیم سلیمان فرما کر

سنہ ۹۲۶ ہجری مین خود راہی ملک جاودانی ہوا -

فصل یازدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیمان خان اوّل

سرزمین نامہ پرستان سے کب کم ہی کہ اسمین ذکر سلطنت سلطان سلیمان زیب رقم ہی - کہتے ہین کہ بعد رحلت سلیم سنہ ۹۲۶ مین سلیمان

نے جب تخت پر رونق افروزی فرمائی تو عیسویون کے مغربی ریاستون نے بڑی ترقی پائی دیکھئے ملک اسپین مفتوحہ اہل اسلام

سے متفرق اقوام عیسوی نے مسلمانون کو خارج البلد کیا اور اپنون ہی مین سے ایک خاندان شاہی مقرر کر لیا ملک



یہہ شبیہہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

فرانس مین چارلس ہشتم و لوئی دوازدہم و فرانسیس اول نے تدابیر شایستہ سے فتحین حاصل کین اور اپنی ریاستون کو ترقیان دین مملکت انگلنڈ و ریاست خاندان آسٹریہ کا بھی یہی حال ہوا چارلس ہشتم شاہ فرانس کو ترکون سے قسطنطنیہ کے چھین لینے کا خیال ہوا سلطان سلیمان بیاوری بخت مظفر دوران ہی رہا اگرچہ اوسوقت چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی و فرانسس[2] اول شاہ فرانس - و پوپ لیوی[3] دہم بطریق روم - و ہنری[4] ہشتم شاہ انگلنڈ - و ایوان[5] نووق شاہ روس - و سگسمنت[6] اول شاہ پولنڈ و شاہ اسمعیل[7] موجد قانون و معاون ریاست ایران و اکبر[8] مشہور و نامور شہنشاہ ہند یہہ آٹھون جلیل القدر بادشاہ موجود تھے مگر یہہ مانند مور ہی رہے اور سلیمان سلیمان ہی رہا - اب حال سلطان سنئے کہ یہہ بادشاہ سلیمان قانونی و سلیمان کلان و سلیمان صاحبقران کی خطابون سے مشہور تھا - عہد سلطنت بایزید خان مین گو خرد سال تھا مگر عثمانی صوبون کی حکمرانی پر مامور تھا جب سلطان سلیم پدر سلیمان نے ایران پر چڑہائی کی تو یہہ قسطنطنیہ مین نایب سلیم رہا اور دو سال اخیر مین صوبہ سروخان کا حاکم واجب التعظیم رہا اور جب چھبیس[26] سال کی عمر مین سلطنت عثمانیہ ہاتھہ آئی تو اوسنے اپنی قوت بازو سے قدرت سلطنت عثمانی بڑہائی زور و طاقت و عدل و انصاف مین بان زد خاص و عام ہوا مہر و مروت مین آفتاب عالمتاب کی طرح مشہور دانائی مین ممدوح انام ہوا - ادہر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور ادہر چھہ سو مصریون کو جنھین سلطان سلیم نے جبراً قسطنطنیہ مین رکھا تھا روانہ وطن مانوس کیا وہ تجار جو تجارت ایرانی کے ساتھہ موافق ہونیکے باعث سلیم نے اونکا مال و اسباب ضبط کر لیا تھا بدولت سلیمان مبلغ خطیر سے کامیاب ہوے - امیر البحر اور دوسرے سرداران بحری جو بانیان ظلم تھے وہ بھی بعد دریافت تیغ سلیمانی سے ہم آغوش اجل شتاب ہوے - حکام صوبجات متعلقہ سلطنت عثمانیہ کو تاکید کہ تعصب مذہبی کی بو نہو عدل و انصاف پر کمر بستہ رہین فتنہ و فساد کی خو نہو اس مژدہ جان



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

فرانس مین چارلس ہشتم و لوئی دوازدہم و فرانسیس اول نے تدابیر شایستہ فتحین حاصل کین اور اپنی ریاستون کو ترقیان
دین مملکت انگلنڈ و ریاست خاندان آسٹریہ کا بھی یہی حال ہوا چارلس ہشتم شاہ فرانس کو ترکون سے قسطنطنیہ کے چھین لینے
کا خیال ہوا سلطان سلیمان بیاوری بخت مظفر دوران ہی رہا اگرچہ اوسوقت چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی و فرانسس
اول شاہ فرانس - و پوپ لیوی دہم بطریق روم - و ہنری ہشتم شاہ انگلنڈ - و ایوان وق شاہ روس - و سیفس
اول شاہ پولنڈ و شاہ اسمعیل موجد قانون و معاون ریاست ایران و اکبر مشہور و نامور شہنشاہ ہندیہ اتھون
جلیل القدر بادشاہ موجود تھے مگر یہہ مانند مور ہی رہے اور سلیمان سلیمان ہی رہا - اب حال سلطان سنیئے کہ
یہہ بادشاہ سلیمان قانونی و سلیمان کلان و سلیمان صاحبقران کی خطابون سے مشہور تھا - عہد سلطنت بایزید خان
مین گو خورد سال تھا مگر عثمانی صوبون کی حکمرانی پر مامور تھا جب سلطان سلیم پدر سلیمان نے ایران پر چڑھائی کی تو یہہ قسطنطنیہ
مین نایب سلیم رہا اور دو سال اخیر مین صوبہ سروخان کا حاکم واجب التعظیم رہا اور جب چھبیس سال کی عمر مین سلطنت عثمانیہ
ہاتھ آئی تو اوسنے اپنی قوت بازو سے قدرت سلطنت عثمانی بڑھائی زور و طاقت و عدل و انصاف مین زبان زد خاص و عام
ہوا مہر و مروت مین آفتاب عالمتاب کی طرح مشہور و دانائی مین ممدوح انام ہوا - ادہر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور ادہر
چھ سو مصریون کو جنہین سلیم [illegible] قسطنطنیہ مین [illegible] کیا وہ تجار جو تجار ایرانی کے ساتھ
موافق ہونیکے باعث سلیم نے اونکا مال و اسباب ضبط کر لیا تھا بدولت سلیمان مبلغ خطیر سے کامیاب ہوئے - امیر البحر
اور دوسرے سرداران بحری جو بانیان ظلم تھے وہ بھی بعد دریافت تیغ سلیمانی سے ہم آغوش اجل شتاب ہوئے - حکام جو نجات
متعلقہ سلطنت عثمانیہ کو تاکید کہ تعصب ہی کی جو ہو عدل انصاف پر کمر بستہ رہین فتنہ و فساد کی جو ہو اس جڑ دہ جا

بخش سے سارے رعایا نے اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرایا تہ دل سے ہر ایک اسی حلقے مین آیا مگر غزالی بیگ غدار
نے جو فرقہ مملوک مصر سے روگردان اور ترک کا معاون صبح و شام تھا اور اوسی باعث حاکم ملک شام بصد احتشام
تھا بوجہ سیاہ دلی اپنی خودمختاری مین سعی کی مگر فوج سلیمانی نے صفائے صبح ہوکر اوس شامی کو مانند ظلمت شام شکست
دی مدعی کو معہ رفقا قتل کیا اور ملک کو امن دیا اسمعیل شاہ بھی جو سرحد سلطنت عثمانیہ پر فوجین جمع کرکے مستعد جنگ تھا
دست بردار ہوا ایاز پاشا حاکم شام بصد محمودی و افتخار ہوا پھر سرحد ملک ترک و ہنگری پر فساد برپا ہوا سفیر ترکی
نزدیک شاہ ہنگری روانہ ہوا اوسنے سفیر کو ہلاک کیا - سلطان نے حکومت اقلیم ایشیا کو تفویض فرہاد پاشا فرما کر
فوج جرار کے ساتھہ عزم ہنگری بحالت غضبناک کیا اور دو جہازی بیڑون کو تاکید کہ لنگر انداز بحر اسود و بحر عمان
رہین رسد رسانی مین بڑی سرگرمی سے مانند آب روان رہین یحیی بیگ پسر حاکم سمندرہ کو یہہ حکم کہ پیش ورود
سلطانی بلگریڈ پر جاکے شہر پر محاصرہ ہو باغی گرمی وحشت سے سوکھہ سوکھہ کر کانٹے کھائے یحیی بیگ نے شہر بلگریڈ
کو گھیر لیا سلطان سلیمان بھی وہان ہوا کی طرح آیا مصطفی و احمد پاشا کو بنابر تائید یحیی بیگ بھجوایا ان سرداروں نے
قدم بڑہایا اور خوب گولہ رانی کی دیوار حصار کو توڑا رمضان کی پانچوین ۹۲۸ھ ہجری مطابق اگشت کی انتیسوین ۲۹
۱۵۲۱ء عیسوی کو شہر بلگریڈ کلید ملک ہنگری ہاتھہ آیا اور ادہر سلطان نے فوج باقیماندہ کے ساتھہ ترغاز اور دوسرے
شہرون پر فتح پائی جب سب کچھہ ہوچکا سلطان سلیمان پر زور نے معہ لشکر فزون از مور ماہ ذیقعدہ مین جانب
قسطنطنیہ مراجعت فرمائی شہ سوار اوغلی حاکم مارالش نے اقلیم ایشیا مین باغی ہوکر اطاعت سلطانی سے منہہ
پھرایا تو فرمان سلطانی بنام فرہاد پاشا حکمران ایشیا متضمن قتل مدعی مذکور شرف صدور پایا فرہاد پاشا نے

اوغلی کو لکھا کہ سلطان نے مجھے تیرا مددگار مقرر فرمایا ہی اگر تو میری نزدیک آئے تو امورات ملکی مین تجھہ سے
کچھہ کہنا ہی اوغلی فرہاد پاشا کی شیرین سخنی پر اعتماد کر کے دو فرزندون کے ہمراہ جو آیا تو فرہاد پاشا نے بڑی
تلخی سے اسکو ترکون کے ہاتھہ قتل کرا دیا لکھا ہی کہ سلطان سلیمان نے سلطنت عثمانیہ کے بڑے بڑے شہرون مین
نئی نئی عمارتین بنوائین سلاح خانہ قسطنطنیہ کو ترقی دی جب سب تیاری ہو چکی تو جزیرہ روڈس پر یورش کا
خیال فرمایا تین سو جنگی جہازونکو دس ہزار سپاہ جرار اور بہت رسد کے ساتھہ زیر حکم وزیر مصطفی پاشا نامی
بھجوایا اور پھر آپ ایک لاکھہ سپاہ ترک کے ہمراہ ایشیائے ترک سے ہوتا ہوا خلیج مارمورا تک اور وہان سے بذریعۂ
جہاز روڈس کو آیا ترکیون نے محاصرہ کیا عیسویون نے پانچ مہینے تک مقابلہ کیا آخر عیسویون نے بہ مجبوری صفر کی
تیسری سنہ ۹۲۹ ہجری مطابق ڈسمبر کی پچیسوین سنہ ۱۵۲۲ عیسوی کو صلح کر لی جزیرۂ مذکور ترکیون کے ہاتھہ آیا
سلطان نے بعین مہربانی و فیاضی مجاہدین عیسوی کو اپنے اپنے اسباب و آلات سمیت روانگی کا حکم فرمایا باشندگان
جزیرہ کو اونہین کے مذہب عیسوی پر قائم رہنے کی اجازت دیکر مسرور کیا پانچ سال کی خراج کی معافی سے ممنون
بوفور کیا اس اودہیڑ بن مین خیر بیگ حاکم مصر کا پیالہ ہو گیا شیخ مصر نے بعین تنگ ظرفی وہان کے باشندون کو
ترغیب آزادی دی اور ایک فتنہ برپا ہو گیا وزیر سلطانی مصطفی پاشا پانچ جنگی جہازون سمیت روانگی مصر پر
مامور ہوا اوسنے چند روز مین بندر سکندریہ پر پہنچکر حملہ کیا باغیون نے شکست پائی مملکت مصر پھر عثمانیون کے ہاتھہ
آئی مصطفی پاشا چندے انتظام ملک مصر ہی مین مشغول جو رہا سلیمان نے بنابر ضرورت سرانجام امور سلطنت ابراہیم
آغا نامی کو اپنا وزیر بنایا مصطفے نے اس بات پر رنجیدہ ہو کر اور بدون اظہار رنجیدگی سرگذشت جنگ مصر کے ساتھہ

ملک مصر پر اپنے ہی قائم کر دینے کی عرضی بھجوائی سلطان سلیمان نے درخواست مصطفی منظور فرمائی اس شرط پر کہ سارے
ملک مصر پر مصطفی کی حکمرانی رہے مگر چلتا ہوا سکہ سلیمانی رہے۔ جب مصطفی نے حکومت مصر پائی تھوڑے ہی
دنون مین ہوائے خود مختاری سر مین سمائی محمد افندی نام رکن دیوانی کو اپنا وزیر بنایا کھلے بندون سارا راز دل سنایا محمد افندی
نے ملک مصر کو اسکے دست ظلم سے چھڑانے اور سلطان سلیمان کو اوسکے مکر سے بچانیکے لئے بعد بہت تدبیرون اور
سازشون کے وقت غسل حمام ہی مصطفی کا کام تمام کرنیکی تجویز کی تھی کہ کسی خدمتگار نے مصطفی کو ہشیار کر دیا اور اوسکو
حمام کی دوسری راہ سے بھگایا مصطفی نے عربون کے شیخ سے پناہ لی اور کئی قول و قرار کے بعد عربون کی جماعت
کثیر کو لئے ہوئے محمد افندی سے مستعد جنگ ہوا اس اثنا مین محمد جو سلطان کو اس امر کی اطلاع دیکر حکومت مصر سے سرفراز
ہو ہی چکا تھا مقابل دشمن بیدرنگ ہوا بعد بڑی خونریزی کے سر مصطفی تن سے جدا ہوا سارا قصہ فیصلہ ہوا سلطان
سلیمان نے مصطفی کی دغا اور ابراہیم کی خیرخواہی جو دیکھی تو ابراہیم کا مرتبہ بڑھا دیا سنہ ۹۳۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۳ عیسوی
مین اپنی بہن کو زوجیت ابراہیم مین دیکر معزز و ممتاز بنا دیا اور اس شادی مین تازہ خوشی یہہ ہوئی کہ مشکوی
سلطان سلیمان مین لڑکا پیدا ہوا خوشی دونی ہوئی عشرت کو افزونی ہوئی سر نیاز بدرگاہ خداوند کریم رکھا اور اوس
نووارد عالم وجود یعنے اپنے فرزند کا نام سلیم رکھا۔ مورخون نے لکھا ہی کہ سفیر ایران نے شہنشاہ جرمنی و شاہ ہنگری
سے عثمانیون کے خلاف مین صلحنامہ ٹھہرالیا فرانسس اول فرانس نے سلیمان کو ملک ہنگری پر یورش کرنیکو برانگیختہ کیا اسی
لئے سنہ ۹۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۶ عیسوی مین سلطان سلیمان نے ترکیونکی ایک لاکھہ فوج جرار اور تین سو توپون کے ساتھہ ملک
ہنگری پر حملہ کیا لوئی شاہ ہنگری نے بھی ترکون سے خوب مقابلہ کیا۔ دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترکیون نے فتح اور

عیسائیون نے شکست پائی قضا نے شاہ ہنگری کو آٹھ علما و عماید عیسوی اور چوبیس ہزار باشندگان ہنگری کے ساتھ
عدم کی راہ دکھائی یعنے شاہ ہنگری کے سر پر زخم کاری لگا گھبرا کر معرکے سے منھ پھرایا تو گھوڑے نے چمک
کر سوار کو نہر مین گرایا سراپا غرق آہن تو تھا ہی پانی مین غائب ہوگیا محفل فرعون مین جا کر مصاحب ہوگیا - چونکہ
یہہ قصہ شہر مُہاج واقع الوئی پر تمام ہوا اسلئے تباہی مہاج اس جنگ کا نام ہوا جب اس سے فرصت ہاتھ آئی تو سلطان
نے دریاے ڈانیوب سے ہوتے ہوے شہر بُودا المعروف بہ اُوفن و شہر پِشت پر جو محاذی یکدیگر ساحل ڈانیوب پر
واقع ہین فتح پائی ترکیون نے گھر جلاے قلعے توڑے مال و اسباب لوٹا ایک لاکھ عیسوی (جنمین مرد عورت بچے شامل
تھے) گرفتار آئے جب ترکیون نے اپنے ملک کو مراجعت کی تو یہہ قیدی بنابر فروخت سر بازار آئے ایسے ہین ایشیاے
کوچک سے بنانے فساد کی خبر آئی سلطان نے ملک ہنگری سے جانب مقام مذکور توجہ فرمائی - اب جنگ دوم سلطان
سلیمان کی روداد سنئے کہ شاہِ ہنگری جو جنگ مُہاج مین ملک عدم کا مائل ہوا تو سلطان کسی مستحق ریاست مذکورہ
کو اوسکا قائم مقام بنانے کے حیلے سے سنہ ۹۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۹ عیسوی مین ملک ہنگری مین داخل ہوا مورخون نے بنا اِس جنگ
کی یون لکھی ہی کہ شاہ ہنگری لاولد تھا فردی ننند شاہ ملک آسٹریہ برادر شہنشاہ جرمنی و برادر نسبتی شاہ ہنگری کو
استحقاق تاج و تخت ہنگری کا دعویٰ بیحد تھا مگر قدیم سے ملک ہنگری کا یہہ دستور تھا کہ سواے باشندۂ ملک ہنگری دوسرے کا
اوس ریاست پر مسلط ہونا نامنظور تھا اسلئے جب عمائدین ملک ہنگری سے ایک شخص زپولیا نامی نے باشندگان شہر سے
اس امر مین مرافعہ کیا تو خانہ جنگی برپا ہوئی فردی ننند کامیاب ہوا - زپولیا خستہ و خراب ہوا پناہ سلطانی مین آیا
فردی ننند نے بھی سلطان سے موافقت کر لینے کو اپنا وکیل دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا اوسنے دربار سلطانی مین حاصل ہو کر بمعرض

اور دوسرے مقامات متعلقہ ہنگری مفتوحہ اہل ترک کی واپسی کی درخواست کی وزراے عثمانی کو طیش آیا علی الخصوص وزیر اعظم نے
سفیر زپولیا کے جانب متوجہ ہو کر یہہ فرمایا (کہ جہان سمند سلطانی نے قدم رکھا ہی وہ ملک بے شک و شبہ ہمارا ہی
اسلئے ملک ہنگری جسکا بادشاہ قتل ہوچکا ہی مملکت عثمانیہ مین شامل ہی ہم جسکو چاہین دین یا اپنی ہی تحت حکومت
رکھین اسمین کسیکا اختیار کیا ہی فقط تاج کسیکو بادشاہ بناتا نہین بدون استعانت تیغ کوئی ملک ہاتھ آتا نہین پس
جسکی شمشیر نے جس ملک کو فتح کیا ہی واقعی وہ ملک اوسیکا ہی) بعد اوسکے وزیر مذکور نے کہا کہ منجانب سلطنت عثمانیہ
زپولیا ملک ہنگری کا شہریار ہوگا اور خود سلطان اوسکا معین و مددگار ہوگا - کہتے ہین کہ سلطان سلیمان نے وزیر کے
اس اقرار کو پسند کر کے اپنی زبان دُرفشان سے یون کہنے لگا کہ قسم ہے اپنے نبی برحق حبیب خدا کی اور سوگند ہی میری شمشیر
برق زا کی کہ اعانت زپولیا کو بذات خود آؤنگا خرمن زندگانی دشمن کو جلاؤنگا یہہ بیان کیا اور فردی ننند کے
سفیرون کو بڑی بے توقیری سے نکالدیا اور فردی ننند کو کہلا بھیجا کہ مین قریب تر میدان مُہاج یا پشت پر تجھ سے اچھی
ملاقات کرونگا اور جس ملک کو تو نے غصب کیا ہی تجھکو وہان سے نکالدونگا اور اگر وہان تجھ سے ہمکلامی ہونے نپائیگی
تو تیری دارالسلطنت شہر ویانا کے روبرو ہی ضرور ملاقات ہوجائیگی - یہہ کہا اور عرصۂ قلیل مین دو لاکھ پچاس ہزار
ترکیون اور تین سو توپون کے ساتھ دریاے ڈانیوب پر آیا شہر اُوفن کو جو علاقہ افواج فردی ننند مین تھا مسخر فرمایا زپولیا
کو تخت ہنگری پر بٹھایا اور پھر اوسکو مع فوج ہنگری اپنے ہمراہ لئے ہوے جانب ویانا رخ کیا تین ہزار ترکیون تحت حکومت
میکائیل اوغلی جو اولاد سے میکائیل دوست سلطان عثمان خان اول کے تھا شہر ویانا کو گھیر لیا بڑی بیرحمی سے عیسوی مارے
گئے گھر بار سے چھوٹے تیغ عثمانی کا پانی گلے تک جا گیا تو ڈوب ڈوب کر گو کے کنارے گئے خیمۂ سلطانی مقابل شہر ویانا

سر بر آسمان ہا بارہ ہزار جان نثارون کا لشکر ہزار جان سے محافظ آستان ہا میدان مغربی دریائے ڈانیوب اہل اسلام کے
ڈیرون سے سفید ہی سفید تھا چار سو ترکی جنگی کشتیون کا بیڑا اور دریائے ڈانیوب پر نظر بندی شہر کو مفید تھا سولہ ہزار محافظین
قلعہ ویانا مقابل ہو گئے گرم ہنگامہ کارزار ہوا - چونکہ دیوار فصیل پر کوئی برج نتھا اور توپین فقط بہتر نظر برین
فردی نند گھبرا کر روسائے جرمن سے کمک کا خواستگار ہوا چالیس روز تک ترکی شہر مذکور پر حملہ کرتے رہے اور بعد نقب
زنی داخل شہر ہونیکو بار بار کوششین کین مگر اہل قلعہ نے اونکو بڑی جوانمردی سے روکا تاہم قریب تھا کہ ترکیون کو
غلبہ ہو شہر مین داخلہ ہو اوسوقت اہل قلعہ نے منجانب خود ایک سفیر سلطان کے نزدیک بھجوایا اور عرض یہہ کہ ہم
بہت کمزور اور نہایت قاصر ہین حلقہ بگوش اطاعت سلطانی ہونیکو حاضر ہین مگر برائے چندے حضور ہم سے صلح کر لین
کیونکہ ہمنے اپنے بادشاہ سے غنیم کو داخل شہر ہونے نہ دینے کی قسم کھائی ہی اور اب اپنے بادشاہ کو یہانکی سرگذشت لکھہ
بھیجنے کی تجویز ٹھہرائی ہی اگر وہ دس روز کے اندر ہماری خبر نہ لینگے تو ہم شہر کو حضور کے تحویل کر دینگے غرض انہین قول
وقرار مین موسم بارش آپہنچا اور اسقدر برسات ہوئی کہ ترکیونکا حال زار ہوا اکثر ہلاک ہو گئے آخر سلطان سلیمان بہ مجبوری
تمام محاصرے سے دست بردار ہوا معہ لشکر شہر اوفن کا عزم فرمایا چندے وہین اقامت کی پھر قسطنطنیہ کو واپس آیا جو
عیسوی کہ اس جنگ مین اسیر ہوئے تھے اون سب کو طلب کیا قتل ہزار رنج وتعب کیا - مورخون کا بیان ہی کہ ابراہیم
پاشا وزیر اعظم سلطانی نے عیسویون سے رشوت لی تھی ترکیون کو کارزار سے روک کر اپنے خداوند سلطان سلیمان سے
دغا کی تھی اسپر موسم بارش جو آیا تو سلطان نے ترک محاصرہ فرمایا کہتے ہین کہ سلطان سلیمان نے بعد ورود قسطنطنیہ اپنی تین
فرزندون یعنے مصطفے ومحمد وسلیم کی رسم ختنہ نہایت کروفر شاہانہ شان وشوکت خسروانہ سے منعقد فرمائی اس اثنا مین

دفعتہً یہہ خبر آئی کہ فردی نند مذکور نے قابو پاکر ستائیس روز سے شہر بودا پر محاصرہ کیا ہی محافظین قلعہ نے بڑی جوانمردی
ودلیری سے مقابلہ کیا مگر پسپا ہو کر احمد بیگ حاکم سمندرا اور پسر یحیی پاشا کو بنابر استعانت لکھا ہی - احمد بیگ کو
تاب مقابلہ غنیم جو نہ آئی تو اوسنے اون قیدیون کو جنھین عثمانی اور عیسوی سرحدون پر گرفتار کیا تھا روبرو بلایا
اور بکمال جعلسازی یہہ سنایا کہ وزیر اعظم سلطانی ابراہیم نام ہون سلطان سلیمان نے مجھے یہان بھجوایا ہی اور آپ بھی
معہ لشکر کثیر عنقریب یہان آتا ہی - مین نے تمہاری جان بخشی کی ہی تم بھاگ جاؤ کہ اسی مین تمہاری بہتری ہی
جب قیدیون نے اس حیلے سے رہائی پائی داخل فوج ہو کر آمد آمد سلطان کی خبر سنائی بمجرد سماعت فوج دشمن
کی ہوش اوڑھ گئی معرکہ رزم سے منہہ موڑھ گئے اور یون بھاگے کہ سارا اسباب جنگی چھوڑا گر سلطان سلیمان نے
اس گستاخی کا اپنے دشمنون سے انتقام لیا معہ فوج جرار ملک فردی نند پر حملہ کیا لشکر سلیمانی جہان جہان جاتا تھا
دشمنون کو مار کر اونکے شہرونکو جلاتا تھا فردی نند بھی معہ فوج کثیر چندے مقابل ہوا مگر جب ترکیون نے شکست دی تو
اوسنے بھاگ کر شہر گراڈسکا مین پناہ لی عیسوی بیس شہر شامل مملکت عثمانی ہوئے حکام سرحد ملک فردی نند
گھبرا گھبرا کر مطیع حکم سلیمانی ہوئے ہنوز اوس جھگڑے سے فراغت نہوئی تھی کہ اہالیان اطالی نے بتائید دیگر حکام معہ
فوج کثیر بحری صوبۂ موریا پر یورش کی شہر گورن پر فتح ہو گئی سلیمان نے احمد بیگ حاکم سمندرا کو صوبہ داری موریا کی خدمت
سے سرفراز فرمایا اور وہ بمعیت فوج کثیر ہوا کی طرح دشمن کی خبر لینے کو آیا منزل مقصود پر آتی ہی شہر موریا پر یون
محاصرہ کیا کہ اہالیان اطالی کو جان کے لالے پڑ گئے اور مجبور ہو کر شہر مذکور سے ان مدعیون نے اپنا منہہ کالا کیا سنہ ۹۴۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۳۳ عیسوی مین حاکم آزربایجان نے ایرانیون کی اطاعت سے روگردانی کی پناہ لینے کو حاضر آستان سلطانی ہوا -

اور جب پناہ مل چکی تو سلطان سلیمان کو تسخیر شہر بابل کی ترغیب دی حسب الحکم سلیمان تحت فرمان ابراہیم پاشا عازم الشیبا
لشکر عثمانی ہوا اور حکم یہہ کہ موسم بارش مین شہر حلب اقامت گاہ ہو فصل بہار مین تسخیر بابل بموجب حکم سلطانی
خواہ نخواہ ہو ابراہیم پاشا نے بجا اوری حکم سلطانی مین قصور نکیا بابل تو نہین شہروان کو مسخر کر لیا فیما بین سلطان
و فردی نند ۱۵۳۳ عیسوی مین صلحنامہ واجب التسلیم ہو گیا حسب الحکم سلطانی ملک ہنگری فردی نند و زپولیا مین
تقسیم ہو گیا کہتے ہین کہ انہین دنون مین خیر الدین پاشا نے جو سابق ازین بحر ابیض مین غارتگری کرتا تھا سلطان سلیمان
سے یون عرض کی کہ اگر منجانب حضور خدمت امیر البحری سے سرفرازی حاصل ہو تو بجان و دل ملازمت سلطنت عثمانیہ مین سرگرم
رہونگا شہرہائے تونس و جزیرہ کو فتح کر کے مملکت سلطانی سے شامل کر دونگا سلطان سلیمان نے اوسکو بنابر مصلحت شہر
حلب کو تزوا ابراہیم پاشا روانہ فرمایا اوسنے حلب کو پہنچکر وزیر مذکور سے سارا حال سنایا ابراہیم پاشا نے عہدۂ امیر البحری
خیر الدین کو دیا دوسرے سال سلطان سلیمان نے اپنی باقی فوج کو ساتھہ لیکر ابراہیم پاشا کی تائید کے لئے شہروان کا عزم کیا جب
شہروان کا عزم کیا جب شہر طارس پر سراپردۂ سلطانی نصب ہوا تو سلطان مظفر شاہ گیلان دس ہزار کی فوج کے ساتھہ
مخالفت اہل ایران مین حاضر حضور سلطانی ہوا بدستور محمد خان بھی مشرف ملازمت سلیمانی ہوا اور اون دونون کا اقرار یہہ کہ
اسپر کہین نجائینگے تا دم زیست اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرائینگے سلطان نے اون دونون کو تشفی دی اور معہ فوج قصد سلطانی
فرمایا چند روز وہین دم لیا اور ابتدائے موسم بارش مین خیال شہر بغداد آیا خبر آمد سلطانی کے سنتے ہی حاکم بغداد جو زیر فرمان
شاہ ایران تھا شہر سے فرار ہوا داخل شہر بغداد بغیر روک توک کے سلطان سلیمان عالیوقار ہوا کچھہ دن وہین اقامت
فرمائی ایک روز سیر کرتے کرتے قبر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نظر آتے ہی یہہ تجویز ٹھہرائی کہ شہر مستحکم ہو ساکنان

شہر کو حاصل آرام رہے ذخیرہ جمع ہر دم ہو جان نثارون کی فوج محافظ شہر صبح و شام رہے جب سلطان نے خزانون کا جائزہ
لیا تو دفتر دار چور نکلا اور اوسی نے یورش سلطانی کی خبر شاہ ایران کو بھیجدی تھی ان دونون قصور و نپر مجرم سزاوار
دار ہوا اگر اوسنے مرتے مرتے سلطان کو یہہ عرضی لکھی کہ ابراہیم پاشا وزیر اعظم سلطانی بھی بڑا مخطی ہے کیونکہ اوسنے
ایرانیون سے رشوت لیکر اونہین کے ہاتھون آپ کے قتل کی تجویز کی ہے سلطان نے اس راز کو ظاہر نکیا اور اسی اثنا مین
پی در پی خبر آئی کہ شاہ ایران محاصرۂ شہروان کے لئے معہ فوج کثیر آرہا ہے سلطان سلیمان نے اُسکے سنتے ہی عزم ایران
فرمایا اور شہر تبریز مین داخل ہو کر مسجد سلطان حسن مین خلفائے راشدین کے نامون کے ساتھہ اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا دشمن
کو ٹوکا شاہ ایران کو محاصرۂ شہروان سے روکا شاہ ایران نے ترکیون سے گھبرا کر صلح کر لینے کی تجویز کی جب سفیر ایرانی
بدین غرض حضور سلطانی مین حاضر ہوئے تو سلطان نے اونکا پیام سن لیا اور بدون جواب رخصت دی ۹۴۲ہجری
مطابق ۱۵۳۵ عیسوی مین جب سلطان کو ایرانیون سے کسی طرح کا اندیشہ نرہا تو معہ فوج جانب یورپ توجہ فرمائی
اثنائے راہ مین خان بطلیش نے عزت آستانہ بوسئ سلطانی پائے اطاعت سلطنت عثمانیہ کا اقرار ورد زبان ہاتھون
پر اپنے ماتحتی شہرون کی کنجیان سلطان نے اوسکی بڑی عزت کی اور نہایت تشفی کے ساتھہ رخصت دی وہان سے
خیمہ سلطانی روانہ شہر حلب ہوا اور داخل شہر قسطنطنیہ میان ماہ رجب ہوا تیسرے روز اپنے عزیز پہلوان شیخ ابراہیم
پاشا کے قتل کا حکم کیا دوسرے سال پھر سلطان کو ایران پر یورش کرنیکی ضرورت جو ہوئی تو لشکر کو زیر فرمان محمد خان
(جو پیش از چند سال کے اطاعت سلطانی مین آیا تھا) جانب گرجستان روانہ کر دیا محمد خان مذکور نے داخل گرجستان
ہو کر اسقدر خونریزی کی کہ ساکنان شہر سے بدون اطاعت سلطانی اور کچھہ بن نہ آئی ایک سفیر بارادۂ صلح کئی

شروط پر اپنا ملک تحت فرمان سلطنت عثمانیہ کر دینے کو بارگاہ سلطانی مین بھجوایا اور سلطان سلیمان نے بھی
انکی درخواست منظور فرمائی اسی سال افواج مالدیویہ و پولنڈ و بوہیمیہ و جرمنی و اسپین نے بالاتفاق باسینا پر یورش
کی شہر سیلین پر محاصرہ کیا حسرت بیگ حاکم شجیع باسنیا نے بغیر انتظار تائید سلطانی اعدا سے یون مقابلہ کیا
کہ محاصرہ سے دست بردار ہو جان بچا کر فرار ہوئے مگر احمد بیگ نے بھاگتون کا پیچھا کیا اور شہر قلیش کے متصل بڑے
زور و شور سے انپر حملہ کیا مدعیون نے زک اٹھائی احمد بیگ نے شہر قلیس پر بھی فتح پائی اس اثنا مین خیرالدین
پاشا نے (جو پیش از چند سال منجانب سلطان خدمت امیر البحری سے سرفراز ہوا تھا) بنادر علاقہ افریقہ واقع
ساحل بحر روم کو ترکی جہازی بیڑے سے تباہ و تاراج کیا مدعیان گردن کش کے شہرون پر اپنا قبضہ کر لیا اور
پھر واپس جو آیا تو اثنائے راہ مین شہر کوسلوپ پر بھی فتح پائی اور بہت سے قیدیون کو ساتھ لایا انہی سال مین
سلطان نے ایک اور جہازی بیڑے کو زیر فرمان لطفی پاشا قائم مقام وزیر ابراہیم بحر اڈریاٹک کے جانب روانہ
کیا اور کپتان پاشا خیرالدین کو اہالیان وینس سے جزیرہ جنیارفس کے فتح کرنیکو بھجوادیا خود بھی معہ دو فرزند سپہ
سالار فوج بری ہوکر البینیا سے ہوتا ہوا باغیان شہر ارناد کی سزا رسانی کو آیا۔ باشندگان شہر نے بہ ترغیب ایاز
پاشا اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرایا۔ جب صوبۂ ارناد پر بدون خونریزی قبضۂ سلطان سلیمان یگانہ ہو گیا تو
انتظام صوبۂ البینیہ کے لئے چندے وہین توقف فرما کر جزیرۂ مذکور کے جانب روانہ ہو گیا جب وہ بھی فتح ہوا بہت سے
شہرون اور قریون کو جلایا۔ موسم بارش کے قریب پہنچتے ہی قسطنطنیہ کو واپس آیا سنہ ۹۴۷ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۰ عیسوی مین
پھر شعلۂ فساد مشتعل ہوا وجہ اسکی یہہ ہی کہ زپولیا شاہ ہنگری سنہ ۱۵۳۹ عیسوی مین جو مر گیا تو اوسکا ایک شیر خوار

لڑکا اسٹیفن نامی وارث تاج وتخت باقی رہا تھا فردی ننڈ شاہ آسٹریہ نے طفل مذکور کو محروم تاج وتخت کردینے
کے لئے آٹھ ہزار کی فوج کے ساتھ شہر بودا پر محاصرہ کیا تھا اوسوقت زوجہ زپولیا نے سلطان سلیمان سے مدد چاہی سلطان نے
وزیر صوفی پاشا کو معہ فوج جرار روانہ فرمایا اور ایک فرمان بدین مضمون لکھ کر بھجوایا کہ تو بدل جمعی تمام خاموش رہ
کہ مین اپنی ساری فوج کے ساتھ تیری تائید کو آتا ہون مدعی کو زرد رو بناتا ہون کہتے ہین کہ محمد پاشا حسب الحکم سلطانی
شہر بودا پر آیا مدعی کو مقابلے پر آمادہ پایا فیمابین خوب جنگ ہوئے آخر فوج عثمانی لڑ لڑ کر تنگ ہوئے سلطان سلیمان
نے بھی معہ فوج جرار موسم بہار مین اپنے وزیر کی تائید کا عزم فرمایا ہنوز لشکر عیسوی سے لشکر سلطانی دو چار
منزل دور تھا کہ عیسوی گھبرا گھبرا کر بھاگے مگر محمد پاشا نے انکا پیچھا پکڑا بہتون کو حوالۂ تیغ کیا اور بعضون کو اسیر
کر لیا بعد اوسکے سلطان سلیمان نے شہر بودا مین داخل ہوکر سٹیفن کو بنا بر پرورش اوسکے مان سمیت صوبۂ ٹرانسل
کو روانہ فرمایا سلیمان پاشا کو معہ ایک دستہ فوج جرار محافظت شہر بودا پر متعین کر کے آپ شہر قسطنطنیہ کو واپس
آیا سلطان سلیمان کی ان متواتر فتحون سے دشمنان سلطنت عثمانیہ گھبرا گئے اور بعض عیسوی حکام اپنے سلاطین قرب جوار کے
ظلم سے تنگ آکر بغرض استعانت حلقۂ اطاعت سلطانی مین آگئے چنانچہ شاہ فرانس جب مقابلہ اہالیان اسپین سے پسپا
ہوا تو سنہ ۹۴۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۲ عیسوی مین اپنے ایک سفیر کو دربار سلیمانی مین بھجوا کر بذریعۂ مراسلہ ملتجی استعانت
کا ہوا سلطان سلیمان نے سفیر فرانس کو اپنے حضور مین بلایا فیمابین سلطنت عثمانیہ و فرانس ایک صلحنامہ ٹھہرایا جب
یہہ ہو چکا تو اپنی ایک فوج بحری کو زیر فرمان خیرالدین پاشا جانب اسپین روانہ کیا اور آپ خود سرکردہ فوج بری ہوکر
موسم بارش کو اودریا نوبل مین گذارا اور ملک جرمن پر یورش کرنیکو عزم سفر معہ لشکر شاہانہ کیا ایک طرف سے اہالیان

فرانس نے اہل جرمن کی خبر لی اور دوسرے طرف سے دلاوران عثمانی نے داخل ملک ہنگری ہوکر لیشپوسا - وبگزادی
وشاق لوواش نامی شہرونکو جن پر اہالیان جرمن نے دوسال کے پیشتر فتح پائی تھی چھین لیا اور وہان سے قدم بڑہاکر تاتار
حصاری اور دوسرے دو قلعون کی تسخیر مین داد جوانمردی **مولف** پھیر امنہہ سوکے خدا خوف سے ہتخانون نے مستجدین
کردین کلیسا کو مسلمانون نے ؛ جب اوس سے فراغت پائی تو سلطان نے جانب قسطنطنیہ توجہ فرمائی سنہ ۹۵۴ ہجری مطابق
سنہ ۱۵۴۷ عیسوی مین بقول مورخین ترکی شاہ ایران نے جب کاسب مرزا کی زوجہ کو بجبر چھین لیا تو مظلوم مذکور نے دربار
سلیمانی کی راہ لی اور بعد عرض حال ایرانیون سے جنگ کرنیکی ترغیب دی اور کہا کہ مجھہ ہی کو سرکردہ فوج عثمانی کیجئے اور عرصہ
قلیل مین ایران کا سارا ملک مجھہ سے لیجئے سلطان نے مرزائے مذکور کو مبلغ خطیر مرحمت کیا تیاری فوج کا حکم دیا اور موسم
بہار مین خود آپ ہی معہ افواج ترکی راہی ایران ہوا اثنائے راہ مین دو فرزندان سلطان سلیمان یعنے بایزید حاکم
اکونیئم اور مصطفی حاکم امیشیا نے مشرف ملازمت ہوکر سعادت قدمبوس حاصل کی سلطان نے انہین اپنے اپنے صوبون
کو جانیکی رخصت دی اور داخل صوبۂ آزربایجان ہوا وہان سلطان برہان جو اولاد سلاطین قدیم شروان سے تھا حاضر
حضور سلطانی ہوا اپنے ملک کو تفویض سلطان کرکے مور کی طرح سرفراز نوازش سلیمانی ہوا اور سینئے شہر تبریز کو تحویل
کاسب مرزا کیا ساری عمارات شاہی کو توڑ دیا سلطان سلیمان نے معہ لشکر فوج سلطان برہان شہروان پر حملہ کیا محصورون
نے جان بچاکر ماہ رجب کی انیسوین کو شہر عظیم الشان وان تحویل سلطان کردیا - وہان سے جو بڑہا تو اثنائے راہ مین
ایرانیون کو پھر شکست دی عازم حلب ہوا اور کوئی منہہ نہ چڑہا اسمین جاسوسون نے یہہ خبر پہنچائی کہ شہر اصفہان وگشتیان
وکامد نامی مقامونمین بڑے بڑے ایرانی خزانے موجود ہین محافظین خزانجات مفقود ہین سلطان نے کاسب مرزا کو

حکم کیا اوسنے وہان جاکر اون خزانون پر اپنا قبضہ کرلیا شہر واثن اور دوسرے قریون کو جلایا اور پھر جب مشرف ملازمت
سلیمانی ہوا جو کچھہ ساتھہ لایا نذر بارگاہ سلطانی ہوا مگر مرزائے مذکور نے کچھہ خزانہ خفیہ بطور نذر وزیر عزیز اللہ
کو بھجوایا اور عرض یہہ کہ بہ نسبت اپنے حاکم بابل کی مددگاری کا حکم ہو وزیر مذکور نے مرزائے مذکور کو جب حکم نامہ
لکھہ دیا تو یہہ شہر بابل کو چلا آیا اور ایرانیون سے روگردانی جو کی تھی تو نادم ہوکر شاہ ایران کو مخفی عرضی معذرت
آمیز گذرانی اور اس اقرار سے کہ آیندہ دوستی مین ثابت قدم رہونگا ترکیون کے حالات و حرکات کی ہر وقت اطلاع
کیا کرونگا محمد پاشا حاکم بابل نے جب یہہ خبر پائی تو بذریعۂ عرضداشت سلطان کو اطلاع دی اور اوس مکار کو
پابزنجیر کرکے قسطنطنیہ کو بھیجدینے کی پروانگی منگوائی ہنوز کچھہ حکم سلطانی صادر نہوا تھا کہ مرزائے مذکور کو اوسکے
دوستون نے ہشیار کردیا جب جان کا بچنا دشوار ہوا تو جانب گرجستان فرار ہوا سلطان نے محمد پاشا کو معہ فوج
جرار جانب گرجستان بھجوادیا اوسنے وہان پہنچکر دشمنون کو شکست دی اور ساتھہ قلعون کو مسخر کرکے خاک در
خاک بنادیا بسبب موسم بارش چندے دیار بیکر مین رہا موسم بہار مین پھر عزم گرجستان کیا جب کوئی مانع و مزاحم
نہوا تو بیس شہرون پر قابض ہوکر سلطنت عثمانی سے شامل کردیا جب سارا ملک اطاعت سلطانی مین آیا تو
متفرق قلعونپر افواج ترکی کو متعین کیا اور خود قسطنطنیہ مین حاضر حضور سلیمانی ہوکر سارا ماجرا پوست کندہ سنایا
سنہ ۹۵۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۵۲ عیسوی مین سلطان نے محمد پاشا حاکم رومیلی کو معہ فوج ترکی تسخیر شہر تمشوار علاقہ
ملک ہنگری کو روانہ کیا پاشائے مذکور نے شہرہائے بقی و بلغزجی - ورتزہ - وقناد - پر فتح پائی اور
شہر تمشوار پر محاصرہ مردانہ کیا بنابر تائید شہر مذکور فوج جو آگئی تو محمد پاشا کے دل پر ہیبت چھاگئی سلطان سے

گنگ کی درخواست کی سلیمان نے ایک فوج جرار تحت حکومت وزیر اعظم محمود پاشا روانہ کردی دونون ترکی فوجون
نے اتفاق کیا پہلے خوب گولہ رانی کی اور پھر شہر تمسوار پر اور اوسکے متصل کے ملکون پر تمام و کمال اپنا قبضہ کرلیا
جب ترکیون نے بااین کامیابی مقام مذکور سے مراجعت کی شاہ اسمعیل نے حملہ کرکے ترکیون کے فتح کئے ہوے
اَرْدِش اور اَغلش نامی شہرون کو چھین لیا اور وہان کے ترکی محافظون کو قتل کردیا سکندر پاشا نے حسب
الحکم سلطانی ایرانیون پر حملہ کیا شاہ اسمعیل نے خوب مقابلہ کیا مگر پھر بھی ترکیون نے شکست پائی سلطان نے بکمال رنجیدگی
پہلے اپنے وزیر اعظم محمد پاشا کو موسم بارش تک شہر توغاد مین رہنے کے لئے بھجوایا اور آپ سنہ ۹۶۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۵۳ عیسوی ماہ رمضان المبارک مین معہ فوج جرار و لشکر بیشمار متصل شہر اَرْخیل وزیر مذکور کے نزدیک
آیا اسمین یہہ خبر پہنچی کہ شہزادہ مصطفی نے اپنی باپ یعنے سلطان سلیمان کے قتل کرانیکی تجویز کی ہی چنانچہ اور لوگون
سے بھی اس امر مین سازش ہو گئی ہی سلطان نے جب یہہ بات سنی آزردہ دل ہوا اور امر مذکور کے کھوج لینے پر
مائل ہوا جب یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی تو سلطان نے اپنے فرزند شہزادۂ مصطفی کی جان لی مورخون نے وجہ
قتل شہزادۂ مذکور یون لکھی ہی کہ سلطان سلیمان کی ایک عورت تھی خُرّم نام روسی نژاد حسن و جمال مین مشہور
خاص و عام منجملہ اولاد خُرّم سلیم نامی ایک لڑکا تھا اور ایک لڑکی بھی جسکا سلطان نے اپنے وزیر رستم پاشا کے ساتھہ
بیاہ کردیا تھا الحاصل سلطانہ خرم کو یہہ خیال کہ بعد سلطان سلیمان اپنا ہی لخت جگر شہزادۂ سلیم حکمران سلطنت عثمانیہ
ایک لخت رہے سلطان کی پہلی بی بی قوم کرخاشی کا فرزند شہزادہ مصطفی محروم تاج و تخت رہے یہہ سوچکر اپنے
داماد رستم پاشا سے سازش کی آخران دونون نے سلیمان کو گرفتار دام کرلیا منجانب شہزادہ مصطفی لگا بجھا کر

اپنا کام کرلیا سلیمان کو بھی اپنے باپ سلیم خان نے اپنے دادا بایزید خان سے جو سلوک کیا مدنظر تھا نظر برین بہ ہمی شہزادۂ
مصطفی سے پرخوف و خطر تھا جب سلطان ایرانیون کی خبر لینے کو متصل شہر اَرخیل آیا تو شہزادہ مصطفی نے جو اوس وقت
حاکم امیشیہ تھا اپنے باپ کی آمد آمد کی خبر سنکر عزم قدمبوس فرمایا قریب لشکر سلطانی پہنچکر خانۂ زین سے جدا ہو
معہ چند وزراو جان نثار دروازۂ خیمہ سلطانی پر پہنچا ساتھیون کو باہر چھوڑا اور آپ داخل خیمہ تن تنہا ہوا بمجرد داخل
ہونے کے سات شخصون نے بلباس جلادان علاقۂ سلطانی شہزادۂ مصطفی کو گھیر لیا اور بڑی کج نہادی سے
اوس تیر قامت شہزادۂ خورشید طلعت کو کمان کے ڈوری سے پھانسی دی بیچارہ بیطرح چلایا مگر سلطان کو اپنے بیتے
کی اس حالت پر کچھہ رحم نہ آیا یہہ ادہر کمان کے ڈوری مین پھسا تھا اور سلطان سلیمان گوشے مین بیٹھا ہوا سارا حال
دیکھہ رہا تھا دم جو رک گیا تو شہزادہ ہدف ناوک اجل ناگزیر ہوا کمان کا ڈورا گلے پر دم شمشیر ہوا شریف تیغ
کے ڈوری سے کچھہ ڈورا بھی تیرا کم نہین ؛ ای کمان یار خو بو تجھہ مین ہی تلوار کی ؛ غرض کہ باپ نے اس مصیبت سے اپنے بیتے
کو کمانداروں کے ہاتھون ہلاک کیا - اونہین جلادون نے حسب الحکم سلطانی شہزادہ مصطفی کے ساتھیون کو بھی مار کر قصہ
پاک کیا گویا ان بیچارون نے بھی اپنے شہزادہ کا ساتھہ نچھوڑا مسافر اقلیم عدم ہو کر اپنے خداوند دستگیر کا ہاتھہ سے
ہاتھہ نچھوڑا جب یہہ خبر مشہور ہوئی ترکی جان نثارون نے دستہ دستہ قدم معرکہ فساد مین جمایا اور تجویز یہہ کہ انتقام
شہزادۂ مصطفی سے منہہ نموڑینگے رستم پاشا نے مکر و تزویر سے اس شہزادۂ عزیز کو قتل کرایا ہی ہم اسکو بھی جیتا
نچھوڑینگے سلطان سلیمان نے بہ مجبوری رستم پاشا کو معزول کیا خدمت وزارت نکل گئی پھر تو فتنہ فرو ہوا اسی بات
پر یہہ بات تل گئی احمد پاشا وزیر ہوا بعد اوسکے سلطان نے داخل شروان ہوکر شاہ ایران کو بنا بر جنگ کہلا بھیجا

جب اوسنے جواب ندیا تو سلطان نے اوسکے دار السلطنت شہر اَذَرْوَاَن پر محاصرہ کیا اور جب شہر مذکور پر فتحیاب
ہوا تو وہان کے شاہی عمارتون اور رعایا کے مکانون کا خانہ خراب ہوا ترکیون نے شہر کو آگ لگا دی پھر قدم بڑہا کر
ملک تبریز اور مَرَاغا کے وسطی شہرونکو تاراج کیا اسمین موسم بارش جو آیا تو سلطان نے معہ فوج شہر امیلشیہ مین پہنچکر چندے
اقامت کی اور موسم بہار مین بار ثانی جانب ایران مراجعت کی اثناے راہ مین متصل شہر ارض روم شاہ قلی دربار
سلطانی مین حاضر ہوا حلقہ بگوشی اطاعت سلطانی سے شگفتہ خاطر ہوا وہان سے سلطان سلیمان نے عزم بغداد فرمایا درخواست
صلح کو سفیر ایران بارگاہ سلیمانی مین آیا بعد ردو قدح بے شمار ترکیون اور ایرانیون مین صلحنامہ ہوگیا شہر وَاَن و
مَرَاش شامل سلطنت عثمانیہ ہو کر سرحد ترک مقرر ہوے ٹھنڈا گرمی جنگ کا ہنگامہ ہوگیا انہین دنون فرانس و اسپین
مین آتش جنگ مشتعل ہوئی شاہ فرانس مجبور و ناچار ہوا اعانت سلیمانی کا خواستگار ہوا۔ کاری علی بیگ نے حسب الحکم
سلطانی سر عسکر فوج بحری ہو کر ملک اسپین کا رخ کیا دریا سے پار اُتر کر دشمنونکا پانی اُتارا اسپین کے بہت سے بندرون کو تباہ
و تاراج کر دیا کئی جزایر اپنا قبضہ کر لیا اور جس جس مقام پر اسکا قبضہ نہوا اسکو گولہ رانی سے خاک درخاک
کیا مبارزان ترک و فرنچ کا اہالیان اسپین پر غلبہ یون ہوا کہ چالیس ہزار سپاہ اسپین کا خون ہوا **شعر لیف**
تیر نگاہ و خنجر ابروی یار واہ ؛ دونون نے ملکے خون ہزارونکا کر دیا ؛ سلطان نے امیر البحر ترکی پیری رئیس نام
کو ایک جہازی بیڑے کے ساتھ جانب بحر فارس بھجوا دیا اوسنے وہان کے بنادر تباہ و تاراج کر دئے اور بہت
سامان و اسباب لوٹ کر عزم قسطنطنیہ کیا بحر مصر مین دشمنون نے امیر البحر مذکور کو آن گھیرا اور چند جہاز عثمانیکو ڈبویا
اوسنے بھی مقابلے سے منہ نہ پھیرا دشمنونکو خوب تنبیہ دی جانب قسطنطنیہ مراجعت کی کہتے ہین کہ بعد اوسکے سلطان سلیمان

انتظام امور ملکی مین مشغول رہا اور ایسے جدید قوانین ایجاد کئے کہ جنکے سبب تحصیل مملکت ترقی پذیر ہوئی رعایا کو آرام ملا
امورات فوجداری کی معقول تدبیر ہوئی ٩٧٤ سنہ ہجری مطابق ١٥٦٦ سنہ عیسوی مین بعد فراہمی فوج عظیم سلطان نے قسطنطنیہ
سے عزم اَدْرِیَہ نوپل فرمایا اور وہانسے ایک فوج جرار کے ساتھ وزیر پَرتُو پاشا کو بنا بر تسخیر شہر غیول بھجوایا آپ
بھی اوسکے تعاقب مین آہستہ آہستہ روانہ ہوا چونکہ سلطان سلیمان نہایت ضعیف تھا شہر صِغَتْوَر کو پہنچتے ہی بیمار
ہوا لاحق حال عارضۂ بخار ہوا گو بیماری بہت بڑھ گئی مگر حوصلہ سلطانی نہ گھٹا فوج ترک حسب الحکم محافظین قلعہ
شہر مذکور کے منہہ چڑھ گئی جب اہل قلعہ نے بھی مقابلہ فوج سلطانی مین داد جوانمردی دی تو سلطان نے اوس حالت
شدت مرض مین ہاتھون کو سوے آسمان اوٹھایا اور یہہ دعا کی کہ ای خداوند مطلق وای سلطان بر حق اہل اسلام
تیری نظر رحمت کی منظور ہون دلاوران ترک اس شہر پر بھی مظفر و منصور ہون ہنوز یہہ دعا پوری نہونے پائی تھی
کہ جان شیرین سلطان سلیمان نے صفر کی تیرہوین کو منزل جسم سے سفر فرمایا شاہزادہ سلیم خبر رحلت پدر سنتے ہی مینا گنیشیہ
سے جانب لشکر ترکی جلد چلا آیا وزیر اعظم نے خبر رحلت سلیمان چھپا دی سلطان ہی کے نام سے سب حکمون
کو جاری اور سپاہ کو بکمال دلداری تسخیر شہر مذکور پر آمادہ کیا ماہ مذکور کی اٹھاروین کو ساری فوج نے بالاتفاق
حملے کا ارادہ کیا پہلے تو اہل قلعہ نے خوب جنگ کی آخر عثمانیون نے دشمنون کو مغلوب کیا شہر مذکور کو بڑی دلاوری
سے چھین لیا اور اوسی روز خبر آئی کہ شہر غیول پر بھی ترکیون نے فتح پائی اس عرصے مین شہزادہ سلیم بھی آپہنچا واقعہ
رحلت سلیمان مشہور خاص و عام ہوا شہزادۂ سلیم سلطان کا قائم مقام ہوا وہان سے لاش سلطان سلیمان شہر
قسطنطنیہ کو آئی سارے اراکین سلطنت نے مسجد جامع مین نماز جنازہ پڑھی اور وہین دفن کر دی **شعر لیف** رہا کچھ

نہ وہ آسمانی دماغ؛ سلیمان بھی پیرزمین ہوگیا؛ کہتے ہین کہ سلیمان شجاعت وفراست زور وطاقت مین طاق تھا فارسی وعربی مین بے نظیر فن شعر مین عدیم المثال فصاحت و بلاغت مین شہرۂ آفاق تھا مہمات ہنگری مین بڑی ناموری حاصل کی امورات عدالت کو خوب ہی ترقی دی اڑتالیس سال تک زینت تخت بڑہائی چوہتر سال کی عمر مین قضا آئی۔ اب دیکھئے کہ عہد سلطنت سلطان سلیمان مین سلطنت عثمانیہ اسقدر ترقی پائی تھی کہ چالیس ہزار میل مربع سے زیادہ اوسکی چوڑہائی تھی شہرہاے کارتیج - مم فیس - تیر - نینوا - بابل - پالمیرا - شامل سرزمین عثمانی تھے اسکندریہ - بیت المقدس - دمشق - سمرنہ - نیس - بروصہ - اتھینس - فلی پی - اور یانوپل جزیرہ - خیرو - مکۂ معظمہ - مدینۂ منورہ - بصرہ - بغداد شریف - بلگریڈ - زیر فرمان سلیمانی تھے - دریاے رود نیل - فرات - دجلہ - ڈانیوب - بحر روم - پروپان تیس - یوکسین - احمر - سلطنت سلیمانی مین روان تھے - جبال اطلاس سے کوہ قاف تک ہلال علم عثمانی کے جلوے جہان جہان تھے سلطنت عثمانی کے دوسو پچاس صوبے جو اکیس حصون پر منقسم تھے اونکی تفصیل یہہ ہی - رومیلی - جزایر یونان - ملک جزیرہ - ترپولی - اوفن یعنے مغربی ہنگری - تمشوار یعنے مشرقی ہنگری - اناطول - قرمانیہ - روم جسکو سیواس بھی کہتے ہین - ذوالقدر - تربیزاند - دیار بیکر - وان - حلب - دمشق - مصر - مکۂ معظمہ ومدینہ منورہ وملک عرب ملک یمن وعدن - بغداد - موصول - بصرہ - ساری مملکت عثمانیہ مین ایک کروڑ پچاس لاکھ ترکان ذیوقار تھے - والیشیہ - ومالدیویہ ورگوسہ - وکریمیہ سلطنت عثمانیہ کے خراج گزار تھے - تیس لاکھ یونانیان یوروپی حصہ جنوبی ترک مین ساکن لیل ونہار تھے اور دوسرے اقوام باشندگان ترک بیرون از شمار تھے اونہین عثمانیان

وتاتاریان وعرب وکرد وترکمانیان مملوک وباشندگان جزیرہ مسلمان تھے باسنیہ وبلگیریہ والبینہ بھی دین اسلام سے بہرہ یاب سعادت دوجہان تھے -

فصل دوازدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان ثانی

خامہ معرکہ گیر نامہ عرض کیفیت مین سیہ مست ہی پاؤن لڑکھڑاتے ہین اور اوس مستی مین سلطان سلیم خان ثانی کی ذکر سلطنت کے فقرے یون زبان پر آتے ہین کہ یہہ سلطان مستی بہ سلیم خان ثانی جو بوجہ کثرت مے نوشی معروف بہ مست تھا ماہ ربیع الاول ۹۷۴ھ ہجری کی نوین اور ستمبر ۱۵۶۶ء عیسوی کی چپیسوین کو مریخ کی بادشاہی کے دن اپنے باپ سلیمان خان کے تخت پر جلوس فرمایا مورخون نے لکھا ہی کہ سلیم خان مذکور بڑا عیش پرست تھا اوسنے اکثر لڑائیون مین پیش دستی کی مگر سپاہی رہا وزراے نمک حلال وسپہ سالاران باوفا کے تحویل ساری سلطنت کا انتظام تھا اور سلطان کو فقط بادہ خواری وعیاشی ہی سے کام تھا باوجود اس بدراہی کے بندوبست سلطنت بے محل نہوا امور ملکرانی مین کسی طرح کا خلل نہوا ۹۷۵ھ ہجری مطابق ۱۵۶۷ء عیسوی مین قوم عرب کے قبیلہ بنی عمر نے بوجہ رحلت سلطان سلیمان عثمانیون کی اطاعت سے منہہ پہرایا اور اپنے قرب جوار کی دوسری قومون سے سازش کرکے اطراف بغداد مین بڑا ہنگامہ مچایا اکثر باشندے ہلاک ہوے کئی شہر خاک در خاک ہوے سلطان نے جب یہہ خبر پائی تو اپنے جان نثاران روم یعنے باڈیگارد کی ایک جمعیت جرار مقام مذکور پر بھجوائی اور حکام بغداد وبصرہ کو یہہ حکم کہ اپنی اپنی فوجون سے ہنگامہ سرکوبی باغیان گرم کرین دشمنان سخت دل کو نرم کرین حسب الحکم سلطانی حکام مذکور نے اون عربون پر جنہون نے بصرے کے میدانون مین غارت گری پر کمر باندہی تھی حملہ کیا اور اونکی مجمع کو پریشان کردیا اوسی سال



یہہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

سلیم نے اوس پل کو جسکی تعمیر کی اُسکے باپ سلیمان نے پانچ سال کے پیشتر متصل قسطنطنیہ ابتدا کی تھی اتمام کو پہنچایا اور
اوسپر زبان ترکی مین یہہ مضمون لکھوایا کہ آغاز کیا اوسی پل کو سلطان سلیمان نے اور پیش از اتمام متوجہ گلشن جنان
شتاب ہوا مگر سلطان سلیم ظل اللہ سنہ ۹۸۲ ہجری مین انصرام تعمیر پل مذکور سے کامیاب ہوا سنہ ۹۷۶ ہجری مطابق
سنہ ۱۵۶ عیسوی مین فیمابین سلطنت عثمانیہ و شاہ آسٹریہ ایک ہنگامی صلحنامہ ان شروط پر ہوا کہ تا انقضائے
ایام معہود اپنے ہی حدود و متصرفہ پر قائم رہین مطلق تجاوز نکرین عہد سلطنت سلطان سلیم خان ثانی مین
ترکیون نے شہر آسترخان کے فتح کرنے کی تدبیر کی ڈان اور والگا نامی ندیون کو ایک تازی نہر کے ذریعے ملادینے
کی تجویز بے نظیر کی جزیرہ قبرس پر فتح پائی لیپانٹو پر جنگ بحری کا ارادہ کیا۔ آسترخان کی لڑائی ہی مین عثمانیون
نے پہلے پہل اپنے کو مقابلہ روسیان پر آمادہ کیا کہتے ہین کہ سولھوین صدی مین جب سلطنت عثمانیہ کو خوب ہی
ترقی ہوئی تو روسیون نے جو دو سو پچاس سال سے تاتاریون کے زیر حکومت تکلیف اُٹھاتے رہے اپنے صوبجات
مفتوحہ اہل ترک کو بار دیگر چھین لینے کی تجویز کی خصوصاً روسی دو بادشاہون نے فیمابین سنہ ۱۴۸۰ع اور سنہ ۱۵۳۳ع
شہر ماسکو کو جسکے لئے تاتاریون کو یہہ خراج دیا کرتے تھے مخلصی کرائی اور چند روسی صوبے شہر مذکور سے شامل ہوگئے
سیبیریہ اور لیاپ لیاند بھی اُسی مملکت مین داخل ہوگئے۔ پیچھے شاہان روس کو جو اوسوقت زار مسکوی
کے خطاب سے مشہور تھے عزم فتح قسطنطنیہ لاحق حال ہوا عثمانیون پر حکمرانی کا خیال ہوا ایوان ثانی زار روس نے
قیصران روم کی طرح اپنے علم پر بھی عقاب دوسر کی شکل بنائی۔ آسترخان اور خاسان نامی شہرون کو روسائے
تاتاری سے چھینا انہین دنون قوم قزاق بھی جو وادی نہر ڈان پر مقیم تھی اطاعت روس مین آئی وقت تسلط

شبیہ سلطان الغازی سلیم خان ثانی



یہہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

سلیم نے اوسی پل کو جسکی تعمیر کی اُسکے باپ سلیمان نے پانچ سال پیشتر مقصد فتح قسطنطنیہ ابتدا کی تھی اتمام کو پہنچایا اور
اوسپر زبان ترکی مین یہہ مضمون لکھوایا کہ آغاز کیا اوسی پل کو سلطان سلیمان نے اور پیش از اتمام متوجہ گلشن جنان
شتاب ہوا مگر سلطان سلیم ظل اللہ ۹۷۴ ہجری مین انصرام تعمیر پل کو سے کامیاب ہوا ۹۷۶ ہجری مطابق
۱۵۶۸ عیسوی مین فیمابین سلطنت عثمانیہ و شاہ آسٹریہ ایک ہشتسالہ صلحنامہ ان شروط پر ہوا کہ تا انقضائے
ایام معہود اپنے ہی حصص و متصرفہ پر قائم رہین مطلق تجاوز نکرین عہد سلطنت سلطان سلیم خان ثانی مین
ترکیون نے شہر آسترخان کے فتح کرنیکی تدبیر کی ڈان اور والگا نامی ندیون کو ایک تازی نہر کے ذریعے ملا دینے
کی تجویز بے نظیر کی جزیرہ قبرس پر فتح پائی لیپانٹو پر جنگ بحری کا ارادہ کیا۔ آسترخان کی لڑائی ہی مین عثمانیون
نے پہلے پہل اپنے کو مقابلہ روسیان پر آمادہ کیا کہتے ہین کہ سولھوین صدی مین جب سلطنت عثمانیہ کو خوب ہی
ترقی ہوئی تو روسیون نے جو دو سو پچاس سال سے تاتاریون کے زیر حکومت تکلیف اُٹھاتے رہے اپنے مفتوحات
مفتوحہ اہل ترک کو بار دیگر چھین لینے کی تجویز کی خصوصاً روسی دو بادشاہون نے فیمابین ۱۴۸۰ء اور ۱۵۳۳ء
شہر ماسکو کو جسکے لئے تاتاریون کو یہہ خراج دیا کرتے تھے مخلصی کرائی اور چند روسی صوبہ شہر مذکور سے شامل ہو گئے
سیبیریہ اور لیاپ لیانڈ بھی اُسی مملکت مین داخل ہو گئے۔ پیچھے شاہان روس کو جو اوسوقت زار ماسکوی
کے خطاب سے مشہور تھے عوض فتح قسطنطنیہ لاحق حال ہوا عثمانیون پر حکمرانی کا خیال ہوا ایوان ثانی زار روس نے
قیصران روم کی طرح اپنے علم پر بھی عقاب دو سر کی شکل بنائی۔ آسترخان اور خاسان نامی شہرون کو روسیون نے
تاتاری سے چھینا اُنہین ایون قوم قزاق بھی جو وادی نہر وان پر مقیم تھی اطاعت روس مین آئی وقت تسلط

سلیم خان ثانی تاتاری حکام کریمیہ سے جو سلطان کے خراج گزار تھے روسی لٹتے رہے اور دولت علیہ نے اوس جنگ
مین دخل ندیا۔ جب سلطان نے ایران پر یورش کرنیکی تجویز فرمائی تو وزیر اعظم سکالی نامی نے بذریعہ نہر جدید
دان اور والگا کو ایک کرکے افواج ترکی کو بنابر مقابلہ ایران بحر ازاف و دان و والگا و بحر الخزن سے
ہوتے ہوے شہر تبریز تک لیجانیکا عزم کیا۔ چونکہ اون دونون نہرون کے فیمابین تیس میل کا فاصلہ تھا اسلئے
پہلے تین ہزار جان نثارون اور بیس ہزار سوارون کو محاصرہ شہر آستر خان کے لئے روانہ کیا اور تیس ہزار تاتاریون
کو نہر جدید کے کھودنے اور اونکے ساتھ شریک جنگ ہونے کی تائید کا حکم دیا پانچ ہزار کی فوج جان نثار یعنے باڈیگارڈ
اور تین ہزار بیلدار کو یہ حکم کہ جلد جلد قدم بڑہائین بحر ازاف پر نہر جدید کے کھودنیکو جائین جب ترکیون نے شہر آستر خان
پر محاصرہ کیا تو اہل قلعہ نے محاصرین پر حملہ کیا بہت سے ترکی ہلاک ہوے آخر عثمانیون سے بجز پسپا ہونیکی اور کچھ
بن نہ آئی اور جو فوج کہ منجانب روسا کے تاتاری تائید ترک کے لئے آئی تھی اوسنے بھی روسیون سے شکست پائی
چونکہ مخالفت آب و ہوای ماسکوی عثمانیون کے قدم کو ٹھہر نے ندیا اسلئے فوج ترک اہالیان روس پر مظفر
نہوے وزیر سکالی کی تجویز کارگر نہوئی ورگرنہ روسی جانب جنوب قدم نہ بڑہاتے ولاوران عثمانی ساحل دان
و والگا و بحر خزن پر اپنا جوہر ذاتی خوب ہی دکھاتے ۹۷۷ھ ہجری مطابق ۱۵۶۹ء عیسوی مطہر نامی شریف ریاست
یمن نے چند عربون کو برانگیختہ کرکے مراد پاشا صوبہ دار یمن پر حملہ کیا اوسکو اور اوسکی فوج کو تہ تیغ کردیا شہر یمن اطاعت
سلطنت عثمانیہ کے باہر ہوگیا سلطان سلیم اس خبر کے سنتے ہی پریشان خاطر ہوگیا سنان پاشا حاکم مصر کو
حکم ہوا کہ روانہ یمن معہ فوج جرار ہو افواج ازدمی اوغلی سے شریک رہے نیزہ انتقام سنان پاشا سینہ باغی سے

بار ہوا وسنے حسب الحکم سلطانی موقع پر پہنچکر باغیون کو تنبیہ پہنچائی بار ثانی ریاست مصر عثمانیون کے ہاتھ آئی سنہ ۹۷۸ھ
مطابق سنہ ۱۵۷۰ عیسوی مین اسپین کے باقیماندہ اہل اسلام نے عیسائیون کے ظلم سے تنگ آکر ارادۂ جنگ کیا لڑ بھڑ کر
صوبۂ غبری کو چھین لیا - قوم بنی اخر سے ایک شخص منصور نام کو اپنا بادشاہ بنایا اہالیان اسپین پر حملہ کیا ہزارون
عیسائیون کا خون بہایا چونکہ عیسائیون کی قوت و قدرت ان بیچارون سے کئی درجہ زیادہ تھی اسلئے ان مسلمانون
نے ایک سفیر کو من جانب اپنے روانۂ بارگاہ سلیم کیا جب وہ حضور سلطانی مین حاضر ہوا سلطان سلیم نے کہ جزیرۂ قبرس
پر حملے کی تجویزین کر رہا تھا درخواست کمک منظور تو کی مگر اس شرط پر کہ جب جزیرۂ قبرس پر فتح پاؤنگا تو ضرور اون
مسلمانون کی تائید کو لشکر کثیر بھجواؤنگا اور سفیر مذکور سے یہہ بھی فرمایا کہ تو جاکر اون مسلمانون کو سنادے کہ متفق ہوکر
اپنی حفاظت مین تغافل کیا نکرین عیسویون سے زیادہ مقابلہ نکرین یہہ کہکر ادہر سفیر کو رخصت کیا اور ادہر ایک لشکر
جرار زیر فرمان وزیر مصطفی پاشا و کپتان علی پاشا جزیرہ قبرس پر بھجوا دیا وزیر مذکور کو تاکید یہہ کہ لشکر عثمانی
خشکی پر اُترتے ہی اوس سرزمین کے سب قلعونپر محاصرہ ہو اور کپتان کو یہہ حکم کہ دریا کی محافظت یون کی جاے
کہ جزیرۂ مذکور کی یورش مین قصور نہ رہا ہو وزیر مصطفی نے موقع پر پہنچکر قلعہ نکوشیا پر محاصرہ کیا مگر اہل قلعہ نے
بڑی جوانمردی کی اور اوس قلعۂ استوار کو ہاتھ سے نہ دیا اسلئے وزیر مذکور نے بمجبوری سپاہ ترکی کو موسم بارش
مین تھوڑا آرام دیا اور محاصرے کو بدستور قائم کیا اور جب دوسرے سال یعنے سنہ ۹۷۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۱ع
مین علی پاشا نے ذخیرہ اور جہازون سے تازی سربراہی دی اور کمکی فوج بھی بر فرمان پرتو پاشا قسطنطنیہ سے آگئی
تو محاصرہ نے ترقی پائی ایکہی حملے مین قلعۂ مذکور چھینا جزیرۂ مذکور تمام و کمال ہاتھ آیا اور دوسرے شہرون کے باشندون

نے بھی اپنے اپنے مقامون کو تحویل کرکے اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرایا اسی سال خلیج علی پاشا حاکم صوبۂ جزیر
نے ٹیونس پر فتح پائی جب سلطنت عثمانیہ جانب جنوب ترقی پذیر ہوئی تو تاتاریون نے بھی جانب شمال اچھی ترقی
کی لکھاہی کہ دولت گیرخان حاکم کریمیہ نے اپنی ماتحتی تاتاریون کو ایک جا کیا داخل ملک روس ہوکر شہر
ماسکو تک جو اوسوقت دار السلطنت روس تھا پہنچا اور حملہ کیا شہر پر فتح پائی لوٹ کی دہوم مچائی باشندگان
شہر کو جو اسیر ہوے تھے قتل کرایا اور بعد اوسکے معۂ غنیمت اپنے ملک کو واپس آیا ادہر کپتان علی پاشا بعد
فتح جزیرہ قبرس وہان کے شہرون کی حفاظت کے لئے کچھہ فوج ترکی مقرر کرکے جانب قسطنطنیہ مراجعت
کی اثنائے راہ مین فوج بحری عیسوی نے بحر روم مین مقابلہ کیا اوسنے بھی باوجود کمی فوج بڑی جوانمردی
سے دشمنون پر کئی ساعت تک حملہ کیا آخر عیسائیون کے ہاتھون ہلاک ہوا پھر تو اہل اسلام کے باقیماندہ جہاز
پریشان ہوگئے جہازیون نے بھاگنے کا قصد کیا مگر دشمنون نے پیچھا نچھوڑا کتنون کو دریا مین ڈبویا اور کتنون کو گرفتار
کرلیا سلطان سلیم جو فتح جزیرۂ قبرس سے شاد تھا اس خبر کے سنتے ہی اسقدر رنجیدہ رہا کہ تین روز تک آب و خور سے
دست کشیدہ رہا صرف گریہ و زاری دن اور رات تھا دست دعا بلند بدرگاہ قاضی حاجات تھا کہ ای رب کرام و
ای محافظ اہل اسلام تو دین دارون پر رحم بو فور کر اور اس شکست سے جو کچھہ ندامت مجھکو ہوئی ہی اسکو میرے دل سے
دور کر چوتھے روز جب قرآن شریف کھولا تو پہلی آیت اوسکے موافق مطلب نکلی نہایت متعجب ہوکر سجدۂ شکر
کیا اور کچھہ نہ بولا اس مقام پر مورخون نے لکھاہی کہ پیشتر اس حادثے کے بسبب گر پڑنے سقف چوبین کعبہ کے
سبھون نے یہہ بات یقین کرلی تھی کہ اہل اسلام کو ضرور نقصان عظیم ہوگا سو وہ خسارہ یہی تھی دوسرے سال یعنے

سنہ ۹۸۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۲ عیسوی مین خلیج علی پاشا نے قائم مقام امیر البحر علی پاشا ہوکر دوسو چالیس جہاز بنائے اور قسطنطنیہ سے ممالک علیسوی کا عزم کیا جہان جہان جاتا تھا بنادر علیسوی کو تباہ و تاراج کرکے جلاتا تھا بندر نَوَارِین پر جسکو علیسوی نَاوَارِینَم کہتے تھے علیسویون کے ایک جہازی بیڑے سے مقابل ہوا بعد از جنگ شدید کے فتح پائی دشمنونکو مارا مال و اسباب لوٹا اور پھر قسطنطنیہ مین داخل ہوا۔ اسی سال اہالیان جرمن نے بعد فراہمی افواج صوبۂ باسنیا کے شہر نُوَا پر محاصرہ کیا روسائے باسنیا نے بالاتفاق دشمن پر چڑہائی کی اہل جرمن کو پسپا کیا اور بہت سے علیسویونکو گرفتار کرکے دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا۔ لیجئے اب سلطان سلیم کو مسلمانان اسپین سے جو مدد دینے کا وعدہ کیا تھا یاد آیا لشکر بحری کو اپنے وزیر کے زیر فرمان جانب اسپین روانہ فرمایا وزیر مذکور نے معہ فوج ظفر موج بندر مِشینَا پر جو پہنچا تو محاصرہ کیا بالکل تباہ و تاراج کردیا مگر تلاطم امواج نے باشندگان بندر مذکور کے جان بچائی بوجہ اسکے وہان سے فوج ترکی بحیرۂ وا پس آئی شاہ اسپین کو ترکیون کی واپسی کی خبر جو ہوئی تو اوسنے معہ فوج جانب افریقہ قدم بڑہایا شہر ٹونس پر ترکیون سے لڑکر بہت سے اہل اسلام کو مارا کتنون کو اسیر کرلیا اور کچھہ فوج کو محافظت شہر مذکور کے لئے متعین کیا سلطان نے وزیر مذکور کو ساحل افریقہ کے حفاظت کو اپنے فوج کا کوئی حصہ نچھوڑنیکے جرم پر معزول و مقہور کیا اور سنان پاشا کو اوسکے عہدے پر مامور کیا سنان پاشا نے سنہ ۹۸۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۴ عیسوی مین حسب الحکم سلطانی معہ فوج کثیر عازم ٹونس ہوکر قلعۂ غَالِطَہ پر جو شہر مذکور اور خلیج ٹونس کے مدخل پر واقع ہی حملہ کیا پھر تو ترکیون نے قلعۂ مذکور پر بعد کئی حملون کے فتح پائی قلعہ کو توڑا محافظون کو مارا جب سب کام ہوچکا پاشا مذکور نے دیوار حصار شہر ٹونس کی مرمت کرائی

ایک حصہ فوج کو بنا بر محافظت چھوڑ دیا اور آپ عزم قسطنطنیہ کیا اُنہین دنون مین پندرہ ہزار کی فوج نے ملک ہنگری مین فراہم ہوکر قلعۂ سِغِتْوَار پر تجویز جنگ ٹھہرائی جعفر پاشا حاکم غِیلَا پانسو جوان جان نثار کے ساتھہ کمین گاہ مین منتظر وقت رہا جب موقع ہاتھہ آیا تو اوسنے اون پیش قدمون پر حملہ کرکے پسپا کیا اور جن علیسویون کو گرفتار کیا اونمین سے بعضون کو منتخب کرکے قسطنطنیہ کو روانہ کردیا سن مذکورہ بالا کے اواخر مین سلطان نے ایوان سلطانی کے حصۂ مشرقی مین ایک حمام عالیشان جسمین چالیس کوٹھڑیان تھین تیار کروایا ہنوز پورا تیار نہوا تھا اور بوجہ ناتیاری پتھرون کی بوے بدنگی تھی کہ خود ہی دیکھنے کو آیا جب حمام مین داخل ہوا اور اُس بو نے بدن و دماغ مین سرایت کی تو اُسکے دفع کرنیکو جانب مے نوشی مایل ہوا شراب کے پیتے ہی درد سر سے حال بُرا ہوا آخر رفتہ رفتہ مبتلائے مالیخولیا ہوا گیارہون روز یعنے شعبان کی اٹھائیسوین کو قضا آئی بیالیس سال زندہ رہا آٹھہ سال پانچ مہینے اُنیس دن سلطنت رانی کی اور پھر اقامت دار فانی سے دل جو گھبرایا تو جانب ملک جاودانی توجہ فرمائی۔ یہہ سلطان قوی ہیکل خوش مزاج نیک نام فیاض رحم دل علم دوست غازی و تہجد گزار تھا مگر مورخون کا بیان ہی کہ اکثر مایل عیاشی رہا کرتا تھا اور وقت شب بہت ہی بہت پوشیدہ شراب پیا کرتا تھا فقط۔

فصل سیزدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی مراد خان ثالث

کہتے ہین کہ جب سلطان سلیم خان ثانی کنج لحد مین عزلت گزین ہوا اوسکا فرزند مراد خان ثالث جو اوسوقت صوبۂ مینگنیشیہ کا حکمران تھا سنہ ۹۸۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۴ عیسوی مین وارد قسطنطنیہ ہوکر تخت نشین ہوا شریف چھوٹا منہ جب قضا نے سلامت سلیم کو ؛ بر آگئی مراد بن آئی مراد کی ؛ لیجئے مراد خان ثالث نے تخت سلطنت پر قدم رکھتی ہی تازہ ستم کیا اپنے پانچون



یہہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

بھائیون کے سر کو قلم کیا یعنے جب اوسنے سریر سلطنت پر رونق افروزی کی تو پہلے اپنے ہی بھائیون کی جان نذر لی اور پھر سارے وزرا و اراکین سلطنت نے نذرین گذرانین جب دربار برخواست ہوا آپ دارالامارہ مین آیا اور خوجون کے آغا کو بُلا کر فرمایا کہ مجھے تعب سفر نہایت ہی اور کچھ مین نے کھایا بھی نہین جو کچھ موجود ہو حاضر کر کہ بھوک بشدت ہی کہتے ہین کہ سوائے سلطان مراد خان ثالث کے کسی اور بادشاہ نے ایسی حرکت نکی گویا بہ نسبت رفاہ رعایا بد فال تھی بنا بے قحط سالی پر دال تھی چنانچہ جب یہہ زیب بخش تاج و سریر ہوا تو دوسرے سال ہی قسطنطنیہ مین قحط عالمگیر ہوا ۹۸۶ھ ہجری مطابق ۱۵۷۸ء عیسوی مین فیمابین ترک و ایران جنگ برپا ہوئی شاہ طہماسب کی قضا آئی اور اوسکے جانشینون نے ظلم و جور و بد انتظامی سے طاقت مملکت ایران گھٹائی سلطنت عثمانیہ کا حوصلہ بڑھگیا مصطفی پاشا سپہ سالار ترک نے جو مہم قبرس مین بڑی ناموری پیدا کی تھی افواج ارض روم و دیار بکر کے ساتھ حسب الحکم سلطانی بنا بر جنگ ایران قدم بڑھایا پہلے اون قلعون کی جو سرحد ترک و ایران پر واقع تھی مرمت کی اور پھر جانب قلعہ قارص روانہ ہوا اوسکے قلعہ کو جو اکثر محاصرون سے ضایع و شکستہ ہو گیا تھا درست کر کے رسد خانے کو استوار کرایا کچھ فوج بھی محافظت قلعہ کے لئے متعین کیا جب سب کچھ ہو چکا آگے بڑھا ترکیون نے صوبۂ گرجستان پہ جسکا حاکم ایرانیون کی سازش مین تھا فتح پائی بعد اوسکے داغستانیونکو بھی داغ در دل کیا یعنے داغستان پر بھی اپنا قبضہ کامل کیا وہان سے ساحل بحر الخزر تک پہنچکر شہر خالدرن پر محاصرہ کیا اور اوس شہر کو مسخر کر کے ایرانیون کا پانی اوتارا خوب ہی حملہ کیا اسمین یہہ خبر آئی کہ تکماق خان سپہ سالار ایران معہ فوج عظیم الشان بغرض تائید شہر مذکور چلا آتا ہی مصطفی پاشا نے حکام ارض روم و دیار بکر کو کچھ فوج کے ساتھ دشمن کے روکنے کو روانہ کیا اون سردارون نے دشمن سے خوب مقابلہ کیا اور اُنہین شکست فاحش دیکر شہر تفلس پر حملہ کیا



یہہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

بھائیون کے سر کو قلم کیا یعنے جب اوسنے سریر سلطنت پر رونق افروزی کی تو پہلا اپنے ہی بھائیون کی جان نذر لی اور
پھر سارے وزرا و ارکین سلطنت نے نذرین گذرانین جب دربار برخواست ہوا آپ دار الامارہ مین آیا اور خوجون کے آغا کو
بلا کر فرمایا کہ مجھے تعب سفر نہایت ہی اور کچھ مین نے کھایا بھی نہین جو کچھ موجود ہو حاضر کر کہ بھوک بشدت ہی کہتے ہین کہ
سوائے سلطان مراد خان ثالث کے کسی اور بادشاہ نے ایسی حرکت نکی گو بہ نسبت رفاہ رعایا بد فال تھی بناے
قحط سالی پڑ ڈال تھی چنانچہ جب یہہ زیب بخش تاج و سریر ہوا تو دوسرے سال ہی قسطنطنیہ مین قحط عالمگیر ہوا سنہ ۹۸۶ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۷۸ عیسوی مین فیمابین ترک و ایران جنگ برپا ہوئی شاہ طہماسپ کی قضا آئی اور اوسکے جانشینون نے ظلم و
جور و بدانتظامی سے طاقت مملکت ایران گھٹائی سلطنت عثمانیہ کا حوصلہ بڑھ گیا مصطفی پاشا سپہ سالار ترک نے جو جہم قدر
مین بڑی ناموری پیدا کی تھی افواج ارض روم و دیاربکر کے ساتھہ حسب الحکم سلطانی بنابر جنگ ایران قدم بڑھایا پہلے
اون قلعون کی جو سرحد ترک و ایران پر واقع تھی مرمت کی اور پھر جانب قلعہ قارص روانہ ہوا اوسکے قلعہ کو جو اکثر
محاصرون سے ضایع و شکستہ ہو گیا تھا درست کرکے رسد خانے کو استوار کرایا کچھ فوج بھی محافظت قلعہ کے لئے متعین کیا جب
سب کچھ ہو چکا آگے بڑھا ترکیون نے صوبہ گرجستان پر جسکا حاکم ایرانیون کی سازش مین تھا فتح پائی بعد اوسکے
داغستانیون کو بھی داغ دروں کیا یعنے داغستان پر بھی اپنا قبضہ کامل کیا وہان سے ساحل بحر الخزر تک پہنچکر شہر خالدرن
پر محاصرہ کیا اور اوس شہر کو مسخر کرکے ایرانیون کی پنی اوتارا خوب ہی حملہ کیا اسمین یہہ خبر آئی کہ تقماق خان سپہ سالار
ایران معہ فوج عظیم الشان بغرض تائید شہر مذکور چلا آتا ہی مصطفی پاشا نے حکام ارض روم و دیاربکر کو کچھہ فوج کے
ساتھہ دشمن کے روکنے کو روانہ کیا اون سردارون نے دشمن سے خوب مقابلہ کیا اور انہین شکست فاحش دیکر شہر تفلیس پر حملہ کیا

جب وہ بھی ہاتھ آیا تو وہان کے باشندون کو قتل کیا گھرونکو توڑا مصطفی پاشانے بھی اپنی فوج ظفر موج کے ساتھ جانب
شماخی قصد فرمایا مگر موسم بارش نے مہم کی ترقی کو روکا اُزدَمِر اُوغلی عثمان پاشا اور صوبہ دار ارضِ روم کو حفاظت
شہرہاے مسخر شدہ کے لئے چھوڑا بعد شکست تکماق خان جسوقت مصطفی پاشا تیفلس کے متصل پہنچا منوچہر نامی عیسوی نژاد
عالی خاندان حاکم گرجستان نے جو ایرانیون کے تحت حکومت تھا روبروے پاشاے مذکور حاضر ہو کر بخیال اطاعت سلطنت
عثمانیہ اپنی حکومت کے شہرون کی کنجیان نذر کر دین مصطفی پاشانے اوسپر بڑی مہربانی کی کہتے ہین کہ منوچہر عہد سلطنت
مراد مین مشرف دین اسلام ہو کر بامراد ہوا حکومت صوبۂ اخسکا و صوبہ داری تیفلس سے شاد ہوا بعد واپسی مصطفی
پاشا کثرتِ بارش و شدت سرمانے اکثر سپاہ عثمانی کو ہلاک کیا جب سارا لشکر اس مصیبت مین پھنسا تو ازدمیر
اوغلی پاشانے اوسکو دوسرے مقامون پر روانہ کر دیا سردار افواج ایران نے یہ خبر جو پائی عثمانیون پر حملہ بیدریغ کیا کتنونکو
تہ تیغ کیا عثمان پاشا گھبرایا اور خیال یہ کہ کہین سلطان کو تصور اپنے تغافل کا ہو اسلئے انتقام پر کمر ہمت چست باندہی
عین موسمِ بارش مین افواج ترکی کو فراہم کر کے بیس متفرق مقامونپر ایرانیون سے ہنگامۂ کارزار گرم کیا چار روز سخت
لڑائی رہی آخر خنجر فولادی ترک نے ایرانیون کو نرم کیا معرکۂ رزم گلگون ہوا بہت سے ایرانیون کا خون ہوا جب ترکی سفر
کی مصیبتون اور لڑائی کی سختیون سے تھک گئے تو عثمان پاشانے شماخی مین چندے اونہین آرام دیا دیوار حصار
و قلعہ شہر مذکور کی ترمیم کے بعد جعفر پاشا کو چند ترکیون کے ساتھ وہان متعین کر کے عزم قسطنطنیہ کیا جب بارگاہ
سلطانی مین آیا جنگ کا سارا حال مفصل کہہ سنایا اس اثنا مین خان کریمیہ نے عثمانیون کی اطاعت سے روگردانی
کی مصطفی پاشانے معہ فوج جرار حسب الحکم سلطانی نہر تانیز کو عبور کر کے قصد مقابلۂ خان کریمیہ فرمایا بعد

جنگ عظیم تاتاریون کو شکست دی حاکم کا سر کاٹا اور دربار قسطنطنیہ کو بھجوایا سنہ ۹۸۸ ہجری مطابق سنہ ۱۵۸۰ عیسوی مین ابراہیم خان
سفیر شاہ ایران دربار سلطانی مین حاضر ہوا غرض یہہ کہ فیمابین ترکیون اور ایرانیون کے صلح ہوجاے سنان نامی وزیر سلطنت عثمانیہ
نے ایک خط متضمن اقبال صلح لکھہ دیا مگر پیشگاہ سلطانی مین نامقبول ہوا سنان پاشا بسبب اس جرم کے عہدۂ وزارت سے معزول
بعد اوسکے فرہاد پاشا وزیر ہوا اور سنہ ۹۹۱ ہجری مطابق سنہ ۱۵۸۳ عیسوی مین بسرکردگی افواج ترک متوجہ ایران ناگزیر ہوا اوسنے
قلعۂ رِوان کی مرمت کی مگر بوجہ رشوت یا بزدلی فرہاد ہوکر اپنے نام شیرین کو ڈبویا کوہ کنی تو خیر خارکنی بھی نہ کی شہر تبریز
کو جو ترکون کے قبضے مین تھا کھویا سلطان نے اس سے بھی عہدۂ وزارت چھینا اَزدَمر اوغلی پاشا کو اپنا وزیر بنایا اور ایک
فوج جرار کے ساتھ جانب ایران روانہ فرمایا اوغلی پاشاے مذکور نے شہر قسطمونی مین موسم بارش گزارا سنہ ۹۹۳ھ
ابتداے موسم بہار مین وارد شہر تبریز ہوا ایرانیون کو مانند خار پامال کیا غرض یہہ واقعہ عجب مصیبت انگیز ہوا شہر تبریز ترکون
کے ہاتھہ آیا عثمانیون نے ایک پہاڑ پر محاذی شہر مذکور تیس روز کے عرصے مین چھوٹا سا قلعہ بنایا عثمان پاشا استحکام
قلعۂ مذکور و فراہمی رسد مین مشغول رہا باشندگان شہر نے فوج جان نثار یعنے ترکی باڈیگارڈ سے پہلے بناے فساد ڈالی پھر
قصہ برپا ہوا چند ترکون کو زخمی کیا اور بہتون کی جان نکالی عثمان پاشا نے اس خبر کے سنتے ہی سارے باشندون کو
عورتون اور بچون سمیت قتل کرنے اور اونکا مال و اسباب لوٹنے کا حکم دیا بعد اوسکے شہر کو باشندگان جدید سے آباد کیا تبریز
تفویض جعفر پاشا ہوا اور آپ راہی قسطنطنیہ ہوا اثناے راہ مین صوبۂ صفیان پر حمزہ مرزا نامی سپہ سالار دلیر ایرانی
سے دوچار ہوا نصف شب تک گرم ہنگامہ پیکار رہا اسمین عثمان پاشا شہید ہوا سنان پاشا فوج ترکی کا سردار جدید
ہوا جب بھی حمزہ پاشا نے پیچھا چھوڑا مستعد شور و شر رہا کمین گاہ مین ترکون پر حملہ آور رہا آخر ایرانیون نے شہر سلماس

مین لشکر ترکی پر حملہ کیا جنگ عظیم نمودار ہوی جسمین سپہ سالار ایرانی قتل ہوا فوج ایرانی فرار ہوی اور اون بھاگتون
نے تبریز پہنچکر جعفر پاشا اور فوج محافظ ترک کا محاصرہ کیا سلطان نے فرہاد پاشا کو معہ فوج جرار تائید شہر مذکور
کو بھیجدیا اوسنے وہان پہنچکر ایرانیون کو محاصرہ سے دست بردار کیا درمیان تبریز و رِوان ایک قلعۂ نو کی تعمیر
کی اور چار سال تک اپنی فتوحات کی محافظت کے لئے وہین رہنے کی تدبیر کی بعد اوسکے ترکی معہ عثمان پاشا
گرجستان مین آئے وہان کے قلعون کو بھی اونہون نے مسخر کیا اور دو شہر نئے بنائے ایرانیون نے سلطان سے صلح کی
درخواست کی مراد خان نے رد کردی اور فرمایا کہ اگر تم اون ملکون کے قبضے سے جنپر عثمانیون نے فتح پائی ہی دست بردار ہوجاؤگے تو تمہاری
درخواست قبول ہی وگرنہ اس امر مین سعی فضول ہی۔ پھر تو ایرانیون نے چار و ناچار اپنے اور ترکیون کے فیمابین
سنہ ۹۹۸ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۰ عیسوی مین ایک صلحنامہ ٹھہرالیا صوبۂ گرجستان و شہر تبریز اور اوسکے متصل کے
بلاد آزربایجان و شہر شیروان وغیرہ کو عثمانیون کے قبضۂ اقتدار مین چھوڑ دیا سنہ ۱۰۰۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۴ عیسوی مین
سلطان مراد خان نے اپنے وزیر سنان پاشا کو معہ فوج جرار ملک ہنگاری پر روانہ کیا اوسنے وہان کے چند شہرون کو مسخر
کرلیا موسم بارش جو آیا تو صوبۂ رومیلی مین اقامت فوج کا حکم فرمایا اور پھر موسم ربیع مین شہر یانخ پر اٹھارا روز
تک محاصرہ کیا جب وہ بھی ہاتھہ آیا تو بعد انتظام امور ضروری عزم قسطنطنیہ فرمایا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے روز جمعہ
جمادی الاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری کی چھٹی مطابق جنوری سنہ ۱۵۹۵ع کے سولھوین کو رحلت کی بیس برس آٹھہ مہینے تخت
سلطنت پر حکمران رہا وقت انتقال اوسکی عمر پچاس سال کی تھی فقط۔

فصل چہاردہم بیان سلطنت سلطان الغازی محمد خان ثالث



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

لکھا ہی کہ بعد انتقال مراد خان ثالث فرزند کلان سلطان موصوف شاہزادہ محمد نے جو اون ایام مین صوبہ ایشیائے
کوچک کا حاکم تھا حسب الطلب اپنی ماں سلطانہ صفیہ کے وارد قسطنطنیہ ہوا تئیس سالہ عمر مین روز جمعہ ششم جمادی
الاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا بمجرد تخت نشینی پہلے اپنے انیس بھائیون کو قتل کرایا اسپر بھی
بس نکر کے اپنے باپ کے دس حرمون کو جو حاملہ تھین دریا مین ڈبو کر مار ا بعد تخت نشینی آٹھوین روز روانہ مسجد جامع بصد
تکریم ہوا اپنے نام کا خطبہ پڑھا یا بعد ادائے نماز ایک مبلغ خطیر سپاہ ترک مین تقسیم ہوا - اب سنئے کہ اون سپاہ کی
تائید کو جو جنگ ہنگری مین مشغول تھے وزرا اور ارکین سلطنت نے کچھ فوج اور روانہ کرنیکی تجویز کی تو دو ترکی رسالون
نے انعام سلطانی پر قانع ہوکے اور کچھ زیادتی کے لئے فرہاد پاشا وزیر اعظم کو درخواست دی وزیر مذکور نے
کہا کہ اگر تم سرحد جنگ پر پہنچو گے تو ضرور تمہارا حق تمہین ملجائیگا مگر سپاہ نے اوسکی بات نمانی وزیر مذکور نے طیش
مین آکر سنایا کہ کیا تم نہین جانتے جو لوگ اپنے سردارون سے روگردان ہوتے ہین دائرۂ اسلام سے خارج اور طوق لعنت پہنے
ہوے جان کھوتے ہین کیا کیا مصیبتین اونکے سر آتے ہین یہہ تو یہہ اونکی عورتین بھی عقیمہ ہوجاتی ہین سپاہ مذکوران باتونپر
اور بھی بگڑ گئی مفتی شہر کے روبرو حاضر ہوکر سیاست وزیر موصوف کا فتویٰ طلب کیا مفتی نے جواب دیا کہ تم مطمئن رہو
وزیر کے اس کہنے پر کافر بن جانا محال ہی عورتون کا عقیمہ ہونا بھی محض وہم وخیال ہی اسپر بھی اون فتنہ پردازون نے
ہنگامہ مچایا بہت سے ترکی سردار مجروح ہوگئے مگر جان نثارون نے ان فسادیون پر حملہ کرکے شکست دی اور اپنی آب
تیغ سے اس آتش فتنہ وفساد کو بجھایا - لیجئے ترکی فوجین ملک ہنگاری وصوبہ والیشیا مین عیسویون سے صدمے
اٹھانے جو لگین تو وزراے تجربہ کار نے سلطان سے عرض کیا کہ حضور اپنے آبا و اجداد کی طرح شریک کارزار ہوجائیں

شبیہ سلطان الغازی محمد خان ثالث



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

لکھا ہی کہ بعد انتقال مراد خان ثالث فرزند کلان سلطان موصوف شاہزادہ محمد نے جو اون ایام میں صوبہ اناطولیہ

کو چک کا حاکم تھا حسب الطلب اپنی مان سلطانہ صفیہ کے وارد قسطنطنیہ ہو انتیس سالہ عمر مین روز جمعہ ششم جمادی

الاول ۱۰۰۳ ہجری کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا بجرد تخت نشینی پہلے اپنے انیس بھائیون کو قتل کروایا اسپر بھی

بس نکر کے اپنے باپ کے دس حرمون کو جو حاملہ تھین دریا مین ڈبو کر مارا بعد تخت نشینی آٹھوین وزروانہ مسجد جامع بصد

تکریم ہوا اپنے نام کا خطبہ پڑھایا بعد ادا نماز ایک مبلغ خطیر سپاہ ترک مین تقسیم ہوا۔ اب سنئے کہ اون سپاہ کی

تائید کو جو جنگ ہنگری مین مشغول تھے وزرا اور ارکین سلطنت نے کچھہ فوج اور روانہ کرنیکی تجویز کی تو دو ترکی رسالون

نے انعام سلطانی پر قانع ہو کے اور کچھہ زیادتی کے لئے فرہاد پاشا وزیر اعظم کو درخواست دی وزیر مذکور نے

کہا کہ اگر تم سرحد جنگ پر پہنچو گے تو ضرور تمہارا حق تمہین ملجائیگا مگر سپاہ نے اوسکی بات نمانی وزیر مذکور نے طیش

مین آکر سنایا کہ کیا تم نہین جانتے جو لوگ اپنے سردارون سے روگردان ہوتے ہین دائرۂ اسلام سے خارج اور طوق لعنت سے

...... ہوتے ہین کیا کیا مصیبتین اونکے سر آتے ہین یہہ تو یہہ اونکی عورتین بھی عقیمہ ہو جاتی ہین سپاہ مذکوران باتون پر

اور بھی بگڑ گئی مفتی شہر کے روبرو حاضر ہو کر سیاست وزیر موصوف کا فتوی طلب کیا مفتی نے جواب دیا کہ تم ...

وزیر کے اس کہنے پر کافر ہو جانا محال ہی عورتون کا عقیمہ ہونا بھی محض وہم و خیال ہی اسپر بھی اون فتنہ پردازون نے

ہنگامہ مچایا بہت ترکی سردار مجروح ہو گئے مگر جان ... نے ان فسادیون پر حملہ کر کے شکست دی اور اپنی آب

تیغ سے اس آتش فتنہ و فساد کو بجھایا۔ لیجئے ترکی ... ملک ہنگاری و صوبہ ایشیا مین عیسویون سے صدمے

اوٹھانے جو لگین تو وزراے تجربہ کار نے سلطان سے عرض کیا کہ حضور اپنے آبا و اجداد کی طرح شریک کارزار ہو جائیں

سپاہ ترک کو بہرہ مند فرمائین مگر سلطانہ صفیہ نے اسباب سے راضی نہو کر اپنے فرزند دلبند کو عزم سفر سے روکا جب
عرصۂ دراز تک اون بیچارے ترکیون کو کمک نہ پہنچی تو اونہون نے شکست پائی سلطنت عثمانیہ کے کئی صوبے اور قلعے کھو گئے
عیسوی عثمانیون پر غالب ہو گئے کہتے ہین کہ عیسویون نے گران وو سگراد و بابوکسا نامی شہرون کو مسخر کیا ابرائیل
وو ارنہ و قلق و اسمعیل و سلسٹریہ و رسیچک و بکارست و اکرمیان پر بھی اپنا قبضہ کر لیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی
خواب غفلت سے ہشیار ہو کر مفتئ اسلام کو طلب فرمایا اور اوس سے رای چاہی تو اوسنے علی قلبی کی اون چند ابیات کو جو متضمن
واقعات جنگ ہنگری و تنزل سلطنت عثمانیہ تھین سنایا سلطان کے دل مین اوسکا مضمون مؤثر ہوا معہ ارکین سلطنت و باشندگان
اہل اسلام نے تین دن تک بڑی عجز و انکساری سے درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی اپنے گناہونکی مغفرت کی التجا کی بعد ایک ہفتے
کے قسطنطنیہ مین زلزلہ نے آکر بڑی بڑی عمارتون کو ڈھایا کئی شہر اور قصبات صوبۂ اناطول کو تباہ و تاراج کیا یا اہل
شہر کے دلونپر ہیبت چھا گئی خود بنفس نفیس شریک سپاہ ہو کر بے دینون سے جنگ کرنے پر سلطان کی مرضی آگئی کہتے ہین
کہ مورخ سعید الدین معلم سلطان و مفتی اہل اسلام و وزیر اعظم نے بالاتفاق عرض کیا کہ حضور آپ ہی سرگردہ افواج ہو کر دشمنون
سے ارادۂ جنگ فرمائین سلطنت عثمانیہ کو پنجۂ اعدا سے بچائین الحاصل سلطان نے معہ فوج جرار و علم مبارک رسول مختار صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم سنہ ۱۰۰۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۵ عیسوی مین داخل ملک ہنگاری ہو کر شہر اگری پر محاصرہ کیا ترکون نے
اہل قلعہ سے شہر مذکور چھین لیا سنہ ۱۰۰۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۶ عیسوی مین ہرشن تئیس کے دلدل کے متصل کامل تین
روز تک عساکر ترک و عیسوی مین جنگ ہوے فوج ترکی زیر فرمان جعفر پاشا پہلے بڑی جوانمردی سے صرف کارزار
ہوے اور پھر مجبور ہو کر فرار ہوے ایکہزار ایک سو ترکی نے جام شہادت پیا تینتالیس ۴۳ ضرب توپ پر غنیم کا قبضہ ہو گیا

سلطان نے مارے دہشت کے عزم واپسی کیا مگر اہالیان شورہ لشکر عثمانیہ مین سے سعید الدین مذکور نے سلطان سے عرض کیا
کہ آج تک سلاطین عثمانیہ سے کسی ایک نے غنیم سے منہہ موڑا نہین بدون کامیابی کھیت چھوڑا نہین آخرکار سلطان بمجبوری
شریک لشکر ہوا دوسرے روز ایک سخت لڑائی ہوئی تیسرے روز عیسویون نے پہلے فتح پائی اور پھر سگالی پاشا اپنے
رسالہ سواران بقیا عذر کی کے ساتھ عیسویون پر حملہ آور ہوا آخر عیسویون نے شکست کھائی ہزارون دلدل مین پھنسکر
ہلاک ہوے ترکون نے اپنی تیغ پچاس ہزار عیسویون کی گردنون پر پھرائی بچانوے توپون کے ساتھ کچھ خیمے بھی معہ ذخیرہ ترکون
کے ہاتھ آئے سعید الدین بوجہ اس تدبیر صایب کے عنایات سلطانی سے سرفراز ہوا سگالی پاشا عہدۂ وزارت سے مشرف
و ممتاز ہوا سلطان محمد خان ثالث بعد اس جنگ کے بعین مسرت قسطنطنیہ کو واپس آیا مگر اوسکی عہد ریاست مین ہنگامہ
ہنگاری فرو ہونے نپایا لکھا ہی کہ سنہ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۹ عیسوی مین عبد الحمید نامی سردار زمینداران ایشیاے
کوچک نے اپنی خود مختاری مین سعی کی اقوام کرد و ترکمانیان اور جنگ سرسنتیس کے مغرورون کو فراہم کرکے بتائید
حاکم بغداد عثمانیون کو بار بار شکست فاش دی سنہ ۱۰۱۱ ہجری مین مطابق سنہ ۱۶۰۱ عیسوی مین شاہ عباس والی ایران نے سلطنت
عثمانیہ کو پست دیکھکر عزم کیا اپنے ہاتھ سے گئے ہوے صوبون کو ترکون سے لڑ جھگڑ کر واپس لے لیا - مورخون نے لکھا ہی کہ
ایک وقت کسی مقدس بزرگ نے سلطان سے فرمایا تھا کہ عنقریب ایک نیا سلطان تیرا قایم مقام ہوگا سلطان محمد خان
ثالث اسی اندیشے مین تھا کہ ایشیاے کوچک مین ہنگامہ برپا ہوا شہزادہ محمود فرزند کلان سلطان اپنے باپ سے مستدعی
اس بات کا ہوا کہ اگر حکم سلطانی شرف صدور پائے تو غلام سرکردۂ افواج ترک ہوکر باغیون سے لڑنے کو جائے سلطان نے اس بات
سے ناخوش ہوکر پہلے محمود کو اوسکے ماں اور رفیقون کے ساتھ قید کیا اور پھر بعد ایک مہینے کے اون سب کو قتل کردیا

اس اثنا مین ایک درویش دولت سراے سلطانی پر آیا اور اوسکا بیان یہہ کہ پچپن روز مین سلطان محمد پر ایک آفت
آئیگی کہتے ہین کہ وہی دن سلطان کچھ علیل تھا موافق قول درویش مذکور پچپنوین روز اجل نے پیش
قدمی کی سلطان نے اقامت دار فانی کردی -

فصل پانزدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی احمد خان اول

کہتے ہین کہ ماہ رجب سنہ ۱۰۱۲ ہجری کی نوین مطابق دسمبر سنہ ۱۶۰۳ عیسوی کی بائیسوین کو وزرا و ارکین سلطنت عثمانیہ نے
سلطان محمد خان ثالث کے دوسرے بیٹے سلطان احمد خان کو تخت نشین کیا چونکہ سلطان احمد خان مذکور بدرجۂ غایت
رحم دل تھا اوسنے دوسرے سلاطین کے طرح اپنے بھائی شہزادہ مصطفی کو مارا نہین مہر و مروت مین کامل تھا - اب
دیکھئے کہ جنگ ہنگاری جو عہد سلطنت سلطان محمد خان ثالث سے قائم رہی اوسکی انصرام کے لئے اپنے وزیر اعظم کو
معہ فوج جرار جانب ملک مذکور بھیجدیا اثنائے راہ مین وزیر مزبور نے سلطنت عثمانیہ سے ایک مبلغ خطیر طلب
کیا اور دولت علیہ کو یہہ دہمکی دی کہ جب تک یہہ مبلغ مجھکو نہ پہنچیگا لڑنیکو نجاؤنگا قدم آگے نہ بڑہاونگا اوسوقت
سلطان نے یہہ جواب لکھا کہ اگر تجھکو تیرا سر پیارا ہی تو بے تامل تعمیل فرمان سلطانی کیجیو کہ اسی مین تیرا چھٹکارا ہی
لکھا ہی کہ ایام حکمرانی سلطان محمد خان ثالث مین صوبۂ ایشیاے کوچک سے بناے فساد کی خبرین جو آئین تھین تو
سلطان مرحوم نے ترکی فوجین سپہ سالاران دلیر کے تحت فرمان بیخ کنی فساد کے لئے وہان بھجوائین تھین لیکن
بوجہ رشوت و یا بسبب تغافل اونہون نے بجاآوری حکم مین قصور کیا تھا اس لئے وہان کے باغیون نے ترقی پاکر صوبۂ
اناطول کے سارے شہرون کو تباہ و تاراج کردیا تھا اب دیکھئے کہ قلندر اوغلی و طویل نامی راہزنون کے دو سردارون

نے بڑی غارتگری اور خونریزی کے ساتھ افواج سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت سلطان احمد خان نے اپنے وزیر
خواجہ مراد پاشا کو اپنے خاص دستون کے ہمراہ سرداران مذکور کو مارکر ہنگامے کے فروکرنے کے لئے جانب
شہر حلب روانہ کیا تاکید یہہ کہ ترکی موسم بارش شہر مذکور مین گزاردین موسم بہار مین ہمراہ افواج ایشیائے اون
غارتگرون کی معقول خبرلین پاشاے مذکور نے بموجب حکم سلطانی قلندراوغلی کو بعد جنگ شدید پسپا کیا اور
اوسکی ساری فوج کو منتشر کردیا طویل بھی مقابلۂ لشکر سلطانی سے ناچار ہو بعد ہزیمت سخت جانب ایران فرار ہوا
سلطان نے شاہ ایران سے بذریعہ خط اون غارتگرون کو طلب بصد اصرار کیا مگر شاہ ایران نے اون مفسدون کے بھیجنے
سے انکار کیا اسلئے سلطان نے وزیر مراد پاشا کو روانگی ایران کا حکم کیا وزیر موصوف نے معہ لشکر کثیر شہر تبریز پر پہنچکر
بوجہ ہونے موسم بارش کے اپنے ایکحصۂ فوج دیار بکر مین آرام دیا ابتدائے بہار ۱۰۱۳ سنہ ہجری مین بعد فراہمی فوج مستعد کارزار
ہوا اس اثنا مین قضا آئی بعد چندے جان مراد پاشاے مذکور نے بکمال نامرادی جانب عدم توجہ فرمائی ناصح پاشا
حسب الحکم سلطانی قایم مقام مراد ہوا ایک سال تک ملک ایران مین رہا اور پھر فوج کی بیماری وماندگی کے
باعث قسطنطنیہ کو معہ لشکر واپس آیا جب یہہ اس حال سے داخل شہر ہوا تو سلطان نے بوجہ سستی سرانجام امور اوسکا
سر کٹا یا محمد پاشا منصب وزارت سے سرفراز ہوا اور حسب الحکم سلطانی موسم بارش شہر حلب مین گزارا ۱۰۱۵ سنہ ہجری
مطابق ۱۶۰۶ سنہ عیسوی مین داخل سرزمین ایران ہوکر قلعہ روان پر محاصرہ کیا چالیس روز تک ایرانیون پر حملہ کیا مگر اہل
قلعہ کی بہادری سے ناچار ہوا ایک نقصان عظیم کے ساتھ محاصرے سے دست بردار ہوا جب یہہ بھی یون ہی قسطنطنیہ
کو آیا سلطان نے خلیل پاشا کو اپنا وزیر بنایا یہہ بھی معہ فوج جرار عازم سفر ہوا اثنائے راہ مین سپاہ نے بغاوت اختیار



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

نے بڑی غارتگری اور خونریزی کے ساتھ افواج سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت سلطان احمد خان نے اپنے وزیر
خواجہ مراد پاشا کو اپنے خاص دستون کے ہمراہ سرداران مذکور کو مارکر ہنگامے کے فرو کرنے کے لئے جانب
شہر حلب روانہ کیا تاکید یہہ کہ ترکی موسم بارش شہر مذکور مین گذارین موسم بہار مین ہمراہ افواج ایشیا کے اون
غارتگرون کی معقول خبر لین پاشاے مذکور نے بموجب حکم سلطانی قلندر اوغلی کو بعد جنگ شدید پسپا کیا اور
اوسکی ساری فوج کو منتشر کردیا طویل بھی مقابلہ لشکر سلطانی سے ناچار ہوا بعد ہزیمت سخت جانب ایران فرار ہوا
سلطان نے شاہ ایران سے بذریعہ خط اون غارتگرون کو طلب بعد اصرار کیا مگر شاہ ایران نے اون مفسدون کے بھیجنے
سے انکار کیا اسلئے سلطان نے وزیر مراد پاشا کو روانگی ایران کا حکم کیا وزیر موصوف نے معہ لشکر کثیر شہر تبریز پر پہنچکر
بوجہ ہونے موسم بارش کے اپنے ایکحصہ فوج دیار بکر مین آرام دیا ابتداے بہار سنہ ۱۰۲۰ ہجری مین بعد فراہمی فوج مستعد کارزار
ہوا اسی اثنا مین قضا آئی بعد چندے جان مراد پاشاے مذکور نے بکمال نامرادی جانب عدم توجہ فرمائی ناصح پاشا
حسب الحکم سلطانی قایم مقام مراد ہوا ایک سال تک ملک ایران مین رہا اور پھر فوج کی بیماری و ماندگی کے
باعث قسطنطنیہ کو معہ لشکر واپس آیا جب یہہ اس حال سے داخل شہر ہوا تو سلطان نے بوجہ سستی سرانجام امور اوسکا
سر کٹایا محمد پاشا منصب وزارت سے سرفراز ہوا اور حسب الحکم سلطانی موسم بارش شہر حلب مین گذارا سنہ ۱۰۲۵ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۱۶ عیسوی مین داخل سرزمین ایران ہو کر قلعہ روان پر محاصرہ کیا چالیس روز تک ایرانیون پر حملہ کیا مگر اہل
قلعہ کی بہادری سے ناچار ہوا ایک نقصان عظیم کے ساتھ محاصرے سے دست بردار ہوا جب یہہ بھی یون ہی قسطنطنیہ
کو آیا سلطان نے خلیل پاشا کو اپنا وزیر بنایا یہہ بھی معہ فوج جرار عازم سفر ہوا اثناے راہ مین سپاہ نے بغاوت اختیار کیا

کی اور صوبۂ ایشیائے کوچک مین پہلے بھی شکست پائی اسی سال فیما بین سلطنت آسٹریہ و دولت علیہ ایک صلح نامہ بشہر طرفینز
کے تصرفات ملکی مین کسیطرح کی تبدیل و تغیر وقوع مین نہ آئی مگر حاکم ترانسلوینیا نے صلحنامۂ مذکور مین شرکت جو کی تو اوسکے
ملک کو سلطنت عثمانیہ سے ایک نوع کی آزادی ملی سلطان احمد خان کے عہد حکومت مین اوسکے وزیر اعظم مراد نام نے
ایشیائے کوچک مین باغیونپر فتح پائی تھی مگر آتش فساد تمام و کمال نہ بجھائی تھی ترکون نے جنگ ایران کو کئی سال تک قائم
رکھکر بڑی دلیری سے مقابلہ کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا قوم قزاق نے سلطنت عثمانیہ کی کاستگی پر نظر جو کی تو
سنہ ۱۰۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۳ عیسوی مین ایک جہازی بیڑے کے ساتھ بحر اسود کے ساحل جنوبی پر پہنچکر شہر سینوپا
پر ترکون سے مقابلہ کیا شہر مذکور تباہ و تاراج ایک قلم ہوا اور باشندگان شہر پر بھی بہت ہی بہت ظلم و ستم ہوا سنہ ۱۰۲۶ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۱۷ عیسوی مین سلطان احمد خان اول کو پہلے بخار آیا اور پھر مرض نے ترقی پائی آخر الامر امورات سلطنت
سے دست بردار ہوکر جانب گلشن جنان نہضت فرمائی انتیس ۲۹ سال کی عمر مین چودہ سال تک حکومت سلطنت عثمانی
کی بعد اوسکے تین فرزند یعنے عثمان و مراد و ابراہیم نے اس مملکت کی حکمرانی کی مگر برادر حقیقی سلطان احمد خان
اول یعنے سلطان مصطفی اوسکا قائم مقام ہوا فرمانرواے مملکت عثمانیہ لا کلام ہوا - لکھا ہی کہ سلطان احمد خان اول
فیض و سخا مین سلاطین سابق سے فایق تھا اوسی نے ایک جامع مسجد عالیشان شہر قسطنطنیہ مین نہایت خوشوضع و
منقش بنائی و دو سو طلائی تختیان جن پر آیات قرآن مجید و اسماے پیغمبران علی نبینا و علیہم الصلوٰة والسلام کندہ
اور ہر لوح مین الماس کے آٹھ ۸ نگین جڑے ہوے ہین اوس مسجد مین لگادین ایک ایک لوح کی قیمت پچاس
ہزار ڈالر قرار پائی -



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

فصل شانزدہم دربیان سلطنت سلطان مصطفی خان ابن محمد خان

رباعی دروازۂ دنیا جو کھلا رہتا ہی ؛ گویا یہہ مقام آنے جانیکا ہی ؛ سلطان ہو یا فقیر دونون کو شریف ؛ جز آمد و رفت اِس سے حاصل کیا ہی ؛ دیکھئے سلطان احمد خان اول نے جب دنیا سے کوچ فرمایا تو سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین چھوٹے بھائی سلطان مصطفی اکا عہد سلطنت آیا - کہتے ہین کہ اوسوقت تک خاندان عثمانیہ مین حق جانشینی باپ سے بیٹے ہی کو ملا کرتا تھا اور یہہ عادت خاندان چنگیز خان کی تھی جو سلاطین عثمانیہ نے اختیار کی تھی پس جو کوئی اولاد عثمان سے وارث تخت و تاج ہوتا تو اپنے بھائیون کو قتل کرواتا اسی لئے چچا اور بھتیجون مین فساد ہونے نپاتا مگر سلطان احمد خان اول نے جو اپنے بھائی شہزادہ مراد کی جان بخشی کی تھی تو اوسکی فرزند کلان شاہزادۂ عثمان کو تخت و تاج سے حاصل محرومی تھی اب سنئے کہ سلطان مصطفی نے دیوانگی کے باعث اہتمام و انتظام سلطنت بخوبی نکیا تو وزرا و ارکین سلطنت نے اوسے معزول کر دیا -

فصل ہفدہم دربیان سلطنت سلطان عثمان خان ثانی

کہتے ہین کہ جب دیوانیون نے مصطفی کو معزول و مایوس کیا سلطان عثمان خان ثانی نے چودہ سال کی عمر مین سنہ ۱۰۲۷ ہجری مین حسب صوابدید وزرا تخت سلطنت پر جلوس کیا اس سلطان کے عہد سلطنت مین ترکون نے کئی دفعہ شکست کھائی اور بعد ایک صلحنامہ جو تھہر ا جنگ ایران موقوف ہوئی ربیع الاول ۲۹ سنہ ۱۰۲۹ ہجری کی اٹھائیسوین مطابق سنہ ۱۶۲۰ عیسوی قسطنطنیہ مین آسمان پر ایک ستارہ بشکل شمشیر نمودار ہو ابعد غروب آفتاب ایکماہ کامل تک نظر آتا تھا بڑی روشنی کے ساتھ جانب مغرب چلا جاتا تھا منجمین نے بعد تحقیق بسیار بالاتفاق کہا کہ اس سے سلطنت عثمانیہ کو



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

فصل شانزدہم دربیان سلطنت سلطان مصطفی خان ابن محمد خان

رباعی دروازۂ دنیا جو کھلا رہتا ہی ؛ گویا یہہ مقام آنے جانیکا ہی ؛ سلطان ہو یا فقیر دونوں کو شریف ؛ جز آمد و رفت اِس سے حاصل کیا ہی ؛ دیکھیے سلطان احمد خان اول نے جب دنیا سے کوچ فرمایا تو سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین اونکے چھوٹے بھائی سلطان مصطفی اکا عہد سلطنت آیا - کہتے ہین کہ اوسوقت تک خاندان عثمانیہ مین حق جانشینی باپ سے بیٹے ہی کو ملا کرتا تھا اور یہہ عادت خاندان چنگیز خان کی تھی جو سلاطین عثمانیہ نے اختیار کی تھی پس جو کوئی اولاد عثمان سے وارث تخت و تاج ہوتا تو اپنے بھائیون کو قتل کرواتا اسی لئے چچا اور بھتیجون مین فساد ہونے نپاتا مگر سلطان احمد خان اول نے جو اپنے بھائی شہزادہ مراد کی جان بخشی کی تھی تو اوسکی فرزند کلان شاہزادۂ عثمان کو تخت و تاج سے حاصل محرومی تھی اب سنئے کہ سلطان مصطفی سے دیوانگی کے باعث اہتمام و انتظام سلطنت بخوبی نہو سکا تو وزرا و ارکین سلطنت نے اوسے معزول کر دیا -

فصل ہفدہم دربیان سلطنت سلطان عثمان خان ثانی

کہتے ہین کہ جب یوانین نے مصطفی کو معزول و مایوس کیا سلطان عثمان خان ثانی نے چودہ سال کی عمر مین سنہ ۱۰۲۷ ہجری مین ... ابد وراثت سلطنت پر جلوس کیا اس سلطان کے عہد سلطنت مین ترکون نے کئی دفعہ شکست کھائی اور بعد ایک صلحنامہ جو شہر اجنگ یاران موقوف ہوئی ربیع الاول سنہ ۱۰۲۹ ہجری کی ابتدا مین مطابق سنہ ۱۶۲۰ عیسوی قسطنطنیہ مین آسمان پر ایک ستارہ بشکل شمشیر نمودار ہوا بعد غروب آفتاب ایکماہ کامل تک نظر آتا تھا اور اوسکی روشنی کے ساتھ جانب مغرب چلا جاتا تھا منجمین نے بعد تحقیق بسیار بالاتفاق کہا کہ اس سے سلطنت عثمانیہ کو

ترقی حاصل ہو گی وشمنو نپر فتح و نصرت کامل ہو گی الغرض سنہ ۱۰۳۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۱ عیسوی مین سلطان
عثمان نے معہ فوج جرار ملک پولنڈ پر یورش کی شہر قوطن کو مسخر کیا خان تاتاریان کو معہ چند افواج ترکی
ملک مذکور کے حصۂ اندرونی کے تباہ و تاراج کرنے کے لئے روانہ کر دیا اور آپ دشمن کی فوجون کو چار
طرف سے گھیرا اور یون تنگ کیا کہ آخر انہون نے صلح کی درخواست کی سلطان نے اوسکو منظور فرمایا اور ایک
صلحنامہ اپنے حسب خواہش ٹھہرایا بعد اوسکے معہ غنیمت و قیدیان جانب قسطنطنیہ روانہ ہوا اور دوسرے
سال سنہ ۱۰۳۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۲ عیسوی کے ایام بہار مین عازم سفر مکہ معظمہ ہونیکی شہرت دی اور غرض اس سے
یہہ کہ شہر دمشق کو پہنچکر وزیر اعظم دلاور پاشا کے ذریعے جب اقوام کرد وغیرہ کی فوج جمع زیادہ ہو تو بعد تربیت
قواعد جنگی قسطنطنیہ کو واپس آکر فوج جان نثار یعنے باڈیگارڈ کے (جسنے سلطان و رعایا کو ظلم و بیداد
سے تنگ کر رکھا تھا) نیست و نابود کر دینے پر آمادہ ہو سر تامس رو سفیر مملکت انگلنڈ نے جو اون دنون دار السلطنت
ترک مین مقیم تھا اپنے کسی مراسلہ مین لکھا ہی کہ اگر تجویز سلطان عثمان وقوع مین آتی تو ریاست ترک مین ہرگز
کاستگی ہونے پاتی کہتے ہین کہ جب یہہ خبر شدہ شدہ فوج جان نثار کے گوش زد ہوی تو اوسنے سلطان
کو حج کعبۃ اللہ سے روکا آخر یہہ نقشا ہوا کہ سلطان تن تنہا ہوا بے مونس و یار جلو مین کوئی پیادہ نہ سوار گویا
دام مصیبت کا صید ہوا بہ ترغیب داؤد پاشا باغیون کے دست برد سے مجلس ہفت منارہ مین قید ہوا ادہر
مصطفا مجنون نے قید سے ہائی پائی بار ثانی سلطنت عثمانیہ ہاتھ آئی داؤد پاشا سے مذکور وزیر ہوا اور اوسی
ظالم کے ہاتھون مجلس مین عثمان خان ثانی تہ شمشیر ہوا سلطان مصطفی بدستور سابق ملک رانی سے عاری رہا



یہہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطانی روم سے لی گئی ہے

انتظام و اہتمام سلطنت مین مادر سلطان موصوف کا حکم جاری رہا پھر خیال فتنہ و فساد خاطر نشین خاص و عام ہوا سپاہ نے بدلکر مصطفی کو معزول کیا شاہزادہ مراد پسر سلطان عثمان اوسکا قائم مقام ہوا۔

فصل ہجدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی مراد خان رابع

بامرادی کا قیل و قال ہی مقام شش و پنج نہین ضرور سن لو کہ سلطان مراد خان رابع کا حال ہی دیکھئے کہ پہلے یہہ پادشاہ عالیجاہ سنہ ۱۰۲۱ ہجری مین ملک ہستی کا اورنگ نشین ہوا اور بعد عزل مصطفی ذیقعدہ سنہ ۱۰۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۲ عیسوی مین سلطنت عثمانیہ کا وارث تاج و نگین ہوا ابازی پاشاے ارض روم نے جو عہد سلطنت سلطان مصطفی مین برملا روگردان ہوکر ایشیاے ترک کی صوبون کی تباہ و تاراجی پر کمر باندہی تھی عہد حکومت سلطان مراد مین بھی قدم جادہ اعتدال سے بڑہایا سلطان مراد نے اپنی تخت نشینی کے دوسرے سال چرکیس محمد پاشا نامی وزیر کو مع فوج جرار باغیون کی تنبیہ و سیاست کے لئے اقلیم ایشیا کو بھجوایا ابازی پاشا مقابلہ وزیر موصوف سے سخت ناچار ہوا شکست فاش کھائی اور جانب ارض روم فرار ہوا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ سلطان نے حافظ علی پاشا و حاکم دیار بیکر کو مع فوج جرار روانہ ایشیا فرمایا اور مطلب اس سے یہہ کہ دشمنون سے لڑائی کرین ایشیائی افواج سے متفق ہوکر بغداد پر چڑہائی کرین پاشاے مذکور نے حسب الحکم سلطانی پانچ مہینے تک شہر مذکور پر محاصرہ کیا مگر نقصان عظیم کے ساتھ قصد واپس ہونیکا کیا جب شہر حلب مین داخل ہوا سلطان نے اوسکو معزول کیا اور عہدہ وزارت خلیل پاشا کو دیا مگر اوس سے بھی کچھ بات نہ بنائی جب ایرانیون سے لڑنے کو متصل ارض روم پہنچا تو ابازی پاشاے مفرور باغی نے یہہ جانا کہ شاید ترکون نے بحیلہ جنگ ایران اپنی ہی سزا



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

انتظام و اہتمام سلطنت مین مادر سلطان موصوف کا حکم جاری رہا پھر خیال فتنہ و فساد خاطر نشین خاص و عام ہوا سپاہ نے بدلکر مصطفی کو معزول کیا شاہزادہ مراد پسر سلطان عثمان اوسکا قائم مقام ہوا۔

فصل ہجدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی مراد خان رابع

بامرادی کا قبل و قال ہی مقام شش و پنج نہین ضرور سن لو کہ سلطان مراد خان رابع کا حال ہی دیکھ لو کہ پہلے بادشاہ عالیجاہ سنہ ١٠٢١ ہجری مین ملک ہستی کا اورنگ نشین ہوا اور بعد عزل مصطفی ذیقعدہ سنہ ١٠٣٢ ہجری مطابق سنہ ١٦٢٢ عیسوی مین سلطنت عثمانیہ کا وارث تاج و نگین ہوا اباذی پاشاے ارض روم نے جو عہد سلطنت سلطان مصطفی مین برملا رو گردان ہو کر ایشیاے ترک کی صوبون کی تباہ و تاراجی پر کمر باندہی تہی عہد حکومت سلطان مراد مین بہی قدم جادہ اعتدال سے بڑہایا سلطان مراد نے اپنی تخت نشینی کے دوسرے سال حرکبیر محمد پاشا نامی وزیر کو مع فوج جرار باغیون کی تنبیہ و سیاست کے لئے اقلیم ایشیا کو بہجوایا اباذی پاشا مقابلہ وزیر موصوف سے سخت ناچار ہوا شکست فاش کہائی اور جانب ارض روم فرار ہوا یہہ تو ہوا اب سننے کہ سلطان نے حافظ علی پاشا و حاکم دیار بکر کو مع فوج جرار روانہ ایشیا فرمایا اور مطلب اس سے یہہ کہ دشمنون سے لڑائی کرین ایشیائی افواج سے متفق ہو کر بغداد پر چڑہائی کرین پاشاے مذکور نے حسب الحکم سلطانی پانچ مہینے تک شہر مذکور پر محاصرہ کیا مگر نقصان عظیم کے ساتھ قصد واپس ہونیکا کیا جب شہر حلب مین داخل ہوا سلطان نے اوسکو معزول کیا اور عہدہ وزارت خلیل پاشا کو دیا مگر اوس سے بہی کچہہ بات نہ بنائی جب ایرانیون سے لڑنے کو متصل ارض روم پہنچا تو اباذی پاشاے مغرور باغی سے یہہ جانا کہ شاید ترکون نے بحیلہ جنگ ایران اپنی ہی سرا

رسائی کا عزم کیا ہی غرض یہہ سوچکر اوسنے قصد ارض روم کیا ذخیرۂ جنگی فراہم کرلیا خلیل پاشانے اوسکی واپسی
پر فرار ہونیکا گمان کیا عزم ایران سے دست بردار ہوا متوجہ ارض روم مع فوج جرار ہوا جب وہان پہنچا شہر
پر محاصرہ کیا ابازی مذکور نے بھی پہلے محافظت شہر مین بڑی جوانمردی کی اور پھر ایک فوج چیدہ کے ساتھ
ترکون پر حملہ کیا محافظین لشکر عثمانی کو مارا سارے ترکی فرار ہوے مدعی کا بخت جاگا خلیل پاشا بھی معہ ہمراہیان بڑی
مشقت سے اپنی جان بچاکر بھاگا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی پاشاے مذکور کو نظر انداز کیا خسرو پاشا کو
عہدۂ وزارت سے سرفراز کیا اور حکم یہہ دیا کہ دیار بیکر مین جاے موسم بہار مین ابازی پر حملہ کرکے آتش فتنہ
کو بجھائی خسرو پاشا نہایت خبرداری وہشیاری سے شہر ارض روم پر حملہ آور ہوا اور یون گولہ رانی کی کہ دیوار
حصار شہر مین کچھہ حال نرہا دشمنون کو تنگ کیا باشندگان شہر نے معہ ابازی مذکور پانچ روز کے محاصرے
کے بعد اپنے شہر کو ترکون کے تحویل کردیا خسرو پاشانے باغیون کو قید کرکے جانب قسطنطنیہ بھجوایا سلطان
مراد نے اوس سردار باغی کی جان بخشی کی اور حکومت صوبۂ باسنیا سے سرفراز فرمایا شرط یہہ کہ آیندہ کسی
طرح کی خطا بالکل ہنو دشمنان عثمانی پر شمشیر کے علم کرنے مین ذرا تامل ہنو سنہ ۱۰۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۹ عیسوی
مین خسرو پاشا حسب الحکم سلطانی مع فوج جرار عازم بغداد ہوا پہلے شہر موصول کو پہنچا اور وہین موسم
بارش گزار کر موسم بہار مین صوبہ عراق عرب مین جہان زین الخان زیر فرمان والی ایران حکمران تھا داخل ہوا کئی قلعون
کو مسخر کرلیا اور جو قابل تصرف نہ تھے اونکو تباہ و تاراج کردیا مطلب یہہ کہ دشمن مبتلاے گزند ہو شہر بغداد کو کمک
پہنچنے کی راہ بند ہو وہانسے جو بڑہا اکتالیس روز تک بغداد پر محاصرہ کیا آخر نقصان عظیم کے ساتھہ محاصرہ اٹھادیا

کہتے ہین کہ اُندنون سرحد ایران پر ایک تازہ ہنگامہ برپا ہوا تھا یعنے الیاس پاشا نے جسکو سلطان نے بجاے
اباظی پاشا ارض روم کا حاکم مقرر کیا تھا بسبب سازش سپاہ وسکنہ شہر اپنے خداوند سے روگردانی
کی سنہ ۱۰۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۳۱ عیسوی مین کوچک محمد پاشا سپہ سالار عثمانی نے اوسکو گرفتار کرکے قسطنطنیہ
کو بھجوایا سلطان نے بنابر عبرت سر بازار اوسکو قتل کرایا اب دیکھئے کہ فوج اسلام کا ان خانہ جنگیون مین حوصلہ جو
گھٹا رستم خان سردار ایران نے سلطنت عثمانیہ پر یورش کی غلبہ حصول ہوا اپنے متصل کے ملک کو تباہ وتاراج
کرکے محاصرہ شہروان مین مشغول ہوا فوج ترکی اقلیم ایشیا جب مقابلۂ غنیم سے عاجز آئے تو سلطان مراد خان
نے اس خبر کے سنتے ہی فوج ترکی یورپ بسرکردگی صوبہ دار رومیلی بطور اعانت بھجوائی صوبہ دار نے
شہروان پر ایرانیون کو شکست فاش دی اور پھر سلطان مراد نے اوریانوپل مین فراہمی افواج کا حکم دیا
جب فوجین جمع ہو چکین تو اونکو زیر فرمان مرتضیٰ پاشا وسپہ سالار رومیلی ملک پولنڈ کے تاراج کو دینے
کو روانہ کیا سپہ سالاران مذکور نے بعد عبور دریائے ڈانیوب متصل شہر گرجیو خیمہ بپا کیا اور منتظر حکم سلطانی
رہے سفیران ملک مذکور نے حاضر ہوکر صلح کی درخواست کی مرتضیٰ پاشا نے اس امر دشوار مین دخل نہ دیا
سفیران مذکور کو دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا سلطان نے اونکی الحاح وزاری پر رحم فرماکر بموجب اپنی خواہش کے
فیمابین سلطنت علیہ واہالیان پولنڈ ایک صلحنامہ ٹھہرایا چونکہ سلطان مذکور کو ہمیشہ جنگ ایران کا خیال تھا
شہر عظیم الشان بغداد کو ایرانیون سے چھین لینے اور اپنی ریاست کو ترقی دینے کے فکر مین متردد کمال تھا مع
فوج جرار بذات خود عازم بغداد ہوا اثنائے راہ مین شہر روان پر جسکو ایرانیون نے مسخر کیا تھا محاصرہ کیا

آٹھ ہی روز کے عرصے مین بڑی جوانمردی سے چھین لیا حاکم شہر کو گرفتار کیا او قسطنطنیہ کو بھیجدیا آپ چندے
شہر تبریز ہی مین مقیم رہا قلعجات متصل تبریز کی مرمت فرمائی اور پھر کچھ فوج ترکی کو بنابر حفاظت شہر متعین
فرمایا اور آپ قسطنطنیہ کو واپس آیا ایرانیون نے بمجرد واپسی سلطان قلعہ وان کا محاصرہ کیا ترکون نے بھی
چار مہینے تک بڑی جوانمردی سے اونکا مقابلہ کیا مگر جب اباظی پاشا حاکم شہر مذکور کی قضا آئی
تو ترکی پسپا ہو گئے ایرانیون نے شہروان پر فتح پائی جب یہہ خبر گوشگزار سلطان ہوئی تو وزیر محمد جو حفاظت
سرحد پر متعین تھا معزول ہوا بہرام پاشا اوسکے قائم مقامی کو منظور ومقبول ہوا پہلے سلطان نے بہرام مذکور
کو مع چند افواج بھجوایا اور دوسرے سال خود ہی مع لشکر جرار جانب بغداد کوچ کا نقارہ بجوایا سنہ ۱۰۴۷ھ
مطابق سنہ ۱۶۳۸ عیسوی مین اعلام عثمانی روبروے بغداد نصب ہو گئے ترکون نے محاصرہ شروع کیا
فصیل قلعہ نہایت مستحکم تھی اور تیس ۳۰ ہزار کی فوج ایرانی محافظت شہر کو فراہم تھی ادہر سے ترکون نے حملہ
کیا اُدہر سے ایرانیون نے مقابلہ کیا آخر جب اہل قلعہ نے خروج کیا تو ایک دیو صورت ایرانی نے ایک جوانمرد
ترکی سے لڑنیکی درخواست کی بمجرد درخواست خود سلطان مقابلہ دشمن کو روبرو ہو گیا کچھ وقت باہم لڑائی
رہی آخر شمشیر آبدار سلطانی نے ایک ہی ضرب مین اوس ایک کو دو کیا سر پر جو آئی تو چاہ زنخدان تک کی
خبر لی گویا اس کنوین کو عوض آب خون سے بھر دیا اس اثنا مین گولہ اندازان ترکی نے دیوار حصار قلعہ کو توڑا
فوج عثمانی جوق جوق براہ نقب داخل ہو گئی قلعۂ مذکور ہاتھ آیا سلطان نے حکم قتل عام فرمایا تیس ہزار ایرانی
مارے گئے بعد ترمیم دیوار قلعہ سلطان نے ایکہزار دو سو عثمانیون کو ایک سپہ سالار شجیع کے تحت فرمان حفاظت بغداد

کے لئے چھوڑ دیا اور آپ امورات ملکی صوبۂ عراق کا بندوبست فرما کر عزم واپسی قسطنطنیہ کیا ایک مورخ
ترکی کے چشمدیدہ بات ہی کہ سلطان جب داخل قسطنطنیہ ہوا تو اوسکا یہہ حال اور یہہ انداز تھا کہ زرہ
فولادی در بر چیتے کا چمڑا دوش پر عمدہ گھوڑے پر سوار تین کلغیان زیب دستار فتح و نصرت کا دم بھرتا دائین
بائین نظر کرتا سات عربی گھوڑے باساز و یراق ساتھ ساتھ تک و دو مین بائیس ایرانی سردار قیدیون
کے مانند جلو مین آواز کوس فتح بلند آسمانیون تک اس تماشے کے آرزومند ہر ایک کی زبان پر بارک اللہ
کی صدا بالاخانون سے لوگ چلاتے تھے ہردم سر جھکا جھکا کر یہہ سناتے تھے کہ ای فتحمند آنا تیرا مبارک
ہو تیرا خنجر ہمیشہ دشمنونکا عاشق تارک ہو الحاصل جب سلطان اس کروفر کے ساتھ شہر مین داخل ہوا
سلامی کی توپین سر ہوین اہل شہر کو جوش عشرت کامل ہوا۔ لیجئے بعد واپسی سلطان صوبۂ البینیہ اور اوسکے
متصل کے صوبونمین ہنگامہ برپا ہوا سلطان فتحمند پھر متوجہ تیاری جنگ کا ہوا اس اثنا مین مزاج سلطان علیل
ہوا شدت تپ نے پیچھا نچھوڑا پندرہ روز کے عرصے مین ماہ شوال سنہ ۱۰۴۹ ہجری کی پندرہوین مطابق
فیروری سنہ ۱۶۴۰ عیسوی کی نوین کو اقامت دار فانی سے منہہ موڑا سترہ سال تک تخت سلطنت پر رونق افزائی
کی اٹھائیس سال کی عمر مین ہمدم قضا ہوا زیب بخش قلمرو بقا ہوا کہتے ہین کہ یہہ سلطان خوش مزاج سیر دوست
فن سپاہگری مین چست تھا تیر اندازی مین سارے ترکون سے اوسکا نشانہ درست تھا گھوڑے کی سواری مین یکتا
گرز رانی مین بے ہمتا تیز قدمی مین ہمدم صبا تھا امورات مملکت مین یون مستقل کہ جس کام کو ابتدا کرتا اوسکو
انجام تک پہنچاتا تھا۔

فصل نوزدہم دربیان سلطنت سلطان ابراہیم خان

صفحۂ قرطاس گویا خوان خلیل ہی کہ اسمین ذکر سلطنت سلطان ابراہیم بالتفصیل ہی کہتے ہین کہ یہہ شمع شبستان کشور
کشاہی جسنے سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین شبستان وجود کو روشن کیا تھا سنہ ۱۰۴۹ ہجری مین اپنے بھائی سلطان مراد خان
کا قائم مقام ہوا خلعت و ہمت مین بے مثل انام ہوا لکھا ہی کہ سلطان مراد خان نے وقت انتقال قتل ابراہیم
کا حکم دیا اس غرض سے کہ بعد اپنے سلاح دار پاشا جانشین ہو مگر وزرا نے حکم سلطانی نہ مانا ابراہیم ہی
کو مستحق سلطنت عثمانیہ جانا مگر سنانے کو سلطان مراد سے کہدیا کہ ابراہیم خان وجود سے دست بردا شتہ
ہوگیا جلادان نمرود وش کے ہاتھون اوسکا قصہ فیصلہ ہوگیا مگر جب قضا نے مراد کو امور سلطنت سے ناامید کیا
وزرا نے خبر رسانی رحلت مراد کے لئے قصد ابراہیم بحال شاد کیا اوسنے بمجرد آمد آمد وزرا و ارکین دروازہ مجلس
کو جس مین یہہ بند تھا بند کر لیا مارے خوف کے کسیکو اندر آنے ندیا ہر چند وزرا نے سمجھایا مگر نہ مانا جب لاش
سلطان مراد ارکین سلطنت نے دکھائی دروازۂ دل کی طرح در مجلس کھولا سریر سلطنت پر رونق افروزی فرمائی
بعد تسلط غارتگران دریائی یعنے قوم قزاق ساکن بحر اسود کو بھگایا جہازون کی آمد و رفت کی راہ کے امن دینے
پر خیال ابراہیم آیا اسلئے ایک بڑی جمعیت ترکون کی فراہم کی قوم مذکور پر روانہ کیا جمعیت مذکور نے شہر آساک
پر محاصرہ کرکے بعد کئی حملون کے مسخر کر لیا سارے اہل قلعہ قتل ہوے جزائر بحر روم پر عثمانیون کا قبضہ ہوا مگر جزیرۂ
کرینڈیہ جو غارتگرون کا مامن و ملجا تھا دست برد عثمانیان سے مستثنی ہوا۔ مورخین نے لکھا ہی کہ جزیرۂ مذکور طول
مین دو سو میل اور عرض مین ساٹھ میل کا ہی بغایت دلکشا نہایت پرفضا واقعی عجیب سرسبز و شاداب سرزمین

ہی گویا دنیا ہی مین انسانون کے لئے بہشت برین ہی معدن وسعت وفسحت ہر قسم کا اناج بکثرت زرہ زرہ سے
قدرت قادر بیچون ہویدا ہر گل و بوتے سے حسن صنعت صانع پیدا سرسبزی زمین کا وہ عالم کہ آہوے شوخ چشم
پھرنے چرنے مین ہیانکے چرندون سے سازش کی تھی اور فضا کا وہ حال کہ طائر زرین بال ماہ نے بنا بر پرواز
اس سرزمین کے پرندون سے موافقت کر لی تھی جڑا اور بوتی چرندو پرندکو غذا حضرت انسان کے لئے دوا علی
الخصوص وہان کی افتیمون بقول اطبائے پیشین نہایت خوب اور بدرجہ مفید و مرغوب درندے عنقا تھے
گزندے ناپیدا تھے گویا یہہ جزیرہ سراسر نوش بلا نیش تھا ہر ایک کمال و فن کی ممتازی کا مقدمہ اہل
جزیرہ کے درپیش تھا۔ اب سُنئے کہ یہہ جزیرہ اہالیان وینس کے علاقے مین تھا مگر ترکی جہازون کے غارت
ہونیکی فریاد جو آئی تو عثمانیون نے جانب تسخیر جزیرۂ مذکور توجہ فرمائی کہتے ہین کہ چند لوگون نے بذریعہ جہاز
مکۂ معظمہ و مصر کا عزم کیا تھا جب جہاز متصل جزیرہ مذکور پہنچا تو غارتگران جزیرہ کے چھے جہازون نے اون
بیچارون کو گھیر لیا تھا آخر مسافر قید ہوے راہزنون نے مال و اسباب لوٹا کچھ حاکم جزیرہ کو دیا اور باقی
آپس مین تقسیم کر لیا غرض کہ ایک تنکا اُن کے دست برد سے نہ چھوٹا بنظر اس ظلم و ستم کے سلطان ابراہیم نے
اپنے مشیرون سے بتجویز کی بخلاف اوس صلحنامے کے جو فیمابین سلاطین پیشین و اہالیان آسپین ہوا تھا اون محافظین
غارتگر سے جنگ کرنے کی شہرت دی بعد اوسکے سلطان ابراہیم ایک جہازی بیڑے کے ساتھ جسکا سرگروہ
یوسف پاشا تھا اور مع فوج جرار بزیر فرمان موسی پاشا و مراد آغا بھی جانب جزیرۂ مذکور روانہ ہوا ربیع الآخر
۱۰۵۵ سنہ ہجری کی بیسوین مطابق ۱۶۴۵ سنہ عیسوی کو منزل مقصود پر پہنچا دوسرے روز ترکون نے خشکی پر اُتر کے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ہی گویا دنیا ہی مین انسانون کے لیے بہشت برین ہی معدن وسعت و فسحت ہر قسم کا اناج بکثرت زرہ زرہ سے
قدرت قادر بیچون ہویدا ہر گل و بوتے سے حسن صنعت صانع بیہا سر سبزی زمین کا وہ عالم کہ آہوے شوخ چشم
ٹھہرنے چرنے مین بہانگے چرندون سے سازش کی تہی اور فضا کا وہ حال کہ طائر زرین بال ماہ نے بنا بر پرواز
اس سرزمین کے پرندون سے موافقت کر لی تہی جڑا و بوتی چرند و پرند کو غذا حضرت انسان کے لئے وہ اعلی
الخصوص وہان کی قیمون بقول اطبا کے بیشین نہایت خوب اور بدرجہ بغید و مرغوب درندے عنقا تہے
گزندے ناپیدا تہے گویا یہہ جزیرہ سراسر نوش بلا نیش تہا ہر ایک کمال و فن کی ممتازی کا مقدمہ اہل
جزیرہ کے درپیش تہا۔ اب سنئے کہ یہہ جزیرہ اہالیان وینس کے علاقے مین تہا غارتگرون کی جہازون کے غارت
ہونیکی فریاد جو آئی تو عثمانیون نے جانب تسخیر جزیرۂ مذکور توجہ فرمائی کہتے ہین ایکبار لوگون نے بقصد حج بذریعہ جہاز
مکۂ معظمہ و مصر کا عزم کیا تہا جب جہاز متصل جزیرہ مذکور پہنچا تو غارتگران جزیرہ کے چہے جہازون نے ان
بیچارون کو گہیر لیا تہا آخر مسافر قید ہوے راہزنون نے مال و اسباب ان کا حاکم جزیرہ کو دیا اور باقی
آپس مین تقسیم کر لیا غرض کہ ایک تنکا ان کے دست برد سے نہ چہوٹا بنظر اس ظلم و ستم کے سلطان ابراہیم نے
اپنے مشیرون سے بتجویز کی بخلاف اس مصلحت کے جو فیما بین سلاطین پیشین و اہالیان وینس ہوا تہا اون [illegible]
غارتگر سے جنگ کرنے کی شہرت دی بعد ازان سلطان ابراہیم ایک جہازی بیڑے کے ساتہ جسکا سرکردہ
یوسف پاشا تہا اور مع فوج جرار جزیرہ فرمان موسی پاشا و مراد آغا تہی جانب جزیرۂ مذکور روانہ ہوا ربیع الآخر
۱۰۵۵ سنہ ہجری کی بیسوین مطابق ۱۶۴۵ سنہ عیسوی کو منزل مقصود پر پہنچا دوسرے روز ترکون نے خشکی پر اترے

چوتّن روز تک قلعۂ حانیہ کو گھیر لیا اہل قلعہ نے بہ مجبوری قلعہ کو تحویل لشکر اسلام کر دیا سلطان نے حکم مرمت
دیوار قلعہ فرمایا اور ایک حصہ فوج کو محافظت قلعہ پر متعین کر کے قسطنطنیہ کو واپس آیا بعد اوسکے حسین پاشا
مع فوج جدید حسب الحکم سلطانی داخل جزیرہ مذکور ہوا سوائے شہر کیانڈیا کے تمام جزیرے پر قابض و متصرف
ہو فور ہوا جب سلطان ابراہیم نے تیاری تسخیر شہر کیانڈیا کا خیال فرمایا تو رجب سنہ ۱۰۵۸ ہجری کی اٹھارہوین
مطابق سنہ ۱۶۴۸ عیسوی کو پیام قضا آیا اوس سلطان کے نو فرزند تھے یعنے سلیم[1] و عثمان[2] و محمد[3] و احمد[4] و سلیمان[5] و مراد[6]
و جہانگیر[7] و آرخان[8] و بایزید[9] ازینجملہ محمد و سلیمان و احمد یکی بعد دیگرے حکمرانی سلطنت عثمانیہ سے بہرہ مند تھے

فصل بستم در بیان سلطنت سلطان الغازی محمد خان رابع

بعد رحلت سلطان ابراہیم وزرا و ارکین سلطنت نے سنہ ۱۰۵۸ ہجری مین اوسکے فرزند محمد کو جو اوسوقت سات
سال کا تھا تخت نشین کیا اس کم سنی مین سلطان محمد نے ایسی چند حرکتین کین جس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ فتنہ
قیامت ہوگا مدبر و عاقل بدرجۂ غایت ہوگا جس سے سلطنت عثمانیہ کو ترقی ہوگی اور ترکون کو نہایت
کامیابی ہوگی خزانۂ عثمانیہ جسکو سلطان ابراہیم نے اپنی عیش و عشرت مین خالی کر دیا تھا اسکے عہد مین باہتمام وزیر محمد پاشا
معمور ہوا فتنہ و فساد اندرونی بھی بالکل دور ہوا سلطان مذکور نے اپنی ہی نانی کو جو شریک فتنہ تھی پھانسی دی باقی
شریرون کو قتل کیا ٹنی ڈاس اور لمنا کس کو اہالیان وینس سے چھین لیا حاکم حلب نے سلطان سے روگردانی
جو کی تو مع رفقا اسیر ہوا اور پھر ساتھیون کے ساتھ تہ شمشیر ہوا سنہ ۱۰۷۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۹ عیسوی مین عثمانیون
نے جنگ ہنگری پر کمر باندھی علی پاشا سرگروہ افواج ترک نے واراڈین کو مسخر کر لیا سنہ ۱۰۷۴ ہجری مین



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

وزیر فاضل احمد نے شہر وِیوَار پر فتح پائی صوبۂ ترانسلوینیا پر چڑہائی کی ٹھہرائی میکائیل کو وہان کا حاکم مقرر کرکے سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار بنایا شہنشاہ جرمنی نے عثمانیون کی اس فتح و نصرت سے گھبراکر اپنے سفیرون کو وزیر کے پاس بھجوایا تا فیمابین اپنے اور سلطنت علیہ کے صلحنامہ ٹھہر جائے اور اس شرط سے کہ جن مقامون کو ترکون نے مسخر کرلیاہی وہ اُنہین کے قبضۂ اقتدار مین ہین وزیر موصوف مع سفیر جرمنی دربار سلطانی کو آیا سفیر مذکور نے پہلے پیشگاہ سلطانی مین جبہہ سائی کی اور نہایت عجز و انکسار سے بیس سال کے وعدہ پر صلح چاہی تو سلطان نے حسب دلخواہ عہدنامہ ٹھہرایا جب یہہ ہوچکا جنگ جزیرہ کریدکے تازہ کرنے پرمایل ہوا شہر کیانڈیا کو بھی بذریعہ وزیر فاضل احمد فتح کرنیکا خیال کامل ہوا شیخ اسلام و وزرا و سپہ سالارون سے فرمایا کہ اگر تم سب اتفاق کرتے ہو تو یقین ہی کہ عثمانیون کو دشمن پر بہت جلد غلبہ ہوگا آخرالامر سبھون نے بالاتفاق تائید مہم مذکور کا اقرار کیا وزیر مذکور نے بسرعت تمام مخزنون کے معاینہ کرنے اور ذخیرہ خانون کو موقع پر تیار کرکے رسد پہنچانے مین اصرار کیا جب فوجین جمع ہوگئین تو موسم بہار مین جزیرۂ کرید پر پہنچا تزمیز پر عثمانی فوجین اُتار دین وہانسے بندر حانیہ مین داخل ہوا اسمین موسم بارش جو آیا تو وزیر موصوف نے چندے وہین توقف کیا اور پھر کچھہ اسباب ضروری جمع کرلیا وہان سے قدم بڑہایا متصل کیانڈیا قریہ خالوخار کو پہنچکر لشکر کو ایک میدان وسیع مین اُتارا دوسرے روز صف آرائی افواج ترک کا حکم فرمایا غرض اس سے یہہ کہ دشمن کثرت فوج سے گھبرائی بے دہڑک مقابلے کو نہ آئے تیسرے دن سب سرداروں کو جمع کیا اور بنا بر شہر مذکور مشورت کی الحاصل



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

وزیر فاضل احمد نے شہر ویوآر پر فتح پائی صوبۂ ترانسلوینیا پر چڑھائی کی ٹھہرائی میکائیل کو وہان

کا حاکم مقرر کرکے سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار بنایا شہنشاہ جرمنی نے عثمانیون کی اس فتح و
نصرت سے گھبراکر اپنے سفیرون کو وزیر کے پاس بھجوایا تا فیما بین اپنے اور سلطنت علیہ کے صلحنامہ ٹھہر جائے
اور اس شرط سے کہ جن مقامون کو ترکون نے مسخر کرلیا ہی وہ اُنہین کے قبضۂ اقتدار مین رہین وزیر
موصوف مع سفیر جرمنی دربار سلطانی کو آیا سفیر مذکور نے پہلے پیشگاہ سلطانی مین جبہہ سائی کی اور
نہایت عجز وانکسار سے بیس سال کے وعدہ پر صلح چاہی تو سلطان نے حسب دلخواہ عہدنامہ ٹھہرایا جب
یہہ ہوچکا جنگ جزیرہ کریدکے تازہ کرنے پر مایل ہوا شہر کیانڈیا کو بھی بذریعہ وزیر فاضل احمد فتح کرنیکا
خیال کامل ہوا شیخ اسلام و وزرا و سپہ سالارون سے فرمایا کہ اگر تم سب اتفاق کروگے تو یقین ہی کہ عثمانیون
کو دشمن پر بہت جلد غلبہ ہوگا آخرالامر سبہون نے بالاتفاق تائید مہم مذکور کا اقرار کیا وزیر مذکور نے بسرعت
تمام فوجون کے معاینہ کرنے اور ذخیرہ خانون کو موقع پر تیار کرکے رسد پہنچانے مین اصرار کیا جب فوجین
جمع ہوگئین تو موسم بہار مین جزیرۂ کرید پر پہنچا ترمیز پر عثمانی فوجین اُتار دین ہانسے بندر جانیہ مین داخل
ہوا اسمین موسم بارش جو آیا تو وزیر موصوف نے چند سے وہین توقف کیا اور پھر کچھ اسباب ضروری
جمع کرلیا وہان سے قدم بڑہایا متصل کیانڈیا قریہ غار کو پہنچکر لشکر کو ایک میدان وسیع مین اُتارا
دوسرے روز صف آرائی افواج ترک کا حکم دیا غرض اس سے یہہ کہ دشمن کثرت فوج سے گھبرائی
بے دہڑک مقابلے کو نہ آئے مگر دن سب سردارون کو جمع کیا اور بنا بر شہر مذکور مشورت کی الحاصل

بعد بہت رد و قدح کے برج سرخ قلعہ کو نقب زنی سے ڈہا دینے اور اوسی طرف سے شہر پر حملہ آور ہونیکی
تجویز ٹھہری پھر تو ترکون نے شکست قلعہ و اہتمام محاصرہ پر کمر باندہی بے باکانہ حملہ کیا عیسویون نے بھی ۲۹ انتیس
مہینے تک علی التسلسل خوب مقابلہ کیا فرنچ و اطالیان وینس عیسویون کے مددگار رہے نمونۂ قیامت ہر ایک دن
تھا اور جنگ کا یہہ حال کہ ایک گرہ زمین کو بدون سیکڑون سر کٹانے کے حاصل کرنا ناممکن تھا آخر کار
عیسوی تنگ آگئے حاکم شہر نے چند شروط پر قلعہ کو تحویل عثمانیان کر دینے کا پیام بھیجا وزیر موصوف نے ماہ
جمادی الاول ۱۰۸۰ھ ہجری مطابق ۱۶۶۹ عیسوی مین تسخیر کیا ننڈیا سے شاد ہو کر دیوار قلعہ پر علم عثمانی نصب
کیا عیسائیون کی کلیسا مین داخل ہو کر اذان کا حکم دیا۔ مورخین ترکی کا بیان ہی کہ یہہ شہر جو عجائبات
دنیوی مین آٹھوان گنا جاتا تھا چوبیس سال کے جنگ کے بعد جسمین دو لاکھ سپاہ عثمانی قتل ہوے سلطنت ترک
مین شامل ہوا ممالک عثمانیہ مین داخل ہوا ایک روز کا ذکر ہی کہ سلطان محمد کو خیال شکار جو آیا تو دریا نوبل سے
عزیمت سیر شہر فرمایا عین شکار مین سفیران قوم قزاق نے حضور سلطانی حاضر ہو کر نہایت عاجزی سے اپنے
شہر کو امن دینے کی درخواست کی سلطان نے بعین عنایت قبول فرمائی خلعتون سے سرفراز کیا اور یہہ کہا کہ
غارتگری قصبات قسطنطنیہ سے دست بردار ہو جائین اطاعت سلطنت عثمانیہ سے منہہ نہ پھرائین اور جو تمپر اہالیان
پولنڈ و روس چڑہائی کرینگے تو دلاوران لشکر عثمانی حسب الحکم سلطانی تمہارے دشمنون کی خوب خبر
لینگے جب سفیران مذکور نے باین عنایت سلطانی اپنے ملک کو مراجعت کی تو شاہ پولنڈ نے جسکی یہہ
قوم پہلے رعیت تھی پہلے پہل اپنی فوج کو مقابلہ قوم مذکور پر روانہ کیا اور پھر خود ہی اپنے دوستونکی تائید

سے اونکے ملک مین داخل ہوکر تباہ و تاراج کردیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی اوس عہد شکن شاہ

پولنڈ کو ایک فرمان مدین مضمون بھجوایا کہ فیمابین سلطنت علیہ و ریاست پولنڈ جو صلحنامہ قرار پایا ہی اگر

واقعی ہی تو پھر قوم قزاق پر جو ہمارے سایۂ عاطفت مین آگئی اس یورش کی وجہ کیا ہی چونکہ یہہ امر

خلاف صلحنامہ مذکور ہی اسلئے تجھکو اطلاع دینی ضرور ہی کہ توبموجب شرع شریف کے ہمارا دشمن ہی اور

نتیجہ اس دشمنی کا ہم تجھکو دکھا دینگے مگر تیری کم طاقتی پر ہمین رحم آتا ہی اسلئے یہہ نصیحت کرتے ہین کہ قوم

قزاق کو اپنے دست ظلم سے رہائی دے اور سرحد قوم مذکور سے اپنی فوجون کو پھیر لے اور جو یون نکریگا

تو پچھتائیگا اپنے کئے کی سزا پائیگا - لکھا ہی کہ شاہ پولنڈ نے اقرارات جرمنی کے بھروسے فرمان سلطانی

پر کچھہ خیال نکیا سلطان نے شہرت جنگ دی فوج بھی فراہم ہوگئی خان کریمیہ کو شامل فوج ہونیکا حکم ہوا صفر

سنہ ۱۰۸۳ ہجری کی آٹھوین مطابق سنہ ۱۶۷۲ عیسوی کو ادریانوپل سے روانہ پولنڈ وہ سلطان صف شکن

ہوا دریاے ڈانیوب سے ایک پل چوبین کے ذریعہ متصل شہر ساکچی اوتر کر صوبہ مالدیویا سے ہوتا ہوا

شہر قوطن کے نزدیک ساحل نہر تیر اس پر خیمہ زن ہوا حسب الحکم سلطانی ایک فوج جرار نے نہر مذکور کو عبور

کرکے ایک ہی حملے مین شہر زابق کو مسخر کرلیا اور جب خان کریمیہ سلیم گیری نام مع فوج تاتاری شامل

لشکر سلطانی ہوا تو سلطان نے نہر مذکور پر ایک پل وسیع کی تیاری کا حکم دیا حاکم مالدیویہ نے تعمیل فرمان

سلطانی مین سستی جو کی تو سلطان کو سازش دشمن کا اوسپر گمان ہوا اور جب یہہ گمان سازش مع رشوت

ستانی ثابت ہوچکا اوسکو معزول کیا اور اوسکے سارے خزانون کو ضبط کرلیا مگر اوسکی جان بخشی کی اور

پتیر نامی ایک عیسوی کو مالدیویہ کی حکومت عطا ہوئی الغرض بعد تیاری پل مذکور سلطان نے مع لشکر ترک

نہر تیر اس پار ہوکے شہر کچی نیگ کا قصد فرمایا اور حسب صلاح دید سرداران لشکر اطراف شہر مذکور

خندقین کھود کر حملہ کرنیکا حکم سنایا کہتے ہین کہ حسب الحکم سلطانی دلاوران فوج ترک نے دس روز

تک قلعہ پر گولہ رانی کی دیوارون کو توڑا اور نقبون کے ذریعے فیصلون پر قابض و متصرف ہوگئے اہل

قلعہ نے مقابلہ سے منہہ موڑا حصہ اندرونی قلعہ مین سر چھپایا اور جب وہان بھی پنجہ دلیران ترک سے

رہائی نہ ملی تو تابعدار ہوگئے اور جب اہالیان ترک نے اُنہین آزاد کردیا تو اپنے سردار کے ہمراہ روانہ

پولنڈ چار و ناچار ہوگئے سلطان محمد خان نے ماہ جمادی الاول کی تیسری کو بعد تسخیر شہر مذکور وہانکے

کلیسائے کلان کو مسجد جامع اور دوسرے چھوٹے پرستش گاہون کو مسجدین بناکر دیوار قلعہ کی تعمیر کی شہر

کو زیر فرمان خلیل پاشا چھوڑ دیا اور ایک فوج جرار ترک کو اوسکی حفاظت کے لئے متعین کیا بعد اوسکے

سلطان نے محمد پاشا حاکم حلب اور خان کریمیہ کو معہ چند فوج آزمودہ کار تسخیر شہر لیوپولی کے لئے روانہ

فرمایا اور آپ شہر بکاچ مین خیمہ زن رہا خان مذکور نے شہر لیوپولی پر پہنچکر محاصرہ کیا اور راستے حملے کئے

کہ اہل شہر مجبور و ناچار ہوے اور سخت نادم و پشیمان ہوکر صلح کے خواستگار ہوے ان شرطون پر کہ اڑتالیس شہر

اور صوبۂ کمینک کے قرئے عثمانیون کو دینگے سواے اسکے سالانہ بیس ہزار ڈالر بطور خراج پہنچانے مین

قصور نکرینگے قوم قزاق کو دوست جانی جان لینگے فرمان سلطانی وقتاً فوقتاً مان لینگے سلیم گیری خان نے

یہہ پیغام جو سنا اون سفیرون کو حضور سلطانی مین بھجوایا سلطان نے بموجب شروط مذکورہ ایک صلحنامہ فیمابین

سلطنت عثمانیہ وشاہ پولنڈ ٹھہرا یا جب یہہ ہو چکا سنہ ۱۰۸۳ ہجری مین ادریانوپل کو واپس آیا اسمین یہہ خبر
آئی کہ سردار قوم قزاق دارُوشنکو نامی نے مع جمعیت کثیر حدود مملکت سلطانیہ پر فساد مچایا ہی ساتھ
اوسکے ایک مشیر خاص بادشاہ پولنڈ نے وزیر احمد پاشا کو از روے مراسلہ یہہ پیغام بھجوایا کہ صوبہ داران
ملک پولنڈ نے صلح نامہ سلطنت علیہ وشاہ پولنڈ کو باطل ٹھہرایا ہی اور کہتے ہین کہ بغیر رضامندی اور
خوشنودی ہمارے شاہ پولنڈ نے اطاعت سلطنت عثمانیہ کا اعتراف کیا اسلئے ایکحبہ بھی بطور خراج
پہنچانے مین بدنامی کا اندیشہ ہی اس سے تو مرنا ہی بھلا ہے سلطان کو عیسویون کی دغا وفریب
پر طیش آیا آمادہ انتقام ہوا وزیر موصوف نے درجواب مراسلہ صدر لکھا کہ تم لوگ بڑے مکار و
دغاباز ہو بجا آوری شروط صلح مین انکار کرتے ہو اور جو کام کہ شاہ اور رعایا کی وکیلون سے سرانجام
پذیر ہوا اوسکے قبول نکرنے مین اصرار کرتے ہو ہمنے تمہاری جانون کی پامالی اور ملک کی خرابی پر رحم
کیا تھا مگر تمنے جو نارضامندی رعایا کا حیلہ کیا ہی یہہ صرف بیجا ہی اسلئے مین تمہین بطور نصیحت کے کہتا ہون کہ اگر
اپنے اقرار پر قائم نہ رہوگے پچتاؤگے سارا ملک وتاراج ہو جائیگا بجز ہلاک ہونے کے اور کیا ہاتھ آئیگا جب
اون گم کردہ راہون نے وزیر مذکور کے کہنے پر کچھہ خیال نکیا تو بموجب حکم سلطانی سارے ترک کی فوجین فراہم ہو گئین
اور ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۴ ہجری مطابق سنہ ۱۶۷۳ عیسوی مین جانب پولنڈ کوچ فرمایا اودہر عیسائیون نے
زیر فرمان جان سوبیکی ہنوز ترک کی فوجین نہ آئین تھین کہ نہر تراس کو عبور کرکے شہر قوطن پر پڑا جمایا جب
ترک کی فوجین بھی آپہنچین گرم معرکہ پیکار ہوا اثنائے جنگ مین حاکم مالدیویہ وپسر حاکم والیشیہ نے اطاعت

سلطنت عثمانیہ سے روگردانی کی اہالیان پولنڈ سے سازش کرلی میسرہ ومیمنہ ترک کی نے توپین چھوڑ دین رسد سے
ہاتھہ دہو کر ارادۂ گریز کیا اہالیان پولنڈ نے بلا مزاحمت شہر کمینگ کو پہنچکر ترک کی محافظون پر محاصرہ کرلیا
فوج عثمانی مبتلائے گزند ہوئی آمد ورفت رسد کی راہ بھی بند ہوئی مگر میکائیل شاہ پولنڈ دفعۃً مرجو گیا
عیسائیون کی امیدین منقطع ہوگئین اراکین سلطنت عیسوی نے جنگ سے تغافل حد سے سوا کیا نئے بادشاہ کے
انتخاب کرنے مین وقفۂ انتہا کیا غرض کہ بعد تدابیر بسیار جب جان سوبیکی تخت نشین ہوا تو سلطان نے
افواج ایشیا ویورپ ترک کو جمع فرمایا اور سلیم گیری خان کو افواج تاتاری کے بھیجنے کا حکم بھجوایا الحاصل
لشکر عثمانی ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۵ ہجری مین شہر ساکچی کے متصل دریاے ڈانیوب عبور کرکے دس روز
کے عرصے مین قریب غنیم آپہنچا اہالیان پولنڈ نے گھبرا گھبرا کر لشکر عثمانی مین جاسوسون کو بھیجا اور
جب ہرکارون کی زبانی قریب شہر قوطن خبر آمد آمد سلطانی معلوم ہوئی تو پریشان ہو کر محاصرہ سے دست بردار
ہوے جان بچا کر فرار ہوے سلطان کو یہہ خبر جو ہوئی لشکر کو حملہ کرنیکا حکم دیا طرفۃ العین مین مسخر شہر قوطن
ہوا بعد اوسکے شہر کمینگ کے دیوار حصار کے اندر خیمہ زن ہوا چندے وہان غنیم کا انتظار کیا جب اونکی
آمد کی خبر نہ پائی تو آگے بڑہکر صوبۂ پادُولیا کے شہر ہمان کو مسخر کرلیا کچھہ دنون وہین رہا اسمین دارُوشنکو
سردار قوم قزاق چار ہزار کی جمعیت کے ساتھہ بلا طلب تائید لشکر سلطانی کو آیا لیکن سلطان محمد خان نے
بگمان سازش دشمن اوس سردار کو واپس جانیکا حکم فرمایا سلطان کی اس حرکت سے داروشنکو ی مذکور
بگڑ گیا قوم قزاق نے اطاعت سلطانی سے روگردانی کی اور زار روس سے سازش کرلی بعد اوسکے سلطان

نے ساکنان شہر کمینک کو ڈانیوب کے اوس پار زمینین دین شہر مذکور سے نکالا اسمین موسم بارش جو آن پہنچا
سلطان نے شمش من ابراہیم پاشا کو مع فوج جرار حفاظت شہر مذکور کے لئے چھوڑا اور آپ باقی فوج کے ساتھ
جانب ادریانوپل منہہ موڑا پاشاے مذکور کو یہہ تاکید کہ دشمنون پر مظفر رہے اہالیان پولنڈ کے حرکات
پر نظر رہے چونکہ سلطان محمد عیش و عشرت سیر و شکار کا مایل تھا معاملات جنگی سے بالکل غافل تھا اسلئے شاہ پولنڈ
بعد فراہمی افواج شہر کمینک سے ہوتا ہوا بارادۂ جنگ صوبۂ مالدیویہ مین داخل ہوا شیطان ابراہیم پاشا جو
بعد انتقال شمش من مذکور عہدۂ سرعسکری سے سرفراز ہوا تھا اہالیان پولنڈ سے مقابل ہوا اور دشمن
کو بہ تدابیر شایستہ یون مجبور کیا کہ آخر انہون نے صلح کی درخواست کی شیطان ابراہیم نے بوجہ کاہلی فوج جان
نثار یعنے نیک چری و ترغیب خان کریمیا اوسکی درخواست قبول کرلی اور چند عمایدین منجانب شاہ پولنڈ بطور ضمانت
لشکر عثمانی مین داخل ہوگئے جب یہہ خبر مشہور ہوئی دلاوران ترک بیخوف و خطر ہوکر اپنے راستون کی
محافظت سے غافل ہوگئے اس قابو مین شاہ پولنڈ نے مع فوج آزمودہ کار خفیہ جانب تاتاریان پہنچکر بآسانی
انہین شکست دی ابراہیم پاشاے مذکور جو اوسوقت مع ایلچیان پولنڈ اپنے خیمہ مین کچھہ تناول کر رہا تھا
اس خبر کے سنتے ہی گھبرایا اور اوسوقت سوارون کے ایک دستے کو اون تاتاریون کی مدد کے لئے بھیجا ماہ رجب سنہ ۱۰۸۷ھ
کی انیسوین مطابق سنہ ۱۶۷۶ عیسوی کو ترکون اور تاتاریون نے افواج پولنڈ پر حملہ کیا بڑی دیر تک خونریزی ہوتی
رہی ستراہ روز تک اون دونون فوجون نے خوب مقابلہ کیا اثناے جنگ مین بعد مشقت بسیار ایک صلحنامہ
فیمابین سلطان و شاہ پولنڈ قرار پایا عیسوی سفیرون نے حاضر قسطنطنیہ ہوکر صفر سنہ ۱۰۸۸ ہجری کی سولھوین کو

حسب الحکم سلطانی اوس قرارنامے کو قائم کرایا پھر حسب صلحنامۂ مذکور شاہ پولنڈ کمینک کے دعوے
سے دست بردار ہوا تو قوم قزاق نے اطاعت سلطنت عثمانیہ قبول کرلی اور تاتاریون کو بھی جو اہالیان
پولنڈ کے محکوم تھے وہان سے چلے جانیکی رخصت ملی بعد صلحنامہ مذکور دو سال کا عرصہ جو گذرا تو عثمانیون
اور روسیون کے فیمابین جنگ برپا ہوئی داروشنکو سردار قوم قزاق نے ترکون سے روگردانی کی آمادۂ فساد
ہوا چونکہ اوسکو مقابلہ سلطنت عثمانیہ کی قوت و قدرت نہ تھی اس لئے اوسنے اپنے ہمقوم سرداران
ماتحت سے مشورہ کیا سبھون نے بالاتفاق اطاعت زار روس کا ارادہ کیا اور ایک خط اپنے اعتراف
اطاعت کا اسکو لکھا زار روس کو تو غارتگری قوم قزاق سے اپنے ملک کے بچانے اور اوسکو ترقی
دینے کا خیال تھا ہی اوسنے داروشنکو کو بکمال مروت یہہ ایما کیا کہ مین نے تیری خطاے سابق کو عفو
کردیا اور اب اقرار کرتا ہون کہ ہر وقت تیری مدد کو حاضر رہونگا مگر تجھکو اور تیری قوم کو چاہئے کہ سب
کے سب اپنے سابق کی دغابازی کو چھوڑدین بادشاہان روس کی محبت مین ثابت قدم رہین جب
یہہ خبر دربار قسطنطنیہ کو آئی تو سلطان محمد نے قوم قزاق و زار روس سے جنگ کرنے کی شہرت دی
اور جارج کیمیل نسکی کو جو سابق مین قوم قزاق کا سردار تھا اور جسکو ترکون نے اسیر کیا تھا سلطان نے قید
سے رہائی دیکر بجاے داروشنکو مقرر فرمایا اس غرض سے کہ قوم مذکور اوسکے مطیع ہوجاے جارج مذکور نے
ایک خط اپنے جانب سے قوم مذکور کو روانہ کیا تو اونہون نے یہہ جواب دیا کہ ہمین ترکون نے یہہ خط بغرض فریب دہی لکھا ہے
کیونکہ ہمارے سردار کو قتل ہوئے عرصۂ دراز ہوا ہی جب بذریعۂ خطوط کام نہ نکلا تب سلطان نے شیطان ابراہیم سرعسکر

صوبۂ سلسترِیہ کو اوسکی ساری فوج کے ساتھ جارج مذکور کو قوم قزاق پر مسلط کرنے اور اونکی دارالحکومت
شہر چہرن کو اوسکے قبضۂ اقتدار مین دینے کے لئے روانہ فرمایا ابراہیم مذکور بموجب حکم سلطانی جون سنہ ۱۶۷۸ع
کی چھٹی کو دریائے ڈانیوب عبور کرکے مالدیویہ او پادولیا سے ہوتا ہوا شہر مذکور کو آیا جب سردار
ترکی نے روسیون اور قوم قزاق کی ساٹھ ہزار کی جمعیت ایک مقام مستحکم پر خیمہ زن دیکھی تو تاتاری فوج کا جو
وہان سے تین روز کے فاصلے پر تھین انتظار کیا مگر روسیون کی ہشیاری کے باعث اوسکو مایوسی ہوئی
اس لئے کہ روسی خبر آمد تاتاریان سنکر سد راہ ہوئے تھے اور جب تاتاری قریب پہنچ گئے تو روسیون نے اونپر
بڑی بہادری سے حملہ کیا چند ساعت مین رزمگاہ کو خون سے بھر دیا کہتے ہین کہ پسر خان تاتاریان آٹھ
مرزاؤن اور دس ہزار تاتاریون کے ساتھ اس جنگ مین مقتول ہوا باقیماندہ سے بعض اسیر اشرار ہوے اور چند
پراگندہ و منتشر ہوکر فرار ہوے ترکون نے بھی اس خبر کے سنتے ہی اپنی راہ لی بہرحال خان تاتاریان کے
طرف سے ایک سفیر روانہ روس ہوا اور پیام یہ کہ شہر چہرن جو بے شک و شبہہ ترکون کے ملک سے
ہی سلطان کو واپس دیدیا جاے تائید قوم قزاق سے دست بردار ہوکر ایک صلحنامہ ٹھہرائے وگرنہ
سلطان محمد بیس سال تک جنگ کرنے مین قصور نکریگا یہان تک کہ ایک قدم زمین کو جسکا وہ مستحق ہی ہاتھ
سے ندیگا زار روس نے بنام سلطان و وزیر دو خط بدین مضمون لکھکر قسطنطنیہ کو بھجوایا
کہ ایسے مکر آمیز خطوط روانہ کرنا تمہاری شایان نہین بہتر ہی کہ اس جنگ نا
منصفانہ سے دست بردار ہو جائین اور بے مضرت اکرینیا کو چھوڑ دین اور جو جنگ کرنے پر مستعد ہی

ہو تو یقین جانین کہ جب تک مین اون مقامون کو نہ لونگا مصالحت سے راضی نہ ہونگا وزیر اعظم نے اپنے خط کو پڑہکر
مفتی و قاضی لشکر و آغاے فوج جان نثار یعنے ینک چری کو طلب کرکے اس امر مین راے چاہی سبھون نے
بالاتفاق کہا کہ صلح کر لینی قرین مصلحت ہی کیونکہ بسبب دور ہونے ملک روس کے قصد جنگ عثمانیون کے
لئے موجب مضرت ہی وزیر مذکور نے کہا کہ روسیون نے ہزارون تاتاریون کو قتل کیا ہی اور ہم اگر اونکا بدلہ
نہ لین تو بالکل بیجا ہی الغرض ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۷۸ عیسوی مین سلطان نے معہ فوج جرار مقام تاتار بازار
جق کو پہنچکر ساری فوجون کو زیر فرمان وزیر مذکور غنیم پر روانہ کردیا وزیر موصوف مالدیویا سے ہوتا ہوا نہر بابریہ کو پہنچا اور
وہان تاتاریون اور قوم قزاق کے لئے جو جارج مذکور کے مدد کو آنے والی تھی چندے منتظر رہا اور جب سب
آچکے تو اوسنے اسی ہزار عثمانی اور تیس ہزار تاتاری اور چار ہزار قزاق کے ساتھ جانب چہرن کوچ
کیا ماہ جمادی الاول کی آٹھوین کو شہر مذکور پر خیمہ زن ہوا روسی اور قزاقون نے جو حفاظت قلعہ اور
بیرون شہر ایک نئی گڑہی کی تیاری مین مصروف تھے ترکون کے آمد کی خبر جو سنی بصد حیرانی داخل شہر
ہوے وزیر مذکور نے اون پر حملہ کیا طرفین کی فوجون نے بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا آخر فوج ترک دیوار
قلعہ مین تین طرف سے نقب لگاکر داخل شہر ہوئی محافظین قلعہ نے بھاگ کر بارِستینس کی راہ لی
دوسرے دن سرداران ترک نے جب شہر کو ملاحظہ فرمایا تو قلعہ کو بہت شکستہ پایا دیوار حصار کو توڑا مکانون
کو خاک درخاک کئے تک نچھوڑا بعد اوسکے بوجہ قلت رسد و موسم بارش وزیر نے مع فوج جانب ادریہ نوپل
مراجعت کی قوم قزاق نے ساحل بحر یوکسین پر غارتگری کی بنا ڈالی پھر تو وزیر مذکور نے راہ آمد و رفت

جہازات قوم مذکور کے مسدود کرنے کو متصل شہر اگزا کو ہنر بار ستینیز پر ایک قلعہ کی تعمیر کا ارادہ کیا۔ معمار آغا[1] کو اوس کام پر آمادہ کیا اور فوج جان نثار یعنے نیک چری کے کچھ دستون کو محافظت آغاے مذکور کے لئے چھوڑا جب قزاق نے تاتاریون پر یورش کر کے معاودت کی اور نظر اون مفسدون کی اوس قلعہ نو پر پڑی تو بے محابا حملہ کیا ترکون اور معمارون کو مع کیمپیل نسکی مارا اور زار روس کو اطلاع دی اوسنے فی الفور اپنے سپہ سالار کو مع فوج کثیر بہ اتفاق قوم قزاق ترکون سے جنگ کرنے کا حکم دیا وزیر مذکور نے جب یہہ بات سنی بموجب صلاح وقت صلح کر لینے کی تجویز کی اور ہر زار روس بھی خواہان صلح تو تھا ہی فیمابین سلطنت عثمانیہ و زار روس ایک صلحنامہ ٹھہرا وجہ اوسکی یہہ کہ اون دنون ملک ہنگری مین فتنہ و فساد برپا ہو تھا امرک تکلی نامی جو ملک ہنگری کے ایک صوبے کا حاکم تھا شہنشاہ جرمنی سے روگردان ہو کر اوسنے عرصۂ قلیل مین رعایاے ہنگری کو جو اپنے صوبے سے خارج تھے بغاوت پر آمادہ کیا تھا مگر جب شہنشاہ مذکور نے اوسکے گوشمالی کو فوجین بھیجین تو حاکم مذکور کو تاب مقابلہ نہ آئی اوسنے ترکون سے مدد چاہی اس اقرار سے کہ سالانہ چالیس ہزار ڈالر بطور خراج پہنچاؤنگا اور جب ضرورت درپیش ہوگی تیس ہزار کی جمعیت سے کام آؤنگا کہتے ہین کہ دربار عثمانیہ مین ایک مدت تک اس بات کا مشورہ ہوتا رہا کہ حاکم مذکور کو برملا مدد دین یا خفیہ کمک کرین کیونکہ وزیر احمد پاشا نے سنہ ۱۰۸۵ ہجری مین بیس[2] سال کے وعدہ سے ایک صلحنامہ ٹھہرایا تھا اسلئے علما اور مادر سلطان محمد نے کہا کہ ایسے بادشاہ سے جو مطابق صلحنامہ عمل پیرا رہا سلسلہ جنبانی جنگ دور از انصاف ہی عقل و دانش کے خلاف ہی مگر سلطان و وزیر نے بالاتفاق یہہ تجویز کی کہ

[1] معمار آغا نامی ایک شخص تھا جو صدارت نظارت و محافظت عمارت قسطنطنیہ پر مامور تھا ۱۲

علانیہ مقابلہ کرنا خوب ہی اِس لئے کہ ترقی دین اسلام کو پھر ایسا قابو کبھی ہاتھہ نہ آئیگا اور ملک ہنگری بذات خود ہمارے خراج گزار مملکتون مین شریک ہو جائیگا اہالیان جرمنی جو جنگ فرانس وغیرہ مین کم زور ہو گئے ہین مقابلۂ فوج عثمانی کو نہ آئینگے اگر یہہ ملک فتح ہو جائیگا تو دوسرے عیسوی باشندگان ترک مطیع و فرمانبردار ترک ہو جائینگے سلطان نے فرمایا کہ فی الحال خزانۂ سلطانی مین ستر ہزار کیسے روپئے سے معمور ہین اور بجمیع وجوہ رسد کی سربراہی بھی ہو سکتی ہی مگر میری یہہ تمنا ہی کہ عیسوی دین اسلام سے مشرف ہو جائین سلطنت عثمانیہ کو ترقی ہو اور جو خواہان امن ہین وہ ہمارے سایئے مین آئین فوج نیک چری اور اونکے سردارون نے بھی راے سلطان سے اتفاق کیا اور علانیہ کہدیا کہ ہمین سلطنت عثمانیہ کے رعایا پر ظلم و ستم شہنشاہ جرمنی کے دیکھنے سے اپنی جانون کو نثار کرنا پسند ہی والدۂ سلطان و شیخ الاسلام نے بھی اس راے کو پسند فرمایا چونکہ شہنشاہ مذکور کو شبہہ تھا کہ ترکی ضرور قابو جوے جنگ ہونگے اسلئے اوسنے اپنا ایک سفیر قسطنطنیہ کو بھجوایا اور حکم یہہ جسطرح ہو سکے بات بنائی ترغیب و تحریص یا طمع و رشوت سے صلح قائم ہو جاے وزیر نے سفیر مذکور کا انتظار نکیا سنہ ۱۰۹۳ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۲ عیسوی مین ابراہیم پاشا حاکم بودا کو چھے ہزار ترکون کے ساتھہ تکلی مذکور کی تائید کے لئے بھیجدیا اور حاکم ترانسلوینیا کو یہہ تاکید کہ اپنی فوجون کو اہالیان ہنگری سے شامل کرے تکلی کو جب ان فوجون کی مدد پہنچی تو اوسنے موسم تابستان مین مقابل دشمن ہو کر چھے شہر اور قلعون کو مسخر کیا سپاہ جرمنی کو جو محافظ قلعہ تھے اسیر کر لیا ترکون نے بذریعہ ابراہیم موصوف تکلی مذکور کو سریر ہنگری پر بٹھایا عمائدین شہر کو بادشاہ قدیم سے روگردان ہو کر

اس عہد بد بادشاہ کی اطاعت اور جزیرۂ صہت پر حملہ کرنیکی ترغیب دی وزیر سلطانی نے سفیر ہنگری کو صلح قبول کرنیکی
بھروسے قسطنطنیہ ہی مین ٹھہرایا اور جب نکّی کامیاب ہو چکا وزیر نے سفیر مذکور کو جواب صاف دیا اور آپ
عزم ادرنہ نوپل کیا سلطان نے بھی ادریانوپل سے ہوتے ہوئے ربیع الآخر سنہ ۱۰۹۴ ہجری کی ستائیسوین مطابق
سنہ ۱۶۸۳ عیسوی کو معہ لشکر کثیر قصد بلگریڈ کیا اثنائے راہ مین فتح عزیمت کر کے شہر حصار جق مین ٹھہرا اور یہان
اپنی سب فوجون کو جایزہ کے بعد زیر فرمان وزیر اعظم کارا مصطفیٰ پاشا معہ علم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
عیسائیون پر روانہ کردیا اور تاکید اکید یہہ کہ اپنے دشمن پر مظفر و منصور رہین دنیا مین عزت و ناموری حاصل ہو
اور آخرت مین سیر جنت سے مسرور رہین جب سلطان عازم قسطنطنیہ ہوا وزیر موصوف نہر متصل شہر بلگریڈ کو عبور
کر کے جانب شہر اُسّک مرحلہ پیما ہوا وہان شاہ ہنگری تین سو عمایدین کے ساتھ لشکر ترک مین آیا وزیر اعظم نے
نہایت تعظیم سے ملاقات کی بہت سے تحفے دئے نہایت مسرور کیا اور پاشاؤن نے بھی مہربانی و امتثال
امر مین زرا نہ قصور کیا وزیر مذکور نے شاہ ہنگری کو جو سلک جرمنی کے حالات سے خوب واقف تھا طلب کیا
اور اوس مشورت کی آخر محاصرہ شہر ویانہ کی تجویز ٹھہری پھر تو ساری فوجون نے یاوارن کے جانب کوچ
کیا اور آخر ماہ جمادی الآخر مین نہر راب کو عبور کر کے روبروے دیوار حصار شاہ مذکور خیمہ یار اخندقین کھدوائین
دیوار قلعہ کو تڑوانے جو لگے تو خبر آئی کہ شہنشاہ جرمنی نے ویانہ سے گریز کی نشیبہ کی راہ لی یہہ سنا گیا کہ وہان
کے دیوار ہاے قلعہ شکستہ ہین محافظین ہمہ تن خستہ ہین مخزنون مین باروت نہین ذخیرہ خانون مین رسد
نہین باشندگان شہر ترکیون کے خوف سے حالت جانکنی مین ہین کوئی ایسا نہین جسکا حال بد نہین وزیر نے چند ترکی

سپاہ کو زیر فرمان حسین پاشاہ محاصرہ یاوارن پر مقرر کردیا اور آپ باقی افواج کے ساتھ ویانہ کا رخ کیا راہ
مین شہنشاہ جرمنی کے کئی سردارون کا اسباب چھین کر سرحد غنیم مین داخل ہوا بہت سے عیسائی اسیر ہوئے
جمادی الآخر کی اٹھارہوین کو لشکر ترک شہر ویانہ پر جا پہنچا کہتے ہین کہ جب لشکر ترک نے یہان خیمہ زن ہو کر
خندقین کھودین محاصرہ کا سارا اسباب ضروری جمع کرلیا تو وزیر اعظم نے بہ تعجیل تمام غنیم کے دمدمون پر قابض
و متصرف ہو کر گولہ رانی و نقب زنی سے قلعہ کی دیوارین توڑدین اور شہر پر بڑی مردانگی سے حملہ کیا اگر
وزیر اعظم نے اور تھوڑی سعی کی ہوتی تو ضرور ترکون نے قلعہ مذکور کی پوری خبر لی ہوتی مگر اوسنے باآسانی تمام
اوسکو مسخر کرنے کے خیال سے سلطان محمد کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ شہر کی کنجیان عنقریب بارگاہ سلطانی
مین حاضر کردونگا اور غرض اس تعویق سے یہہ کہ شہر ویانا کو جو دار السلطنت جرمنی ہی باآہستگی مسخر ہو کر وہان ریاست
اسلام قرار پائی اور رفتہ رفتہ خود ہی شہنشاہ جرمنی کہلاے مگر صوبہ دار بودا ابراہیم پاشا اور سرداران فوج جان
نثار کو اپنی ترقی کے مانع جانکر پاشائے مذکور ریاست ہنگری دیدینے اور فیمان سرداران مزبور باقی صوبجات
کو تقسیم کرلینے اور محافظت شہر ہاے ملک مذکور پر اپنی فوجین متعین کرنے کا اقرار کیا سارے ملک جرمنی و حدود
فرانس و ترانسلوینیا پر فتح پانے یا اونکو اپنا خراج گزار بنانے مین اصرار کیا اس اثنا مین عیسویون نے شہر گران
مفتوحہ ترک کی تسخیر کا قصد کیا مگر جب ہزارہا ترک دیوار سے مدد شہر مذکور کو آئی تو عیسویون نے اون دونون
شہرون کے درمیان کے پل کو جلا کر شہر دیوار پر چارون طرف سے محاصرہ کرلیا اور آٹھہ روز تک بڑی مردانگی سے جنگ
کرتے رہے اسمین جاسوسون نے بلگریڈ سے وزیر کی آمد کی خبر جو دی تو محاصرہ سے دست بردار ہوئے

اور حدود اسٹریہ و ہنگری پر خیمہ زن ہو کر کئی رسالون سے مدد بہم پہنچائی اس اثناءین وزیر اعظم نے گو محاصرۂ
ویانہ کو قائم رکھا مگر ہر کام اپنی ہی راے سے کرنیکے باعث ترقی نہ پائی ماہ رمضان کی بیسوین کو فوج عیسوی
کی خبر آمد سنکر تیس ہزار قیدیان تاتاری کو قتل کرایا اور اپنی فوج جو خارج محاصرہ تھی اوسکو تین حصون پر
منقسم کرکے ایک حصے کو ابراہیم پاشا اور دوسرے کو محمد پاشاے دیار بیکر کے تفویض کیا اور فوج باقیمان
کا خود سردار ہو کر مقابلہ غنیم کو میدان مین آیا سپاہ جرمنی کے پہلے حملے مین دونو پاشاؤن کی ٹکڑیان پسپا ہو گئین
اور معرکۂ رزم سے بھاگ نکلین وزیر اعظم نے جب یہہ حال دیکھا خیمون کے طرف چلا آیا اور وہان کسیکو نہ
پایا تو زار زار ہوا اور خود سردار اُنہین مغرورون کے پیچھے فرار ہوا آخر محافظتِ گران و دیوار کو ایک فوج
جرار متعین کرکے باقی فوج کے ساتھ بودا کو آیا محمد پاشا کو جو ہمیشہ اسکا شریک راے تھا وہانکا حاکم بنایا
ماہ شوال کی سولھوین کو متصل گران چھے ہزار سوار ترک اور دو ہزار ینک چریون نے زیر فرمان مصطفی پاشا
و خلیل پاشا اہالیان پولنڈ سے ایسا مقابلہ کیا کہ مدعیون کو پسپا کر دیا مگر فوج جرمنی نے بنا بر مدد پہنچکر اون
عیسویون کی جان بچائی دوسرے دن افواج پولنڈ و جرمنی نے لشکر ترک پر جو شہر بارکن سے ایک گنٹھے
کی راہ پر تھا حملہ کیا بعد جنگ شدید ترکون نے شکست پائی اور دریاے ڈانیوب عبور کرنے کے وقت
پل ٹوٹا عجب پیچ و تاب ہوا فوج ترک کا چوتھا حصہ غرق آب ہوا باقی فوج جو بارکن کو آئی تو سپاہ جرمنی نے
اونہین بھی بچھوڑا بعد محاربۂ شدید شہر مذکور کو تحویل کرئے تک منہہ نہ موڑا بعد اوسکے عیسویون نے محاصرۂ شہر
گران کا ارادہ کیا تھا مگر جب سنا کہ وزیر اعظم بار ثانی اسّی ہزار کی فوج فراہم کرکے جنگ کو تازہ کیا چاہتا

ہی تو سپاہ جرمنی پسپا ہوے اور جب یہہ بات ثابت ہوئی تو شہر مذکور پر محاصرہ کرکے اہل قلعہ کو تنگ کر دیا
بگر پاشا حاکم شہر مذکور نے جسکے زیر فرمان پانچہزار فوج ترک تھی چار و ناچار عیسویون سے صلح کر لی اور شہر کو
اونکے تحویل کر دیا جب اسیطرح قلعہ ہاے ملک ہنگری عیسویون کے ہاتھ آگئی او شاہ پولنڈ تائید ویانہ کو روانہ ہوا
حاکم مالدیویا کو جسنے جنگ چہرن مین ترکون سے روگردان ہو کر اہالیان پولنڈ سے سازش کی تھی اطمینان
کامل ہوا اپنی فوجون کو فراہم کرکے سردار قزاق سے شامل ہوا نہر تراس کو عبور کیا صوبۂ بساربیا کی راہ لی
قوم قزاق کو اپنے لشکر کی حفاظت کو چھوڑا اور آپ آگے بڑھکر باشندگان شہر پر دست ظلم دراز کیا
بچون کے سرون کو توڑا حاملہ عورتون کی ٹکڑے اوڑاے ضعیفون کو بہ ہزار تصدیع ہلاک کرکے اونکا سارا
مال و اسباب چھین لیا اسمین تاتاریون نے جنگ ویانہ سے منہہ موڑ کر اپنے ملک کا قصد کیا تھا کہ حاکم
مالدیویا کے ظلم و بیداد کی خبر آئی اونہون نے فوج دشمن پر حملہ کرکے خوب تنبیہ پہنچائی قوم قزاق کو چار طرف
سے گھیر اکثون کو قتل اور بعضون کو قید کئے تک منہہ نہ پھیرا الحاصل وزیر بے تدبیر کاردانی امور جنگی مین
ناقص نظر جو آیا تو اوسکو حسب الحکم سلطانی ماہ محرم ۱۰۹۵ سنہ ہجری کے چھٹی مطابق ۱۶۸۴ سنہ عیسوی مین
پھانسی دی گئی ترکون نے اوسکا سر قسطنطنیہ کو بھجوایا بعد اوسکے کارا ابراہیم پاشا وزیر اعظم ہوا اور اوسکو
تاکید یہہ کہ امورات مملکت مین ہشیار رہے دشمنون سے بدلہ لینے کو تیار رہے اونہین دنون قومی ریاست
وینس نے شہنشاہ جرمنی و شاہ پولنڈ سے متحد ہو کر عثمانیون سے جنگ کرنے کی شہرت دی تھی سعی ابراہیم
پاشاے مذکور بہ نسبت تنبیہ اہالیان وینس بیکار جو ٹھہری تو سلطان نے شیطان ابراہیم کو جرمنی پر اور سلیمان پاشا

کو پولنڈ پر معہ افواج جرار بھجوایا امیر البحر ترک کو اہالیان وینس کی حرکتون پر نظر رکھنے کا حکم فرمایا اس اثنا مین
ڈیوک چارلس سپہ سالار افواج شہنشاہ جرمنی نے ماہ جمادی الآخر مین داخل ہنگری ہوکر شہر وسگراد کو محاصرہ
کرکے مسخر کرلیا فوج ترکی نے عیسویون کی گولہ باری سے تنگ آکر عزم واشیہ کیا اور صوبہ دار بودا کی
فوجون سے شامل ہوکر سپاہ جرمنی کے آمد کے روکنے مین سعی کی مگر عیسویون نے یہان بھی ترکون کو چھوڑا
شہر واشیہ پر محاصرہ کیا متفرق آلات حرب کے ذریعے کئی دفعہ حملہ کیا بڈن پاشا نے جو اون محصورون
کی معاونت کے لئے آیا تھا لشکر عیسوی پر چڑھائی کی اور پندرہ ہزار ترک کے ہلاک ہونے سے
یہہ بھی واپس ہوگیا حاکم قلعہ نے ناامید ہوکر چند شروط پر صلح کرلی شہر کو تحویل غنیم کردیا بعد اون فتوحات
کے سپاہ جرمنی نے ماہ شعبان کی پہلی کو شہر بودا پر پہنچکر شہر پست پر جو دریاے ڈانیوب کے دوسرے
ساحل پر واقع ہی حملہ کیا اور چند ساعت مین مسخر کرلیا پھر شہر بودا دار الخلافت ہنگری پر محاصرے کی
ٹھہرائی جب یہہ خبر سر عسکر شیطان ابراہیم پاشا کو آئی تو اوسنے اپنے علاقیکی ساری فوج عثمانی کو ہمراہ لیکر
محافظین بودا کی تائید کا عزم کیا کہتے ہین کہ بڑی حدت وشدت کے ساتھ ترکون اور افواج جرمنی
مین ایک مدت مدید تک جنگ برپا رہی آخر ذی القعدہ کی تیئیس[۲۳]وین کو عیسوی ناچار ہوگئے محاصرہ سے
دست بردار ہوگئے ماہ رمضان المبارک کی بارہوین کو جان ثالث شاہ پولنڈ نے اپنی فوجون کو فراہم
کیا اور قلعہ کوانگزہ پر جو محاذی شہر قوطن ہنر تیر اس پر واقع ہی حملہ کرکے مسخر کرلیا بعد اوسکے صوبہ
مالدیویا مین فوجون کے لانے مین کوشش کی نہر مذکور پر پل بنانا چاہا سر عسکر ترک نے مانع ومزاحم ہوکر

شاہ مذکور کے لشکر کو گھیر لیا غنیم کے چارپایون تک چارہ پہنچنے نہ دیا شاہ مذکور نے جب یہہ حال دیکھا چار
و ناچار معہ رفقا معرکہ سے بھاگا اور اوسکے سرداران فوج بیکسی مین گرفتار ہوے سپاہ باقیماندہ کے ساتھ
فرار ہوے اس اثنا مین افواج جرمنی نے شہر دیوارگو سارے موسم بارش مین محاصرہ کیا ترکون کو رسد تک
پہنچنے نہ دیا مہینے بھر مین فاقون کے مارے بہت سے ترک ہلاک ہوے ابراہیم پاشا سر عسکر ترک نے
اس خبر کے سنتے ہی بنابر مدد دہی عزم شہر مذکور کیا گران اور وسگراد کے قلعون پر محاصرہ کرلیا اس غرض
سے کہ غنیم شہر مذکور کے محاصرے سے دست بردار ہوجاے اور اون قلعون کی معاونت کو چلا آئے۔ لیکن عرصہ
قلیل مین شہر وسگراد مسخر جو ہوا تو پاشاے مذکور نے گران پر محاصرہ کرکے اہل قلعہ پر دست ظلم دراز کیا اور جب
فوج جرمنی ماہ رمضان المبارک کی دوسری کو لشکر ترک کے مقابل ہوگئی تو محاصرے سے دست بردار ہوکر
ترکون کی صف آرائی کا حکم دیا سپہ سالار عیسویان بحیلہ گریز اپنی فوج کے ساتھ پسپا ہوا اور جب ترکون
نے جان لیا کہ غنیم کا منہہ کالا ہوا تو تعاقب کرکے ماہ رمضان المبارک کی چودہوین شب کو اوسپر حملہ کیا
لکھا ہی کہ دونو لشکر نے چندے اس لڑائی مین جوانمردی کی داد دی آخر سپاہ ترک پسپا ہوگئی پس از اتمام
جنگ عیسوی فوجون نے بار ثانی روانہ دیوار ہوکر ماہ مذکور کی انیسوین[۱۹] کو حملہ کیا اور خوب گولہ رانی بھی کی کچھہ نقصان
کے ساتھ شہر مذکور کو مسخر کرلیا کئی ہزار ترک معہ حاکم تہ شمشیر ہوے کچھہ پانی مین ڈوبے اور باقی اسیر ہوے
ازبسکہ ترکون کو اس قلعہ کے چھن جانے سے نہایت خوف ہوا تھا سر عسکر ترک نے اپنے ایک سردار
احمد قلبی کو سپہ سالار عیسوی کے نزدیک بنابر صلح روانہ کیا تھا مگر اون دونون عیسویون کو فتوحات حاصل ہونیکے

بہ سبب سردار مذکور بغیر کسی ایک عہدنامہ ٹھہرانے کے واپس چلا آیا جرمنی فوجین بعد کئی فتوحات کے ماہ رجب
المرجب ۱۰۹۷ھ سنہ ہجری کی چھبیسوین مطابق جون ۱۶۸۶ سنہ عیسوی کی ساتوین کو شہر بودا پر محاصرہ کرکے ماہ شعبان
کی دوسری کو بعد ایک خفیف مقابلے کے ایک حصہ شہر پر قابض و متصرف ہوگئین بعد اوسکے جرمنیون نے
فصیل قلعہ اور دمدمون کو تباہ کیا اور ماہ مذکور کی اکیسوین کو شہر پر یورش کی ترکون نے بڑی مردانگی سے
مقابلہ کرکے عیسویون کو پسپا کردیا عیسویون نے پھر بھی انتقام پر کمر ہمت باندہی چہارم رمضان مطابق بارہوین
ماہ جولائی کو قلعۂ مذکور کی دیوار کو توڑا بار ثانی یورش کی فیما بین ترک و عیسوی بڑی خونریزی کے ساتھ
جنگ ہوئی تین ہزار عیسوی مقتول و مجروح ہوے بعد خرابی بسیار عیسویون نے پہلے دیوار
حصار محصورون سے چھین لی اور قلعۂ مذکور کی دوسری دیوار پر خوب گولہ باری کی جب دیوار مذکور بہت
شکستہ و ریختہ ہوگئی تو سلیمان پاشا معہ فوج آپہنچا مگر اوسنے غنیم پر حملہ کرنیکو عبث جانکر اہل قلعہ کو مدد
پہنچانے کا ارادہ کیا ماہ رمضان المبارک کی بائیسوین اور اگست کی تیسری کو آٹھ ہزار سوار اور دو
ہزار ینگچریون کو چار ترکی سردارون کے زیر فرمان جانب لشکر غنیم روانہ کردیا تاکید یہہ کہ اگر ممکن ہو لشکر مین سے
ہوتے ہوے جائین اور چند ینگچریون کو محصورون کی معاونت کے لئے بھجوائین مگر سپہ سالار جرمنی نے
سوارون کے ایک دستہ کو اونپر روانہ کیا اور اُنہون نے سواران ترک پر اس مردانگی سے حملہ کیا کہ بعد ایک خفیف
مقابلے کے تاتاری ینگچریون کو چھوڑکر فرار ہوگئے ماہ رمضان المبارک کے اخیر روز سلیمان پاشا نے
بار ثانی کوشش کی دو ہزار کی فوج ینگچری معہ چند سوار بموجب تجویز سابق عمل پیرا ہونے کے لئے بھجوا دی اُنہون نے

بڑی خبرداری سے پیش قدمی کرکے غنیم کے ایک حصۂ لشکر پر حملہ کیا بعد خونریزی بسیار داخل شہر
ہوے اور افواج جرمنی نے ماہ شوال کی تیرہوین کو شہر مذکور مسخر کرلیا عبدی پاشا قلعہ دار نے
جسکو امورات جنگی مین بڑی مہارت تھی فوج باقیماندہ کے ساتھ محافظت شہر مین کوشش کی اور
جب وہ بھی دشمنون کے ہاتھ مارا گیا تو ترکی سپاہ نے پسپا ہوکر علم سپید بلند کیا اور بعد اوسکے قلعہ
کو تحویل کردیا پس از تسخیر شہر مذکور جب ترکون کو تاب مقابلہ نرہی سپہ سالار جرمنی نے اپنی ماتحتی فوجونکو دو حصہ کرکے
ملک ہنگری کے دو متفرق حصون پر روانہ کیا وزیر نے اس اثنا مین جو ایک فوج جرار کے ساتھ چلا آتا تھا تاتاریان
مفرور کو روک کر اپنی فوج مین شامل کرلیا بعد اوسکے سگدین پر ترک و عیسوی نے ایک محاربۂ عظیم برپا کیا آخر ماہ ذی حجہ
کی پانچوین کو فوج ترک نے شہر مذکور کو تحویل اہالیان جرمنی کردیا علما و باشندگان قسطنطنیہ نے افواج عثمانی کی پسپائی
و ہزیمت کی خبر جو سنی پہلے تو خفیہ اور پھر علانیہ سلطان سے آمادہ فساد ہونیکی تجویز کی عالمون نے باشندون سے کہا کہ
خزانہ خالی ہی اور عیسویون نے ہزارہا مسلمانون کو قتل کیا ملک ہنگری اور صوبۂ موریا کو ترکون نے اپنی ہاتھ سے کھو دیا
اور سلطان جو مایل سیر و شکار ہی وہ اوس سے باز نہ آئیگا گو لاکھ پند و نصیحت کرین مگر وہ اسطرف توجہ نہ فرمائیگا
اودہر تو اُنہون نے یہہ کہا اور اودہر سلطان کو اوسکی خبر جو پہنچی بمجرد خبر قسطنطنیہ کو آیا مفتی اسلام کو اوسکے عہدے سے
معزول کرکے اپنے نائبون کے ذریعے رعایا کو یہہ معلوم کرایا کہ عیسویون کے جنگ کا بانی سلطان محمد نہین بلکہ وزیر
کارا مصطفی پاشا ہی اور معزول مفتی بھی وزیر تو مقتول ہوا اور مفتی بھی اسی جرم پر معزول ہوا بعد اوسکے سلطان
اپنے خزانے کے زیورات کو منگوایا اور اوسکو فروخت کرکے اور کچھ پیسا باشندگان شہر سے لیکے مشاہرہ

سپاہ تقسیم فرمایا پھر تو فتنہ بیدار ہوگیا سارا فساد جو ہونیوالا تھا فرو ہوگیا اس اثنا مین سپہ سالار جرمنی نے معہ افواج
شاہی سلیمان پاشا پر جو شہر اسّک مین خیمہ زن تھا حملہ کرنیکی تجویز کی مگر افواج جرمنی کو بوجہ صعوبت راہ کچھ دیر جو ہوئی
تو پاشائے مذکور ایسے کامیاب موقع پر اپنی فوجون کو متعین کیا کہ سپہ سالار جرمنی مجبور و ناچار ہوا آخر غنیمابین ترک
و فوج جرمنی خوب جنگ ہوئی عثمانیون نے جرمنیون کو بھگا دیا اور پھر اونکا تعاقب کرکے دریائے ڈانیوب پے عزم
جنگ کیا الغرض بعد فرار ہونے کے افواج عیسوی نے شہر مُہاج مین کچھ دم لیا زکلی اور پنج کلیسا کی دیوار حصار کو
توڑ کر البا رگالس کی تسخیر کا قصد کیا ماہ رمضان ۱۰۹۹ ہجری کی تیسوین [۳۰] مطابق جولائی ۱۶۸۸ عیسوی کی اٹھارہوین کو
وقت روانگی زکلی مذکور ترکون نے عیسویون کو گھیر لیا اور تین روز تک سخت لڑائی رہی اسمین سلیمان پاشا بھی جو
بہ آہستگی چلا آتا تھا آن پہنچا اور اپنے سپاہ سے یون مخاطب ہوا کہ مجھے سلطان نے مقابلۂ اہالیان جرمنی کا حکم
فرمایا ہی اور جو دلاوران ترک اس مقابلہ مین جوہر شجاعت دکھاینگے تو ملازمین سلطانی اونہین معقول انعامون سے سرفراز
فرمائینگے الغرض چارم ماہ شوال مطابق غرۂ اگست کو پاشائے موصوف نے اپنی فوجون کو صف آرا کیا پھر تو ترکون
نے غنیم پر بڑی حدت و شدت سے حملہ کیا آخر سلیمان پاشا پسا ہوا اور محافظت اسّک و پیٹرہ اردین پر کچھ
دستے افواج نیک چری کے متعین کرکر آپ جانب بلگریڈ چلا آیا سپہ سالاران عیسوی نے ان مقامون کے استحکام
سے گھبرا کر محاصرۂ تمسور کی شہرت دی وزیر مذکور اونکے دام فریب مین آیا اور ساری عثمانی فوجون کو اودھر ہی بھجوایا
عیسویون نے ماہ ذی القعدہ کی دوسری کو شہر برزن پر محاصرہ کرکے مسخر کیا اور وہان سے بہ تعجیل تمام روانہ اسّک
ہوکر اوسکو بھی ترکون سے چھین لیا اہالیان وینس نے صوبۂ موریا پر چڑھائی کی ماہ رمضان کی تیسوین [۳۰] کو پاترا اس پر جنگ عظیم

برپا ہوے سر عسکر ترک زخمی ہوکر معرکے سے فرار ہوا محمد پاشاہ نے جو چھے ہزار ترکون کے ساتھ قلعہ روملیہ
کی محافظت کو آیا تھا فصیلون کو شکستہ و خراب کیا قلعہ دار موریا محمد نامی نے بھی عیسوی جہازون کی خبر آمد
سنکر اپنے قلعہ کو بھی عیسویون کے تحویل کر دیا کونِنگس مارگ سردار افواج وینس نے معہ فوج روانہ شہر اتھنس
ہوکر پہلے اسکو محاصرہ کیا اور پھر مسخر کر لیا کہتے ہین کہ سلیمان پاشا بغاوت و نافرمانی افواج ترک کے باعث
وقت شب خفیہ لشکر سے فرار ہوکر قسطنطنیہ کو آیا اور حضور سلطانی مین حاضر ہوکر سارا ماجرا مفصل کہہ سنایا
سلطان محمد نے اظہار سلیمان پاشا کو باور کر لیا اور اس خبر کی تحقیق تک روپوش رہنے کا حکم دیا اب دیکھئے
کہ سیاوش پاشا نے بعد فرار ہونے وزیر سلیمان پاشا کے بذریعہ محضر سلطان کو اطلاع دی کہ عثمانی فوجین
میرے زیر فرمان حاضر قسطنطنیہ ہوکر حضور سے وزیر سلیمان پاشا کے مکر و فریب کا استغاثہ کیا چاہتی ہین سلطان
نے اوسوقت مذکور سیاوش کو خدمت وزارت پر مامور فرمایا اور سلیمان پاشا کا سر کٹوایا جب بھی رعایا کی
تشفی جو نہوئی تو سب کے سب مسجد جامع مین مجتمع ہوکر آمادۂ فساد ہوے اور شیخ الاسلام نے حضار محفل سے
کہا کہ اندنون سلطنت عثمانی روبکساد ہی کتنے قلعے کھو گئے اور کئی سرسبز و شاداب صوبے جنہین سلاطین پیشین نے
بڑی مشقت و خونریزی سے حاصل کیا تھا ہمارے قبضۂ اقتدار سے باہر ہوگئے اور جو اسیطرح سلطنت عثمانیہ
سلطان محمد خان ہی کے ہاتھ رہیگی تو اس سے زیادہ مبتلائے آفات ہونا ہوگا کیونکہ سلطان موصوف ملک و لشکر
سے غافل ہی شب و روز جانب سیر و شکار مایل ہی دلاوران جانباز اپنی قسمت کو روتے ہین خوجے اور
دغاباز خزانہ بیت المال سے نہال ہوتے ہین اسمین کسی نے انکو یہہ خبر دی کہ سلطان کو اس فراہمی و مشورت

کی اطلاع ہوگئی ہی اور اوسنے رفیقون کو اپنے بھائیون کے قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا ہی یہہ سنتے ہی
ایک رسالہ ترکی نے بہ ترغیب مخالفین سلطان رفیقان سلطانی کو اثنائے راہ مین روک دیا اور برادران
سلطان یعنے سلیمان اور احمد کو اپنی حفاظت مین رکھہ لیا غرض اوسوقت عجب عالم ہوا سارا مجمع درہم وبرہم
ہوا سلطان محمد کے عزل اور سلیمان کے تسلط کی شہرت کے لئے سبھون نے شیخ الاسلام اور نقیب سے درخواست
کی بعد اوسکے شیخ مذکور نے روبروے سلطان حاضر ہوکر پہلے اپنی گستاخی کی عذرخواہی کی اور پھر عرض
کیا کہ رعایا و سپاہ نے اتفاق کیا ہی اور مجھکو آپکی جناب مین پیام معزولی پہنچانیکو بھیجا ہی سلطان محمد نے
اس پیام کو سنکر فرمایا کہ تم جو کہتے ہو یہہ کچھہ نئی بات نہین کیونکہ علمانے خواہان تبدیل سلطان ہوکر رعایا
کو برانگیختہ کیا ہی یہہ حال پہلے ہی مجھکو معلوم ہوچکا ہی مگر مجھہ سے یہہ غلطی ہوئی کہ مین نے پہلے ہی اس
شعلۂ فساد کو تمہاری جلاوطنی سے نہ بجھایا اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ مین نے ہر ایک کام کی ابتدا راست
بازی سے کی ہی اور اسیطرح انجام کو پہنچایا کیونکہ مین نے ساتھہ سال کی عمر سے پچاس سال تک اس
سلطنت کی حکمرانی کی کوئی بات مجھسے نامنصفانہ سرزد نہوئی بیدینون کی قوت گھٹادی دین کی قدرت بڑہادی
کیا تم نہین جانتے کہ کتنے ملکی ہنگامون کی مین نے بیخ کنی کی اور کتنے بیدینون پر فتح پائی کس کس نے میرے عہد
سلطنت مین شکست کھائی کسقدر صوبے اور ریاستونکو مملکت عثمانیہ سے شامل کردیا باشندگان پولنڈ
وترانسلوینیا و ہنگری کو جنکی شجاعت و بہادری کا امتحان بعد خونریزی بسیار ہمارے آبا و اجداد نے کیا تھا
خراج گزارون مین داخل کردیا اہالیان وینس نے ہزیمت اٹھائی جزیرۂ کینڈیا پر بھی مین نے فتح پائی با این

تم لوگون نے بعوض تحسین کے مجھہ پر ناحق حرف رکھا اگر مین سمجھتا ہون کہ شہنشاہ جرمن سے عہد شکنی کرنے اور
میرے عہد سلطنت مین سپاہ ترک چار سال تک ہزیمت پانے کے باعث تم نے میری معزولی مین سعی کی
ہی اگر مین اسی خطا پر مستحق سزاے شدید ہون تو کیا تم نہین سمجھہ سکتے کہ تم نے تمہارے فتوے سے مجھے جنگ
کی ترغیب دی اور سپاہ نے بعوض مردانگی بیوفائی کی اسمین میرا قصور کیا ہی مجھہ کہن سال کو تکلیف دینا
اور سلطنت کا بگاڑنا کب اچھا ہی مین نے سپاہ کی دلداری کی اور اپنے زیورون کو بیچکر اونکی تنخواہ فیصل
کردی اور اونکی طلب پر اپنے جانباز وزرا کا سر کٹا یا سیاوش پاشا کو وزیر بنایا اسپر بھی سپاہ و علمانے بس نکر کے
مجھے ناکارہ ٹھہراکر میرے باپ کے تخت سے اوتار دینے کا قصد کیا ہی خیر اسکا کیا مضایقہ مگر منتقم حقیقی
ضرور اوسکا انتقام لیگا اور میرے بدخواہون کو خراب کردیگا نقیب نے سلطان محمد خان سے سارا
حال سنکر بے تہذیبانہ جواب دیا کہ حضور اب عذرخواہی نکیجئے تخت سے اوترکر اپنی راہ لیجئے اگر اپنی جان
وعزت کی حفاظت منظور ہی تو آپ بخوشی تمام اپنے بھائی سلیمان کو حکومت سلطنت عثمانیہ دیجیئے
سرمو توقف نکرین سلطان محمد نے بمقتضاے وقت اقبال کیا اور کہا کہ بھائی سے کہدو کہ حکم خدا زبان خلایق
سے صادر ہوا ہی ریاست عثمانیہ کا حاکم تو ہی قرار پایا ہی الغرض محرم سنہ ۱۰۹۹ ہجری کی ساتوین مطابق
سنہ ۱۶۸۷ عیسوی کو سلطان محمد خان سریر سلطانی سے مستعفی ہوکر پانچ سال تک مقید رہا اور آخر الامر
ماہ جمادی الاول سنہ ۱۱۰۴ ہجری مین جانب دار بقا نقارہ کوچ کا بجایا وقت انتقال باون سال کی
عمر تھی چالیس سال پانچ مہینے چھے روز تک تخت حکومت پر جلوہ گر رہا محمد کو متفرق ازواج سے سات



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

فرزند پیدا ہوے اونمین فقط مصطفی و احمد ہی کو سلطنت عثمانیہ ہاتھہ آئی دوسرون نے طفلی ہی مین رحلت
پائی یہہ سلطان خوش مزاجی و رحم دلی مین یکتا تھا فن سپاہگری مین یکتا تھا ۔

فصل بست و یکم در بیان سلطنت سلطان سلیمان خان ثانی

لکھاہی کہ بعد عزل سلطان محمد خان رابع ایک ترکی سردار نے اوس زندان مین جہان سلیمان مقید تھا جاکر عرض کیا کہ حضور
زندان سے باہر تشریف لائین تخت سلطنت پر جلوس فرمائین کہ اسی مین سپاہ کی خوشنودی ہی اور سارے رعایا کی
بہبودی سلیمان نے برخلاف تصورات ارکین و رعایا نہایت محزون ہوکر فرمایا کہ تم لوگون نے میری راحت و آرام مین خلل
اندازی کی مین تو یہی چاہتا تھا کہ میری باقی عمر اسی محبس مین بآرام تمام بسر کرون اور میرا بھائی حکمران سلطنت عثمانیہ
رہے سردار موصوف نے سلیمان کی اس تقریر سے پریشان ہوکر بعد تامل دست بستہ یہہ سنایا کہ حضور سارے وزرا و امرا اعلانیہ
اپکی تخت نشینی کی شہرت دی ہی اب اس قصد سے باز آنے مین بڑی خرابی ہی سلیمان نے در جواب کہا کہ میرا بھائی سلطنت
عثمانیہ کو اپنے خوشی سے چھوڑا نہین پس مین کیونکر اوسکے تخت پر قدم رکھون کیا یہہ بات میرے لئے بیجا نہین خیر مین آسکتا ہون
اگر تمہاری رضا ہی مگر مجھکو میرے بھائی سے سخت اندیشہ ہی سردار نے عرض کیا کہ خداوند آپ بموجب التجائے اہل اسلام عمل
فرمائین یہہ کہا اور بجبر اوسکو تخت تک لیجاکر بٹھایا اراکین سلطنت نے نذرین دین تعظیم و تکریم شاہانہ کی ساری رسمین ادا ہوین حکمین
بعد اوسکے سلطان سلیمان خان ثانی نے سیاؤش پاشا کو عہدۂ وزارت پر بحال رکھکر فرمایا کہ خیال امورات سلطنت ضرور
ہو فتنہ و فساد کے فرو کرنے مین سعی موفور ہو کہتے ہین کہ پاشائے مذکور بعد برخاست دربار جب گھر کو روانہ ہوا
پہلے تو ینکچریون نے بطور وزیر اوسکی تعظیم و تکریم کی اور انعام کے طلبگار رہوے جب اوسنے کچھہ نہ دیا تو



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

فرزند پیدا ہوے اونمین فقط مصطفی اور احمد ہی کو سلطنت عثمانیہ ہاتھ آئی دوسرون نے طفلی ہی مین رحلت
پائی یہہ سلطان خوش مزاجی و رحم دلی مین یکتا تھا فن سپاہگری مین یکتا تھا۔

فصل بست و یکم دربیان سلطنت سلطان سلیمان خان ثانی

لکھا ہی کہ بعد عزل سلطان محمد خان رابع ایک ترکی سردار نے اوس زندان مین جہان سلیمان مقید تھا جاکر عرض کیا کہ حضور
زندان سے باہر تشریف لائین تخت سلطنت پر جلوس فرمائین کہ اسی مین سپاہ کی خوشنودی ہی اور سارے رعایا کی
بہبودی سلیمان نے برخلاف تصورات اراکین و رعایا نہایت محزون ہوکر فرمایا کہ تم لوگون نے میری راحت و آرام مین خلل
اندازی کی مین تو یہی چاہتا تھا کہ میری باقی عمر اسی مجلس مین بآرام تمام بسر کرون اور میرا بھائی حکمران سلطنت عثمانیہ
رہے سردار موصوف نے سلیمان کی اس تقریر سے پریشان ہوکر بعد تامل دست بستہ یہہ سنایا کہ حضور سارے وزرا امرا نے اعلانیہ
اپکی تخت نشینی کی شہرت دی ہی اب اس قصد سے باز آنے مین بڑی خرابی ہی سلیمان نے در جواب کہا کہ میرا بھائی سلطنت
عثمانیہ کو اپنے خوشی سے چھوڑتا نہین پس مین کیونکر اوسکے تخت پر قدم رکھون کیا یہہ بات میرے لیے بجا نہین جبر مین آسکتا ہون
اگر تمہاری رضا ہی مگر مجھکو میرے بھائی سے سخت اندیشہ ہی سردار نے عرض کیا کہ خداوند آپ بموجب التجا اہل اسلام عمل
فرمائین یہہ کہا اور بجبر اوسکو تخت تک لیجا کر بٹھایا اراکین سلطنت نے تہنیت مین تعظیم و تکریم شاہانہ کی ساری رسمین ادا کین
بعد اوسکے سلطان سلیمان ثانی نے سیاوش پاشا کو عہدہ وزارت پر بحال رکھکر فرمایا کہ خیال امورات سلطنت ضرور
ہو فتنہ و فساد کے دفع کرنے مین سعی موفور ہو کہتے ہین کہ پاشائے مذکور بعد برخاست دربار جب گھر کو روانہ ہوا
پہنچا تو ینیچریون نے بطور روزینہ اوسکی تعظیم تکریم کی اور انعام کے طلبگار ہوے جب اوسے کچھ نہ دیا تو

ایک ہنگامۂ عظیم برپا کیا وزیر کو معہ رفقا قتل کر دیا اور ان مفسدون نے زن و دختر وزیر کو بازارہ مین کھینچا ہاتھہ پیر
کات ڈالے بعد فرو ہونے اس ہنگامے کے خواجہ اسمعیل پاشا خدمت وزارت پر مامور ہوا اور بموجب حکم
سلطانی خفیہ مفسدون کی گرفتاری پر کمر باندہی پہر ینیکچریون نے مسجد جامع مین مجمع کیا اور تجویز یہہ کہ سلطان
و وزیر دونون کو قتل کرین سلطان نے یہہ خبر جو سنی تو گھبرایا حسب صلاح وید مصطفی پاشا اپنے وزیر ہی
کو مخطی ٹھہرایا مبتلائے رنج و محن کیا اور بدون حکم سلطانی جرءت پردازی وزیر کی شہرت دی اور اوسکو
اپنے قول کی صداقت کے لئے خدمت وزارت سے معزول کر کے جلاوطن کیا بعد اسکے تقی ارزدغی پاشا وزیر
ہوا صوبۂ رومیلی مین پازان عثمان پاشا محمد کے عزل اور سلطان کی تسلط کی خبر سنکر ترکون کو وزیر مذکور سے
بحیلۂ تقریب جلوس انعام طلب کرنیکی ترغیب دی جب وزیر نے اس امر مین کچھہ توقف کیا تو باشندگان
صوبہ سے مبلغ وصول کر کے صوبۂ بلغاریہ کو تاخت و تاراجی سے خراب کر دیا اقلیم ایشیا مین خندق
پاشا نے اپنی فوجین بنا بر فساد جمع کین اور ہزارہا غارتگرون کے ساتھہ شریک ہو کر قسطنطنیہ پر حملہ آور ہونیکی
دہمکیان دین بہت سے صوبون کو لوٹ کر ازمد گینچد کا قصد کیا کر یسو پولی کے محاصرے کی تیاری کا حکم دیا
ینیکچریون نے جب طور بطور دیکھا اپنے فتنہ و فساد سے باز آکر اوسطرف کی راہ لی اور پاشائے مذکور
سے مردانہ جنگ کر کے شکست فاش دی جن دنون مملکت قسطنطنیہ بغاوت خانگی کے باعث تباہ ہوئی تھی
افواج جرمنی نے ملک ہنگری کے بڑے بڑے مستحکم شہرونکو مسخر کر لیا تھا چنانچہ قلعۂ اگری پر چار مہینے
تک محاصرہ کیا تھا آخر قلعۂ مذکور بسبب رسد فراہم نہونے کے ماہ محرم سنہ ۱۰۹۹ ہجری کی بیسوین کو

عیسویون کے تحویل ہوا اگر اوشگا واقع سرحد صوبہ باسنیا پر حاکم بیڈن نے فتح پائی الاگ اور پیٹر واردین
کے قلعون کو بھی ترکون نے کھو دیا عیسویونکو بلگریڈ جانے کے لئے بے روک ٹوک راہ ہاتھہ آئی کہتے ہین
کہ سلطان سلیمان نے قسطنطنیہ سے شہر ادریہ نوپل کا قصد فرمایا عیسویون کے مقابلے کا خیال آیا ذوالفقار افندی
اور ایک دوسرے ترکی کو بطور اپنے سفیرون کے شہنشاہ جرمنی کے نزدیک روانہ کیا اور عرض
اس سے یہہ تھی کہ شہنشاہ مذکور کو اپنی تسلط کی اطلاع دین اور جسطرح بنے اوسطرح صلح کرلین اور بعوض تقی ازدغز
مصطفی پاشا رجب پاشا سر عسکر افواج ہنگری ہو کر مقابلۂ اہالیان جرمنی کو روانہ ہوا مگر پیش از
پہنچنے لشکر ترک کے سپاہ جرمنی نے تمام موسم بارش مین البا رگالس کا محاصرہ کیا تھا ماہ رجب سنہ ۱۰۹۹ھ
کی انیسوین مطابق مئی سنہ ۱۶۸۸ عیسوی کی آٹھوین کو اہل قلعہ کو فاقہ کشی سے تنگ و ناچار کرکے کنجیون کو تحویل
کرلیا تھا کارفا سردار عیسوی نے نہایت مکاری سے شہر لیپہ پر حملہ کرکے مسخر کیا اور ستاتماز و لوگاش
نامی مقامون کو ترکون سے چھین لیا بعد ان فتوحات کے شہنشاہ مذکور کی فوجین زیر فرمان حاکم بویریہ جانب
بلگریڈ روانہ ہوگئین غرض اس سے یہہ کہ اون ترکون پر حملہ کرین جنھون نے اطراف شہر خیمہ زن ہوکر اپنے لشکر
کی حفاظت کے لئے خندقین کھدوائین تھین مگر ترکی سردار نے عیسویون کا انتظار نکر کے اپنی خیمون کو
آتش لگادی اور کچھہ فوج بطور تائید بہم پہنچاکر شہر سمندرہ کی راہ لی افواج جرمنی نے شہر مذکور پر پہنچکر
شوال کی تیرہوین کو محاصرہ کیا اسمین محافظت سمندرہ سے ترکون کی دست برداری کی خبر جو آئی
تو شہر مذکور پر قابض و متصرف ہونے کے لئے فوج ہنگری کو اوسطرف روانہ کردیا آخر ماہ ذیقعدہ کی گیارہوین

کو عیسویون نے شہر بلگریڈ کی دیوار حصار کو توڑا چھے گھنٹھون تک سخت لڑائی رہی اور بعد داخل شہر ہوکر
نو ہزار محافظین کو قتل کئے ایک نچھوڑا اس اثنا مین سفیران ترکی داخل شہر ویانہ ہوے اور شہنشاہ
جرمنی کے روبرو پہنچکر مراسلہ سلطان سلیمان پہنچایا صلح کی درخواست کی اور کہا کہ سارا ملک ہنگری
آپ لیجئے مگر ترانسلوینیا مجھے آپکا اور سلطنت عثمانی کا خراج گزار مقرر کردیجئے شہر کمینک اہالیان پولنڈ
کو دیا جاے اور بلگریڈ ترکون کے قبضۂ اقتدار مین آئے اور اگر اس صلحنامے مین جانبین کی خوبی متصوّر
ہو تو بہتر ہی کہ سواے ملک ہنگاری کے بلگریڈ کا ایک حصہ مملکت عثمانیہ کو واپس ہو شہنشاہ مذکور
نے حکام متفق کے سفیرون سے مشورت کرکے کہا کہ اگرچہ بمقتضاے وقت ملک ہنگری تو کیا ساری سلطنت
عثمانیہ کے فتح کرنیکی قدرت ہی مگر صلح کرنے پر راضی ہون کہ قرین مصلحت ہی وہ بھی اس شرط پر کہ ریاست
ہنگری کو معہ صوبجات یعنے اِسکلاؤنیا و کرُوایشیا و باسنیا و سرویہ و بلغار و ترانسلوینیا مجھے
دیدین صوبجات مالدیویا و والیشیا آزاد و خود مختار رہین بیت المقدس عیسویون کے تحویل ہو امورات
مذہبی مین رومن کیاتھلک ترکون سے رو کے نجائین اہالیان وینس بھی اپنے مفتوح شہرون اور
جزیرون کو اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھین شاہ پولنڈ کو سارا ملک نہر بارستینس سے دریاے ڈانیوب
تک معہ صوبۂ کریمیا واپس مرحمت فرمائین ترکی سفیرون نے شہنشاہ مذکور سے جب یہہ بات سنی
سلطان سلیمان کو فوراً اطلاع دی اس اثنا مین شاہ فرانس کو جو ملک جرمنی کا نہایت حاسد تھا سلطنت
عثمانیہ کے تہ و بالا ہونے کی کیفیت جو پہنچی تو شعلۂ حسد اور مشتعل ہوا شہنشاہ مذکور کے مقابلے کا شور مچایا

افواج جرمنی کو دریاے ڈانیوب سے دریاے رَہِن کی جانب کھچوایا اور سلطان کو معرفت اپنے سفیر
کے اطلاع دی کہ اہالیان جرمنی سے صلحنامہ نہ ٹھہرائین اور یہہ بھی معلوم کرایا کہ چار لاکھہ کی جمعیت میرے
نزدیک حاضر ہی سال آئندہ ملک جرمنی کا قصد مرکوز خاطر ہی اس جنگ مین آپ مجھہ سے اتفاق کرلین
اور جب ہم مظفر و منصور ہو جائین تو ملک جرمنی کو اپنی مملکت سے شامل کرلونگا اور ہنگری آپ کو واپس
دونگا جب یہہ پیام آیا تو سلطان نے صلح جرمنی سے پہلوتہی کرکے ارادۂ جنگ فرمایا مگر اپنی ہی ملک
مین فتنہ و فساد ہونے کے باعث باغیون کی گرفتاری کو ایک فوج کثیر روانہ کی دلیران عثمانی نے یازان
عثمان پاشا اور خیدق پاشا کو جو بانی فساد تھے شکست فاش دی اور اونہین قید کیا بعد خرابی قسطنطنیہ
کو بھیجدیا بعد اوسکے سلطان سلیمان نے خود سرگروہ فوج ہوکر اہالیان جرمنی سے لڑائی کی شہرت دی
اور معۂ فوج کثیر سمت سرویہ روانہ ہوا غرض یہہ کہ ترکی بلگریڈ پر محاصرہ کرین جب شہر سرویہ کو پہنچا تو خبر
آئی کہ عیسویون نے شہر سِعَنتو کو مسخر کرکے قدم آگے بڑہایا ہی سلطان سلیمان کو کچھہ خوف آیا اور رجب پاشا
کو معہ فوج جرار آگے بھجوایا اور تاکید یہہ کہ دفعۃً جنگ نہ کرین بلکہ غنیم کی آمد کو روکدین سرعسکر موصوف نے
متصل نہر مورا وار دبروے غنیم پہنچکر منجمون سے اپنی فتحیابی کی مشورت کی اور جب اونہون نے صلاح
دی تو پہلے مردانہ حملہ کیا اور جب بہت سے ترک کام آئے تو پسپا ہوا باقی جمعیت کے ساتھہ روانۂ
شہر نِستا ہوا بعد فراہمی افواج دشمنون سے بارثانی مقابلہ کی ٹھہرائی پھر شکست پائی اہالیان جرمنی نے
بعد اس فتح کے صوبۂ سرویہ پر حملہ کیا شہر وِیدین و نِستا و خیو کو مسخر کرلیا اور صوبۂ بلغار کے شہر سیوبیا کو

آگ لگادی اسمین سلطان سلیمان مبتلاے مرض استسقا ہوگیا اور بہ تشخیص اطبا عازم قسطنطنیہ ہوگیا اور وہان
رجب پاشا کو جسنے بدون حکم سلطانی سپاہ جرمنی سے مقابلہ کیا تھا قتل کروایا تھا اروغی مصطفی پاشا کو جو
ناتجربہ کاری معزول کرکے کپرلی مصطفی پاشا کو وزیر بنایا پاشائے مذکور کو خدمت وزارت جو ملی تو مفتی و قاضی
علما اور سپہ سالارون سے بنا بر جنگ مشورت کی مفتی نے کہا کہ وقت ضرورت بیدینون سے صلح کرلینی خلاف شرع
شریف نہین قاضی القضات رومیلی نے بھی اوس سے شرکت کی مگر قاضی القضات ترک نے جواب دیا کہ
بیدینون کی صلح سے کل اہل اسلام کا دشمنون کے ہاتھہ مارا جانا خوب ہی اور مصالحت باعث معصیت اور سخت
معیوب ہی وزیر موصوف کو اسی کی بات پسند آئی اور کہا کہ بار اہزار مومنین پاکدل و نیک طینت جو بموجب
قرآن شریف عمل پیرائی مین قصور نہ کرین جمع آئین اور مین اونکے ہمراہ عیسویون سے اس شجاعت و جوانمردی
سے لڑون کہ عرصۂ قلیل مین فتح و نصرت نصیب ہو دشمنون کے دانت کھٹے ہوجائین مفتی مذکور نے جواب دیا
کہ جو کچھہ تم کہتے ہو بجا ہی لیکن خزانہ خالی اور لشکر جو بزدل ہی اسکا علاج کیا ہی سواے اسکے یہہ بات ہی کہ
سفیرون کے ذریعہ ویانہ کو جو مراسلہ روانہ ہوا ہی بوجہ اسکے باشندگان شہر علی الدوام صلح کے امیدوار ہین
وزیر کو اس بات کے سنتے ہی غصہ آیا اور روکھی صورت بناکے یہہ فرمایا کہ سفیرون کو جنہون نے بنا بر صلح
روانہ کیا ہی وہ سب کے سب بیدین ہین اور مجھکو یقین ہی کہ خداے احکم الحاکمین کے نزدیک بھی اونکے لئے
یہی فتوی ہی کیونکہ ہر سچا مسلمان جو احکام الہی سے واقف ہی سر رشتۂ انصاف ہاتھہ سے ندیگا سلطان
سلیمان نرم دل و پاک طینت کو اس قسم کے گناہ زشت سے منسوب نکریگا الغرض سفیر فرانس نے بھی جو اس امر

مین شرکت کی تو اہل شورہ نے بالاتفاق لہالیان جرمنی سے جنگ کرنیکی شہرت دی وزیر موصوف نے
بذریعۂ مراسلہ شہنشاہ جرمنی کو ایما کیا کہ مین سنتا ہون کہ چند شخص بطور سفیرون کے تمہارے دربار مین آئے
ہین اور منجانب سلطان مراسلۂ صلح لائے ہین اونکی بات کو نہ مانیو اور اوس مراسلہ کو جھوٹھا جانیو بعد
اسکے وزیر مصطفی پاشا نے ترکی فوجون کو فراہم کرلیا اور آپ سرگروہ فوج ہوکر موسم بہار مین جانب دریا
نوپل کوچ کیا اور وہان سے ابتدائے ماہ شوال ۱۱۰۱ سنہ ہجری ۱۶۸۹ سنہ عیسوی مین بامید فتح معہ لشکر روانہ
بلگریڈ ہوا وقت عبور جبل ہیمیش جسکا نام ترکون نے خرزر بند رکھا ہی جاسوسون نے یہہ خبر دی کہ سپاہ جرمنی
بکثرت بلگریڈ سے محافظت و معاونت قلعۂ نِسّا کو چلی آرہی ہی اوسوقت وزیر نے سردار تاتاریان
سلیم گیری خان کے زیر فرمان ایکحصہ اپنے لشکر کا ویکر اونکو روکنے کے لئے روانہ کیا خان مذکور نے
متصل قلعہ مذکور دشمنون سے مقابلہ کیا آخر عیسویون نے شکست پائی لشکر ترکی کے جسم مین مارے خوشی کے جان
تازہ آئی وزیر نے بھی شکر خدا کیا باشندگان قسطنطنیہ و ادریانوپل کو معہ لشکر دعا کرنے کا حکم دیا اور آپ
سرویہ مین داخل ہوکر شہر خیوپر محاصرہ کیا چوتھے روز باسانی تمام مسخر کرلیا اہل قلعہ نے جو وہان سے جانب
نسّا قدم بڑہایا تھا اونکا پیچھا بھی نہ چھوڑا پچیس روز تک اوس پر بھی محاصرہ کیا آخر اوسکو بھی اپنے تحویل
کرلیا جرمنی فوج جو سمندرہ اور ویدین کی محافظ تھے مجبور و ناچار ہوے جانب بلگریڈ فرار ہوے
شہرہاے مذکور وزیر مصطفی پاشا کے ہاتھ آئے جب اونکو بھی لے لیا ماہ ذی القعدہ مین شہر بلگریڈ پر
محاصرہ کیا اور بموجب رائے اہل شورہ کئی روز تک محاصرہ کو قائم رکھا دفعۃً یہہ خبر آئی کہ ساری عیسوی فوجین

اس شہر کی معاونت کو چلی آتی ہین وزیر مذکور نے اپنا آدہا لشکر سد راہ غنیم ہونیکو روانہ کیا اور آٹھوین
روز اسقدر گولہ رانی کی کہ قلعۂ مسطور کی سارے فصیلون اور برجون کو شکستہ کرکے ترکون کو براہ نقب داخل
قلعہ ہونیکا حکم دیا اہل قلعہ کو تاب مقابلہ نہ آئی اکثر تہ شمشیر ہوے اور باقی اپنے سپہ سالار کے ساتھ کشتیون
کے ذریعہ دریائے ڈانیوب کے اوس پار پناہ گیر ہوے بعد اوسکے وزیر نے اپنے سپاہ کو چندے
آرام دیا قلعۂ بلگریڈ کی مرمت کی پھر ڈانیوب عبور کرکے شہر لِپَّہ بھی عیسویون سے چھین لیا اور شہر آتسک پر
محاصرہ کرکے حملہ کرنے لگا مگر بسبب موسم بارش محاصرہ سے ہاتھ اوٹھایا ترانسلوینیا کے جانب
چلا آیا کہتے ہین کہ میکائیل اپافی لاولد جو موا تو اوسکی ریاست کا مستحق شہنشاہ جرمنی ٹھہرا مگر ترکون نے
تکلی کو وہان کا حاکم مقرر کرکے اوسکی تائید کے لئے دس ہزار کا لشکر بھجوایا خان تاتاریان و قسطنطین
برنکووَن حاکم والیشیہ کو بھی تکلی مذکور کی کمک کا حکم فرمایا یہہ ساری فوجین بالاتفاق والیشیہ سے ہوتی ہوین
ترانسلوینیا مین داخل ہوگئین اور جرمنی فوجون پر جو صوبۂ مذکور کی محافظ تھین محاصرہ کیا جسمین بہت سے
عیسوی تاب مقابلہ نہ لاکر فرار ہوے کئی اونمین کے قتل اور کتنے گرفتار ہوے بعد اس فتح و فیروزی
کے باشندگان صوبہ نے تکلی کی حاکمیت کا اعتراف کرلیا مگر تکلی مذکور ہنوز اس ریاست پر قایم نہوا تھا کہ
حاکم بیدن نے جو بلگریڈ کی معاونت کو گیا تھا یہہ خبر جوسنی معہ فوج جرار داخل صوبہ ترانسلوینیا ہوکر
کئی شہرون کو مسخر کیا تکلی کے اسیر کرلینے مین کوشش کی تکلی نے بار ثانی ترک کی راہ لی لیجئے
شاہ پولنڈ بھی بہ قصد جنگ معۂ فوج کثیر داخل صوبہ مالدیویہ ہوا مگر وہان کا حاکم کیانتیمر نام نے سابق کے

جہمونمین اہالیان پولنڈ کے ظلم و بیداد سے واقف تو تھا ہی غلہ کے فروخت کی ممانعت کردی اور
کہا کہ جو میرا حکم بجا نہ لائیگا وہ سزاے واجبی پائیگا اسلئے فوج شہنشاہ پولنڈ گھبرائی مگر اس فوج کی
ایک جمعیت قلیل نے شہر سارُوگہ واقع نہر تیراس کو مسخر کیا اور وہان سے کچھ ذخیرہ لاکر باقی لشکر کی
جان بچائی بعد اوسکے اہالیان پولنڈ قریہ یاقُوبنی کو آپہنچے اور جاسوسون نے بایقِلی مصطفیٰ پاشا اور نورالدین
سلطان کی پیش قدمی کی خبر سنائی تو پسپا ہو گئے اپنی ہی ملک کے طرف مرحلہ پیما ہو گئے مگر تاتاریون
نے اونکا پیچھا نچھوڑا بہتونکو قتل کیا اور بعضونکو اسیر کر لیا اوہنین دنون اہالیان وینس نے جو صوبۂ
موریا کے قابض و متصرف ہوے تھے مَانَم بیشیا پر دو موسم خزان تک محاصرہ کیا آمد و رفت سد
کی راہ بند کردی اور محافظین کو فاقہ کشی مین گرفتار کر کے اُسکو اپنے تحویل کر لیا اور دانیال دلفینش
امیر البحر ریاست وینس نے دریا مین کپتان پاشا پر متصل مِتِلین حملہ کر کے شکست دی کئی جہازون کو غرق
آب کیا اور کتنون کو بجبر جلا دیا جب یہہ ہو چکا تو کَارَ نَارُو نام سپہ سالار وینس نے کانینا اور وَالُونا نامی
مقامون کو ترکون سے چھین لیا اور مملکتِ وینس سے شامل کردیا صوبۂ دالمیشیا مین جنبُلی پاشا
حاکم ہرزگووِنہ نے بعد فراہمی افواج نِسکا اور کَرَ اس نامی مقامون پر حملہ آور ہوکے سپاہ وینس سے
ہزیمت پائی خود قید ہوگیا اور اوسکی فوج پراگندہ ہوکر سخت گھبرائی اس مین وزیر نے اپنی فوج ظفر موج کے
ساتھ اوریانوپل کا رخ کیا شرف آستان بوسی سلطان حاصل کر لیا مگر سلطان کو جو شکوۂ استسقا
سے نہایت علیل تھا بڑی جاہ و حشم کے ساتھ قسطنطنیہ کو لایا اور وہان تین روز تک ترکون کے

فتح و نصرت کے جشن نے حسن انعقاد پایا پھر تو وزیر مذکور نے ایک بڑا لشکر فراہم کر لیا اور مصطفیٰ پاشا کو مقابلہ
اہالیان پولنڈ کے لئے روانہ کر کے کپتان علی پاشا کو اہالیان وینس سے کَانِینَا اور وَالُونَا کے چھین لینے کا
حکم کیا اسمین سلطان سلیمان نے بیمار تو تھا ہی ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۱۰۲ ہجری کی چھبیسوین مطابق جون
سنہ ۱۶۹۱ عیسوی کی گیارہوین کو باون سال کی عمر مین رحلت کی اقامت دار فانی ترک کردی -

فصل بست و دوم دربیان سلطنت سلطان احمد خان ثانی پسر سلطان ابراہیم خان

مورخین کی زبانی یہی آمد و رفت سلاطین روم کی کہانی یہی کہتے ہین کہ جب سلطان سلیمان نے دار فانی سے
کوچ کا نقارہ بجایا ارکین سلطنت و عمایدین شہر نے معزول سلطان محمد خان رابع کے فرزندون سے
مصطفیٰ یا احمد کی تخت نشینی مین اصرار کیا مگر وزیر نے سلطان احمد خان برادر خرد سلطان سلیمان مرحوم
کو سریر سلطنت پر بٹھایا چونکہ یہہ سلطان نہایت زیرک و دانا تھا اون مفسدون کو جنہون نے ہنگامہ
فساد برپا کیا تھا جانب ادریانوپل اپنے ساتھ لایا اور حسین پاشا کو متکفل امورات قسطنطنیہ ٹھہرایا
بعد اوسکے پاشاے موصوف کو خدمت امیر البحری سے ممتاز کیا اور اَزْبَاجِی علی پاشا کو اوسکے
عہدہ سے سرفراز کیا اور آپ جنگی تیاریون مین رات دن مصروف رہا ایک روز کا ذکر ہی کہ ایک
ترکی سردار نے جو سلطان کا نہایت مقرب تھا سلطان سے عرض کی کہ وزیر نے آپکی معزولی کی
تجویز کی ہی اور ینیکچریون نے بھی سازش کر لی ہی اور باہم عہد و پیمان یہہ کہ آپ ادریانوپل سے روانہ
ہوتے ہی مصطفیٰ پسر محمد کو اپنا سلطان بنائین نذرین دیکر اوسیکو تخت سلطنت پر بٹھائین سلطان



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

احمد خان نے جب یہہ بات سنی اوسی سے اس امر مین صلاح چاہی اوسنے عرض کیا کہ اگر حضور کو سریر
سلطنت پر قیام منظور ہی تو وزیر کو کسی حیلے سے روبرو طلب فرمائین اور جب وہ حاضر ہو تو جسطرح
منظور ہو اوس سے پیش آئین ادہر سلطان اور اوس سردار کے فیمابین یہہ تقریر ہو رہی تھی اور اودہر
ایک گونگا دلسوز محمد آغا نامی خلوتگاہ کا پردہ پکڑے ہوے کھڑا تھا کچھہ سنتا تو خیر مگر ہونٹون
اور ہاتھون کی حرکتون سے اوسنے یہہ جانا کہ معزولی وزیر کی مشورت ہو رہی ہی پھر تو افتان و خیزان
وزیر کے نزدیک جاکر ساری کیفیت اشارون مین سنادی جب سلطان نے وزیر کو بلایا تو وزیر
نے آغاے فوج ینکچری اور دوسرے سرکردون کو فراہم کرکے یہہ قصہ سنایا اور کہا کہ مین کل کے
روز تم سب کی رضامندی سے خدمت وزارت سے استعفا دونگا سلطان سے مکہ معظمہ کے جانیکی
پروانگی لونگا اوسوقت سردار فوج ینکچری اور دوسرے سرکردون نے اس تقریر کے سنتے ہی
برہم ہوکر کہا کہ ہمارا سلطان بیوقوفی سے بھرا ہی اور ہمیشہ اپنے مصاحبون کے کہنے پر عمل پیرا ہی اگر ابکے
ہماری پند و نصیحت کو نہ مانیگا تو ہم قسمیہ کہتے ہین کہ اوسکو معزول کر دینگے اور تیرے بال بال کی حفاظت
مین جان دینے تک قصور نکرینگے بعد اُسکے وزیر نے بذریعۂ مراسلہ سلطان کو اطلاع دی کہ مین بموجب
حکم سلطان حاضر ہونیکو گھوڑے پر سوار تھا کہ ہرکارون نے خبر دی کہ سپاہ ترک آپ کے مصاحبون سے تکلیف پاکر
آمادۂ فساد ہے اسلئے مین نے اس ہنگامے کے فرو کرنیکو افضل جانا اور فوجی سردارون
سے مشورت کی ہی باقی کل عرض کرونگا کہتے ہین کہ دوسرے روز وزیر نے جب سلطان کو سارا حال معلوم

شبیہ سلطان احمد خان ثانی



یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

احمد خان نے جب یہہ بات سنی اوسی سے اس امر مین صلاح چاہی اوسنے عرض کیا کہ اگر حضور کو سریر
سلطنت پر قیام منظور ہی تو وزیر کو کسی حیلے سے روبرو طلب فرمائین اور جب وہ حاضر ہو تو جسطرح
منظور ہو اوس سے پیش آئین ادہر سلطان اور اوس سردار کے فیمابین یہہ تقریر ہو رہی تھی اور ادہر
ایک گونگا دل ہوز محمد آغا نامی خلوتگاہ کا پردہ پکڑے ہوے کھڑا تھا گچہ سنا تو خیر مگر ہوتون
اور ہاتھون کی حرکتون سے اوسنے یہہ جانا کہ معزولی وزیر کی مشورت ہو رہی ہی پھر تو افتان و خیزان
وزیر کے نزدیک جاکر ساری کیفیت اشارون مین سنادی جب سلطان نے وزیر کو بلایا تو وزیر
نے آغاے فوج ینیچری اور دوسرے سرگردون کو فراہم کرکے یہہ قصہ سنایا اور کہا کہ مین کل کے
روز تم سب کی رضامندی سے خدمت وزارت سے استعفا دونگا سلطان سے مکہ معظمہ کے جانیکی
پروانگی لونگا اوسوقت سردار فوج ینیچری اور دوسرے سرگردون نے اس تقریر کے سنتے ہی
برہم ہو کر کہا کہ ہمارا سلطان بیوقوفی سے بھرا ہی اور ہمیشہ اپنے مصاحبون کے کہنے پر عمل کرتا ہی اگر آج
ہماری پند و نصیحت کو نہ مانیگا تو ہم قسمیہ کہتے ہین کہ اوسکو معزول کر دینگے اور تیرے بال بال کی حفاظت
مین جان دینے تک قصور نکرینگے بعد اسکے وزیر نے بذریعۂ مراسلہ سلطان کو اطلاع دی کہ مین بموجب
حکم سلطان حاضر ہوتا گھوڑے پر سوار تھا کہ ہرکارون نے خبر دی کہ سپاہ ترک آپ کے مصاحبون سے تکلیف پاکر
آمادۂ فساد ہے اسلیئے مین نے اس ہنگامے کے فرو کرنیکو افضل جانا اور فوجی سردارون
سے مشورت کی ہی باقی کل عرض کرونگا کہتے ہین کہ دوسرے روز وزیر نے جب سلطان کو سارا حال معلوم

کرایا تو سلطان نے اوس سردار کو جس نے وزیر کی چغلی کھائی تھی جلا وطن کیا اور اوسکے نایب کو دار پر کھچوایا
بعد اوسکے وزیر معہ فوج کثیر ادریانوپل سے شہر کے باہر ایک میدان وسیع مین خیمہ زن ہوا
جنگ کی ضروری تیاریان کرنے لگا اوسوقت ولیم ثالث شاہ انگلنڈ کے سفیر نے روبروے وزیر حاضر
ہو کر کہا کہ ہمارے بادشاہ نے فرمایا ہی کہ اگر منظور ہو بوساطت میرے فیمابین سلطان و شہنشاہ
جرمنی صلح کا ہو جانا بہت اچھا ہی وزیر نے اوسکی بات قبول کر لی اور سفیر کی بڑی تعظیم کی مگر مرکوز
خاطر یہہ کہ شہنشاہ مذکور کو فریب دون جسطرح سے شہر بودا پر قابض و متصرف ہو جاؤن اسلئے معہ فوج
روانہ بلگریڈ ہوا اور وہان یہہ خبر آئی کہ جرمنی فوجون نے زیر فرمان حاکم بیدن بخیال جنگ جانب پیٹروارڈن
قدم بڑھایا ہی اوسوقت وزیر نے اپنی فوج کے سردارون کو جمع کیا اور اونسے راے طلب کی جب
سبھون نے بالاتفاق مقابلہ پر کمر باندہی سپاہ کو کوچ کا حکم دیا متصل پیٹروارڈین مقابل دشمن ہوا سپہ سالار
افواج جرمنی بھی خبر آمد وزیر سنکر ساحل دریاے ڈانیوب پر خیمہ زن ہوا اسمین عیسویون کی تائید کو
اور پانچہزار کی فوج آئی مگر وزیر نے اوسپر محاصرہ کیا آگے بڑھنے ندیا اکثر حوالۂ شمشیر ہوے اور
باقی ترکون کے ہاتھہ اسیر ہوے بعد اوسکے فیمابین ترک و سپہ سالار جرمنی جنگ شدید برپا
ہوئی جسوقت ترکون کی ترقی دیکھی معہ فوج جرار میمنۂ غنیم پر بڑی جوانمردی سے حملہ کیا اثناے
جنگ مین ایک گولی سر پر جو لگی تو گھوڑے سے گر کر مر گیا جان سے گذر گیا پھر تو جنگ موقوف
ہوئی ترکون نے پراگندہ ہو کر اپنی راہ لی کہتے ہین کہ اٹھائیس ہزار ترک اور آٹھہ ہزار عیسوی کی

لاشون سے معرکہ رزم بھرا تھا چار طرف کشتون کا ڈھیر لگا تھا جب شہنشاہ جرمنی کو اس فتح کی خبر پہنچی
تو اوسنے کہا کہ مین اس خرابی کی فتح کا خواہان نہین کیونکہ میرے سپاہ کی آٹھ رجمنٹین جو ماری گئین
مجھ سے تین سال مین اونکی بھرتی کا امکان نہین اور برخلاف اسکے اگر ترکون کو خیال آئیگا تو آٹھ
ہی روز کے عرصے مین اسی ہزار کا لشکر جدید جمع ہو جائیگا خیر یہہ تو ہوا اب سنئے کہ حاکم بیدن نے شہر لینہ
جسکو سال گذشتہ ترکون نے فتح کرلیا تھا بعد جنگ ترکون سے واپس لیکر قلعۂ واردین پر محاصرہ کیا تھا
ترکی لشکر نے اس اثنا مین بلگریڈ کو پہنچکر حالی پاشا کو اپنا سرعسکر بنایا اہالیان پولنڈ نے نہر تیراس عبور
کرکے صوبۂ بسارابیا پر یورش کرنیکو پرا جمایا مگر بایتقلی مصطفی پاشا کی معۂ فوج جرار خبر آمد جو سنی تو اپنے
ملک کی راہ لی اسمین سلطان احمد خان نے وزیر گیرپلی مصطفی پاشا کی خبر شہادت کے سننے سے رنجور
ہوا اور ارباجی علی پاشا حسب الحکم سلطانی خدمت وزارت پر مامور ہوا وزیر مذکور نے قسطنطنیہ مین بحث
صلح کو تازہ کیا اور اپنے کو سلاطین عیسوی کے سفیر علی الخصوص ایلچیان انگلنڈ و ہالنڈ کے جانب رجوع
کردیا مگر سفیر فرانس نے وزیر حال کو طلائی و نقروی ہدایا سے شاد کیا جنگ کی ترغیب دی اس عرصے مین ترکی سفیرون
نے دربار شہنشاہ جرمنی سے بذریعہ مراسلات یہہ معلوم کرایا کہ ملک جرمنی نہایت خستہ و خراب ہی خزانے خالی
ہین روپیہ نایاب ہی وزیر نے جب یہہ خبر پائی تیاری جنگ مین مشغول ہوا اور جن عہدہ دارون سے کئی طرح کا
شک تھا اُنہین متفرق حیلون سے قتل کرایا اور کئی ینیچریون و دلاوران شجیع کو جن سے اوسکو شبہ تھا وقت
شب دریا مین پھکوایا جب اس ظلم و بیداد کی خبر دربار قسطنطنیہ کو پہنچی تو ارکین جنگی نے سلطان سے وزیر کی ظلم و

بیداد کی شکایت کی سلطان نے وزیر مذکور کو معزول کیا اور اوسکا سارا مال جو اس ظلم و بیداد سے جمع ہوا تھا
ضبط کرلیا ترلبش جی علی پاشا حاکم دمشق کو اوسکا قائم مقام کیا اوسنے اپنی خوش تدبیری سے صلح کا سرانجام
کیا اس اثنا مین سفیران ترک نے ملک جرمنی سے مراجعت کی اور سفیر فرانس سے رشوت لیکر جنگ جرمنی
کے قائم کرنیکی ترغیب دی اور کہا کہ ملک جرمنی بہت تباہ ہو گیا ہی اور شہنشاہ جرمنی نے سارا لشکر مقابلہ
فرانس کو روانہ کردیا ہی خزانہ خالی قرض حد سے زیادہ ہی اسلئے صلح کرنے پر آمادہ ہی سوا
اسکے آفات سماوی نے ہنگری و جرمنی کو اس درجہ خراب کیا ہی کہ بڑی بڑی شہر مثل بُودا اور دوسرے
قلعے اوجاڑ ہین اسنک کا حال بُرا ہی نہ حفاظت کو سپاہ نہ رسد بہم پہنچنے کی راہ وزیر نے بہ ترغیب
سفیران مذکور مقابلۂ جرمنی کا خیال کیا فوج ینیچری کی بھرتی کی پاشاؤن کے نام حکمنامے روانہ کردئے تاکید یہہ کہ
اپنی اپنی فوجون کو وقت ضرورت تیار رکھنے مین قصور نہو بعد اسکے ایک فوج جرار ماتحت سردار ترک جانب
سرحد ملک ہنگری روانہ کیا اور حکم یہہ کہ سپاہ جرمنی سے جنگ نکرین بلکہ اپنے حدود مملکت کی محافظت مین سرگرم
رہکر دشمن کو غارتگری کرنے نہ دین شہرہاے ہنگری کو جو علاقۂ ترک مین ہین دست بُرد دشمن سے بچائین وقت
ضرورت مدد پہنچائین سردار موصوف نے تعمیل فرمان مین قصور نکیا افواج جرمنی کو جانب بلگریڈ آنے ندیا خان
کریمیہ نے حسب صوابدید سپہ سالار ترک درویش شعبان آغا سردار تاتاریان کو شاہ پولنڈ کے دربار کو
روانہ کیا اس غرض سے کہ فیمابین عثمانیان و اہالیان پولنڈ صلحنامہ تحریر جاے اور اس شرط سے کہ اہالیان
ترک شہر کمینک معہ صوبجات پادولیا و اکرینیا شاہ پولنڈ کو واپس دین اور وہ شہنشاہ جرمنی کی دوستی

سے باز آئے اب دیکھیے کہ اہالیان پولنڈ نے بامید فتح صوبۂ مالدیو یا مراسلۂ خانذکور کے جانب توجہ کی قاصد
بے نیل مرام واپس آیا اونہین دنون اہالیان وینس نے صوبہ موریا کو تمام و کمال فتح کر کے جزیرۂ کیانڈیا کے
طرف قدم بڑہایا اور وہان جہازون کے ذریعے فوجین جمع کر لین قلعۂ کانیا پر محاصرہ کیا مگر ترکون نے محافظت
قلعۂ مذکور مین یہہ کچھہ جوانمردی کی کہ سپاہ وینس محاصرہ سے دست بردار ہوے بعد خونریزی بسیار
بچاس روز کے بعد فرار ہوے سلیمان پاشا حاکم اژناد نے باغیان مانتی نگرو پر حملہ کر کے شکست دی زنقہ
اور پاندریزہ نامی مقامون کو لے لیا سلطنت ترک سے شامل کر دیا سر عسکر موریا نے ان فتوحات کے
سُننے سے خوش ہو کر اہالیان وینس پر کئی دفعہ حملہ کیا اور پسپا ہوا دُلسینیہ مین بذریعہ علی بیگ پاشا نے
ہرزوگووینہ گرام کووم کے واپس لینے مین سعی کی مگر کارگر نہوئی اسلئے کہ اہالیان وینس نے اوس فوج
ترک پر جو سرگرم محاصرہ تھے دفعۃً حملہ کر کے پسپا کیا تھا اور اونکے سردار کو قید کر لیا تھا کہتے ہین کہ سنہ ۱۱۰۴ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۹۳ عیسوی مین سلطان احمد خان ثانی کو قسطنطنیہ مین دو فرزند توام پیدا ہوے ایک کا نام
بسلامتی تمام سلیم رکھا اور دوسریکا نام بعین خلت ابراہیم رکھا ترکون نے اس توامیت کو ذریعہ فتح و
نصرت جانا اہتمام جشن ولادت مین خوش و خرم رہے آٹھہ دن تک عشرت توام رہے اثنائے جشن
مین وزیر ترپونچی علی پاشا نے صلح کے پیغامون کو تازہ کرنے مین کوشش کی مگر شیخ الاسلام کو یہہ بات
پسند نہ آئی اوسکو ملزم ٹھہرایا سلطان نے اوسکو معزول کر کے بایقلی مصطفی پاشا کو وزیر بنایا اوسنے سابق
کے ہنگامون کے فرو کرنے کے لئے چند مفسدون کو قتل کیا اور کتنون کو جلاوطن کر کے قسطنطنیہ کو

امن دیا بعد اوسکے جانب تیاری جنگ توجہ فرمائی اور بعد فراہمی لشکر جب بیرون شہر خیمہ زن ہوا تو شیخ الاسلام
بروصہ مصری افندی نے تین ہزار مجاہدین کو جمع فرمایا اور اونکو لئے ہوے ادریانوپل کو آیا جامع مسجد سلطان سلیم مین
داخل ہو کر پہلے بڑی حدت و شدت سے مناجات کی خطبہ پڑہا اور پھر اون لوگون سے مخاطب ہو کر کہا کہ اہالیان
جرمنی سے جنگ تازہ کی خبر جو آئی اور مین نے اعانت عثمانیان کی تجویز دلمین ٹھہرائی تو مجھے الہام ہوا کہ ستر ارکین
سلطنت علی الخصوص وزیر و آغائے فوج نیکچری و دفتر دار و رئیس افندی کی غفلت شعاری نے جرمنیون کو
عثمانیون پر غالب کیا ہی اور جب تک ان کے قتل کی تدبیر کامل نہوگی تو خرابی و تباہی سلطنت عثمانیہ زائل
نہوگی ہنوز یہہ فقرہ پورا نہوا تھا کہ وزیر نے شیخ الاسلام کو بلایا جب وہ آیا تو وزیر نے اوسکو مقید کر کے بروصہ کو
بھجوایا اور آپ بعد چند روز معۂ لشکر دریاے ڈانیوب پر پہنچا اور جب ولیلیتیہ سے ہوتا ہوا صوبۂ ترانسلوینیا
مین داخل ہوا تو یہہ خبر آئی کہ سپہ سالار جرمنی نے جینہ اور وِلہ گو شوار پر فتح پائی ہی بلگریڈ پر محاصرہ کی تجویز
ٹھہرائی ہی بمجرد سنے اس خبر کے ادہر وزیر نے قصد دشمن کیا اور اودہر سپہ سالار جرمنی نے پہلے دیوار حصار کو نقب زنی و گولہ
رانی سے توڑ کر قلعہ کی فصیلون کو شکستہ کر دیا اور جب لشکر ترکی آپہنچا تو عیسویون نے تاب مقابلہ نہ لاکر
محاصرہ سے ہاتھہ اُٹھایا بھاگنے کو قدم بڑہایا وزیر نے بھاگتون کا پیچھا کیا سلیم گیری خان کو کچھہ فوج کے
ساتھہ ملک ہنگری کو روانہ کر دیا اور حکم یہہ کہ صوبجات متصل کی تاراجی وقوع مین آئی سپاہ جرمنی کو رسد
پہنچنے نپائے مگر خان مذکور نے تغافل کو کام فرمایا عیسویون نے ایک مقام دشوار مین اوسکو مقید کر لیا سوار دن
کو ہلنے نہ دیا مگر تاتاریون نے بحکم سلیم گیری خان اپنے گھوڑون کو ذبح کر کے دشمنون پر بے باکانہ حملہ جو کیا تو پہلے

جرمنی فوجین پراگندہ دل ہوگئین اور پھر تاتاریون سے مقابل ہوگئین آخر تاتاریونکو عیسویون نے پسپا کیا وزیر

بابقلی پاشا متصل بلگریڈ عیسویون پر فتحیاب ہوکر ادریانوپل کو واپس آیا اور ایک روز بحسب اتفاق شکار

کو جو نکلا تو سلطان نے دشمنون کے بہکانے پر اوسکو معزول کیا اور علی پاشاے ترپولی شام[٥١] کو عہدۂ وزارت

پر مامور کرکے اوس وزیر معزول کو حکومت دمشق پر روانہ کردیا کہتے ہین کہ اندنون اہالیان وینس نے محاصرۂ

شہر سمرنہ کی تجویز کی مگر سفیران انگلنڈ و فرانس و ہالنڈ نے اثنائے راہ مین اون سے ملاقات کرکے

کہا کہ ہمارے متفرق اقوام کی کوٹھیان شہر مذکور مین ہین اور قیمتی اسباب سے معمور اگر اثناے محاصرہ

مین لُٹجائین یا جل جائین تو جوابدہی اوسکی تمہارے ذمے ہوگی اس بات کے سنتے ہی اہالیان وینس نے

قومی بگاڑ سے گھبراکر اپنا راستہ لیا اور صوبہ دالمیشیہ مین سپاہ وینس نے زیر فرمان سپہ سالار دلفینی

نام مقام سنگلت پر محاصرہ کرکے اوسکو اور کلوبگ نامی مقام کو بھی فتح کرلیا سرعسکر سلیمان پاشا حاکم

البنیہ مقام سنگلت کی واپس لینے مین کوشش کی مگر شکست ہی نصیب ہوئی سلطان نے اوسوقت پاشاے

موصوف کو اُسکے عہدہ سے معزول کردیا الماس محمد پاشا کو اوسکا عہدہ مرحمت کیا لکھا ہی کہ جب افواج

عثمانی نے یورپ کے ساری حصونین شکست پر شکست پائی تو اقلیم ایشیا مین امیر محمد نامی شیخ قوم عرب

نے آملوۂ فساد ہوکر ہزارہا عربون کو فراہم کیا اور حجاج پر حملہ کرکے اونکا مال و اسباب لوٹ لیا اور پھر

جب اوسکے ساتھیون نے ترقی پائی تو اُسنے شہر مکہ پر محاصرہ کیا مگر اوسکے عظمت و تقدس سے گھبراکر

چھوڑ دیا حاکم شام حسب الحکم سلطان اوسکے مقابلہ کو جو آیا تو شیخ مذکور نے بہ مکر و تزویر اوسپر بھی غلبہ

پایا اس اثنا مین سلطان احمد خان کی قضا آئی تخت سلطنت چھوڑا عنان عزیمت ۱۱۰۶ سنہ ہجری مطابق

۱۶۹۵ سنہ عیسوی مین پچاس سال کی عمر مین جانب گلشن جنان منعطف فرمائی ۔

فصل بست و سوم در بیان سلطنت سلطان مصطفیٰ خان ثانی

اہل سیر کی تحریر ہی مورخون کی صداقت آمیز تقریر ہی کہ سلطان احمد خان ثانی نے دار فانی سے

رخت اقامت باندھا وزیر علی پاشاے ترپولی شام نے مصطفیٰ فرزند سلطان محمد خان رابع معزول

کو تخت سلطنت سے محروم رکھنے کا قصد کیا تھا جسطرح وزیر کپریلی مصطفیٰ پاشا نے بعد انتقال سلطان سلیمان

خان ثانی مصطفیٰ خان مذکور کو اپنی سلطنت آبائی سے مایوس کررکھا تھا مگر ہزنہ دار باشی[٥١] ناظر آغا نے بہ تعجیل تمام

روانہ مجلس ہوکر کیفیت رحلت سلطان احمد خان مصطفیٰ کے گوش گزار کردی اور اوسکو قید سے رہا

کرکے عرض کیا کہ حضور جلد قدم رنجہ فرمائین جلوس میمنت مانوس سے تخت عثمانیہ کا پایہ بڑھائین مصطفیٰ نے پہلے

آغاے مذکور کا شکریہ بجالایا اور پھر بے اطلاع وزیر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا چالق احمد آغا[٥٢] وجبرا[٥٣] قسر

محمد آغا نے بعد اداے لوازم کورنش نذرین دین اور جب ارکین سلطنت کو سلطان مصطفیٰ کے تسلط کی خبر

پہنچی تو سبھون نے حاضر ہوکر بہ تسلیم سر جھکایا وزیر مذکور سخت مایوس ہوا مگر دکھانیکو سب کے

ساتھ بخوشی تمام آستان بوس ہوا سلطان مصطفیٰ خان ثانی نے وزیر کی اوس حرکت سے اغماض

کیا تدارک و انتقام آیندہ پر موقوف رکھدیا اوسیکو عہدۂ وزارت پر قائم اور خلعت سے سرفراز کیا مگر

حکم دیا کہ امورات سلطنت مین ہشیار رہے مقدمات جنگ مین خبردار رہے جب یہہ ہوچکا تو سلطان نے اپنے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

جلوس کے تیسرے روز خود سرکردۂ افواج عثمانی ہوکر اہالیان جرمنی سے جنگ کرینکی شہرت دی حسب الحکم سلطانی بڑی بڑی توپون کی تیاری ہونے لگی رسد جنگی فراہم ہوچکا سپاہ مین تنخواہ تقسیم ہوئی سلطان مصطفی خان ثانی نے اپنے باپ کے وزرا و امرا اور دوسرے سردارون کو جو دور دور کے ملکون مین اقامت پذیر تھے جمع کر کے خدمات جدید پر مامور کیا اور الماس محمد پاشا کو جو اوسکے باپ کا عزیز و رفیق تھا صوبۂ باسنیا سے بلوا کر ایک منصب اعلی سے کامیاب بو فور کیا کہتے ہین کہ جب سب چیزین مہیا ہوگئین اور ہمراہیون نے جنگ تازہ پر کمرین باندہین تو سلطان نے ابتداے موسم بہار مین لشکر کو بیرون شہر ادرنہ نوپل خیمہ زن ہونیکا حکم دیا اور بعد تین روز کے آپ بھی بہ تبدیل لباس داخل لشکر ہوا اس غرض سے کہ شریک اہل لشکر ہو جائے لوگ نہ پہچانین اور اس اوقات مین اہل لشکر اپنے اور وزیر و ارکین سلطنت کے حق مین جو کچھ کہتے ہین معلوم ہو جاے بعد اُسکے سارے آلات حرب کا جایزہ لیا جب توپون کی گاڈہیون پر نظر پڑی اور سب اسباب آہنی مین خلل پایا تو وزیر کو مخلی ٹھہرا کر قتل کرایا الماس محمد پاشا کو خدمت وزارت دی پاشایان کہن سال کو بوجہ حسد سلطان کی یہہ حرکت بری معلوم ہوئی مگر سلطان مصطفی خان نے کچھ التفات نہ کر کے معہ لشکر کوچ فرمایا اور جب بعد عبور ڈانیوب متصل بلگریڈ لیپہ و تیتل نامی مقامون پر آیا لشکر کو حملہ کرنے کا حکم کیا اور بعد تسخیر قلعون کی فصیلون کو منہدم کر دیا اس اثنا مین تاتاریون نے یہہ خبر پہنچائی کہ وتِرانی سپہ سالار جرمنی صوبہ ترانسلوینیا سے ساٹھ ہزار کی جمعیت کے ساتھ آیا ہی اور فوج شہنشاہ جرمنی سے جو زیر فرمان ؛



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

جلوس کے تیسرے روز خود سرکردہ افواج عثمانی ہوکر اہالیان جرمنی سے جنگ کرنیکی شہرت دی حسب
الحکم سلطانی بڑی بڑی توپون کی تیاری ہونے لگی رسد جنگی فراہم ہوچکا سپاہ مین تنخواہ تقسیم
ہوئی سلطان مصطفی خان ثانی نے اپنے باپ کے وزرا و امرا اور دوسرے سردارون کو جو دور دور کے ملکون
مین اقامت پذیر تھے جمع کر کے خدمات جدید پر مامور کیا اور الماس محمد پاشا کو جو اوسکے باپ کا عزیز
و رفیق تھا صوبہ باسنیا سے بلوا کر ایک منصب اعلی سے کامیاب و مفتخر کیا کہتے ہین کہ جب سب چیزین
مہیا ہوگئین اور ہمراہیون نے جنگ تازہ پر کمرین باندہین تو سلطان نے ابتداے موسم بہار مین لشکر
کو بیرون شہر اور بیہ توپخانہ خیمہ زن ہونیکا حکم دیا اور بعد تین روز کے آپ بھی بہ تبدیل لباس داخل
لشکر ہوا اس غرض سے کہ شریک اہل لشکر ہوجاے لوگ نہ پہچانین اور اس اوقات مین اہل لشکر اپنے
اور وزیر و ارکین سلطنت کے حق مین جو کچھ کہتے ہین معلوم ہوجاے بعد اوسکے سارے آلات حرب
کا جائزہ لیا جب توپون کی گاڑہیون پر نظر پڑی اور سب اسباب آہنی مین خلل پایا تو وزیر کو مخلی
شہر اکر قتل کرایا الماس محمد پاشا کو خدمت وزارت دی پاشایان کہن سال کو بوجہ حسد سلطان
کی یہہ حرکت بری معلوم ہوئی مگر سلطان مصطفی خان نے کچھہ التفات نہ کر کے مع لشکر کوچ فرمایا اور
بعد عبور ڈانوب متصل بلگریڈ لیپہ و تیتل نامی مقامون پر آیا لشکر کو حملہ کرنے کا حکم کیا اور بعد تسخیر قلعون
کی فصیلون کو منہدم کر دیا اس اثنا مین تاتاریون نے یہہ خبر پہنچائی کہ وترانی سپہ سالار جرمنی صوبہ
ٹرانسلوینیا سے ساٹھہ ہزار کی جمعیت کے ساتھہ آیا ہی اور فوج شہنشاہ جرمنی سے جو زیر فرمان

فریڈرک آگسٹس حاکم سیاکسنی ہی آٹھ گھنٹے کے فاصلے پر اوسنے اپنے لشکر کا پڑا جمایا ہی جمعیت مذکور روک
دینے کو محمد بیگ اوغلی حاکم رومیلی نے معہ فوج مسلح پیش قدمی کی اور سلطان نے بھی لشکر کے ساتھ وہی راہ
لی جب سپاہ ترک و جرمنی دوچار ہو گئے تو جمعیت عیسوی عثمانیون سے مستعد پیکار ہوگئی مگر اوغلی مذکور
نے پیش از ورود سلطان آغاز جنگ مناسب نہ جانکر لشکر کو مقابلہ سے روک رکھا اس اثنا مین سلطان
نے اپنی باقی فوج کے ساتھ موقع واردات پر پہنچکر حملے کا حکم دیا عثمانیون نے عیسویون کو چار طرف
سے گھیر لیا اور کئی ساعت تک سخت لڑائی رہی خوب زور آزمائی رہی آخر سردار جرمنی گھائل ہوا
گھوڑے سے گر پڑا لشکر عیسوی بھاگنے پر مائل ہوا فوج جرمنی کے ایک ہزار سوار اور ڈیڑھ ہزار پیدل
روبخاک ہوئی اور ادہر محمد بیگ اوغلی و شاہین محمد پاشا و ابراہیم پاشا معہ چند ترکی ہلاک ہوے
غرض بعد اس فتح نمایان کے سلطان نے معہ لشکر عزم ڈانیوب فرمایا اثنائے راہ مین لوغش وگرانشیس
نامی مقامون پر قابض و متصرف ہوکر قسطنطنیہ کو واپس آیا کہتے ہین کہ پیٹر اول زار روس ابتدائے موسم
خزان مین صوبہ کریمیا کے قلعہ ازاق پر حملہ آور ہوا مگر ناتجربہ کاری سپاہ کے باعث مقابلہ محافظین قلعہ
سے مجبور و مضطر ہوا ایسجئے اُنہین دنون اہالیان وینس کو بغرور فتوحات حکومت بحری کا سودا بیحد و
شمار ہوا اور کسی ترکی جنگی جہاز کا دریا مین آنا دشوار ہوا اسلئے باشندگان قسطنطنیہ نے اس امر مین مشورت
کی آخر الامر مصری علی اوغلی نے جو سر عسکر ترک ہوکر مقابلہ افواج وینس کو مقرر ہوا تھا ہمراہ مذ زومار طو
ایک جہازی بیڑا روانہ کیا اور خود بھی مابقی ترکی جہازون کے ساتھ اوسکے پیچھے چل نکلا لکھا ہی کہ جب

مدز و مارطوی مذکور مقام قاسو پر پہنچا اہالیان وینس سے دو چار ہوا اور اس جوانمردی سے مقابلہ کیا کہ
دشمنون کا پانی اُتار امعاملہ بحری سے بیڑا پار ہوا دشمنون کے دو جہازون کو گرفتار کیا اور مابقی کو بندرگاہ
سے بھگا کر شہر مذکور کو مسخر کر لیا بھاگتون کا پیچھا نکیا دشمنان روپوش کو کھینچ کھینچ کر قتل کر دیا گو سپاہ وینس
نے بخیال رفع بدنامی بار ثانی متصل مقام ارگاس ترکون پر چڑہائی کی چار سو ترکون کا سر کاٹا مگر اس شکست
سے نہ ترک کا کچھہ نقصان ہونے پایا نہ اونکی ترقی مین قصور آیا سلطان مصطفی خان ثانی نے ان فتوحات
کو دلیل ترقی سلطنت جانکر بعد ورود شہر ادریہ نوپل مین جشن شاہانہ منعقد کیا اور مدز و مارطوی
مذکور کو خدمت امیر البحری پر مامور کر دیا اور جنہون نے اس لڑائی مین دلیری دکھلائے تھے اونہین عنایت
سلطانی سے مشرف و ممتاز کیا عہد ہائے جلیلہ سے سرفراز کیا بعد اوسکے ایک فوج کثیر کی فراہمی کے
لئے اپنی ساری مملکت مین منادی پھرائی اور آپ بنفس نفیس اہتمام اسباب جنگ مین سرگرم رہا اور
جب شہر تمسور پر سنہ ۱۱۰۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۹۶ عیسوی مین فریڈرک اگسٹس سرگروہ افواج جرمنی کے محاصرہ
کی خبر آئی تو معہ فوج جرار ڈانیوب عبور کر کے قدم آگے بڑہایا قصد یہ کہ شہر مذکور کو مدد پہنچائی یا فوج جرمنی
کے مقابل ہو جاے کہتے ہین کہ بمجرد ورود لشکر سلطانی اہالیان جرمنی نے محاصرے سے ہاتھہ اٹھایا
شہر سے آٹھہ ساعت راہ کے فاصلے پر اپنے لشکر کا پڑا جمایا مقابلہ ترک پر کمر ہمت چست باندہی فوج ترکی
بھی سر غنیم پر یون آئی جیسی آندہی سلطان نے حسب صلاح دید تکلی ایک وسیع و عریض خندق کھدوائی
اور محافظت لشکر کے لئے ایک مٹی کی دیوار بنائی دوسرے روز صبح غنیم نے دیوار حصار لشکر ترک پر تین چار

مرتبہ گولہ رانی کی اور بڑے زور و شور سے حملہ کیا مگر ینیچریون اور مصریون نے دشمنون کو مغلوب
و پسپا کر دیا اس جنگ مین اکثر ترکون نے جان گنوائی چنانچہ مصطفی پاشا حاکم تمسور و برادر وزیر اور
دوسرے ترکی سردارون نے شہادت پائی اسیمن جان سوبیسکی شاہ پولنڈ بیمار ہوا مدت دراز تک
مبتلائے مرض رہا آخر ماہ ذی القعدہ سنہ ۱۱۰۷ ہجری کی سترہوین مطابق جون سنہ ۱۶۹۶ عیسوی کو
زندگی سے دست بردار ہوا اہالیان پولنڈ محو سوز و ساز ہی مقابلۂ ترک سے باز رہے کیونکہ
ہنوز اُنہون نے کسیکو اپنا بادشاہ نہ بنایا تھا اور بوجہ عدم تقرر بادشاہ لشکر بھی جمع نہوا تھا اس
اثنا مین پیٹر زار روس نے ملک جرمنی سے چند سپاہ کار آزمودہ کو طلب کر کے ایک بڑی
باقاعدہ فوج کے ساتھہ قلعہ اژاق کی راہ لی تاتاریون پر مردانہ حملہ کیا ماہ ذیحجہ کی اٹھارہوین کو قلعہ
مذکور چھین لیا محافظین لطق واقع محاذی قلعہ مسطور نے بھی زار سے مصالحت کر کے اپنا قلعہ
تحویل کر دیا سلطان مصطفی نے بوجہ تبدیل موسم جنگ ادریہ نوپل مین پہنچکر اپنی فوجین متفرق
مقامون پر روانہ کر دین اور آپ بکر و فر خُروانہ کئی قیدیون اور چوبیس ضرب توپ کے ساتھ
جو اہالیان جرمنی سے چھینی گئین تھین قسطنطنیہ مین داخل ہوا تیسرے روز حسب دستور سلاطین ترک
گنبذ مطہر ابی ایوب انصاری کو بنابر زیارت آیا شیخ الاسلام نے کمر مین شمشیر باندھہ دی اور بعد
اوسکے اہالیان وینس و روس سے لڑنے کو چھتیس جنگی جہازون کی تیاری کا حکم صادر فرمایا کہتے
ہین کہ جب ادریہ نوپل مین فوج کثیر جمع ہو چکی تو فیما بین شاہ فرانس و شہنشاہ جرمنی صلح نامہ ٹہر نیکی

خبر پہنچی بنظر اسکے سفیران ہالنڈ و انگلنڈ نے سلطان سے بھی صلح کر لینے کو بہت کچھ کہا مگر سلطان
نے نہ مانا فرانس کے معاونت نکرنیکی بھی کچھ پروانہ کی اور موسم بہار مین قسطنطنیہ سے کوچ فرمایا
شہر اوریا نوپل سے ہوتے ہوے ایک لاکھ پینتیس [۳۵] ہزار کی فوج کے ساتھ بلگریڈ کو آیا اور اودہر
چھیالیس [۴۶] ہزار سپاہ زیر فرمان یوجین حاکم سیوائی ترکو نکی مقابلہ کو موجود مگر حکم یہہ کہ بلا ضرورت
ترکون پر حملہ نکرین پٹیر واردین اور ہنگری کے قلعون کے جو دریاے ڈانیوب پر واقع ہین محافظ رہین
وزیر اور دوسرے اراکین سلطنت نے بحضور سلطانی اس امر مین مشورت کی مگر نگلی نے یہہ کہا کہ سپہ
سالار افواج جرمنی صوبۂ ٹرانسلوینیا سے لشکر محافظین کو بلا یا ہی اب وہان کے شہرون کی
حفاظت کو کوئی نہین رہا ہی بہتر ہی کہ تغافل نکرین پہلے صوبۂ مذکور ہی کو فتح کرلین سلطان نے نگلی کی
راے کو پسند کیا اور فوج کو جانب ٹمسوار کوچ کرنیکا حکم دیا جب دوسرے روز عین راہ مین جانب
ٹمسوار روانگی غنیم کی خبر پہنچی تو وزیر نے عرض کیا کہ جب تک فوج عثمانی مقابل غنیم نہ ہو جائیگی اور
دشمنون کی جمعیت شکست نہ کھائیگی تو ترکون کا آگے بڑہنا بیجا ہی سواے محنت شاقہ کے
اور حاصل کیا ہی سلطان نے راے وزیر پسند فرمائی معہ فوج بری جانب ٹمسوار کوچ کیا اور جو
فوج بحری کہ ڈانیوب پر موجود تھے اوسکو نہر تیسکس تک جانیکا حکم دیا جب جرمنی فوج مین خبر
آمد لشکر ترک آئی تو اوسنے نہر مذکور کے کنارون کے استحکام مین ہمت بڑہائی جب لشکر سلطانی
قریب پہنچ ہی گیا تو سلطان نے پاشاؤن یعنے امرا کو بلایا اور کشتیون کے ذریعے عبور نہر مذکور کا حکم

سنا کر سپاہ سے فرمایا کہ جو کوئی دشمن کے کسی سپاہی کو ہلاک کریگا یا پکڑ لائیگا معقول انعام پائیگا کہتے
ہین کہ لشکر ترکی نے دشمنون پر بڑی چستی سے حملہ کیا پہلے تو ترکون ہی نے ہزیمت اٹھائی مگر
بیاوری طالع فوج بحری آجو گئی تو عثمانیون نے جزایر واقع نہر مذکور پر قابض و متصرف ہو کر دشمن
کی فصیلون پر چڑہائی کی فوج مخالف پسپا ہو گئی بعد اوسکے حوصلے کیطرح ترکون کا قدم بڑہا پٹیر واردین
تک کوئی مُنہہ نہ چڑہا پھر تو عثمانیون نے بعبور ڈانیوب محاصرہ شہر مذکور کی تجویز کی چونکہ دشمنون
نے پل ڈانیوب کی راہ بند کردی تھی اسلئے ترکون نے ایک نیا پل تیار کیا مگر عیسویون نے گولہ
رانی سے پل جدید کو شکستہ کر دیا اس اثنا مین یوجین مذکور کا جسنے ترکون کی خبر آمد سنکر سگدین
سے بغرض اعانت پٹیر واردین کی راہ لی تھی اوس پل کے طرف گذر ہوا شاہ بازگیری سلطان
سرکردۂ تاتاریان سلیم گری خان سد راہ دشمن بکمال شور و شر ہوا دوسرے روز یعنے جمادی الاول
سنہ ۱۱ ہجری کی پانچوین کو سلطان نے قصد سگدین فرمایا قلعہ زنتا واقعہ نہر تیسکس پر بتعجیل تمام
آیا یوجین سپہ سالار جرمنی نے رسالہ سواران ہنگری کو ترکون کے روکنے کے لئے روانہ کیا
اوس رسالے نے جعفر پاشا اور اوسکے ماتحت کی جمعیت کو شبخون مار کر قتل کر دیا وزیر نے اس
خبر کے سنتے ہی مخبر کو ہلاک کیا اس غرض سے کہ اگر لشکریان سن پائینگے تو ضرور ہراسان ہو جائنگے
اس عرصے مین لشکر جرمنی نے ترکون کے قریب پہنچکر حملہ کیا آخر پسپا ہوا پھر بار ثانی دونون لشکر کا
مقابلہ ہوا ترکون نے گولہ رانی مین قصور نکیا اور سپاہ جرمنی نے بھی خوب آتش برسائی اس جنگ

مین ترکون کا کچھ نقصان جو ہوا تو نیکچریون نے وزیر اور پاشاؤن کو قتل کر کے میدان کارزار مین قدم جمایا گو ترکون نے اس جنگ مین جوانمردی کی داد دی مگر کچھ فائدہ نہوا بہت سے عثمانی ہلاک ہوے اور چھے ہزار لشکریان جرمنی آلودۂ خون و خاک ہوے سلطان مصطفی جو اوسوقت حالت جنگ بچشم خود معاینہ کرتا تھا گھبرایا بہت مغموم و محزون ہو کر وقت شب لشکر سے تن تنہا تمشوار کو چلا آیا جب ترکون نے سلطان کو لشکر مین نپایا تو دشمنون کے ہاتھون اسیر ہو جانیکا خیال آیا تین روز تک لشکر ترک حیران رہا نہایت پریشان رہا اس اثنا مین سلطان معہ جمعیت قلیل داخل تمشوار جو ہوا تو لشکریون مین جان آئی ترکون نے توانائی پائی بعد اوسکے سلطان معہ لشکر جانب بلگریڈ گرم سفر ہوا اثناے راہ مین مقام علی بونار پر حسین پاشا حاکم بلگریڈ شریک لشکر ہوا جب کسی پاشا کو قابل وزارت نپایا تو سلطان نے حاکم مذکور ہی کو اس عہدۂ جلیلہ سے سرفراز فرمایا کچھ دن بلگریڈ مین رہا اور آخر ماہ جمادی الاول سنہ ۱۱۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۹۷ عیسوی مین عزم ادریانوپل کیا افواج جرمنی نے محاصرۂ تمشوار و بلگریڈ مین جرأت نکی مگر باسنیا ہوتے ہوے دوبا اور ماغلا نامی مقامون کو مسخر کر لیا فوج ترکی نے جو محافظت صوبۂ مذکور پر متعین تھی ولتبان مصطفی پاشا مقیم شہر بنگلی کو اپنا سرکردہ مقرر کیا اور نہایت دلیری سے مقابل غنیم ہو کر چوبیس قلعون کو اونسے چھین لیا کہتے ہین کہ اونہین دنون روسی ازاق و یطیق نامی مقامون کو جدید تیاریون سے مستحکم بناتے تھے طرفہ حال تھا بناے جنگ تازہ کا خیال تھا جانسوبیسکی شاہ پولنڈ نے قضا کی تو فریڈرک آگسٹس والی سیاکسنی پولنڈ کا مالک تاج

تخت ہوا بعد تہیہ اسباب جنگ مستعد فساد وہ تیرہ بخت ہوا اونہین دنون اہالیان وینس نے بھی ایک جہازی بیڑا بحر روم مین روانہ کر دیا تھا محمد بیگ نامی سردار ترک نے سرکردہ فوج بحری ہو کر فتح جزیرہ تیناس کا عزم کیا تھا مگر بار تالو میومارو نے اوسکو جزیرہ مذکور پر قابض و متصرف ہونے ندیا اہالیان وینس نے دریر یا پر ترکون سے کچھ مقابلہ بھی کیا غارتگران دریائی کے تین جہاز ترکون کے ہاتھ آئے محمد بیگ مذکور نے وہ تینون جہاز قسطنطنیہ کو بھجوائی اس اثنا مین سلطان مصطفی نے قسطنطنیہ کو آکر جنگی تیاریان شروع کین مگر شہنشاہ جرمنی کی ہزیمت نہ اوٹھانے سے کشیدہ خاطر رہا اندیشہ ناکامیابی سے مضطر رہا گو سلطان و شہنشاہ جرمنی دونون کو صلح کر لینے کا خیال تھا لیکن حمیت کے مانع ہونے سے درپیش عزم جدال تھا ایسے مین سفیران انگلنڈ و ہالنڈ نے بنا بر صلح سلسلہ جنبانی جو کی تو سلطان نے سنہ ۱۱۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۹۸ عیسوی مین قسطنطنیہ سے ادریانوپل کی راہ لی اور غرۂ ذیحجہ کو وزیر نے حسب الحکم سلطانی قصد بلگریڈ کیا اور قصد یہہ کہ غنیم کا سد راہ ہو اور اپنے حدود کی محافظت خاطر خواہ ہو آخر کار نہر کارلووز پر رومی محمد رئیس افندی اور ایک عیسوی نے جسکو پیشگاہ سلطانی سے محرم اسرار کا خطاب ملا تھا سفیران شہنشاہ جرمنی و زار روس و شاہ پولنڈ و اہالیان وینس وغیرہ سے بعد رد و قدح بسیار ماہ رجب سنہ ۱۱۱۰ ہجری کی چھبیسوین مطابق جنوری سنہ ۱۶۹۹ عیسوی کی پندرہوین کو دو سو باون سال کے وعدے سے صلحنامہ ٹھہرایا جب کچھ ہو چکا سلطان نے ترکی فوجین متفرق مقامون پر روانہ کر دین اور آپ قسطنطنیہ کو واپس آیا چندے متوجہ

انتظام امور مملکت رہا اور جب خیال آسایش نے پیش قدمی کی تو عازم خارستان ہو کر مائل سیر و شکار
بے قال و قیل ہوا اہتمام سلطنت کا وزیر کفیل ہوا باشندگان شہر نے سلطان کی بے پروائی پر زبان
طعن دراز کی جا بجا آرام طلبی سلطان کی گفتگو ہونے لگی جب سلطان کے گوش گزار ہوے تو برہمی
رعایا سے گھبرایا اوریانوپل کو واپس آیا اراکین سلطنت نے شرف ملازمت پایا دربار کا ٹھاٹھ بندھا
ماہ رجب سنہ ۱۱[illegible] ہجری مطابق دسمبر سنہ ۱۷[illegible] عیسوی کو تاتاریون نے سلطان مصطفی کو بذریعہ مراسلہ
معلوم کرایا کہ زار روس نے بہ ترک لباس و عادات و امور مذہبی اہالیان جرمنی کی تقلید اختیار کی
ہی اور ایک بڑی جمعیت روسی کی بقاعدۂ سپاہ جرمنی خلاف صلحنامہ کارلووز تربیت ہو رہی ہی تانیس
و بارستنیس اور دوسرے شہرون پر روسی قلعے بناتے ہین شہرونکی بنا ڈالی جاتی ہی ان حرکات
سے آثار قیام صلح نظر نہین آتے ہین پس سلطان کو چاہیئے کہ ہشیار رہے دشمن سے خبردار رہے اگر روسی
میرے ملک پر یورش کو آئینگے تو ترک وقت ضرورت مجھے مدد نہ پہنچائینگے بہتر ہی کہ ابھی سے
صلح کا استقرار ہو یا جنگ کا اشتہار تا دشمن کو اپنے مافی الضمیر کے اہتمام کا قابو نہ ملے اگر سلطان کو
اس کیفیت کی صداقت مین کلام ہو تو کسی سردار ترک کو بایں تاکید روانہ فرمائین کہ ہر ایک چیز بچشم خود
دیکھ کر حضور مین عرض پرداز ہو الحاصل سلطان نے ایک سردار ترک کو جو ہمشیرزادۂ وزیر تھا بایں
تاکید روانہ کیا کہ ہر ایک چیز کی حقیقت پوست کندہ گزارش کرے وزیر نے اس حکم کے سنتے ہی
سردار مذکور سے خفیہ کہدیا کہ بعد معاودت پہلے مجھ تک آنا اور جب مین ساری کیفیت سن لون تو پھر

سلطان کو سنانا سردار مذکور نے حسب الحکم سلطانی موقع پر پہنچکر ہر ایک چیز کو برای العین مشاہدہ کیا
اور جب مراجعت کی وزیر سے ساری حقیقت بیان کر دی اور اوسکے کہنے سے سلطان کو غیر واقعی حال سنایا سلطان
نے خان تاتاریان پر اس مخبر کے بھروسے غیر واقعی خبرین لکھنے کا الزام لگایا خان مذکور نے عرض
کی کہ حضور سردار مزبور کو پہلے ڈرائین اور پھر کیفیت واقعی دریافت فرمائین سلطان نے جب اوسیطرح دریافت
کیا سردار مذکور نے وزیر کا اغوا اور اپنا مشاہدہ صاف صاف بیان کر دیا سردار مذکور بعوض
اس جرم کے شہر بدر ہو کر مبتلاے رنج و محن ہوا وزیر بھی جلاوطن ہوا چالیس دن تک خدمت وزارت
خلاف عادت خالی رہی آخر دلتابان مصطفی پاشا حاکم بابل جسنے عربون سے لڑکر داد جوانمردی
دی تھی حسب الحکم سلطانی وزیر ہوا اور شہر بابل سے اوسکے آنے تک سلحدار حسن پاشا نیابۃً امور
وزارت کا متکفل ناگزیر ہوا جب وزیر جدید مصطفی پاشاے موصوف آیا مامور بکار ہوا اور اون عثمانی
قلعون کی جو پیش از جنگ جرمنی ترکون کے قبضۂ اقتدار مین تھے فہرست دیکھی تو قلعی کھل گئی یعنے
بسبب استقرار صلحنامہ حال کئی قلعے ہاتھ سے جا چکے تھے پھر تو وزیر جدید طیش مین آیا اور اون
لوگون کو جو استقرار صلح مین شریک رہے ملزم ٹھہرایا اہالیان پولنڈ سے جنگ کی ٹھہرائی اور جب
منجانب خود عہد شکنی پسند نہ آئی تو اپنے کو سفیران عثمانی کے قتل پر آمادہ کیا اور بجرم فتواے تقرر
صلح مفتی کی خونریزی کا ارادہ کیا اور اپنے ایک خدمتگار کو جتایا کہ مین مفتی کو بتقریب دعوت بلاتا
ہون جب وہ آجاے اور ہاتھ دہونے لگے تو دم نہ لینا معًا پھانسی سے اوسکا گلا

گھونٹ دینا یہہ کیفیت مفتی کے گوش زد جو ہوئی تو گھبرایا رات بھر چین نہ آیا دوسرے روز حضور سلطانی
مین حاضر ہوکر وزیر کی چغلی کھائی کہ اوسنے تباہئی سلطنت عثمانیہ کی تجویز کی ہی اور حضور کے معزولی
کی تدبیر ہو چکی ہی سلطان کو مفتی کا کہنا باور ہوا وزیر کو بلایا حقیقت پوچھی جب اوسنے انکار کیا سلطان
نے مفتی کے کہنے پر وزیر کو مفت قتل کر دیا مفتی کا کیا بگڑا یہہ تو مفتی تھا ہی اور مفت راچہ گفت الحاصل بعد
اوسکے رومی محمد رئیس افندی کو وزیر بنایا جب خبر قتل وزیر عام ہوئی تو علما و سپاہ و باشندگان شہر
نے بیدل ہوکر فساد مچایا شہر قسطنطنیہ دار الفتن ہوا شہر کے دروازے بند ہوگئے ہر بشر مبتلائے محن ہوا
سلطان مصطفی گھبرایا مصطفی افندی کو بسبیل سفارت دریافت سبب فساد کے لئے قسطنطنیہ کو بھجوایا
جب افندی موصوف ادریانوپل سے در شہر پناہ تک پہنچا مفسدون نے اوسے جاسوس جانکر گھوڑے
سے اوتارا خاطر خواہ مارا سارے جسم مین کوئی چیز سالم نرہی بلکہ جان تک آدہی ہوگئی جب اسکا یہہ
حال کیا قسطنطنیہ سے ادریانوپل کا خیال کیا پھر تو وہان پہنچکر سلطان سے عرض کی کہ ہمین حضور سے جنگ
کرنی نامنظور ہی بلکہ بدخواہان ارکین سلطنت کی خبر لینی ضرور ہی سلطان نے بمجرد معلوم ہونے اس کیفیت کے
ساری فوجین زیر فرمان وزیر رومی محمد پاشا دین اور خود بھی آمادہ پیکار ہوا باغیون سے لڑنیکو تیار ہوا
اوسوقت نقیب افندی جو بجاے شیخ الاسلام مقرر ہوا تھا زمرۂ باغی سے جدا ہوا قرآن شریف دکھلاکر
لشکر سلطانی سے یون گویا ہوا کہ ہم اور تم برادران دینی و خونی ہین اور ایک ہی مملکت کی رعایا اور
ہمین یہہ منظور نہین کہ خلاف کلام الٰہی عمل پیرائی کرین اور ساری مملکت عثمانیہ کو زیر و زبر کردین بلکہ پیش نہاد

خاطر یہہ ہی کہ بیدینون کا خون بہادین شرع شریف کے محقر جاننے والون کو ٹھکانے لگادین کہتے ہین
کہ نقیب مذکور کی تقریر کارگر ہوگئی سپاہ سلطانی وزیر سے روگردان ہوکر باغیون سے شامل ہونیکو حاضر
ہوگئے **شریف** بیدلی کا طرفہ سامان ہوگیا ؎ دوست بھی اب دشمن جان ہوگیا ؎ لیجئے وزیر سے
کچھ بن نہ آئی تو بہ تبدیل لباس قسطنطنیہ کو پہنچکر قصبہ ایوب مین اپنی جان بچائی اسوقت باغیون نے
احمد برادر سلطان مصطفی کو قید خانہ سے تخت سلطنت پر بٹھلانے کو بلایا پھر تو سلطان مصطفی بکمال
مجبوری راضی برضا ہوکر آپ ہی احمد کے نزدیک آیا سینہ و دل کو کدورت سے صاف کیا گلوگیر
ہوا اور احمد کی سلطانی کا اعتراف کیا مگر وقت رخصت یہہ کہا کہ بھائی جسطرح مینے اپنی عہد سلطنت مین
تجھکو آزاد و خود مختار رکھا تھا اب امیدوار ہون کہ مین بھی تیری ایام خلافت مین اسیطرح آزاد رہون خود مختاری
سے شاد رہون اور اسکا بھی خیال رہے کہ تیرا جلوس اس تخت پر بمقتضاے انصاف واجبی ہی کیونکہ تیری ہی باپ
بھائی نے اس سریر سلطنت کو زینت دی ہی مگر چاہیئے کہ جن باغیون نے مجھے کانٹون مین پھنسایا ہی اپنی باد
خزان قہر سے انکا بھی براحال کیجیو برگ خزان زدہ یا خار سراسر آزار کی طرح پامال کیجیو ورنہ یہہ کبھی نہ کبھی ایک نیا
گل کھلائینگے تجھکو بھی مجھہ سا ضرور بنائینگے الحاصل سلطان مصطفی خان نے یہہ کہکر جسمین سلطان احمد مقید تھا
اوسی محبس کی راہ لی چھے مہینے تک اسی رنج و الم مین بیمار رہکر آخر جان شیرین جان آفرین کے نذر کردی کہتے
ہین کہ یہہ سلطان نہایت حلیم تھا اور بہت عاقل و فہیم تھا نفس کشی و پرہیزگاری مین یگانہ تھا گھوڑے کی سواری
مین یکتا تیر اندازی مین بے خطا انتظام امور مملکت مین بے نظیر زمانہ تھا ۔



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

فصل بست و چہارم دربیان سلطنت سلطان الغازی احمد خان ثالث

شریف مچا ہی چار سو شہر کہ یہہ محمود عالم ہی ؛ شش و پنج نہین کچھہ عہد احمد خان ثالث مین ؛ لیجئے کہ ادہر
سنہ ۱۱۱۵ ہجری مین مطابق سنہ ۱۷۰۳ عیسوی مین سلطان مصطفی معزول ہوا اور ادہر سلطان احمد خان ثالث
نے بدستگیری طالع تیس سال کی عمر مین تخت سلطنت پر قدم بصد افتخار رکھا وزیر احمد پاشا و فواری حسن پاشا
آغاے فوج ینیکچری و چالق احمد پاشا اور دوسرے باغی سرداروں کو انہین کے عہدون پر قایم و برقرار
رکھا مورخون نے لکھا ہی کہ سنہ ۱۱[illegible] ہجری مطابق سنہ ۱۷[illegible] عیسوی مین فیمابین زار روس و سلطان سات مہینون کی رد و
قدح مین ایک صلحنامہ بموجب قلمہاے مندرجۂ ذیل قرار پایا اور حسب روانی قلم اول تیس سال تک
اتحاد باہمی مین کچھہ فرق نہ آیا۔ قلم دوم مین قلعجات طوغان و غازی کرمان و شاہم کرمان و نالط کرمان کو
جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ڈہاکر برابر خاک کردینے کی شرط ٹھہرائی تھی قلم پنجم درمیان پریکاپ و ازاف
بنا بر سرحد ترک و روس ۳۶ میل تک ایک میدان وسیع کے مقرر کرنے پر شامل تھا قلم ششم مین تاتاری
و روسی محاصل غواصی و شکار و شہد و ہیزم و نمک کے حقوق کو برابر رکھنے کا حال داخل تھا قلم ہفتم کا نوشتہ
شہر ازاف واقع نہر کبون پر روسیون کے قابض و متصرف ہونے کو گویا تقدیر کا لکھا تھا اور اونکو نوغی تاتاری
و قوم چرکاس سے تصدیع ہونے پر حرف حرف گواہی دے رہا تھا۔ قلم ہشتم نے تاتاریان کریمیہ کو
روسیون کے صوبون میں غارتگری کرنے سے روک رکھا تھا قلم نہم نے قیدیان طرفین کی واپسی کا رنگ
جمایا تھا قلم دہم مین آزادی و خود مختاری تجارت کا حال تھا۔ قلم دوازدہم مین زایران بیت المقدس کو کسطرح



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

فصل بست وچہارم دربیان سلطنت سلطان الغازی احمد خان ثالث

تشریف لیجاتے تھے کہ یہہ محمود عالم ہی پیشش و پنجی نہیں کچھہ عہد احمد خان ثالث مین لیجئے کہ اوہر ۱۱۱۵ہجری مین مطابق ۱۷۰۳ عیسوی مین سلطان مصطفی معزول ہوا اور اودہر سلطان احمد خان ثالث نے بدستگیری طالع تیس سال کی عمر مین تخت سلطنت پر قدم بصد افتخار رکھا وزیر احمد پاشاہ و فواری حسن پاشا آغاے فوج ینگچری وچالق احمد پاشا اور دوسرے باغی سردارون کو انہین کے عہدون پر قایم و برقرار رکھا مورخون نے لکھا ہی کہ ۱۱۲۳ہجری مطابق ۱۷۱۱ عیسوی مین فیمابین تاتار روس و سلطان سات مہینون کی وقدح مین ایک صلحنامہ بموجب قلمہاے مندرجۂ ذیل قرار پایا اور حسب روایتی قلم اول تیس سال تک اتحاد باہمی مین کچھہ فرق نہ آیا - قلم دوم مین قلعجات طوغان و غازی کرمان و شاہم کرمان و نالط کرمان کو جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ڈہا کر برابر خاک کر دینے کی شرط ٹھہرائی تھی قلم پنجم درمیان پریکاپ و ازاف بنابر سرحد ترک و روس ۳۶ میل تک ایک میدان وسیع کے مقرر کرنے پر شامل تھا قلم ششم مین تاتاری و روسی محاصل غواصی و شکار و شہد و ہیزم و نمک کے حقوق کو برابر رکھنے کا حال داخل تھا قلم ہفتم کا گوشتہ شہر ازاف واقع نہر کیوبن پر روسیون کے قابض و متصرف ہونے کو گویا تقدیر کا لکھا تھا اور اونکو نوغی تاتاری وقوم چرکاس سے تقدیع ہونے پر حرف حرف گواہی دے رہا تھا - قلم ہشتم نے تاتاریان کریمیہ کو روسیون کے صوبون میں غارتگری کرنے سے روک رکھا تھا قلم نہم نے قیدیان طرفین کی واپسی کا رنگ جما یا تھا قلم دہم مین آزادی وجود تجارتی تجارت کا حال تھا - قلم دوازدہم مین زایران بیت المقدس کو کسی طرح

گا ہرج و مرج ہونیکا قیل و قال تھا قلم سیزدہم مین وکیلون اور مترجمون کے حقوق رقم تھے قلم چاردہم مین
قلعہ ہاے مسطور بسبق کے استحکام و استواری کو ایلچیون کی روانگی کے قصے حوالۂ قلم تھے یہہ تو ہوا اب
سنئے کہ جن دنون منجانب شاہ انگلنڈ ایک ایلچی قسطنطنیہ کو آیا اوسنے بحر یوکسین کے طرف شمال فیما بین
افواج ترک و روس فساد کا لگا لگایا تھا ترکون نے دستبرد روس سے اپنی سلطنت کے بچانے مین
کوشش کی اور مشرقی حد اخیر کریمیہ پر ایک قلعہ تازہ کی تعمیر ہونے لگی اور اوسکا نام اینکیل رکھا غرض
یہی کہ بحر ازاف پر زار کے جنگی جہازون کے جائین اور نہر کوچ کی راہ اپنی ہی ہاتھ رہی دشمنان بد باطن اس راہ
سے بدراہی پر نہ آئین کہتے ہین کہ ترکون نے اس قلعہ کے دمدمون کی سطح کو سطح دریا کے برابر رکھا تھا مطلب
یہہ کہ وقت عبور اس راہ سے غنیم کے جہازون کا پانی اتر جاے گولہ رانی سے پارہ پارہ کردین کوئی سلامت
رہنے نپائے ادہر روسیون نے بھی استواری شہر ازاف پر کمر باندہی اور ایک جدید قلعہ تیغان پر بنایا
مقام کمینکا واقع ساحل دریای نیپر کے قدیم فصیلون کی تعمیر کا خیال آیا سلطان احمد خان ثالث نے
پہلے پیٹر یعنے زار روس کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ ملک روس کے جنوبی صوبون مین خوفناک تیاریان
ہو رہی ہین اہتمام کمال ہی اب عثمانیون سے روسیون کی دوستی کا اعتماد محال ہی چونکہ احمد خان
ثانی کے مزاج مین شجاعت و دلیری نہ تھی اور اوسکے اوایل حکمرانی مین سارا ملک بسبب فتنہ و فساد اندرونی
خستہ و خراب تھا اس لئے اس سلطان نے اپنے ہمسائیون کے ساتھ معرکہ آرائی نہ کی اونہین دنون روس نے
بھی سویڈن سے لڑ جھگڑ کر ترکون کے مقابلہ کا خیال کیا تھا مگر نظر برین صلح جو فیما بین ان دونون کے سنہ ۱۷۰۵ع

مین ہوئی تھی دولت علیہ زار روس کی حرکتون پر بہوشیاری تمام نگران رہتی تھی ترکی جہازون کا ایک
بڑا محافظ بحر اسود تھا اور روسیون کو بھی اپنے جدید قلعے واقع ساحل دریا کی حراست کا خیال ازحد
تھا مقامات کرچ پر ایک جدید قلعہ کی تعمیر ترکون کی مد نظر رہی اس اثنا مین فیمابین چارلس دوازدہم و
زار روس ایک سخت لڑائی جو ہوئی تو سلاطین یورپ گھبرائے مگر اہالیان قسطنطنیہ نے زار روس کے
حملہ خوفناک کو بڑی سرگرمی سے معاینہ کیا جب سپاہ سویڈن نے زار روس کے اس سائے کو ترکون
کے سر سے دفع کر دیا تو عثمانیون نے سپاہ سویڈن کی نہایت قدردانی کی اور اون پر بڑی مہربانی
کی حاکم اکزاکو علاقۂ ترک نے لشکر چارلس مقیم تھارن مین اپنا ایلچی اس غرض سے روانہ کیا کہ برخلاف
روس اسی سے سلسلہ اتحاد مستحکم ہو اور جب حاکم مذکور اکرین مین آیا تو یہہ خبر آئی کہ خان کریمیہ آتا ہی
اور تاتاریون کی فوج اسکی اعانت وحمایت کے لئے لاتا ہی جب چارلس نے مقام پلٹوا پر شکست فاش
پاکر مملکت ترک مین پناہ لی سلطان نے بعزت تمام اوس سے ملاقات کی اور اوسکی مہمانداری بھی نہایت
تزک وتشین سے ہوئی مگر اوسنے چارلس مذکور کو امن وبکر اوسکے ملک کو روانہ کرنیکا قصد نہ فرمایا کیونکہ
مخالفت صلحنامہ روس کا خیال آیا اور زار روس نے بھی سلطنت عثمانیہ مین چارلس کے پناہ نہ دینے کے لئے
بذریعۂ مراسلہ سلطان کو معلوم کرایا مگر سلطان نے قبول نفرمایا چارلس نے پہلے
اکزاکو مین جان بچائی اور وہان سے اوس بندر کے طرف جہان ترکون کی کچھ فوج اوسکے حراست کے لئے فراہم
تھی توجہ فرمائی پھر تو دفعۃً روسی سرحد ترک مین داخل ہو گئے اور سپاہ سویڈن کو متصل مقام زارنو وکزہ

اسیر کرکے اپنے ہی ملک کے طرف مائل ہو گئے اہالیان قسطنطنیہ نے اپنی مملکت کے سرحد پر اس ظلم کے ہونے
سے عزم جنگ کیا مگر تولسکائی نام ایک ایلچی روس نے بدقت تمام ترکون کو روکدیا چارلس مذکور نے سلطان
سے تیس ہزار سپاہ اور بیس ہزار ینیچریون کی درخوست کی مطلب یہہ کہ اونہین کے ہمراہ پولنڈ سے ہوتے
ہوے اپنے ملک کو پہنچ جاؤن دشمن کے پیچ مین نہ آؤن مگر وزیر اعظم شولی علی نے سلطان کو منع کر دیا
اور یہہ عرض کیا کہ ہمراہ چارلس اسقدر فوج کثیر کی روانگی سے دل تنگ ہی کیونکہ بوجہ اسکے پولنڈ وروس سے
ضرور اندیشہ جنگ ہی کہتے ہین کہ وزیر مذکور نے اراکین سلطنت کو فراہم کرکے مشورہ کیا اور کہا کہ ہماری مملکت
مین جنگ سابق سے کیا کچھ خرابی نہ آئی اور اب یقین ہی کہ اگر اس طرح کی اعانت ہوگی تو بڑی قباحت
ہوگی سلطانہ زوجہ سلطان احمد خان نے جو چارلس مذکور کی شجاعت وبہادری کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی
اپنے شوہر سے چارلس کی سفارش کی اور ایک روز اپنے فرزند سے کہا کہ چارلس شیر ہی اور ریچ زار
ہی تیرے باپ کو معاونت شیر مین مخالفت خرس کیونکر ناگوار ہی حاصل کلام ۱۱۲۱ سنہ ہجری مطابق ۱۷۰۹ع
مین تمام اراکین سلطنت نے اتفاق کیا اور اوس صلحنامہ کو جو عہد سلطنت مصطفی خان ثانی مین ٹھہرا تھا بار ثانی
تازہ کرکے اور ایک قلم اضافہ کر دیا جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ چارلس جس راہ سے چاہے اپنے ملک کو بیروک
ٹوک چلا جاے کوئی مزاحم ہونے نپائے جب سارا بندوبست ہو چکا سلطان نے یہہ حال چارلس کو بذریعۂ
خط معلوم کرایا اور اخراجات سفر کے لئے کچھ مبلغ اور چند نایاب گھوڑون کے ساتھ رخصت کا پیام بھیجوایا چارلس
نے بااین ملک ترک کو ترک نکیا سلطان نے چارلس کی اس حرکت سے اپنے وزیر پر برہم ہوکر خدمت وزارت

سے معزول کردیا اور نوعومن کیریلی پسر وزیر اعظم سابق کو خدمت وزارت عطا ہوئی اوسنے بمشورت
اراکین سلطنت چارلس کے ساتھہ کچھہ فوج دیکر رخصت کردی اس اثنا مین اہالیان صوبجات سرحدات
ترک و روس نے دربار سلطانی مین ظلم و تعدی روس کی فریاد کی سفیران چارلس مذکور نے جو اوسوقت
دربار قسطنطنیہ مین موجود تھے سلطان احمد خان کو روس سے لڑنیکی ترغیب دی اور خان کریمیہ نے
بھی کہتے ہین کہ جزیرہ کریمیا اور اوسکے صوبجات متصل کے باشندے زار کی جنگی تیاریون سے بہت
ہراسان ہوے چنانچہ روسیون نے متصل کمینسکا چند مقامون کو مستحکم کیا اور رسد بھی فراہم کرلیا اور
مقام سامانچی پر جہان سامارا اور نیپر نہرین ملتی ہین ایک چھوٹا سا قلعہ باندہا اور بھی ایک قلعہ تیغان
پر تیار کیا شہر ازاف اور بندر تیغان کو استوار کیا جب یہہ ہوچکا وہان ایک فوج بحری مقرر کی اسلئے
خان کریمیہ نے گھبراکر سلطان کو ان کیفیتون سے اطلاع دی وکیل چارلس نے جو وہان حاضر تھا یہہ معلوم
کرایا کہ زار روس متوجہ کریمیا ہی اور جب اوس پر فتح ہوگی تو قسطنطنیہ پر حملہ کیا چاہتا ہی سواے
اسکے چارلس کے دوستون نے جو دیوانی مین تھے یہہ کیفیت لکھی کہ جمعیت روس پولنڈ مین آتی ہی قلعہ
کمینشک کو لے لیا ہی اور وہین اوسکی چھاؤنی قرار پائی ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ پوتکال اور برسباش
کو روسیون نے مسخر کیا ہی اور قلعہ رستانشتن پر بھی جو قریب جاستی واقع ہی اپنا قبضہ کرلیا ہی جب
ایسی خبرین گوشزد ہوین تو سلطان نے خان کریمیہ کو حاضر قسطنطنیہ ہونیکا حکم بھجوایا اور جب وہ آیا تو
سلطان سے یون عرض پرداز ہوا کہ حضور مقابلہ روس ضرور واہم ہی اور جو اسیر بھی اہالیان روس

اپنی فریبی تدبیرون کے پورے کرنیکی فرصت پائینگے تو سلطنت قسطنطنیہ کے سارے ملک زیر
حکومت روس آہی جائینگے جب ان دلائل سے تشفی کامل ہوئی خان کریمیہ کو خلعت و انعام سے
سرفراز کیا اور مفتی اسلام کو طلب کرکے روسیون سے جنگ کرنے مین مشورت کی اوسنے بھی یہی
فتوی دیا کہ اب خیال صلح نامنظور ہی جنگ کرنی ضرور ہی پھر تو سلطان نے تیس ہزار ینیکچریون
کو داخل فوج کرنیکا حکم فرمایا اور ایک فرمان حکام ساحل دریا کو بہ این مضمون بھجوایا کہ چند جہاز جو
بحر ازاف مین کام آنیکی قابل ہون تیار کرین اور کپتان پاشا کے تحت حکومت دین اور بعد اسکے
حسب دستور سلطنت عثمانیہ ترکون نے نومبر ۱۷۶۸ عیسوی کی انتیسوین کو ایلچی روس کو محبس
ہفت منارہ مین قید کیا جنگ کی بنا ڈالی مگر سپاہ روس اہالیان سویڈن و پولنڈ سے صرف
بیکار جو تھی تو زار روس نے جانب سرحد عثمانیہ قدم نہ بڑھایا بوجہ مجبوری مقابلہ ترک کو نہ آیا کہتے
ہین کہ اگر زار کو ایک سال کی مہلت ہوتی تو روسی ضرور مقابل ہوجاتے اور فائدۂ کثیر اٹھاتے
اگرچہ زار روس نے سلطان کو تیاری جنگ سے باز رکھنے کے لئے مراسلے روانہ کئے اور بیطرح
ترغیب دی مگر سودمند نہوئی پھر تو اوسنے چار و ناچار ماہ فیبروری ۱۷۶۹ عیسوی کی بچیسوین کو
پرستشگاہ شہر ماسکو مین داخل ہوکر جنگ کا اشتہار دیا اور اپنے سپاہ کی ترقی حدت و
شدت کے لئے اس جنگ کو مذہبی ٹھہرالیا خلاف عادت پرچم سرخ کو اپنا نشان فوجی مقرر کرلیا
اور یہہ فقرہ اوسپر لکھہ دیا کہ یہہ جنگ خداے پاک کے نام سے بنا ہوئی ہی اور موجب ترقی مذہب

عیسوی ہی بعد اسکے اہان مانٹی نگرو نے بذریعہ خطوط زار کو معلوم کرایا کہ ہم تیری رفاقت کو حاضر ہین دوستی
مین ثابت قدم رہینگے حکام ترک پر حملہ کرنے مین سر مو قصور نکرینگے زار نے بھی حکام والیشیہ و مالدیویا کو
اپنے ساتھہ شریک ہونیکی غرض سے خطوط بھجوائے اور تو کوئی نہین مگر حاکم والیشیہ نے روسیون سے
سازش کی اور سلطان کو جو ہین یہہ خبر گوش زد ہوئی ارا کین سلطنت سے مشورہ کیا اور کیانٹی مر حاکم
مالدیویا کو جو وفاداری سلطان مین ثابت قدم تھا حاکم والیشیہ کے گرفتار کرنیکا حکم دیا بدین مضمون کہ تو صوبہ
مالدیویا کو جائیو اور وہان کے حاکم کو جسطرح بنے زندہ یا مردہ قسطنطنیہ کو بھجوائیو اور حکومت وہان کی بدون
خراج گزاری اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھنا اور ایک فرمان خان کریمیہ کو باین مضمون بھجوایا کہ کیانٹی مر
مذکور کو مدد دیجائے تاتاری اعانت کرین تعمیل حکم مین کسی قدر فرق نہ آئے باوجود اسکے حاکم صدر نے روسیون سے
سازش کی اور اساس موافقت کو اسدرجہ مستحکم کیا کہ بدین وجہ حاکم والیشیہ نے زار سے منحرفی کی ترکون سے
آشتی کر لی تجویز یہہ کہ لشکر روسی کو کسی ایسے مقام مین پھنسائے کہ سپاہ عثمانی کے ہاتھون شکست فاش
پائی اسلئے وزیر اعظم محمد پاشا نے ماہ مئی ۱۷۱۱ عیسوی کو سپہ سالار لشکر ترک ہو کر قسطنطنیہ سے جانب مالدیویا
قدم بڑھایا زار بھی معہ لشکر کثیر ملک پولنڈ سے اعانت مالدیویا کو چلا آیا فوج روس نے وقت سفر بہت
تکلیفین اٹھائیں راہ کی سختیون سے یا اپنی کم بختیون سے پیش از جنگ شہر جاسی مین پہنچکر کئی روسی
ہلاک ہوے یعنے عیسویون نے اپنے مین حوصلہ مقابلہ ترک جو نپایا تو پردۂ خاک مین منہہ چھپایا اب سنئے
کہ زار نے کچھہ دنون شہر مذکور مین اپنی فوج کو مہلت دی اور بتوسط کیانٹی مر فراہمی رسد کی صورت

بھی کر لی جب اس سے کچھہ کام نہ نکلا تو حاکم والیشیہ نے یہہ از صلاح دی کہ ترکون نے نہر پرت پر ذخیرہ کا ایک بڑا
مخزن جمع کیا ہی اگر تو اوسطرف جائیگا تو باسانی تمام تیرا مطلب بر آئیگا کہتے ہین کہ بموجب صلاح حاکم
والیشیہ زار روس متصل دریاے ڈانیوب سے نہر پرت کے جانب مایل ہوا اور وزیر اعظم ترک بھی نہر
پرت کے اوس پار ڈانیوب پار ہو کے بسارابیہ مین خان کریمیا کے تاتاری سوارون سے شامل ہوا
جب نہر پرت کے مغربی کنارے پر خبر آمد روس آئی تو وزیر ترک نے اوسیطرف توجہ فرمائی روسیون
پر حملہ کیا طرفۃ العین مین پسپا کر دیا سپہ سالار روس نے نہر مذکور سے ترکون کے عبور کرنے مین بڑی کوشش
کی مگر تاتاریون نے اس امر مین داد جوانمردی دی ایک ہی رات مین چار پل بنائے جسکے باعث وزیر کو
معہ فوج نہر مذکور سے عبور کامل ہوا دشمنون کا پانی اوتار کر صوبۂ مالدیویہ مین داخل ہوا روسیون کو
شکست دی عیسویون نے نہر فالتس کی راہ لی اس خبر کے سنتے ہی زار زار زار ہوا چونکہ اکثر لشکر
روس بوجہ فاقہ کشی و بیماری ہلاک ہوا تھا اور کچھہ فوج زیر فرمان سپہ سالار رینی وجوناس صوبۂ مالدیویا
و والیشیہ کو روانہ ہوئی تھی اسلئے لشکر ہمراہی بنا بر جنگ مکتفی جو نہوا تو زار اندوہگین ہوا بہر حال یہہ
لشکر نہر پرت اور ایک دلدل کے فیمابین جہان مورچہ بندیان کی گئین تھین پناہ گزین ہوا وزیر اعظم
نے بھی مقام مذکور پر پہنچکر چار طرف سے گھیر لیا نہر پر توپین رکھدین کسیطرح رسد پہنچنے نہ دیا دو
روز تک لشکر روس نے جنگ مین کوشش کی مگر مفید نہ ٹھہری اس حالت سخت مین زار نے ایک خط
سنت پٹرسبرگ مین ارا کین سلطنت کو بدین مضمون لکھہ بھیجا کہ ترکون نے جنکا شمار فوج روس چوگنا ہے

چار طرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسیر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہو جاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جواب دون اور تمکو یہہ بات تحقیق معلوم ہو جاوے
تو کسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا بادشاہ بنا لین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کر دیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ء عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل و کرم پروردگار تعالیٰ و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت
محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کر لی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعۂ ازاف اور اوسکے اطراف و اکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تنغان واقع بحر ازاف و
و کیمنسکی و جدید قلعہ نہر تمان کی تاراجی کی مختار ہین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا تفویض
کر دینے مین پیش و پس نکرے - قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

مین ایلچی روس کے رہنے کی ممانعت ہو گئی - قلم پنجم کا یہہ بیان تھا کہ وہ اہل اسلام جنہین روسیون
نے قبل ازین یا درمیان جنگ قید کیا ہی یا اپنا مملوک بنایا ہی رہا ہو جائین - قلم ششم سے یہہ عیان
تھا کہ شاہ سویڈن جسنے قسطنطنیہ مین پناہ لی ہی اگر اپنے ملک کا قصد کرے تو وقت روانگی
اوسکو اہالیان روس کسیطرح نقصان نہ پہنچائین اور اگر فیمابین اوسکے اور شاہ روس کے جو نا اتفاقی
ہی دور ہو تو اوس سے صلح کرنی منظور ہو - قلم ہفتم سے یہہ مبرہن تھا کہ ترک روسیون پر کسی طرح
کا ظلم و ستم نکرین بدستور روسی بھی رعایاے ترک اور اونکے خراج گزارون پر جور و ظلم یکقلم
نکرین اور خاتمہ صلحنامہ سے یہہ روشن تھا کہ شروط مذکورہ کی ادا کرنیکو منجانب زار کوئی ضامن مقرر پاے
اور لشکر روس راہ نزدیک سے اپنے ملک کو فی الفور چلا جاے تا تاریون سے کوئی مانع و مزاحم
نہو اسلئے زار نے اپنی فوج کے دو سردارون کو بطور ضمانت عثمانیون کے نزدیک روانہ کر دیا
اور باقی فوج کے ساتھ کچھہ اپنی رہائی سے خوش اور کچھہ ہمراہیون کے مارے جانے سے مغموم
و محجوب عزم وطن کیا جب زار نے رہائی پائی وزیر اعظم کے جان پر آئی دوست و دشمن دونون کے دونون
بیگانے ہو گئے اور یون طعنے دینے لگے کہ وزیر نے زوجہ زار سے رشوت لیکر اپنے ملک کے
دشمن قوی کی جان بچائی اگر پنجۂ ترک ہی مین گرفتار کراتا تو کیا اوسوقت بھی اوسکو اسقدر مال و
زر ہاتھہ نہ آتا لیجیے آخر یہہ ہوا کہ سلطان احمد خان نے اوسکو معزول کر دیا اور اپنے داماد عزیز
علی پاشا کو خدمت وزارت پر مامور کیا لکھتے ہین کہ اگرچہ زار نے بعد رہائی تا دم زیست پھر قصد

مقابلہ ترک کیا مگر تیاری جنگ مین کمی نکی اور جب شروط مندرجہ صلحنامہ کے ادا کرنے مین منجانب اہالیان
روس کچھہ سستی ہوئی تو سلطان نے بخیال جنگ فرمایا مگر انگلنڈ و ہالنڈ کے ایلچیون نے دخل دیکر اپریل
۱۷۱۱؁ عیسوی کی سولھوین کو ایک صلحنامہ متضمن شرائط مذکورہ ٹھہرایا اور یہہ بات بھی اوسمین
صاف لکھدی کہ اہالیان روس ملک پولنڈ سے تیس روز کے عرصے مین اپنی فوجون کو واپس
بلالین باوجود اِسکے روسی تباہی پولنڈ سے باز نہ آئے اگرچہ متصل بحر ازاف و بحر اسود کے چھوٹے چھوٹے
قلعون کو توڑا مگر قلعہ تیغان کو بدستور رکھہ چھوڑا شہر ازاف بموجب شرائط مندرجہ شامل سلطنت
عثمانی ہوا سلطان نے اس وعدہ خلافی سے ناخوش ہوکر بار دیگر تدبیر جنگ کی پھر سفیران انگلنڈ
و ہالنڈ نے دخل دیا اور ۱۷۱۳؁ عیسوی مین فیمابین ترک و روس مصالحت کروادی قلم یازدہم
صلحنامہ بار سوم سے درمیان نہر سمارا و نہر اورل حد سلطنت عثمانیہ و مملکت روس کا تقرر کامل
ہوا اور ملک متصل نہر سمارا سلطنت ترک مین شامل ہوا نہر اورل زیر حکومت روس آگئی قوم قزاق
و کا ملک کو جو مطیع روس تھی اور تاتاریان و چرقاس کو جو دوستدار ترک تھے باہم تکلیف و
ایذا نہ پہنچانیکی شرط قرار پاگئی الحاصل ۱۷۱۴؁ عیسوی مین جانبین کے سرحدون کی چک بندی
ہوئی شہر ازاف ترک کے تحویل ہوا تیغان کو منہدم کیا اور مدت دراز تک صلح قائم رہی وزیر
اعظم علی پاشاے موصوف نے جو بمرتبہ فصیح و بلیغ عقیل و فتین تھا ہمیشہ روسیون کی اعانت
و موافقت مین غفلت نہ کی اور ترک کی اوس تجویز کو جو تاریخ صلح کارلووز سے انتقام اہالیان وینس اور

اپنے دیئے ہوئے ملک کے واپس لینے پر مبنی تھے تقویت دی ترکون کو یقین کامل تھا کہ اگر سلاطین عیسوی
اہالیان وینس کے مدد نکرین اُن سے جنگ کرنی دشوار نہین اسلئے صوبہ موریا اہالیان وینس
کے تحویل ہوا اور ترک کا تصور یہہ کہ قوم وینس کو بذاتہ کچھہ ایسی قدرت نہین اور بغیر از مدد کسی ایک کے
تنہا مقابلہ کرنیکی طاقت نہین اور جب حال ایسا ہی تو اس دیئے ہوئے صوبہ موریا کا واپس
لینا آسان نہین تو اور کیا ہی اور جب عیسوی سلطنتون مین جنگ عظیم برپا ہوگئی تو صاف
ناطاقتی و کم قدرتی ریاست وینس رونما ہوگئی چنانچہ اُنہون نے کسیکا ساتھہ نہ دیا اور جب
صوبہ داران ماتحت وینس منحرف ہوکر متوجہ کارزار ہوئی تو عثمانیون کے دلون مین بھی جدت پیدا
ہوئی یورش کے خواستگار ہوے رعایاے موریا نے بھی اہل اسلام سے موافقت کی
ترکون سے سازش کرلی پھر تو ترکون نے ۱۷۱۲؁ اور ۱۷۱۳؁ عیسوی مین جو تیاریان کہ اہالیان
روس کے خبر لینے کو کین تھین اون سب کو مقابلہ اہالیان وینس مین صرف کردیا ۱۷۱۵؁ عیسوی
کے موسم خزان مین وزیر اعظم علی پاشا نے ایک لاکھہ کی جمعیت اور سو جنگی جہازون کے
ساتھہ جانب موریا کوچ کیا شہر کارنث کو محاصرہ سے زیر کیا اور جون کی پچیسوین کو فتح
کرلیا بعد اوسکے اور چار قلعے ہاتھہ آئے ترکی جہازون نے دشمنون کا پانی اوتارا اور آخر
ماہ نومبر ۱۷۱۵؁ عیسوی مین سارے صوبہ موریا کو ترکون نے لیا اور مقامات متعلقہ وینس
واقع ساحل دریا پر بھی اپنا قبضہ کرلیا چارلس سادس شہنشاہ آسٹریہ اس جنگ مین اہالیان

ونیس کا مددگار ہوا اگرچہ اکثر وزرا و سپہ سالاران ترک نے مقابلۂ اہالیان آسٹریہ مین صلاح نہ دی
مگر وزیر اعظم نے باعتماد قول منجمین جو آسٹریہ کو فتح کرلینے پر شامل تھا اور یانوپل مین محفل مشورت
مقرر کی اور روبروے سرداران اہل سیف و قلم مفتی اسلام کا فتوی پڑہوایا اور خود
بھی یہہ سنایا کہ موافق حکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدینون سے لڑو اور اپنے غصے
کو ظاہر کرو اب مین نے قصد جنگ کیا ہی اگر اظہار دلیری و جوانمردی مین سعی بلیغ کروگے
تو وقت قابو کا ہی اوسوقت اہل شورہ نے باآواز بلند کہا کہ ہم سلطان کے مملوک ہین مقابلۂ دشمن کو
کب قاصر ہین اپنے جسم و جان کو دین و ملک پر نثار کرینکے لئے حاضر ہین وزیر نے اس جواب سے
خوش ہوکر کہا کہ اگر ہم حکم الہی بجالائینگے تو ضرور کافرون پر فتح پائینگے بعد اوسکے شیخ الاسلام نے
قرآن مجید کی چند آیتین پڑہین اور خطبہ جہاد بکمال خوش اسلوبی روبروے حضار محفل پڑہکر
فرمایا کہ زمانۂ سابق مین ہمارے دینی بھائیون نے جو جو مصیبتین اُٹھائین ہین اگر تم بھی اُٹھاؤگے تو ضرور
دونون جہان مین سرخرو ہوجاؤگے عالم الغیب والشہادہ اپنے دوستون کو خوب جانتا ہی
اور محبان صادق کو خوب پہچانتا ہی ای سچے دیندار و صبر و شکر اختیار کرو ہمت نہ ہارو-
القصہ وزیر اعظم نے خود سر عسکر ترک ہوکر ماہ جولائی مین اندرون شہر بلگریڈ فوجین
جمع کرلین پھر عزم آسٹریہ بنا بر پیکار کیا اور دشمن سے پہلا مقابلہ شہر کارلووز کے قرب جوار کیا
خُرد پاشا سردار ترک جو مقدمۃ الجیش تھا حسب اجازت وزیر اعظم دشمنون پر حملہ آور ہوا ترکون

نے فتح پائی سات سو قیدی ہاتھ آئے بعد اوسکے وزیر اعظم نے جانب پیتروار دین توجہ
فرمائی اثنائے راہ مین شہزادۂ یوجین سپہ سالار لشکر آسٹریہ سد راہ ہوا اگست ۱۷۱۶ء
کی تیرہوین کو شہزادۂ مذکور سوارون کے ستیاسی رسالے اور پیدل کی باستھ پلٹنون کے
ساتھ وارد رزمگاہ ہوا ادہر بھی ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ ترک صف آرا ہوگئی صبح کے ساتھ
بجے سے جنگ کی ابتدا ہوگئی پہلے پہل نیکچریون نے حملہ کرکے اعدا کو پسپا کیا اسمین شاہزادۂ
مذکور نے کوتل رسالون سے سوارون کی اعانت کی ترک احمد سر گروہ میمنہ میدان جنگ مین
قتل ہوا سپاہ مارے دہشت کے فرار ہوے حمیت نے وزیر موصوف کا دامن پکڑا دلیری
و مردانگی کو کام فرمایا خود سرداران لشکر کا سرکردہ ہوکر مقابلۂ دشمن کو آیا دشمنون نے اوسکو
بھی گھائل کیا ساتھیون کے ساتھ کارلووز کو پہنچکر حیات مستعار کو جواب دیا بعد اُسکے لشکر
ترک نے بلگریڈ کے راہ لی شہزادۂ یوجین نے شہر تمسور واقع ملک ہنگری پر محاصرہ کیا اور نومبر ۱۷۱۶ء
کی اٹھائیسوین کو شہر مذکور کو مسخر کرلیا پھر جو شاہزادہ مذکور نے ترغیب دی تو اہالیان سرویہ
اور اوسکے قرب جوار کی قومون نے سلطنت عثمانیہ سے روگردانی کی ایک ہزار دو سو نوجوان
نے زیر علم شہزادہ مذکور پرا جمایا صوبہ والیشیا کو لوٹا بکارست تک قدم بڑہایا ۱۷۱۷ء عیسوی
مین یوجین مسطور نے اسّی ہزار کی جمعیت کے ساتھ جسمین حکام و عمائدین فرانس و جرمنی بھی موجود
تھے شہر بلگریڈ پر محاصرہ کیا تیس ہزار ترکون نے جو وہان کے محافظ تھے دو مہینے تک مردانہ مقابلہ

کرکے شہر و قلعہ کو ہاتھ سے دیا ابتداے اگست مین ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر جرار زیر حکم وزیر
اعظم جدید اعانت بلگریڈ کو آیا پھر تو پندرہ روز تک خوب گولہ رانی ہوئی اور قریب تھا کہ دشمن شکست
معرکہ سے زرد رو ہو جائین مگر اگست کے سولھوین کو شب کے دو بجے یوجین مذکور نے اپنی فوجون
کو درست کرکے ترکون کو غافل جو پایا تو شبخون مارکے دس ہزار عثمانیون کا خون بہایا سامان
و رسد لوٹا توپین لے لین کوئی خیمہ اوسکے ہاتھ سے نہ چھوٹا بلگریڈ ترکون کے قبضۂ اقتدار سے باہر ہوگیا
آخر سفیران انگلنڈ و ہالنڈ نے فیمابین سلطنت عثمانیہ و آستریہ دخل دیکر ماہ جولائی سنہ ۱۷۱۸ء عیسوی
کی دوسری کو ایک صلحنامہ ٹھہرایا قصہ مختصر ہوگیا کہتے ہین کہ جب دوستان زار روس نے
اتفاق کیا اور اوسکو دہمکی دی سفیران انگلنڈ و ہالنڈ نے بھی قسطنطنیہ سے موافقت کرنیکی درخواست
کی تو سنہ ۱۷۲۰ء عیسوی مین فیمابین ترک و روس ایک صلحنامہ مدامی کی صورت ہوگئی اور بعد اوسکے
روم و روس نے باتفاق یکدیگر صوبجات شمالی ایران پر چڑہائی کی اوہین دنون بد انتظامی
و بغاوت نے ایران مین قدم بڑہایا تھا اور افغانون نے بھی حملہ کرکے ملک ایران کو خستہ و
خراب بنایا تھا الحاصل فیمابین روم و روس و شاہ ایران سنہ ۱۷۲۳ء عیسوی مین ایک صلح نامہ ٹھہرا جسکے
بموجب صوبہ ہاے استراباد و مازندران و گیلان و شروان تفویض روس بے قال و قیل ہوے
اردبل و تبریز و ہمدان و کرمان شاروم کے تحویل ہوے اور والی ایران کو باقی صوبے
جو اوسکے آبا و اجداد کے زیر حکومت تھے مل گئے مورخون نے لکھا ہی کہ والی ایران شاہ

طہماسب نام نے جب رحلت کی نادر قلیخان نے اوسکا جانشین ہوکر شاہ مذکور کے دشمنون کو خوب تنبیہ دی جو
وہمت مین معروف و مشہور ہوا اور اپنے ہاتھ سے نکلے ہوے ملکون کے سواے چند ممالک جدید پر بھی فتح پائی شہرۂ نادر
قریب و دور رہا چنانچہ ایرانیون نے اوسکے عہد حکومت مین مملکت عثمانیہ کے کئی صوبون پر اپنا
قبضہ کرلیا اور جب یہہ خبر قسطنطنیہ کو آئی دربار سلطانی درہم و برہم ہوا ارکین سلطنت کا مارے
حدت کے طرفہ عالم ہوا چونکہ سلطان و اراکین سلطنت نے کہ مائل عیش و آرام تھے کچھ پروا نکی اسلئے
ستمبر سنہ ۱۷۳۰ء عیسوی کو بتر غیب خلیل ساکن البینہ شہر ہی مین ہنگامہ برپا ہوا سارا شہر تہ و بالا ہوا
سلطان احمد خان نے برضا و رغبت سلطنت رانی سے ہاتھ اوٹھایا سلطان محمود خان کو سریر
سلطنت پر بیٹھایا اور بعد چند روز کے عازم گلگشت جنان ہوا ستائیس سال تک حکمران رہا اوسکے
عہد سلطنت مین چھاپے کا کام جاری ہوا علم و ہنر کا نہایت قدردان رہا

فصل بست و پنجم در بیان سلطنت سلطان الغازی محمود خان اوّل

مورخین مسعود و محررین عاقبت محمود نے لکھا ہی کہ جب سلطان محمود خان اول نے تخت سلطنت پر زینت
بخشی فرمائی تو سارا فساد دور ہوا اور گنبد ابو ایوب انصاری مین شمشیر کمر سے باندہکر آبرو بڑہائی
امورات سلطنت باغیون کے دست اقتدار مین رہے کئی ترکی سردار معزول ہوے حسب
صلاح و دید خلیل یعنے سرکردۂ باغیان اکثر عہدے باغیون ہی کو حصول ہوے ملازمین قدیم
سلطنت کا دل مثل لالہ پُرداغ ہوا مگر خلیل سرخیل باغیان ترقی مدارج سے باغ باغ ہوا کہتے ہین



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

کہ خلیل ایک ادنا سپاہی تھا مورد خستگی و تباہی تھا جب یہہ بغاوت مین سرخیل ہوا خار افلاس کا
کھٹکا نہ رہا تقدیر نے طرفہ گل کھلایا باغی ہونے سے سب کچھ ہاتھ آیا گو دولت نے پیش قدمی کی
مگر طینت وہی رہی وہی گفتار وہی رفتار منہہ کو تہذیب سخن سے ننگ اور پاؤن کو نعلین سے
عار ایک یونانی قصاب یاناکی نام نے خلیل سے خلت بڑہائی تھی اور کچھہ قرض دیا تھا تو اوسنے
اسیقدر مال کی اعانت پر اوسکو حکم مالدیو یا مقرر کیا تھا - لیجئے رفتہ رفتہ اون باغیون کی
گستاخیون نے ترک کو مجبور کیا چنانچہ ایک روز خان کریمیہ وارد قسطنطنیہ جو ہوا تو اوسکی تائید
و مدد سے وزیراعظم و شیخ الاسلام و آغاے فوج نیکچری نے اتفاق کر کے خلیل کو روبروے
سلطان قتل کر دیا یاناکی نے بھی رفاقت خلیل مین حکومت مالدیویا کے ساتھہ جان سے ہاتھہ
دہویا سواے اسکے اور ساتھہ ہزار باغیون کا سر کاٹا بغاوت کا فور ہوئی سلطنت عثمانیہ بدنامی
سے دور ہوئی ۱۷۳۳ء عیسوی مین نادر قلیخان نے مقابلہ ترک پر کمر باندہی فوج سلطانی نے
شکست پائی ایرانیون نے بڑی بیدادی سے محاصرہ شہر بغداد کی تجویز ٹھہرائی مگر توپل عثمان
نے جو منجانب سلطنت عثمانیہ معاونت کو آیا تھا شہر مذکور کو دستبرد اہل ایران سے بچایا تھا
اور ماہ جولائی ۱۷۳۳ء عیسوی کی انیس وین کو بعزم مقابلہ نادر معرکۂ جنگ مین قدم بڑہایا ساحل
دجلہ پر ایرانیون کی آبروریزی کی ایک جنگ عظیم کے بعد شکست دی بعد اوسکے متصل سلطان
بار ثانی نادر سے مقابل ہوا ایرانیون کو نقصان کامل ہوا مگر متصل کر تو مقابلۂ بار سیوم مین ایرانیون

شبیہ سلطان الغازی محمود خان اول



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

گر خلیل ایک ادنا سپاہی تھا مورد خستگی و تباہی تھا جب یہہ بغاوت مین سرخیل ہوا تھا افلاس کا
ٹھکانا نہ رہا تقدیر نے طرفہ گل کھلایا باغی ہوئے سب کچھ ہاتھ آیا گو دولت نے پیش قدمی کی
مگر طینت وہی رہی وہی گفتار وہی رفتار منہہ کو تہذیب سخن سے ننگ اور پاؤن کو نعلین سے
عار ایک یونانی قصاب یاناکی نام نے خلیل سے خلت بڑہائی تھی اور کچھہ قرض دیا تھا تو اوسنے
اسیقدر مال کی اعانت پر اوسکو حکم مالدیویا مقرر کیا تھا۔ لیجئے رفتہ رفتہ اون باغیون کی
گستاخیون نے ترک کو مجبور کیا چنانچہ ایک روز خان کریمیہ وارد قسطنطنیہ جو ہوا تو اوسکی تائید
و مدد سے وزیر اعظم و شیخ الاسلام و آغاے فوج ینیچری نے اتفاق کرکے خلیل کو روبروے
سلطان قتل کردیا یاناکی نے بھی رفاقت خلیل مین حکومت مالدیویا کے ساتھہ جان سے ہاتھہ
دہویا سواے اسکے اور ساتھہ ہزار باغیون کا سر کاٹا بغاوت کافور ہوئی سلطنت عثمانیہ بدنامی
سے دور ہوئی سنہ ۱۷۳۳ عیسوی مین نادر قلیخان نے مقابلہ ترک پر کمر باندہی فوج سلطانی نے
شکست پائی ایرانیون نے بڑی بیدادی سے محاصرہ شہر بغداد کی تجویز ٹھہرائی مگر توپل عثمان
نے جو منجانب سلطنت عثمانیہ معاونت کو آیا تھا شہر مذکور کو دستبرد اہل ایران سے بچایا تھا
اور ماہ جولائی سنہ ۱۷۳۳ عیسوی کی انیس دین کو بعزم مقابلہ نادر معرکۂ جنگ مین قدم بڑہایا ساحل
دجلہ پر ایرانیون کی آبروریزی کی ایک جنگ عظیم کے بعد شکست دی بعد اوسکے متصل سلطان
بار ثانی نادر سے مقابل ہوا ایرانیون کو نقصان کامل ہوا مگر متصل کرکوک مقابلۂ بار سیوم مین ایران

نے فتح پائی ترکون نے شکست کھائی اُسوقت عثمان نے شمشیر بدست ہوکر عزم دشمن بیدریغ
کیا کئی ایرانیون کو تہ تیغ کیا آخر قضا جوآئی خود مارا گیا اور ساتھیون نے اوسکی لاش قسطنطنیہ
مین پہنچائی بعد اوسکے جو سپہ سالار ترک مقابلۂ نادر کو آتا تھا وقتاً فوقتاً شکست پاتا تھا آخر ۱۷۳۶ع
مین سلطان کو نادر سے صلح کرنی پڑی اور عہد سلطان مراد خان رابع مین جو صلحنامہ کہ فیما بین ترک
و ایران ہوا تھا اوسیکو قائم کیا اور روسیون نے بھی نادر سے مقابلہ مناسب نہ جانکر بحر الخزن
کے اطراف واکناف کے صوبون کو جو تحت حکومت مملکت روس تھے نادر ہی کے تحویل کرکے
ایک صلحنامہ ٹھہرالیا غرض اس سے یہہ کہ ترکون سے لڑ جھگڑ کر اپنی دولت کو یورپ مین
ترقی دین کہتے ہین کہ صوبۂ داغستان اور دوسرے مقامات واقع بحر الخزن کے لئے فیما بین اہالیان
قسطنطنیہ و زارینہ [ان] یعنے ملکۂ روس کئی بار لڑائی ہوئی اور جب تاتاری فوجون نے بغرض جنگ
شریک ترک ہوکر صوبجات کوہ قاز سے ہوتے ہوے قدم بڑہایا تھا تو لشکر روس بڑی
حدت و شدت سے مقابلہ کو آیا تھا چنانچہ زارینہ مذکورہ کے ترکون سے جنگ کرنیکا یہی سبب
معقول ٹھہرا تھا سواے اسکے ترکون نے ۱۷۳۳ عیسوی مین روسیون کو پولنڈ پر حملہ کرنے
سے روکا تھا نظر برین سفیر روس نے ایک فہرست اون فریادون کی جنمین تاتاریون کا
قوم قزاق پر حملہ کرنا اور کوہ قاز سے ہوتے ہوے جانیکو قسطنطنیہ سے اجازت لینا داخل
تھا اور ایک روسی قیدی کو اپنی سلطنت مین دیکر روسیون کو باوجود درخواست واپس

مذ بینا شامل تھا حضور سلطان مین پیش کر کے عرض کیا کہ روسیون کی مخالفت کی وجہ یہی ہی اور
بجانب جنوب بعد فراہمی افواج قدم بڑہانیکا یہی سبب قوی ہی ماہ مئی ۱۷۳۶ عیسوی کو خبر آئی کہ
لشکر زارینہ نے زیر فرمان سپہ سالار منک نام متصل بحر ازاف دو تہ کی قلعون کو مسخر کیا ہی شہر
ازاف پر بھی محاصرہ کر لیا ہی جب نوبت یہان تک پہنچی تو شیخ الاسلام نے روسیون کے مقابلے کا
فتویٰ دیا اور سارے شہر مین مشتہر کیا اوسی روز سپہ سالار صدر نے شہر پر یکایک دمدمون
اور فصیلون پر حملہ کیا چون ۵۴ ہزار سپاہ روس نے ایک لاکھ فوج تاتاری اور ایک ہزار آٹھ سو جمعیت
ینیکچری سے جو محافظ شہر مذکور تھے سخت مقابلہ کیا آخر روسیون نے ہی شہر مذکور پر اپنا قبضہ کر لیا اور روسی
سپہ سالار صدر نے دس ہزار کی جمعیت با قاعدہ اور تین ہزار قزاق کو قلعہ کلبرن پر حملہ کرنیکو روانہ کر دیا پھر جون کی
چوتھی کو اپنے فوجی سردارون سے مشورت جو کی اور صوبۂ کریمیا مین داخل ہونیکی صلاح دی تو سردارون نے
انکار کیا مگر اوسنے کسیکی بات نہ مانی اور پیش قدمی مین اصرار کیا صوبہ مذکور کے حصۂ شمالی مین جو آیا تو سواران
تاتاری نے روکا اور اوسنے اپنی فوج کو بشکل مربع آراستہ کر کے قدم آگے بڑہایا اور شہر کوزلو واقع ساحل
دریا پر آپہنچا ماہ جون کی سترہوین کو اس شہر کو بھی تاراج کر دیا اور وہان سے باغچی سرائی یعنے مسکن
خان کریمیہ کا عزم کیا جب اوسپر بھی فتح ہو گئی تو فوج کو غارتگری کی اجازت دی دو ہزار گھر توڑے
بڑی بڑی عمارتون کو گرایا جل جل کر کتب خانہ سلیم گیری کو جلایا لشکر ترک نے بھی بیدادی کی داد
دی شریک خان کریمیہ فتح گیری نام ہو کر صوبہ اکرین مین خوب غارتگری کی پھر تو ترکون نے فتح پائی روسیون

نے شکست کھائی تیس ہزار روسی گرفتار ہوے گویا یہہ ترک کے مملوک اور ترک اونکے مالک و مختار
ہوے اس اثنا مین شاہان فرانس و سویڈن نے فیمابین روم و روس صلح ہو جانے اور ترکون کو
تیاری جنگ سے باز رکھنے مین کوشش کی مگر روسیون نے بعد رد و قدح بسیار اون صلحنامون
کو جو فیمابین مملکت روسیہ و سلطنت عثمانیہ قلمبند ہوے تھے باطل کر دیا صوبجات کریمیہ اور
کیوبن اور تاتاریون کے بود و باش کے دوسرے مقامون کو بھی واپس کر دینے کا دعویٰ
کیا اوسکے ساتھ یہہ بھی کہ صوبجات مالدیویا و والیشیہ زیر نگرانی روس رہین اور خود مختار
ہو جائین اہالیان قسطنطنیہ شاہ روس کو خطاب شاہنشاہی سے کامیاب فرمائین بحر روم و
بحر اسود و انہار باسفورس و ہلسپانٹ کی راہ جاری رہے روسی جہازون کی آمد و رفت
شام و پگاہ جاری رہے کہتے ہین کہ سفیران ترک نے ان باتونکو قبول نکیا پیش نظر عزم مقابلہ دشمن ہوا اوائل
۱۷۳۷ عیسوی مین سپہ سالار روس معہ لشکر جرار روبروے شہر اکزا کو خیمہ زن ہوا لکھا ہی
کہ پیش از ورود سپہ سالار مذکور سرداران ترک نے ایکحصہ لشکر بنا بر حفاظت شہر مذکور روانہ
کیا تھا بیس ہزار کی فوج کے ساتھ سامان حرب بھی مثل بارود و گولہ و رسد جمع کر لیا تھا جس
وقت سپہ سالار روس نے شہر مذکور پر محاصرہ کیا تو ترکون نے بڑی دلیری سے قلعہ کے
باہر ہو کر اعدا پر حملہ کیا کئی ہزار روسیون کو مارا دو روز تک طرفین سے خوب گولہ رانی رہی
یہان تک کہ شہر کے گھرون کو آگ لگ گئی پھر بھی روسیون نے پیشقدمی کی مگر ترکون نے

راہ نہ دی آخر روسی بیقرار ہوے گھبرا گھبرا کر فرار ہوے خبر گذری کہ ترکون نے پیچھا نکیا ورنہ
نزا شر ہوتا نام اعداد فرو جود سے حک مقرر ہوتا باوجود اوسکے سپہ سالار ترک نے از
سر نو فوج کو درست کر کے مقابلہ ترک کو قدم بڑھایا محاصرہ کر کے یہہ کچھ آتش باری کی کہ زمین نمونۂ
دوزخ ہوگئی عرصۂ قلیل مین چھے ہزار محافظین کو جلایا قلعہ داران ترک نے بحال خوفناک علم سفید بلند
کیا اور غرض اس سے یہہ کہ قلعہ حاضر ہی لے لین اور ہمین معہ لشکر اپنی جان سے چھوڑ دین مگر
قبل از قیام صلح چند لشکریان روس نے معہ بعض قزاق وادی وان مین داخل ہو کر فتنہ انگیزی
کی محافظین قلعہ کی سخت خونریزی کی اُس روز دس ہزار ترک مقتول ہوے اور ابتداے جنگ
سے تسخیر قلعہ تک بیس ہزار روسی بھی عہدۂ زیست سے معزول ہوے افواج آسٹریہ نے بھی سنہ ۱۷۳۷ع
مین روسیون سے سلسلہ موافقت مستحکم کر لیا اور ماہ جولائی مین سکنڈارف سپہ سالار لشکر آسٹریہ
نے داخل سرویہ ہو کر شہر نسّہ پر حملہ کیا بمشقت شاقہ اوسپر فتح پائی پھر تو اہالیان آسٹریہ نے
ایک جمعیت مقابلہ ترک کو صوبۂ باسنیا پر بھجوائی اور سپہ سالار مذکور نے اپنے لشکر کی ایک ٹکڑی
جانب شہر ودین روانہ کر دی مگر ترکون نے شہر مذکور کو پہلے ہی سے استوار کر رکھا جب اعدا
نے مقابلہ کیا تو خود وزیر اعظم نے سرکردہ عسکر ترک ہو کر مردانہ حملہ کیا اور جب غلبہ پایا تو سپہ سالار
سکنڈارف کو جانب ہنگری بھگایا بعد اوسکے ترک شہر نسّہ پر فتحیاب کامل ہوے اور پھر
متفرق راہون سے مملکت آسٹریہ مین داخل ہوے صوبۂ باسنیا مین بھی باشندگان اہل اسلام

نے بڑی گرمی اور حدت کے ساتھ سپاہ آسٹریہ سے مقابلہ کیا اور نہایت بیعزتی و سخت خونریزی
سے انکو صوبۂ مذکور سے خارج کر دیا شہنشاہ آسٹریہ نے جب دیکھا کہ اپنی فوج نے شکست پائی
تو سرداران جدید کو بھجوایا تا اونکی حسن تدبیر سے کام بنائی لشکر عیسوی ترکون پر فتح پائی اودھر یازان محمد
پاشا نے وزیر ہو کر معہ لشکر عثمانی قصد ملک ہنگری کیا اور داخل شہر ہوتے ہی میدیہ نامی
مقام کو مسخر کر لیا قلعۂ سو وادوا قع ڈانیوب پر محاصرہ کیا سپاہ آسٹریہ نے بھی متصل میدیہ
جولائی سنہ ۱۷۳۷ عیسوی کی چوتھی کو مقام کارنیہ پر حاجی محمد سردار ترک سے مقابلہ کیا مگر بجز نقصان
عظیم اور کچھ ہاتھ نہ آیا وزیر اعظم نے اس خبر کے سنتے ہی معہ فوج جرار موقع پر پہنچکر فوج آسٹریہ
کو بھگایا سمندرہ پر بھی فتح پائی سرداران فوج غنیم نے پراگندہ ہو کر اپنی راہ لی اور شہر بلگریڈ
مین پہنچکر اپنی جان بچائی ترکون نے بھی انکا پیچھا کیا روبروے شہر وارد ہو کر ایک دستۂ سواران
آسٹریہ کو مقابلہ مین پسپا کر دیا بعد اُسکے وزیر اعظم نے سواران ترک کو بلگریڈ سے واپس بلایا
سلطان نے سردارون کو خطاب مرحمت کر کے سپاہ کو انعامات سے سرفراز فرمایا مورخون کا بیان ہی کہ اگرچہ
اب کے ترکون کو روسیون پر خفیف فتح حاصل ہوی لیکن اُنہون نے سنہ ۱۷۳۹ عیسوی مین اپنے
دشمنون کی ترقی ساحل بحر اسود پر روکدی منّک سپہ سالار روس نے معہ فوج نہر نیپر کو عبور کیا
ترکون اور تاتاریون کی کئی ٹکڑیون کو شکست دیکر قدم آگے بڑھایا جب نہر نیستر پر لشکر جرار ترک
سے مقابل ہوا پھر تو باہم سخت لڑائی ہوی اور خوب زور آزمائی ہوئی بیس ہزار عثمانیون اور بیس ہزار

تاتاریون نے بالاتفاق لشکر روس پر حملہ کیا میدان رزم قیامت خیز ہوا اور مسلمانون نے ایسے ایسے
زخم کاری لگائی کہ سپہ سالار روس تاب مقابلہ نہ لا کر جانب اکرین مستعد گریز ہوا لاسی نامی سردار
روس نے ایک بڑی جمعیت کے ساتھ جولائی ۱۷۳۸ عیسوی کو صوبہ کریمیا پر یورش کی
خان مذکور نے روسیون کے داخل ہونیکی راہ مسدود کر دی اور بکار خود ہشیار رہا مگر سردار
روسی اپنی حسن تدبیر سے صوبۂ مذکور مین داخل ہوا اور تاتاریونکو غافل پا کر حملہ کرنے پر مایل ہوا
وقتاً فوقتاً فتح پائی بعد اسکے جانب قلعہ کاقدم بڑہایا غرض یہہ کہ اگر اسپر قبضہ ہو جائیگا تو صوبہ
مور یا بھی تمام و کمال روسیون کے ہاتھ آئیگا ۱۷۳۸ عیسوی کے موسم بارش مین اہالیان فرانس
نے فیمابین ترک و روس بغرض صلح دخل دیا اور کوشش بھی کی مگر روسیون کے نامناسب درخواستون
کے باعث اُنکی مداخلت عبث و رایگان ٹھہری بعد اوسکے روسیون نے اپنی مملکت جنوبی مین فوج
کی بھرتی کی جاسوسون کو جانب پئیرس و تہالی روانہ کیا تاکید یہہ وہان کے باشندون کو ترکون
سے روگردان کرین اور آمادہ فساد ہونیکی ترغیب دین ۱۷۳۹ عیسوی مین مِنگ سپہ سالار معہ
فوج جرار پہلے پادولیا مین داخل ہوا اور وہان سے مقام سکورہ پر اگست کی بارہوین کو نہر نیستر عبور
کر کے سرحد مالدیویا مین داخل ہوا متصل قلعہ خاکزن سر عسکر ترک ولی پاشا سے مقابل ہو کر اگست
کی اٹھارہوین کو شکست فاش دی آخر بعد چندے قلعۂ مذکور روسیون کے ہاتھ آیا اور کیانٹی مر
شہزادۂ مالدیویا نے سپہ سالار روس کی سازش مین عثمانیون سے فساد کرنے پر قدم بڑہایا پھر تو

کیانٹی مر و مِنگ دونون جاسی نام دار الخلافت صوبۂ مذکور مین داخل ہوے اور وہان سے سپہ
سالار روسی نے صوبہ بسارابیہ مین قدم رکھا اور مطلب یہہ کہ اچھے اچھے مستحکم مقامون پر فتح پائے
اور یورپی ترک مین داخل ہونے کے پیشتر اپنی قوت جنگ کا پایہ بڑہائے لیکن افواج آسٹریہ
کی ہزیمت اور شہنشاہ کی درخواست صلح نے اوسکے خواہشون کو ترقی سے روکا ماہ مئی ۱۷۳۹ء
مین آسٹریہ کی چھپن ۵۶ ہزار کی فوج متصل پیٹر واردین جمع ہوئی اور والس سپہ سالار آسٹریہ
مقابلے ترک کو دریاے ڈاینوب کے سیدہے کنارے سے جانب ہر سوقا آیا اور دو لاکھ کے لشکر
ترک نے زیر فرمان وزیر اعظم سمندرہ سے ہوتے ہوے متصل گروتزکہ ایک مقام مستحکم و
بلند پر پڑا جمایا والس مذکور بھی بتصور قلت جمعیت ترک معہ چند سوار اُدہر ہی آپہنچا دیکھئے سواران
والس تراکم اشجار مین پھنس گئے تو ترکون نے اس قابو کو غنیمت جانا اور خوب مار پیٹ کر دشمنون
کو اسقدر ایذا پہنچائی کہ سواے جانب وِتزہ بھاگ نکلنے کے اور کچھہ اون سے بن نہ آئی آخر
اہالیان آسٹریہ نے بذریعۂ سفیر فرانس صلح کی درخواست کی اور برضامندی طرفین چند شروط
پر ستمبر ۱۷۳۹ عیسوی کی پہلی کو فیمابین آسٹریہ و ترک صلح ہو گئی صوبجات بلگریڈ و باسنیا
و سرویہ و والیشیہ جنہین شہنشاہ آسٹریہ نے صلح سابق مین سلطان سے لے لیا تھا بموجب شرائط
مندرجہ صلحنامہ جدید ترک کے تحویل ہو گئے اور اوسی تاریخ کو ایک صلحنامہ درمیان ترک و روس
ان شروط پر ٹھہرا کہ شہر ازاف منہدم کر دیا جائے اور اوسکے اطراف و اکناف کا ملک آباد ہونے

بنائے روسی نہر کیوبن پر ایک قلعہ تعمیر کرلین مگر تیغان ویران ہی رہی بحر ازاف و بحر اسود
مین روسی اپنا کوئی جہاز نرکھین صوبجات مالدیویہ و بسارابیہ مین شہر خاکزن اور دوسرے
مقامون کو جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ترکون نے واپس لے لیا اور خاتمہ صلحنامہ مین
یہہ بھی لکھہ دیا کہ اگر اثنائے جنگ مین کوئی خطا طرفین سے وقوع مین آئی تو ضرور عفو کردی جاے
کہتے ہین کہ اس صلحنامے کے استقرار سے ترک کی عزت ترقی پذیر ہوئی اور شہرت سلطنت سلطان
محمود خان اول بہ نسبت سلاطین سابق زیادہ عالمگیر ہوے ۱۷۴۳ء عیسوی مین فیمابین ترک و ایران جنگ
برپا ہوئی اور ۱۷۴۶ء عیسوی مین بموجب ایک صلحنامے کے موقوف بھی ہوگئی وجہ اسکی یہہ کہ
حسب عادت قدیم بغاوت نے متفرق صوبجات ماتحت سلطنت عثمانیہ مین قدم جو بڑھایا تو
حکام صوبجات دور و دراز مین سے کسی نے تو احکام سلطانی کی پروا نکی اور کسی کو اپنی آزادی و خود
مختاری کا خیال آیا گو بظاہر مطیع و فرمانبردار تھے مگر اپنے کام پر ہشیار تھے اور اہالیان قسطنطنیہ نے
بھی جنکی قدرت و طاقت رو بکساد دیکھی اونہین گھٹایا اور جنہین کچھہ قوت پائی اون سے چشم پوشی
کی چنانچہ مصر مین ایک ایسا ہنگامۂ عظیم برپا ہوا تھا کہ جسکے سبب سلطان سلیم واجب التسلیم کے
فتوحات عظمی نے بتدریج کاستگی پائی اور اس سلطان کے پس آیندون کو حکومت ملک مذکور اپنی ہی
دست اقتدار مین رکھنی مشکل نظر آئی مورخین کا بیان ہی کہ سلطان محمود خان اول کے اواخر ریاست
مین مذہب وہابیہ نے ملک عرب مین رواج پایا اور اس فرقہ نے عبد الوہاب نامی کو جو ملک

عرب کے کسی ایک قریہ کے شیخ کا بیٹا تھا اس ملت کا بانی و سرکردہ بنایا لکھا ہی کہ عبد الوہاب مذکور
سن ہجری کی بارہوین صدی کی اوایل مین پیدا ہوا اور اوسنے بصرہ کے مدارس مین علم دین پڑھا
اور جب اپنے وطن مالوف کو معاودت کی تو بے خوف و خطر یہہ شہرت دی کہ اکثر آئین و عادات اہل اسلام خلاف
شرع ہین از الجملہ یہہ کہ مقدس زیارتگاہون کو بجا ئین کہ بدعت ہی اور خلاف کلام الہی کسی بات
پر عمل نکرین کہ دور از شریعت ہی ابتدا مین جہان جہان اوسنے وعظ کیا وہان کے باشندون
نے اسپر زبان طعن دراز کی اور الزام دیا باوجود اسکے اوسنے اپنی مکر و فریب سے بتدریج لوگون
کے دلون کو مسخر کرلیا آخر محمد بن سعود نے جو کسی قبیلۂ عرب کا شیخ تھا اور ذیقدرت بھی یہی مذہب
اختیار کرکے دختر عبد الوہاب سے شادی کرلی پھر تو فرقۂ مذکور بطور اہل سیف و قلم زیر فرمان
عبد الوہاب رہا مگر حکومت لشکری بن سعود ہی کے قبضہ اقتدار مین رہی اور اوسینے اس مذہب
جدید کو بزور شمشیر ترقی دی اور جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا عزیز اور اوسکا پوتا سعود اُن
دونون نے بزور تیغ نہایت سرگرمی سے خلایق کو اپنے طرف رجوع کرلیا چنانچہ ملک عرب کے
تمام صوبون مین مذہب وہابیہ مروج ہوا اور سلاطین و امراے ترک نے تا زمان محمد علی پاشاے
مصر اس آتش مخالفت و بغاوت کے فرو کرنے مین عبث کوشش کی گر محمد علی پاشاے موصوف نے
رخنہ اندازی سے اس مذہب کو زیر و زبر کردیا امیر فرقۂ وہابیہ اسیر ہوا اور روانہ قسطنطنیہ ناگزیر ہوا اور
جب یہہ بلا کی صورت قسطنطنیہ مین نازل ہوا تو ترکون نے ۱۸۱۸ء عیسوی مین سر عالم سے دور کیا سر کا تاتا

اور سارے مسلمانون کو اس آسیب کے دفع کر دینے سے مسرور کیا ۱۷۴۰ عیسوی مین شہنشاہ آسٹریہ مر جو گیا تو نوبت

حکمرانی ملکہ میریہ آئی اوسوقت شاہ پرشیا و حکام بویریہ و سیاکسینی و شاہان فرانس و اسپین و

و سرڈینیہ نے اتفاق کر کے مملکت آسٹریہ کو بگاڑ دینے کی بات بنائی مگر سلطان محمود خان نے

باوجود دشمنی سخت اپنے دشمن سے مخالفت نہ کی بلکہ اپنی مداخلت سے عیسویون کے اس درمیانی

فساد کو دفع کرنے کا قصد فرمایا بعد اوسکے فیمابین عیسویان ایک جنگ تازہ برپا ہوئی ترکون

نے دخل دیا نہین اور بوجہ اس جنگ کے ۱۷۵۶ عیسوی سے ۱۷۶۳ عیسوی تک ساری خلقت

تہ و بالا ہوسے تواریخ سابق مین اس جنگ کا جنگ ہفت سالہ نام ہی عیسویون مین زبان زد خاص

و عام ہی لکھا ہی کہ بیش از برپا ہونے اس جنگ ہفت سالہ کے ۱۷۵۴ عیسوی مین سلطان محمود خان

نے اس سرای فانی سے منہہ موڑا اور سریر سلطنت اپنے بھائی کے لئے چھوڑا۔

فصل بست و ششم دربیان سلطنت عثمان خان ثالث

مورخین صاحب تحقیق کا کلام ہی سرگذشت گذشتگان عالیمقام ہی ہمہ مو محل حیرت ہی پس ماندون

کے لئے جاے عبرت ہی دار فانی قابل واگذاشت ہر آئینہ ہی پچھلون کے لئے اگلون کا حال آئینہ ہی

اِس آئینے مین اپنے مآل کار کا چہرہ بھی دیکھہ لو صاف صاف روشن ہو جائیگا مو بمو نظر آئیگا کہ زندگی

دو روزہ ناپایدار ہی گویا آئینۂ دل کے لئے یہی غبار ہی جب یہہ غبار بعین سینہ صافی دور ہو تو بے جوہری

و صاحب جوہری کا جلوہ رو بظہور ہو **رباعی** نی جم نہ سکندر رہی ہر آئینہ ہی ٭ وہ جاہ ہی باقی نہ وہ



یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

اور سارے مسلمانون کو اس آسیب کے دفع کر دینے سے مسرور کیا ۱۷۴۰ عیسوی مین شہنشاہ آسٹریہ مر گیا تو نوبت
حکمرانی ملکہ میریہ آئی اوسوقت شاہ پرشیا و حکام بویریہ و سیاکسینی و شاہان فرانس و اسپین و
سرڈینیہ نے اتفاق کرکے مملکت آسٹریہ کو بگاڑ دینے کی بات بنائی مگر سلطان محمود خان نے
باوجود دشمنی سخت اپنے دشمن سے مخالفت نہ کی بلکہ اپنی مداخلت سے عیسویون کے اس درمیانی
فساد کو دفع کرنے کا قصد فرمایا بعد اوسکے فیما بین عیسویان ایک جنگ تازہ برپا ہوئی ترکون
نے دخل دیا نہین اور بوجہ اس جنگ کے ۱۷۵۶ عیسوی سے ۱۷۶۳ عیسوی تک ساری خلقت
تہ و بالا ہوسے تواریخ سابق مین اس جنگ کا جنگ ہفت سالہ نام ہی عیسویون مین زبان زد خاص
و عام ہی لکھا ہی کہ پیش از برپا ہونے اس جنگ ہفت سالہ کے ۱۷۵۴ عیسوی مین سلطان محمود خان
نے اس سرای فانی سے منہہ موڑا اور سریر سلطنت اپنے بھائی کے لئے چھوڑا۔

فصل بست و ششم در بیان سلطنت عثمان خان ثالث

مورخین صاحب تحقیق کا کلام ہی سرگذشت گذشتگان عالیمقام ہی بعد موحل حیرت ہی پس ماندون
کے لئے جائے عبرت ہی دار فانی قابل واگذاشت ہر آئینہ ہی پچھلون کے لئے اگلون کا حال آئینہ ہی
اس آئینے مین اپنے مآل کا چہرہ بھی دیکھ لو صاف صاف روشن ہو جائیگا خوب نظر آئیگا کہ زندگی
دو روزہ ناپایدار ہی گویا آئینہ دل کے لئے یہی غبار ہی جب یہہ غبار بعین سینہ صافی دور ہو تو بے جوہری
و صاحب جوہری کا جلوہ [illegible] رباعی [illegible] سکندر ہی ہر آئینہ ہی [illegible] جا ہی باقی [illegible]

گنجینہ ہی؛ دیکھو بخدا کہ شاہد حال شریف؛ جام ایک کا اور ایک کا آئینہ ہی؛ تفصیل اس مقال کی اور خلاصہ
اس اجمال کا یہہ ہی کہ جب زندگی نے سلطان محمود خان اول سے وفا نہ کی اور قضا آئی مال و جاہ و تاج
و تخت نے ساتھہ نہ دیا سلطان عثمان خان ثالث برادر سلطان محمود خان مرحوم نے بوجہ تخت نشینی
زینت تخت بڑہائی اہتمام امورات سلطنت مین قصور نفرمایا جادۂ اعتدال سے قدم نہ بڑہایا سلسلۂ انتظام
قدیم کو ہاتھہ سے دیا نہین اپنے طرف سے کوئی نیا کام ایجاد کیا نہین تین سال تک بعین کامیابی سلطنت
رانی کی اور ۱۷۵۷ء عیسوی مطابق ۱۱۷۱ھ ہجری مین دار الخلافت عقبی کی راہ لی **شریف** دو روزہ
زندگی پہ دلا غفلت بقدر؛ یکعمر سے قضا تیری امید وار ہی؛

فصل بست و ہفتم در بیان سلطنت سلطان مصطفی خان ثالث

ع نخواہد این چمن از سرو و لالہ خالی ماند؛ یکی ہمیرود و دیگری ہمین آید؛ آمد و رفت خزان و
بہار سے ہویدا ہی کہ قیام خوب و زشت گلشن امکان ناپیدا ہی نہ خار کو باین خواری حکم اقامت
دوام ہی اور نہ گل کو باین شگفتگی مہلت قیام ہی لیجئے کہ جب سلطان عثمان خان ثالث کا نیرنگی چمنستان عالم
سے دل گھبرایا اور قضا نے استقبال کر کے گلزار جنان کا راستہ دکھایا تو مانند خسرو گل سریر چمن
نظیر سلطنت عثمانیہ پر سلطان مصطفی خان ثالث خلف سلطان احمد خان ثالث کی تخت نشینی کا ہنگام
آیا کہتے ہین کہ اس سلطان نے اوایل تخت نشینی مین عنان حکومت مملکت وزیر اعظم راغب پاشا کے
دست اختیار مین دی اور وزیر اعظم مذکور نے بخلاف آسٹریہ و روس دوسرے اہل دول سے موافقت



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

کرلی پایہ اقتدار دولت عثمانیہ کو بڑہایا چنانچہ ۱۷۶۱ سنہ عیسوی مین سفیر فریڈرک ثانی شاہ پرشیا نے
دربار قسطنطنیہ مین ایک صلحنامہ فیمابین سلطان و شاہ مذکور بموجب شرایط صلحنامجات اہالیان
قسطنطنیہ و سویڈن و نیپلس و ڈنمارک ٹھہرایا ۱۷۶۳ سنہ عیسوی مین جب وزیر راغب پاشا
راغب سفر عقبیٰ آخر کار ہوا تو سلطان مصطفیٰ آپ ہی کل امور مملکت کا ذمہ دار ہوا اُنہین دنون
کیاترین ثانی زاریئہ روس تخت نشین ہوئی تھی اور اوسکے سرداران لشکر نے غیر ملکون مین
خانہ جنگیان برپا کرنے اور ضعیف دولتون مین بحیلہ دوستی رخنہ انداز ہونے کی ترغیب
دی تھی چنانچہ ۱۷۶۴ سنہ عیسوی مین فیمابین کیاترین و فریڈرک ایک صلحنامہ ٹھہرا اور مضمون یہہ
کہ باہم معاون و مددگار ہین اگر ایک نے کسی پر حملہ کیا تو دوسرے کے طرف سے دس ہزار پیدل
اور ایک ہزار سوار مدد دہی کو تیار رہین جسوقت اہالیان روس و سپاہ پرشیا نے ملک پولنڈ
کو اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھنے کی کوشش کی دربار عثمانیہ سے اس امر کی ممانعت مین تاکید شدید
ہوئی اس اثنا مین یہہ خبر آئی کہ چند مفرور ساکنان پولنڈ نے جو سرحد ترک مین پناہ گزین تھے
روسیون پر حملہ کیا ہی اور سپہ سالار روس نے شہر بالتا واقع سرحد بساربیہ پر جو تحت حکومت
خان کریمیہ تھا محاصرہ کرکے بعد تسخیر اوسکو منہدم کردیا ہی چنانچہ روسیون نے مانٹی نگرو اور گرجستان
مین فساد مچایا ہی باشندگان صوبہ کریمیا بھی اُنہین مفسدون کے ہاتھون خستہ و خراب ہین شب و روز
گرفتار عذاب ہین جب اہالیان قسطنطنیہ نے روسیون کا یہہ حال سنا روس کی عہدشکنی پیش نظر ہوگئی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

زی پایا اقتدار دولت عثمانیہ کو بڑہایا چنانچہ ۱۷۶۱ سنہ عیسوی مین سفیر فریڈرک ثانی شاہ پرشیا نے
دربار قسطنطنیہ مین ایک صلحنامہ فیمابین سلطان وشاہ مذکور بموجب شرایط صلحنامجات اہالیان
قسطنطنیہ وسویڈن ونیپلس وڈنمارک ٹھہرایا ۱۷۶۳ سنہ عیسوی مین جب وزیر راغب پاشا
راغب سفر عقبی آخرکار ہوا تو سلطان مصطفی آپ ہی کل امور مملکت کا ذمہ دار ہوا انہین دنون
کیاترین ثانی زاریئہ روس تخت نشین ہوئی تھی اور اوسکے سرداران لشکر نے غیر ملکون مین
خانہ جنگیان برپا کرنے اور ضعیف دولتون مین بحیلہ دوستی رخنہ انداز ہونے کی ترغیب
دی تھی چنانچہ ۱۷۶۴ سنہ عیسوی مین فیمابین کیاترین وفریڈرک ایک صلحنامہ ٹھہرا اور مضمون یہہ
کہ باہم معاون ومددگار رہین اگر ایک نے کسی پر حملہ کیا تو دوسرے کے طرف سے دس ہزار پیدل
اور ایک ہزار سوار مدد دہی کو تیار رہین جسوقت اہالیان روس وسپاہ پرشیا نے ملک پولنڈ
کو اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھنے کی کوشش کی دربار عثمانیہ سے اس امر کی ممانعت مین تاکید شدید
ہوئی اس اثنا مین یہہ خبر آئی کہ چند مفرور ساکنان پولنڈ نے جو سرحد ترک مین پناہ گزین تھے
روسیون پر حملہ کیا ہی اور سپہ سالار روس نے شہر التا واقع سرحد بسارابیہ پر جو تحت حکومت
خان کریمیہ تھا محاصرہ کرکے بعد تسخیر اوسکو منہدم کر دیا ہی چنانچہ روسیون نے ماںٹی نگرو اور گرجستان
مین فساد مچایا ہی باشندگان صوبہ کریمیا بھی انہین مفسدون کے ہاتھون خستہ وخراب ہین شب وروز
گرفتار عذاب ہین جب اہالیان قسطنطنیہ نے روسیون کا یہہ حال سنا روس کی عہد شکنی پیش نظر ہوگئی

اور اکتوبر ۱۷۶۸ء عیسوی کی چوتھی کو جنگ مذہبی پر کمر باندھی وزیر اعظم نے حسب حکم سلطانی سفیر روس
اُبرِسکاف نامی کو بلایا اور اوس دستاویز کو جو زارینہ نے بطور قرار نامہ لکھہ دیا تھا پیش کر کے
پوچھا کہ روسیون نے ساتھہ ہزار کی جمعیت کو بنا بر حفاظت رکھنے کا اقرار کیا تھا اور یہہ جو تیس
ہزار کا لشکر فراہم ہوا ہی اوسکی وجہ کیا ہی سفیر مذکور نے درجواب کہا کہ تیس ہزار کی بات غلط
و نامعتبر ہی اور اسقدر صحیح کہ وہان مجتمع اٹھائیس ہزار کا لشکر ہی اس بات کے سنتے ہی وزیر نے
طیش مین آکر فرمایا کہ ای غدّار ہنوز اپنی بدعہدی کا قایل نہین ہوتا اور تیری ملک والون نے جو ملک
غیر مین دست ظلم دراز کیا ہی اوس سے خجل نہین ہوتا مین خوب جانتا ہون کہ روسی توپون نے
دار الامارہ خان کریمیہ کو تاراج کر دیا ہی لے تجھ کو مجلس ہفت منارہ مین قید کرتا ہون کہ تیری یہی سزا
ہی الحاصل وزیر اعظم نے سفیر روس کو قید کر کے جنگ کی شہرت دی اور بسبب موسم سرما و
اہتمام امور جنگی کچھہ وقفہ جو ہوا تو روسیون نے اس قابو کو غنیمت جان کر جانب سرحد شمالی ترک قدم
بڑہایا ہنوز دوسرے سرداران ترک نے معرکۂ کارزار کو گرم نکیا تھا کہ حاکم کریمیہ کریم گیری خان
نے پیش قدمی کی صوبجات جنوبی مملکت زارینہ کو لوٹا خوب ہی جوانمردی کی داد دی اور اواخر
ماہ جنوری ۱۷۶۹ء عیسوی کو ویرانہ بالتا پر ایک لاکھہ تاتاری سوارون کو فراہم کیا ایک حصہ فوج
کو جانب نہر لوگ اور دوسرے حصے کو سمت نہر اورل بھیجدیا اور آپ مابقی لشکر کے ساتھہ
صوبہ جدید باسنیا کو آیا اور اوسپر اس دلیری سے یورش کی کہ چودہ روز تک اسکے جنگی سازون

کی صدا باشندگان جنوبی روس کی گوش زد ہوتی رہی قوم قزاق جو پیٹر اول کے عہد حکومت مین روسیون سے
روگردان ہوئی تھی باتفاق خانہ کور دشمنون سے سرگرم جدال ہوگئی حاکم کرغش بھی اوسکا معاون و مددگار رہا انیس
ہزار کی فوج سے مدد لشکر سلطانی کو تیار رہا اس شرط سے کہ منجانب سلطان و وزیر اعظم اپنی عزت و توقیر مین
فرق نہ آئے اور جن صوبون سے لشکر کرغش نے روسیون کو بھگا یا ہی اونپر آپ ہی قابض و متصرف ہوجاے
مگر خان موصوف کی حیات مستعار نے وفا نہ کی لکھا ہی کہ ایک طبیب یونانی نے جو حاکم والیشیہ کی نیابت
کرتا تھا اوس سردار تاتاری کو خفیہ زہر دیا اور طرفۃ العین مین اوسکا کام تمام کیا دیکھئے کہ بعد انتقال کریم
گیری خان اہالیان قسطنطنیہ نے دولت گیری خان کو اوسکا جانشین کیا اس اثنا مین زارینہ کیا ترین اور
دوسرے روسی سردارون نے پینسٹھ ہزار کا لشکر جرار صوبہ بادولیا مین جمع کرکے زیر فرمان شاہزادہ
گیالتزین روانہ کردیا اور تاکید ہہ کہ صوبۂ خاکزین پر محاصرہ کیا جاے دوسری جمعیت ماتحت رومنزاف سپہ سالار
روس اس غرض سے روانہ کردی کہ فیمابین نہر نیپر و نہر ازاف جو سرحد ہی اوسکی حفاظت مین سرگرم رہین
قلعجات ازاف و تیغان جو بعد صلحنامہ منہدم کردئے گئے بار ثانی اون کی تعمیر مین قصور نہ آئی اور دو
ٹکڑیان جانب پولنڈ و نہر کیوبن روانہ ہوین اور پانچوین ٹکڑی کو یہہ حکم کہ حکام گرجستان کے ہمراہ برسر کار
رہے ارض روم و تریبزاند پر حملہ کرنیکو تیار رہے انہین دنون زارینہ روس نے اہالیان مانٹی نگرو کو سب طرح
کی کمک کی اور صوبہ باسنیا مین لشکر ترک سے مقابلہ کرنیکی ترغیب دی ادہر منجانب سلطان وزیر اعظم
امین محمد نامی نے بھی جو داماد سلطان مصطفی تھا لشکر کثیر فراہم کرلیا اور شہر قسطنطنیہ سے عزم دریاے ڈانیوب

کیا گیا لتیزین مذکور بھی نہر نیستر عبور کرکے شہر خاکزین پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے نقصان عظیم کے ساتھ اوسکو
بھگا یا ایک ترکی مورخ آصف نام نے لکھا ہی کہ جب وزیر موصوف متصل قلعہ اسمٰعیل شہر اسحاقچی واقع ڈانیوب
پر آپہنچا تو لشکری سردارونکو طلب کرکے مشورت کی اور کہا کہ مجھے تجربۂ جنگ نہین اسلئے تم سے راے
طلب کرتا ہون کہ کسطرف روانگی فوج موجب فتح و ظفر ہی اور ترقی سلطنت عثمانیہ کے لئے کن مقامونپر
سلسلہ جنبانی جنگ بہتر ہی جب سبہون نے ڈانیوب کے عبور کرنے مین اتفاق کیا تو وزیر اعظم نے
نہر پرت پر درمیان خاکزین و جاسی چندے اقامت کی اس اثنا مین کیا ترین نے صوبۂ بادولیا
مین اپنے لشکر کو درست کیا اور کمکی فوج بھی فراہم کرلی حکومت ضعیف پولنڈ کو ترکون سے آمادہ فساد
کردیا سلطان مصطفی خان و مفتئ اسلام نے بھی اہالیان پولنڈ سے جنگ کرنیکا حکم کیا فیمابین وزیر
مذکور و سپاہ روس متصل خاکزین متواتر جنگ ہوئی آخر ترکون نے سلطان سے ناتجربہ کاری وزیر
کی فریاد جو کی تو وزیر مذکور عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور حسب الحکم سلطانی شہر اوریانوپل مین مقتول
ہوا بعد اوسکے سلطان مصطفی نے علی پاشا کو خدمت وزارت دی پھر تو اوسکی ماتحتی فوج ترک نے
روسیون پر متصل خاکزین وہ مردانہ حملہ کیا کہ دشمنون کو شکست فاش دیکر پسپا کردیا اور وہان سے پولنڈ
مین داخل ہونیکی سعی کی مگر کامیاب نہوا چنانچہ ستمبر ۱۷۶۹ء عیسوی کی اٹھارہوین کو شہر مذکور روسیون کے
ہاتھ آیا اور ترکی محافظین نے پراگندہ ہوکر اسحاقچی کی راہ لی رومنزاف سپہ سالار لشکر روس نے گیالاکہ
اور جاسی مین مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا اور اونہین شکست دیکر دار الخلافت صوبہ مالدیویہ کے باشندون کا

دل جانب سلطنت روس پھر آیا لیجئے باشندگان صوبۂ الیشیا نے بھی اطاعت زارینہ کا اعتراف
کیا جب یہہ خبر سلطان مصطفیٰ و شیخ الاسلام کی گوش زد ہوئی تو اُنہون نے برانگیختہ ہوکر باشندگان
صوبجات مذکور کے قتل کرنے اور اونکا مال و اسباب قرق کرلینے کا حکم کردیا مورخ وصف نام کا
بیان ہی کہ ترکون کی اس حرکت بیجا کا نتیجہ یہہ ہوا کہ باشندگان مذکور بالکل سلطنت عثمانیہ سے بیدل
ہوگئے اور روسیون کی دوستی و اتحاد مین مستقل ہوگئے چنانچہ اہالیان والیشیا نے اپنا علم فوج
نمایان سلطنت روس کے ہاتھہ دیا اور کیا ترین زارینہ کی دوستی مین ثابت قدم رہنے کی قسم
کھائی صوبجات کوہ قاز اور ارمنیہ مین بھی سپہ سالاران روس ہی نے فتح پائی اور سارے باشندون
کا دل اپنے جانب پھر الیا یونانی رعایائے ترک نے اہل اسلام سے روگردان ہوکر بذریعہ مراسلات
روسیون ہی سے سازش کرنیکا اقرار کیا پھر تو روسیون نے فوج بحری روانہ کرکے بحر روم و دریاے
ڈانیوب کے جانب سے ایشیائی اور یوروپی ترک اور صوبۂ کریمیا پر یورش کی تجویز ٹھہرائی اُنہین
دنون علی بیگ نامی حاکم مصر نے اطاعت اہالیان قسطنطنیہ سے منہہ پھرایا اور آخر موسم خزان
مین چوبیس جہازون کو زارین بندر کرنستڈ سے بحر روم کے طرف بھجوایا ارلاف سپہ سالار فوج
روس مقرر ہوا جب یہہ خبر اہالیان قسطنطنیہ کو پہنچی تو وزراے سلطنت عثمانیہ نے سفیران آستریہ سے
کہا کہ اہالیان وینس نے بڑی غلطی کی روسیون کو بحر ادریاتک سے بحر روم مین داخل ہونیکی اجازت
کیون دی الغرض ۵ فیبروری ۱۷۷۰ عیسوی مین فوج بحری روس موریہ کو پہنچکر خشکی پر اوتر آئی اور وہان

کے باشندون نے آمادۂ فساد ہوکر ترکی سپاہ پر بڑا ظلم و ستم کیا اور کتنون کو تہ تیغ بیقلم کیا
مستر امشہور و معروف مقام صوبۂ مینا کو بھی روسیون نے لے لیا پھر جو محاصرہ ارکیڈیا پر کمر باندہی تو
ترکی محافظون نے بشرط امن دہی اوسکو بھی تحویل روس کردیا گو یونانی باشندون نے سازش
روس مین بحال بدعہدی ان ترکون کو ہلاک کیا اور پھر سارے شہر کو جلاکر خاک درخاک کیا مگر دوسرے
استوار و محکم مقامون کے ترکی محافظون نے بڑی دلیری کی ارلاف نامی سپہ سالار روس اور اون
یونانیون سے جنہون نے روسیون سے سازش کی تھی مقابلہ کرکے شکست فاش دی آخر سپہ سالار
مذکور محاصرۂ مودن و کورن سے دست بردار ہوا اور ماہ اپریل کی آٹھوین کو حکام صوبجات
مملکت ترک نے افواج صوبۂ البنیہ کو فراہم کیا متصل ترپولتزا فیمابین ترک و روس گرم معرکہ پیکار
ہوا جن یونانیون نے سازش روس اور اپنے فتوحات کے گھمنڈ پر اپنی عورتون کے ساتھہ
بخیال غارتگری اہل اسلام شریک روس ہوکر ترک سے مقابلہ کیا بڑی شکست کھائی لینے
کے دینے پڑی دلاوران ترک کے ہاتھون اونکی جان تک بچنے نپائے ارلاف مذکور بھی اپنی
لشکر کو جہازونپر سوار کرکے فرار ہوا اور سرعسکر ترک بعد اس فتح کے خطاب فاتح موریہ سے
سرفراز و صاحب افتخار رہا پھر جولائی ۱۷۷۰ عیسوی کی ساتوین کو فوج بحری روس زیر فرمان ارلاف
متصل جزیرۂ سیئوس ترک کے مقابل ہوئی پہلے پہل فوج ترک کو جو ماتحت کپتان حسام الدین پاشا
تھے شکست حاصل ہوئی اور پھر جب حسن پاشاے جزیرۂ امیر البحر ترک نے حسام الدین کو مدد پہنچائی

تو ترکون نے روسی جہازون کو جلایا سات سو سپاہ روس ہلاک ہوے ارلاف اور دوسرے
روسی سردارون سے سواے بھاگنے کے اور کچھ بن نہ آئی حسن پاشائے مذکور نے اتمام
جنگ تک مقابلہ وشمن مین قصور نکیا اور جب وہ اثناے بحر تہور گہایل ہوا تو پیرتا ہوا کنارۂ دریا سے
جانب خشکی مائل ہوا بعد اوسکے ترکی جہازون نے بندر چشمی مین پناہ لی مگر روسیون نے حملہ کرکے
اُن جہازون کو آگ لگادی قلعۂ چشمی روسیون کے ہاتھ آیا بعد اس فتح کے فوج بحری روس نے
ہلسیانڈ کی راہ شہر قسطنطنیہ پر گولہ رانی کرنیکی غرض سے قدم بڑہایا پہلے تو ایک ترکی قلعے پر حملہ
کیا اور جب شکست کھائی تو سپہ سالار روس نے ساتھہ روز تک قلعہ جزیرۂ لمناس پر محاصرہ کیا
سپاہ ترک نے جو محافظ قلعۂ مذکور تھی چند شروط پر قلعہ مذکور تحویل روس کردینے کی تجویز کی تھی
کہ حسن پاشاے موصوف جو معالجہ زخم کے لئے روانہ قسطنطنیہ ہوا تھا چار ہزار کی جمعیت کے ساتھہ
خفیہ جزیرۂ مذکور کو چلا آیا اور جانب مشرقی قلعۂ مذکور اکتوبر کی دسوین کو دم صبح لشکر ارلاف پر حملہ کرکے
گولہ اندازون کی خوب خبر لی سپاہ کو مار کشتیون کو ٹھکانے لگایا باقیماندون کو بھگایا بعد اوسکے خود
سرکردہ فوج بحری ترک ہوکر متصل ماندرا مستعد کارزار ہوا ارلاف مذکور مقابلے کی تاب نہ لاکر فرار ہوا جب
یہان کچھ نہو سکا تو ارلاف مذکور نے منحرفان اطاعت سلطنت عثمانیہ یعنے علی بیگ حاکم مصر و شیخ طاہر
حاکم اقرا سے بخیال ترقی بغاوت سازش کی اور ہون سے صلحنامہ ٹھہرایا علی بیگ مذکور نے ملک مصر کے
سواے غازا و جافا و بیت المقدس و دمشق پر اپنا قبضہ کرلیا اور ایشیاے کوچک پر یورش کرنیکی

تیاریان کر رہا تھا کہ اوسکے برادر نسبتی ابو ذہب نامی نے اوسکی گرفتار کرنیکی تجویز کی مگر اوس نے
مصر سے تلخ ہوکر بقصد تیرہ درونی شام کی راہ لی وہان اپنے دوست شیخ طاہر کا شریک کار رہا اور
کئی روز تک بکمال انحراف سرداران افواج سلطانی کے درپی آزار رہا آخر جنگ صالحہ مین شکست فاش
پاکر قید ہوا اور چار سو روسی جو اوسکے معاون و مددگار تھے تہ شمشیر ہوے اور اونکے چار سردار اسیر ہوے
جنگ جنوبی مین روسیون کا حال تو یہہ ہوا اب جنگ شمالی کا حال سنئے کہ پیش از ورود وزیر اعظم
خلیل پاشا سپہ سالار روس رومنزاف نامی نے جانب صوبۂ مالدیویا پیش قدمی کی اور کئی سو ترکون
اور تاتاریون کو شکست دی جب خلیل موصوف نے روبروے لشکر غنیم متصل مقام خارتل پہنچکر تیس
ہزار کی جمعیت سے لشکر روس پر حملہ کیا رومنزاف نے اپنے لشکر کو تین ٹکڑیون پر منقسم کرکے عثمانیون
پر اسقدر گولہ رانی کی کہ پسپا کردیا پھر وزیر نے جانب جنوب دریاے ڈانیوب اپنی لشکر منتشر کو فراہم
کیا اور خان کریمیا نے بھی تاتاریون کے ساتھہ دابروشا و بساربیہ کے ترکی قلعون کی محافظت
مین کمی نکی مگر روسیون نے بتدریج اون قلعون کو بھی مسخر کرلیا قلعجات کیلیا و اکرمان و اسمعیل
بھی حوالہ روس ہوے مگر صوبۂ بساربیہ مین تاتاری باشندون نے مردانہ مقابلہ کیا اور روسیون
نے قلعہ بساربیہ کو محاصرہ کیا ستمبر ۱۷۷۰ عیسوی کی ستائیسوین کو عیسویون نے ترکون پر شبخون
مارا اور دہو کا دیکر فصیلون پر پہنچگئے پھر تو اس شدت سے جنگ ہوئی کہ گلیان لاشون سے
بھر گئین باشندگان شہر قریب دو ثلث قتل ہوے باقیماندون کے جان بھی جینے سے تنگ ہوئی

آخر روسیون نے نقصان عظیم کے ساتھ قلعۂ مذکور پر فتح پائی اور بعد فتح بریلا پر محاصرہ کیا اٹھارہ
روز تک محافظین قلعہ نے مقابلہ کیا روسیون نے نقصان عظیم اُٹھایا اور کچھ ہاتھ نہ آیا مگر جو
قلعے نہر نیستر و دریاے ڈانیوب پر واقع تھے بسبب مدد نہ پہنچنے کے روسیون کے قبضۂ اقتدار
مین آگئے اور صوبۂ کریمیہ مین تیس ہزار کے لشکر جرار روس نے ہمراہ اون تاتاریون کے جنہون
نے زارینہ سے سازش کرلی تھی شہر پریکاپ پر فتح پائی اور قلعۂ تمان کو بھی جو متصل کرچ واقع
ہی مسخر کرلیا جب وہان سے روسیون نے جانب کافہ قدم بڑہایا خان کریمیا اس خبر وحشت
اثر کے سنتے ہی مقام ترلا سے اپنی دار الخلافت کے طرف چلا آیا جب وہان بھی روسیون کی
آمد کی خبر گوش زد ہوئی خان مذکور بذریعۂ جہاز راہی قسطنطنیہ ہوا اور تاتاری باشندگان کریمیہ نے
بحال مغموم و خوفناک اپنے وطن مالوف سے نکل کر اناطولی کی راہ لی مابقی رعایا صلح کرنے پر آمادہ
ہوے قلعجات کافہ و کرچ و ینیکیل کی راہ روسیون کی مداخلت کے لئے کشادہ ہوئی سر عسکر
ترک جو لشکر باقاعدۂ عثمانی کے ساتھ استیصال بغاوت کے لئے صوبۂ کریمیہ مین مقیم تھا روسیون
کے ہاتھون اسیر ہوا اور باین خرابی روانہ سینٹ پٹرس برگ ناگزیر ہوا شاہین گیری خان منجانب
سپہ سالار روس خان کریمیہ مقرر ہوا اور اوسی سال لشکر روس نے جب اکزاکو و کلبرن پر محاصرہ
کیا تو عثمانیون نے بھی دشمنون سے مردانہ مقابلہ کیا ۱۷۷۱ء عیسوی مین ترک نے جانب بحر ڈانیوب
گرجیوا پر روسیون سے مقابل ہوکر شکست دی اور محمد پاشا نے جو صوبۂ موریا مین روسیون سے

لڑ جھگڑ کر بڑی ناموری حاصل کی تھی ڈانیوب کو عبور کرکے قلفات پر خیمہ زن ہوا اور وہان سے
معہ لشکر جرار کرا جووا و قالی پر پہنچکر دشمنونکا صف شکن ہوا اور جب شہر بکارست پر حملہ کرنیکو
قدم بڑہایا تو شکست پائی اہالیان آسٹریہ و فرانس و انگلنڈ و پرشیا نے دخل دیکر فیمابین
سلطان و زارینہ صلح کروانے کی تجویز ٹھہرائی مگر زارینہ نے بواسطہ رومنزاف اہالیان قسطنطنیہ
کو معلوم کرایا کہ مصالحت جانبین مین شخص ثالث کے دخل دہی موجب ہتک عزت طرفین ہے خوب
نہین اور جو بلا واسطہ ہو تو اسمین نقصان کیا ہی بلکہ حفظ مراتب طرفین کے لئے بہت بجا ہی آخر
زارینہ نے جب دیکھا کہ دوسرے سلاطین بھی سلطان سے سازش و موافقت کرلینے پر آمادہ
ہین تو پہلے صلح ہنگامی کی بات بنائی اور پھر بعد ردو قدح بسیار صلح دائمی ان شرطون پر
قرار پائی شرط اول ۱ یہہ کہ روسی تاتاریون کی خودمختاری اور آزادی کے محافظ رہین قلعہ کرچ و ینیکیل
کو اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھین شرط دوم ۲ یہہ کہ روسی جنگی و تجارتی جہاز بحر اسود و بحر جزائر
مین بے تامل آئین شرط سوم ۳ یہہ کہ صوبہ کریمیا کے باقی قلعے تاتاریون کے تحویل ہوجائین۔
شرط چہارم ۴ یہہ کہ گریگوری جو علاقۂ روس مین تھا حاکم مالدیویا مقرر کیا جاے اور شرط یہہ کہ تین
سال کو ایکبار محاصل سالانہ ملک مذکور اہالیان قسطنطنیہ کو پہنچاے شرط پنجم ۵ یہہ کہ قسطنطنیہ مین
ایک سفیر منجانب روس ہمیشہ اقامت پذیر ہو شرط ششم ۶ یہہ کہ قلعہ اکزاکو منہدم کردیا جاے اور
قلعہ کلبرن معہ ساز و سامان روسیون ہی کی تفویض ناگزیر ہو شرط ہفتم ۷ یہہ کہ جو حاکم روس ہو اوسکو

اہالیان قسطنطنیہ بادشاہ کے خطاب سے پکارین اور عیسوی رعایاے مملکت عثمانیہ کے حقوق حفاظت
وصیانت کے روسی ذمہ دار رہین کہتے ہین کہ جب شیخ الاسلام عبدالرزاق رئیس افندی نام اور
وزیراعظم نے روبروی اراکین سلطنت یہہ شرطین پڑھ سنائین تو سبھون نے بالاتفاق جواب دیا کہ
مقصود اصلی روس یہی ہی کہ کرچ و ینیکیل تحت تصرف روس ہون الحاصل جب سلطان کو یہہ ساری کیفیتین
معلوم ہوئین تو سلطان نے بذریعہ تحریر خاص شیخ الاسلام کو معلوم کرایا کہ ینیکیل و کرچ کا دینا
تو احسن نہین مگر مناسب یہہ ہی کہ اونکے عوض مین کچھہ مبلغ روسیون کو دیا جاے حسب حکم سلطانی
شیخ الاسلام نے سپہ سالار روس کو اس امر سے مطلع کیا اوسنے یہہ جواب دیا کہ اگر سلطان ہماری
ساری شرطون پر راضی ہوجائینگے تو جسقدر مبلغ درعوض مقامات صدر رہین دینا مقرر ہوا اوسی
قدر ہم سلطان کو پہنچائینگے کہتے ہین کہ سلطان نے بخیال نارضامندی علماء شیخ الاسلام ہی کو
اوسیکے دستخط سے ان شرطون کے قبول کرلینے کا حکم فرمایا اور اس سے غرض یہہ کہ اگر احیاناً
لوگ ہنگامہ برپا کرین تو شیخ موصوف ہی کو ہدف تیر ملامت کرکے جلاوطن کردین مگر شیخ الاسلام
نے اس بات سے انکار کیا اور محفل مشورت برخاست ہوئی محمد پاشا نے جو ۱۷۷۱ء عیسوی مین
وزیراعظم مقرر ہوا تھا اپنے سپاہ شکست خوردہ کی فراہمی کی تدبیر کی اور سپاہ جدید کی بھرتی
کی بھی تجویز کری حسب الحکم پاشاے موصوف قلعجات واقع ڈانیوب علی الخصوص وارنہ و سلسترِیہ
وشملہ محکم و استوار ہوے اور رسد بھی جمع ہوگیا مطلب اوسکا یہہ تھا کہ بلقان کی راہ سے روسی داخل

سرحد ترک ہونے نپائین چنانچہ وزیر موصوف نے شملہ کو اپنا لشکرگاہ مقرر کیا اور جب ۱۷۷۳ء عیسوی مین فیمابین ترک
و روس بار ثانی جنگ شروع ہوئی تو لشکر روسی نے جو صوبہ والیشیا مین مقیم تھا متصل تولچہ دریاے ڈانیوب عبور
کرنیکی تجویز کی اوسوقت پاشاے مذکور نے چرقیس پاشا کو جو صوبہ دبروشا کے مقام باباطاغی مین مقیم تھا
اطلاع دی کہ موقع پر ہشیار آٹھہ پہر رہے دشمنونکی حرکتون پر نظر رہے اس عرصے مین روسیون نے مقام مذکور کے
لشکر ترکی پر حملہ کیا اور اونہین پراگندہ کرکے کاراکرمان کے دمدمون کو تباہ و تاراج کردیا باوجود اوسکے
وزیر نے اس شکست سے شکستہ دل نہوکر قلعہ دارون کی دلداری کی اور جب روسیون نے رسچک تک پہنچکر مقابلہ ترک
کو قدم بڑہایا تو علی پاشاے داغستانی معہ جمعیت عثمانی معاونت اہل قلعہ کو چلا آیا اور اوسنے اون حملہ آورون
کو پست کیا دشمنون کو مبتلاے شکست کیا چنانچہ ایکہزار پانسو روسی اسیر ہوے تین توپین چھینی گئین جون
۱۷۷۳ء عیسوی کی ساتوین کو ویسمان نامی سپہ سالار روس کی کم بختی جو آئی تو اوسنے افواج ماتحت بخت گری
و چرقیس پاشا پر حملہ کرکے شکست پائی وہان سے جانب سلسترِیہ اعانت رومنزاف کے لئے قدم بڑہایا
سلطان نے قلعۂ سلسترِیہ کی حفاظت و صیانت کو اہم جانکر ابراہیم پاشا مقدمۃ الجیش ترک کو یہہ حکم بھیجا کہ
اگر تجھکو اپنی جان عزیز ہی تو سوارون کے ساتھہ فوراً سلسترِیہ کو جا ناصر و مدد پہنچانا اس اثنا مین رومنزاف
نے بغرض خرابی شہر مذکور بعد محاصرہ گولہ رانی شروع کی پہلے تو اہل قلعہ پسپا ہوے اور جب باشندگان
شہر نے پاشاے موصوف کو مدد پہنچائی تو عرصۂ قلیل مین روسیون نے شکست پائی چنانچہ آٹھہ ہزار
روسی فی النار ہوے اور مجروح ایکہزار ہوے مورخون کا بیان ہی کہ بوجہ دلیری عثمان پاشا ترک کے اب دشمن کشی

مین مشہور ہوے علی الخصوص جوانمردی اسد حسن پاشا سے مظفر و منصور ہوے سپہ سالار روس نے وقت
فرار اپنے لشکر کو تین حصون پر منقسم کیا دو ٹکڑیان ڈانیوب کے اوس پار بھجوادین اور تیسری ٹکڑی کو زیر
حکم ویسمان جانب دبروشا بابا طاغی کو روانہ کردیا لیجئے مقام قینارجی پر فوج ترک حائل روس ہوے
پہلے تو ینکچریون نے روسیون کو بھگادیا اور جب روسیون کو کمک پہنچی تو روسیون نے ترک کو پسپا
کیا ترکو نکی اٹھائیس توپین چھین لین بہت سے روسی ہلاک ہوے اور ایک روسی سردار نے گولی کھائی
تڑپ تڑپ کر جان گنوائی بعد اوسکے لشکر ترک نے بار ثانی ہرسووا کے فتح کرنے مین کوشش
کی مگر سودمند ہوے اس لئے سلطان نے مومن پاشا کو معزول و مقہور کیا اور علی پاشا ے داغستانی
فاتح رستچک کو اوسکے عہدہ پر مامور کیا عثمان پاشا و اسد حسن پاشا عنایات سلطانی سے مشرف
و ممتاز ہوے عہدہاے جلیلہ و انعامات کثیرہ سے سرفراز ہوے رومنزاف نے سلسٹریہ پر
کامیاب ہونے سے نہایت مغموم و محزون ہو کر روسیون کو لشکر عثمانی پر حملہ کرنے کے لئے جانب
خراسو بھجوایا بعد محاربہ عظیم روسیون نے ترکون پر غلبہ پایا بعد اوسکے سرداران روسی نے تین ہزار
سوار اور چھے ہزار پیدل کو جانب وارنہ روانہ کیا اور باقی لشکر نے عزم شملہ کرکے شہر بازارجق پر جمعیت قلیل
ترک کو شکست دی اوسپر بھی اپنا قبضہ کرلیا اور وہان کے باشندون پر اسقدر ظلم رانی کی کہ اون بیچارون سے
کچھ بن نہ آئی سارے مردون عورتون نے اپنی جان گنوائی جب روسیون نے خراسو مین لشکر ترک
کو شکست دی اور بلقان کے پہاڑون کے جانب قدم بڑہایا تو وزیر اعظم ترک نے بعد مشورت جنگ اپنے ماتحتی

سرداروں سے یہہ فرمایا کہ جو شخص خراسو و بازارجق کے مفرورون کو جمع کرکے مقابلہ روس مین جوہر شجاعت
دکھائیگا تو ضرور مورد مراحم سلطانی ہوجائیگا اسمین شیخ الاسلام نے پیشقدمی کی اور معہ واصف افندی
مورخ ترکی و چند سپاہ جرار عزم سفر کیا اثناے راہ مین فوج منتشر کو جمع کرلیا پھر قازلج پر پہنچکر
روسیون کو شکست دی اور وہان سے قدم بڑہاکر بازارجق کی راہ لی وہان بھی دشمنون کو مارپیٹ کر
بھگایا روسی اسباب و رسد و آلات حرب چھوڑ کر فرار ہوے اس اثنا مین روسیون کے دوسرے
لشکر نے شہر وارنہ پر محاصرہ کرکے خوب گولہ رانی کی اور قریب تھا کہ شہر پر حملہ آور ہو مگر عثمان پاشا
نے جو متصل وارنہ ے مذکور اپنی جہازی فوج لئے ہوے نہایت عرق ریزی سے مستعد روانی تھا
معًا اوس فوج کو خشکی پر اوتارا اہل قلعہ کی اعانت کی کچھ دیر جنگ ہوتی رہی آخر ترکون ہی نے میدان
مارا روسی اس آشنا بحر تہور کے ہاتھون زار زار ہوے بعض جانب باباطاغی اور کچھ سمت اسمعیل فرار
ہوے لکھا ہی کہ ۱۷۷۳ عیسوی مین ترکون کو بہت سی فتحین نصیب ہوین چنانچہ وارنہ اور بازارجق
کی لڑائیون مین اُنکی جرأت و شجاعت کا چرچا ہوا دلیری و تہور کا شہرہ ہوا دیکھے ابتداے جنگ میز
ہزیمتین جو ہوین تو سلطان مصطفٰے نے بوجہ کثرت غم و غصہ بیمار ہو کر دسمبر ۱۷۷۳ عیسوی مطابق ۱۱۸۷ ہجری
مین سلطنت تُرک کو ترک فرمایا اجل نے پیشقدمی کرکے گلشن جنان کا راستہ دکھایا۔

فصل بست و ہشتم دربیان سلطنت سلطان الغازی عبد الحمید خان اول

مورخون کی زبانی ہی سلاطین روم کی روداد حکمرانی ہی کہتے ہین کہ بعد رحلت سلطان مصطفٰی خان

ثالث برادر سلطان مذکور یعنے سلطان عبد الحمید خان اول نے جو مجلس شاہی مین بیٹھا تیس سال قید تھا ۱۱۸۷ ہجری مین رہاکو
تاج حکومت سر پر رکھا اور قدم سریر فلک فر پر رکھا وزیر اعظم محمد پاشا خدمت وزارت پر قایم رہا
اور امیر البحر پاشاے جزیر بھی بدستور ملازم رہا حسب صوابدید وزرا و اہل سیف و قلم سلطان
ممدوح نے جانب صلح توجہ فرمائی مگر علما نے منظور نکیا اور کہنے لگے کہ تاتاریون کی حکومت سے
دست بردار ہونا اور ینیکیل و کرچ قلعجات عثمانی کو تفویض روس کرنا بعید از حسن انتظام ہی اور خلاف
آئین اہل اسلام ہی بہر حال بموجب حکم سلطانی اپریل ۱۷۷۴ء عیسوی کی چودھوین کو وزیر اعظم نے
جانب شملہ توجہ فرمائی اور سپاہ کو درست کرکے روسیون کو ہر سو واسے نکالدینے کی تجویز ٹھہرائی
پچیس ہزار کی فوج جرار کو اوسطرف بھجوایا مگر سپہ سالار روس خود تقدیم کرکے مقام قازلجی پر عثمانیون
کے مقابلہ کو آیا جب فیمابین جنگ ہوی تو سپاہ عثمانی بوجہ شکست خیمے اور اسباب و آلات حرب چھوڑ
کر مقابلے سے تنگ ہوے وہان سے سپہ سالار روس نے عزم شملہ کیا وزیر اعظم نے بسبب قلت فوج اپنے دشمن
کو جبال بلقان پر نہ روکا اور ایک سردار ترک بغرض صلح ہنگامی نزد رومنذاف سپہ سالار روس
بھجوایا روسیون نے کہ بوجہ تباہی لشکر خواہان صلح تھی ہی جولائی کی سترہوین کو ایک صلحنامہ ٹھہرایا
ان شرطون پر کہ اہالیان قسطنطنیہ تین سال کے عرصے مین ایک مبلغ مقرری روسیونکو پہنچائین اور
روسی بے تامل بحر الجزر سے واپس ہو جائین تاتاریان کیوبن و کریمیہ و نیپر و مینس خود مختار و
آزاد رہین اور خاندان چنگیزی سے کسیکو اپنا حاکم مقرر کرلین مقامات صوبہ موریہ کرچ و ینیکیل روسی کے مختار



یہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ثالث برادر سلطان مذکور یعنے سلطان عبدالحمید خان اوّل نے جو محبس شاہی مین بینتالیس سال قید تھا سنہ ۱۱۸۷ ہجری مین باہر آکر
تاج حکومت سر پر رکھا اور قدم سریر فلک فر پر رکھا وزیر اعظم محمد پاشا خدمت وزارت پر قایم رہا
اور امیر البحر پاشاے جزایر بھی بدستور ملازم رہا حسب صوابدید وزرا و اہل سیف و قلم سلطان
ممدوح نے جانب صلح توجہ فرمائی مگر علمانے منظور نکیا اور کہنے لگے کہ تاتاریون کی حکومت سے
دست بردار ہونا اور ینیکیل و کرچ قلعجات عثمانی کو تفویض روس کرنا بعید از حسن انتظام ہی اور خلاف
آئین اہل اسلام ہی بہرحال بموجب حکم سلطانی اپریل ۱۷۷۴ء عیسوی کی چودہوین کو وزیر اعظم نے
جانب شملہ توجہ فرمائی اور سپاہ کو درست کرکے روسیون کو ہرسو واسے نکالدینے کی تجویز ٹھہرائی
پچیس ہزار کی فوج جرار کو اوسطرف بھجوایا مگر سپہ سالار روس خود تقدیم کرکے مقام قازلجی پر عثمانیون
کے مقابلہ کو آیا جب فیمابین جنگ ہوئی تو سپاہ عثمانی بوجہ شکست خیمے اور اسباب و آلات حرب چھوڑ
کر مقابلے سے تنگ ہوئے وہان سے سپہ سالار روس نے عزم شملہ کیا وزیر اعظم نے بسبب قلت فوج اپنے دشمن
کو جبال بلقان پر نہ روکا اور ایک سردار ترک بغرض صلح ہنگامی نزد رومنزاف سپہ سالار روس
بھجوایا روسیون نے کہ بوجہ تباہی لشکر خواہان صلح تھی ہی جولائی کی سترہوین کو ایک صلحنامہ ٹھہرا دیا
ان شرطون پر کہ اہالیان قسطنطنیہ تین سال کے عرصے مین ایک مبلغ مقرری روسیہ کو پہنچائین اور
روسی بیڑہ تا بحر الجزایر سے واپس ہو جائین تاتاریان کیوبن و کریمیہ و نیپر و ونیس خود مختار و
آزاد رہین اور خاندان چنگیزی کسیکو اپنا حاکم مقرر کرلین مقامات صوبہ موریہ کرچ و ینیکیل روس کے مختار

رہین شہر ازاف و قلعہ کلبرن واقع نہر نیپر و قلعہ اکزاکو وغیرہ یہہ سب ترکون کے تحت اقتدار رہین اور جن مقامون
کو روسیون نے فتح کیا تھا واپس کر دیا چنانچہ صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو چند عہد و پیمان سے ترکون نے لے لیا امیر
البحر حسن پاشاے غازی نے حکام منحرف سلطنت عثمانیہ کی سزا رسانی مین کوشش کی اور معہ فوج
جرار پہلے پہل شہر شام کی راہ لی شہر اقرا مین شیخ طاہر نے اس غازی کے ہاتھون شکست پائی شہر
مذکور کو سلطنت عثمانیہ سے شامل کر دیا اور سنہ ۱۷۷۸ عیسوی مین پاشاے موصوف نے صوبہ موریہ کو بھی
لے لیا باشندگان البینیہ کو جنہون نے ترکون سے انحراف کیا تھا اور ارلاف سپہ سالار روس و غداران
یونانی کا ساتھ دیا تھا تباہ کیا اور آپ کچھہ دنون زینت بخش سریر صوبۂ مذکور رہوکر بند و بست خاطر خواہ
کیا تجارت کو تقویت دی از سر نو زراعت کی سر سبزی مین کوشش کی بعد اوسکے حسن پاشاے مذکور نے
روانہ مصر ہوکر باغیون کی زندگانی تلخ کر دی شہر خیرو کو فتح کیا ملک مذکور کو مملکت عثمانیہ مین داخل کر کے اچھا
انتظام دیا دوسری جنگ فیمابین روس و ترک سنہ ۱۷۸۷ عیسوی مین آغاز ہوئی اور سنہ ۱۷۹۲ عیسوی تک
قائم رہی مورخون نے لکھا ہی کہ صوبۂ کریمیہ مین خانہ جنگیان جو ہوئی تو روسیون نے حکام صوبۂ مذکور مین کچھہ تبدل
و تغیر کیا اور جب تاتاریون نے فساد مچایا تو روسیون کو بھی عہد شکنی کا خیال آیا سنہ ۱۷۸۳ عیسوی مین صوبہ
مذکور مملکت روس سے شامل ہوا زارینہ کا جوسف شاہ آستریہ سے اتفاق کامل ہوا پھر تو دونون نے
مملکت ترک پر یورش کی تجویز ٹھہرائی جو اسپس نے منجانب روس سمت صوبجات مالدیویہ و
والیشیہ و یونان و دیگر صوبجات ممالک عثمانی قدم بڑھایا اور غرض اس سے یہہ کہ حکام صوبجات

مذکور کو ترغیب دیکر ہنگامہ مچائین اور ترک برانگیختہ ہوکر پہلے آپ ہی لڑنے کو آئین جب تاتاریون کے
صوبے کو روسیون نے لے لیا پھر تو زارینہ نے صوبہ بسارابیہ و اکزاکو و اکرمان کا دعویٰ کیا آخر ترکون
نے چار و ناچار عزم جنگ کیا اگست ۱۷۸۷ عیسوی کی پندرہوین کو روسیون سے جنگ کرنیکی شہرت
دی اور لشکر فراہم کرلیا جب غازی حسن نے مصر سے جانب قسطنطنیہ مراجعت کی تو سلطان نے اوسکو اپنی
لشکر بری و بحری کا سپہ سالار بنایا اور جانب بحر اسود روانہ فرمایا تاکید یہہ کہ قلعہ کلبرن روسیون سے
چھین لیا جاے اور ایک لشکر ترک محاذی کلبرن و اکزاکو بنا بر حفاظت بھیجدیا جاے غازی موصوف نے
ایک حصہ فوج کو خشکی پر اوتار کر ایکطرف سے کلبرن پر حملہ کرنیکا حکم دیا روسیون نے بھی مقابلہ مین کمی
نکی اور بعد خونریزی بسیار ترکون کو پسپا کیا ۱۷۸۸ عیسوی مین ایک جنگ تازہ فیمابین سویڈن
و روس جو نمودار ہوئی تو فوج بری و بحری روس بحر بالٹک مین سرگرم کار ہوئی اس عرصے مین
فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و جوسف شہنشاہ آسٹریہ لڑائی شروع ہوگئی زارینہ نے اپنی فوج کے
ایک حصہ کو شہنشاہ مذکور کی تائید مین مقابلۂ ترک کو بھجوایا دسمبر ۱۷۸۷ عیسوی کی دوسری کو وقت
شب افواج آسٹریہ نے جانب بلگریڈ قدم بڑھایا قلعہ دار بلگیریا نے باوجود قدرت مقابلہ بہ لحاظ صلح
ترک و آسٹریہ پھر آنیکا سبب جو پوچھا تو آسٹریہ والون نے خجل ہوکر عذرخواہی کی اور شہر مذکور کو چھوڑ
کر اپنی راہ لی باوجود صلح ہونے کے اہالیان آسٹریہ نے بوجہ غلبہ طمع پھر خیال مقابلہ ترک کیا چنانچہ شہنشاہ
آسٹریہ نے فروری ۱۷۸۸ عیسوی کے دسوین کو جنگ کا اشتہار دیا اور غرض یہہ کہ صوبجات باسنیہ

و سرویہ و مالڈیویا و والیشیا اپنی مملکت سے شامل ہوجائین پھر تو دو ہزار ضرب توپ کی تدبیر کرلی اور دو
لاکھہ کا لشکر جمع کیا زارینہ نے بھی اوسکی اعانت و حمایت کے لئے دس ہزار کا لشکر مقرر کردیا
ترکون نے بھی شہر اکزاکو پر فراہمی لشکر کی تجویز کی غازی حسن سرگروہ فوج بحری ہوکر بحر اسود
مین مستعد پیکار ہوا وزیراعظم صوبۂ بلغار مین روسیون سے یا اہالیان آسٹریہ سے لڑنے
کو تیار ہوا جوسف مزبور نے ابتداے سال مین کبھی ترکون کے انتظار اور کبھی سازش سرداران
ترک مین اوقات بسری کی اور جب لوگ اسکو طعنے دینے لگے تو شرمندہ ہوکر اپنی فوج کو
کوچ کرنیکا حکم دیا جب فوج جوسف باسنیا مین آئی تو وہان کے باشندگان اہل اسلام نے بڑی
حدت و شدت سے مقابلہ کیا مگر سپاہ و رعایاے سرویہ نے دشمنون سے سازش کی ترکون
پر تلوار کھینچی اسمین وزیر معہ فوج جرار مقابلۂ عساکر آسٹریہ کو جو آیا تو جوسف اس خبر وحشت اثر سے
ہراسان و بیقرار ہوا دم نہ لیکر فرار ہوا - لیجیے لشکر ترک نے ڈانیوب کو عبور کرکے افواج آسٹریہ
کا پیچھا پکڑا اور میدیہ مین غنیم کی ایک جمعیت کو شکست دی بعد اوسکے ملک ہنگری پر یورش
کرنیکی تجویز کی اس عرصے مین جوسف صدر نے اپنے ایک حصہ فوج کو بسرکردگی سپہ سالار لاد ہن
نامی ترکون پر روانہ کیا اوسنے پہلے مقام دبدزا پر ترکون کو مقابلے سے پسپا کردیا اور پھر
صوبۂ باسنیا مین داخل ہوکر شہر نوی کو بعد محاصرہ مسخر کرلیا اتنے مین جوسف بغرض حفاظت
ملک ہنگری اور والیشیہ پر حملہ کرنے کو متصل مقام سلاتینہ واقع وادی کرانسبیس خیمہ زن ہوا

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سردارون سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور مانند بید
تھرآیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شوره سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسنے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک اگر کان مین عرض کیا کہ غالبًا فتح
ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آستریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
تو کسی انہین کے سردار لشکر نے چلاکر کہا کہ ٹھہر جاؤ قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آستریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالبًا اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کر دی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثناے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آستریہ کی تائید کرآئے تھے
اونہون نے ابتداے اگست مین شہر اکرا کو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبھون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

نے اہالیان آستریہ سے جنگ شروع کر دی اور ایک حصہ فوج کو صوبۂ مالدیویا و والیشیہ مین دشمنون کے حرکات
پر نگران رہنے کے لئے ڈانیوب پر مقرر فرمایا اور آپ نو وہزار ترک کے ساتھ متصل سجک دریاے ڈانیوب عبور
کرکے مقام ہرمانسٹڈ واقع صوبۂ ٹرانسلوینیا کے جانب بہ تعجیل تمام آیا اس قصد سے کہ ترکی قدم آگے بڑھائین
اور شہنشاہ موصوف کے موروثی صوبجات ہی مین فساد مچائین مگر افسوس ہی کہ ایسے وقت مین سلطان عبد
الحمید خان اول کا ہنگام رحلت آیا اور قضا نے اس آفتاب برج سلطنت کو پردۂ خاک مین چھپایا

فصل بست و نہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان ثالث

مورخین صادق کا شنیدنی مقال ہی سلطان سلیم خان ثالث فرزند سلطان مصطفی خان ثالث کا حال ہی لکھا
ہی کہ اس سلطان نے بہ سلامتی تمام سنہ ۱۲۰۳ھ ہجری مطابق اپریل ۱۷۸۹ء عیسوی کی ساتوین کو ستائیس سال کی
عمر مین تخت سلطنت عثمانیہ پر قدم رکھا کہتے ہین کہ یہہ سلطان بڑا دانا تھا نہایت شجیع و فرزانہ تھا
اس پیارے بھتیجے پر سلطان عبد الحمید خان مرحوم کی زیادہ مہربانی تھی طبیب اطالی لارنزو نامی نے قوانین
فوجی و عدالتی شاہان یورپ کی اسکو تعلیم دی تھی بمعرفت اسحق بیگ شاہ فرانس سے طریق رسل و رسایل
جاری کیا اور اپنی مملکت مین بڑی سرگرمی کے ساتھ انتظام تازہ دیا مورخون نے لکھا ہی کہ جو لشکر آستریہ
۱۷۸۹ء عیسوی مین فراہم ہوا تھا اوسکو شہنشاہ آستریہ نے تحت فرمان سپہ سالار لاڈوہن نام ترکون سے مقابلہ
کرنیکا حکم دیا اور جس لشکر روس نے بعد تسخیر اکرا کو ہرنیپر سے ڈانیوب تک تمام مقامون کو اپنے قبضہ مین لے لیا تھا
اوسمین سے ایکحصہ نے عزم مالدیویا کیا اوسوقت سلطان سلیم نے بھی اپنے تجربہ کار امیر البحر غازی حسن کو طلب کرکے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

سپہ سالار لشکر ترک بنایا حسن مذکور مقام فوقشان واقع صوبہ مالدیویہ پر بنا ے جنگ کرنے کے لئے آیا لیکن غنیم
نے بوجہ مدد بہم پہنچنے کے پہلے پہل لشکر ترک پر حملہ کیا اور شکست دیکر عثمانیونکا مال و اسباب چھین لیا سلطان نے
اس خبر کے سنتے ہی ایک اور لشکر اودہر روانہ فرمایا لیکن اوسنے بھی ستمبر کی سولھوین کو بعد جنگ عظیم نہر رِنگ
پر شکست پائی ان دونون ہزیمتون سے ترک گھبرائے اور اہالیان قسطنطنیہ نے بھی فساد مچایا آخر سلطان نے لاعلاج
غازی حسن پہلوان صف شکن کے قتل کا حکم فرمایا سرویہ مین لشکر عثمانی نے سپہ سالار لاوہن سے شکست کھائی
بلگریڈ و سمندرہ پر بھی فوج آستریہ نے فتح پائی بعد اُسکے عساکر آستریہ و روس نے بالاتفاق دار الخلافت ترک
پر چڑہائی کا قصد کیا تھا کہ مملکت آستریہ مین فتنہ و فساد نے بار پایا جو سف مذکور کو حصہ اندرونی ترک میز
اپنے لشکر کے بھجوانیکا قابو ہاتھہ نہ آیا ہنوز ہنگامہ خانگی کے دفع کرنے سے فارغ نہوا تھا کہ ١٧٩٠ء عیسوی
مین قضا نے راہ عدم دکھائی لیوپولڈ کی تخت نشینی کی باری آئی اوسنے اہالیان پرشیا کی دہمکیون سے گھبرا کر ترکون
سے مصالحت کر لینے کی تجویز کی مگر اوسکی عہد حکومت مین دو متفرق مقامون پر طرفین سے جنگ عظیم ہوئی ہر دو
مین افواج آستریہ کے نشان فتح نے بلندی پائی اور گرجیوہ مین عساکر ترک کے علم ظفر پیکر نے سر اُٹھایا جب
یہہ ہو چکا تو برضامندی طرفین ایک صلحنامہ قرار پایا اور پھر اگست ١٧٩١ء عیسوی کی چوتھی کو صلحنامۂ دایمی
ٹھہر پایا جسکے سبب سواے شہر ہرسوا کے سارے صوبجات مفتوحہ اہالیان آستریہ ترکون کے ہاتھہ آئے اور بموجب
صلحنامہ مذکور حدبندی مابین ترک و آستریہ بحال رہی اب سلطان کے سارے دشمنونمین سے فقط ایک زارینہ روس
ہی مستعد جدال و قتال رہی اوسنے بھی شاہ سویڈن سے مصالحت کر لی مگر باوجود مداخلت انگلنڈ و پرشیا قسطنطنیہ



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

سپہ سالار لشکر ترک بنایا حسن کو مقام فوقشان واقع صوبہ والدیویہ پر بناے جنگ کرنے کے لئے آیا لیکن غنیم
نے بوجہ مدد بہم پہنچنے کے پہلے ہی لشکر ترک پر حملہ کیا اور شکست دیکر عثمانیونکا مال و اسباب چھین لیا سلطان نے
اس خبر کے سنتے ہی ایک اور لشکر اودہر روانہ فرمایا لیکن اوسنے بھی ستمبر کی سولہوین کو بعد جنگ عظیم نہر رننگ
پر شکست پائی ان دونون ہزیمتون سے ترک گھبرا اٹھے اور اہالیان قسطنطنیہ نے بھی فساد مچایا آخر سلطان نے لاعلاج
غازی حسن پہلوان صف شکن کے قتل کا حکم فرمایا سرویہ مین لشکر عثمانی نے سپہ سالار لاوہن سے شکست کھائی
بلگریڈ و سمندرہ پر بھی فوج آسٹریہ نے فتح پائی بعد اسکے عساکر آسٹریہ و روس نے بالاتفاق دار الخلافت ترک
پر چڑھائی کا قصد کیا تھا کہ مملکت آسٹریہ مین فتنہ و فساد نے بار پایا جوسف مذکور کو حصہ اندرونی ترکی مین
اپنے لشکر کے بھجوانیکا قابو ہاتھہ نہ آیا ہنوز ہنگامہ خانگی کے دفع کرنے سے فارغ نہوا تھا کہ سنہ ۱۷۹۰ عیسوی
مین قضا نے راہ عدم دکھائی لیوپولڈ کی تخت نشینی کی باری آئی اوسنے اہالیان پرشیا کی دہمکیون سے گھبرا کر ترکون
سے مصالحت کر لینے کی تجویز کی مگر اوسکی عہد حکومت مین دو متفرق مقامون پر طرفین سے جنگ عظیم ہوئی ہر دو
مین افواج آسٹریہ کے نشان فتح نے بلندی پائی اور گرچہ وہ بین عساکر ترک کے علم ظفر پیکر نے سر اٹھایا جب
یہہ ہو چکا تو برضامندی طرفین ایک صلحنامہ قرار پایا اور پھر اگست سنہ ۱۷۹۱ عیسوی کی چوتھی کو صلحنامہ دایمی
شہر [illegible] ہوا [illegible] شہر بہر ہوا اسکے سارے مقبوجات مفتوحہ اہالیان آسٹریہ ترکون کے ہاتھہ آئے اور بموجب
صلحنامہ مذکور حد بندی یہین تک دہ آسٹریہ بحال رہی اب سلطان کے سارے دشمنون سے فقط ایک زارینہ روس
ہی مستعد جدال و قتال رہی اوسنے بھی شاہ سویڈن سے مصالحت کر لی مگر باوجود مداخلت انگلینڈ و پرشیا قسطنطنیہ

پر فتح پانے کے ارادہ سے سلطان سے صلح نہ کی بلکہ بذریعہ تحریر یونانیون کو یون بہکایا کہ میری مدد کو آئین
عیسویون کے دشمنون پر تلوار چلائین یونانیون نے اوسکے دام مین آکر اپنی فوج بحری درست کر لی اور جزیرہ
زیا گو ترک سے اکھڑ چھین لیا اور بہت سے ترکی جہازون کو گرفتار کیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی بحر
اسود سے اپنے جنگی جہازون کو طلب فرمایا اور ملک جزیر کے اعانتی جہازون کے ساتھ مقابلہ دشمن کو بھجوایا
کہتے ہین کہ ان عثمانی جہازون نے مقابلہ غنیم مین دریا پردہ روانی دکھائی کہ ترک کے منہہ پر پانی آیا دشمن پر فتح پائی
اور قضا نے ناخدا ہو کر اوسکے جہازون کو قعر بحر عدم کا رستہ دکھایا اودہر لشکر روس نے شہر اسمٰعیل پر پہنچکر
محاصرہ کیا مگر ترکون نے کئی مہینے تک دشمن کو غالب ہونے نہ دیا آخر روسیان روسیاہ نے حسب الحکم سپہ
سالار وقت شب شہر پر یورش کی بہزار خرابی داخل حصار ہو گئے دلاوران ترک بھی مستعد پیکار ہو گئے
کثرت قتل سے گلیون مین خون کی نہرین جاری ہو گئین مبارزون نے ساری شہر مین لہو کا دریا بہایا خشکی پر تری کا
گمان ہوا ہر خاکی مردم آبی نظر آیا اہل اسلام نے بھی اس جنگ مین کوتاہی نکی خوب ہی داد دلیری و جوانمردی دی سلطان
سلیم خان نے بھی روسیون کے روکنے اور مغلوب کرنے مین قصور نفرمایا ماہ جنوری ۱۷۹۱ء عیسوی کو متصل مقام
بابا طاغی پھر ایک جنگ برپا ہوئی سپاہ سالار روس جسنے مذکور لڑائیون مین ناموری پیدا کی تھی مر گیا سپاہ
روس تہ و بالا ہوئی اتنے مین اہالیان پرشیا و انگلنڈ نے برانگیختہ ہو کر بذریعہ خط و کتابت بار ثانی زارینہ
کو ترغیب صلح دی آخر ۱۷۹۱ء عیسوی کے موسم خزان مین مقدمہ صلح مین طرفین کے سفیرون نے مباحثہ
کیا اور جنوری ۱۷۹۲ء عیسوی کی نوین کو مقام جاسی مین ایک صلحنامہ ٹھہر الیا کہتے ہین کہ سلطان سلیم کو بعد اس صلح کے

تردداتِ مقابلہ روس سے اطمینان حاصل ہوا اس عرصے مین نمارینہ بھی مرگئی اور دل سلطان ضبط و نسق اندرونی ملک
کے طرف مائل ہوا انہین دنون ملک فرانس مین باغیون نے ایک ہنگامہ عظیم برپا کیا رعایا نے خاندان شاہی
فرانس کو نیست و نابود کردیا اور اپنی سلطنت کو جمہوری مقرر کرلیا چنانچہ نپولین بونی پارٹ سرکردہ
جمہور مقرر ہوا ماہ جولائی ۱۷۹۸ء عیسوی مین قسطنطنیہ کو یہہ خبر آئی کہ تیس ہزار کے قریب لشکر فرانس
نے دفعۃً وارد مصر ہوکر شہر اسکندریہ پر حملہ کیا ہی محافظین شہر کو ہلاک کرکے شہر کو مسخر کرلیا ہی سوائے
اوسکے جولائی کی اکیسوین کو متصل منار ہائے شہر خیرہ جنکی عظمت و ندرت مشہور آفاق ہی فوج فرانس
آئی ہی نپولین مذکور نے فرقہ مملوک مصر سے جسکا احوال پوست کندہ قصہ سلطان سلیم خان اول مین
مذکور ہوچکا لڑ جھگڑ کر فتح پائی ہی بعد اوسکے شہر خیرہ پر محاصرہ کیا اوسکو بھی چھے روز کے عرصے مین مسخر
کرلیا اگست کی پہلی کو نلسن نامی سپہ سالار نے جولنڈن سے معاونت ترک کو آیا تھا رود نیل پر نپولین سے
خوب مقابلہ کیا اور بعد ایک محاربہ شدید کے سپاہ فرانس کو پسپا اور اونکے جہازونکو تباہ و تاراج کردیا بعد
اوسکے فیمابین روم و روس و انگلنڈ ایک دوستانہ صلحنامہ ٹھہرا اور ان تینون سلطنتون نے فرانس پر فوج
کشی کرنیکی شہرت دی سلطان نے اپنے لشکر بری و بحری کو فی الفور جزیرۂ رودس پر فراہم ہونیکا حکم
دیا اور ایک جمعیت ملک شام مین بھی فراہم ہوئی اور جزار پاشا حاکم اقر نے ترک کی سپہ سالاری قبول
کی دیکھئے اب یہہ تجویز ٹھہری کہ فوج شامی ریگستان کو عبور کرکے ۱۷۹۹ء عیسوی کے اوایل مین ملک
مصر پر پہنچکر نپولین سے مقابل ہو اور جزیرۂ رودس سے لشکر بحری ترک کا یکحصہ زیر فرمان مصطفی پاشا

بندر ابوکر پر اوتر کر وہانکی فوج موجودہ سے شامل ہو نپولین نے اس خبر کے سنتے ہی بکمال دانائی موسم بارش مین
خود ہی پیش قدمی کی اور ترک سے مقابلہ کرنیکو شہر شام کی راہ لی ابتدائے ماہ جنوری ۱۷۹۹ء عیسوی مین عبداللہ
پاشا حاکم دمشق نے حسب الحکم جزار پاشا مقدمۃ الجیش عساکر شام کے ہمراہ روانہ ہوکر غازہ اور جافہ مقامون
کو سپاہ محافظ سے محکم و استوار کیا اور بعد اوسکے جانب کلید مصر یعنے العریش واقع ساحل شام قدم بڑہایا
ادہر نپولین نے بھی فروری کی پندرہوین کو مقام مذکور پر پہنچکر بہ محنت تمام مسخر کرلیا اور وہان سے شہر غازہ
پر آیا وہان بھی فتح پائی اور جب شہر جافہ کو پہنچا تو محافظین قلعہ نے اچھا مقابلہ کیا مگر سپاہ فرانس نے دیوار
قلعہ اور فصیلون کو توڑ کر مارچ کی تیسری کو اوسپر بھی اپنا قبضہ کرلیا یہان سے نپولین نے جانب اقر کوچ کیا اون
تصور یہہ کہ مقام مذکور جبتک اپنی ہاتھہ نہ آئیگا تو ملک شام کا تمام و کمال فتح ہونا دشوار ہوجائیگا آخر اہالیان
فرانس نے مارچ کی بیسوین کو شہر مذکور پر محاصرہ کیا محصورون نے بھی خوب مقابلہ کیا سر سدنی اسمت نے
جو اہالیان انگلنڈ کے ایک جہازی بیڑے کا سرکردہ تھا جہازات اعانتی نپولین کو جنمین سارا اسباب جنگی
بھرا تھا گرفتار کیا سارا سامان چھین لیا اور محافظین اقر کو اپنی جہازی فوج سے کمک پہنچائی نپولین کے لشکری
دو مکڑیون نے ایک بڑی جمعیت کو جو منجانب حاکم دمشق اعانت مقام مذکور کیلئے چلی آتی تھی روکا مگر دریا کے
طرف سے ہوتے ہوئے بارہ ہزار ترک کا ایک دستہ بندرگاہ پر فرودکش ہوکر اعانت محصورین کو آپہنچا
پھر تو نپولین کی ساری کوششین بیکار ٹھہرین ہمت مقابلہ زایل ہوگئی اور اوسکے بارہ ہزار سپاہ گھایل
ہوگئے آخر محاصرے سے دست بردار ہو لشکر باقیماندہ کے ساتھہ جانب مصر فرار ہوا مصطفی پاشا حاکم رومیلی

جو جزیرہ رودس سے ترکی لشکر کو ساتھ لئے ہوے نکلا تھا بتائید فوج بحری سر سڈنی اسمت مذکور خلیج ابوکر
مین داخل ہوگیا جولائی کی گیارہوین کو سرزمین مصر پر اوترا متصل قریہ ابوکر سپاہ فرانس سے مقابل ہوگیا
اونکے سارے دمدمون کو چھین لیا اور اپنے فرودگاہ کو نہایت مستحکم و استوار کیا جب نپولین بھی جولائی
کی پچیسوین کو جانب ابوکر آیا طرفین سے معرکۂ کارزار گرم ہوا لشکر مصطفی پاشا نے بڑی جوانمردی
کی اور اہالیان انگلنڈ کی فوج بحری نے خلیج مذکور سے دشمنون پر گولہ رانی و آتش باری کی داد دی
دشمنون کو خوب جلایا یعنے اہالیان فرانس کا پانی اوتار کر بھگایا اوسوقت ترکون نے اونکا پیچھا جو کیا تو
نپولین نے قابو پاکر اپنی فوج کو لشکرگاہ ترک پر حملہ کرنیکو بھیجدیا پھر تو سواران فرانس نے لشکرگاہ ترک
پر حملہ کیا ایک سردار فرانس مصطفی پاشا کے خیمہ مین جو آیا تو پاشائے مذکور نے اچھا مقابلہ کیا اور باہم
کچھ زخمی بھی ہوگئے آخر سپاہ فرانس نے غلبہ پایا ترکون کو اسیر کرکے دریا مین پھینکا بعد اوسکے نپولین نے
کچھ دن مصر مین رہکر جانب شام ظلمت کی طرح قدم بڑھایا بعد روانگی نپولین فوج فرانس متعینہ مصر کے
سپہ لار نے سنہ ۱۸۰۱ عیسوی مین لشکر ترک سے جو تحت فرمان وزیر اعظم تھا سخت مقابلہ کیا لیکن لشکر
عثمانی نے ابرکرامبی و ہچنسن سپہ لاران انگلنڈ سے کمک حاصل کرکے فوج فرانس کو بھگایا اور
ملک مصر کو چھین لیا مورخون کا بیان ہی کہ جسوقت فیمابین دولت علیہ و فرانس جنگ شروع ہوی علی پاشا
وزیر ترک نے قدم بڑھاکر پرویسہ و انترا و بترنتو شہرہاے علاقہ فرانس پر حملہ کرکے چھین لیا اور
جب فوج بحری روس بحر اسود کو عبور کرکر نہر باسفورس پر لشکر ترک سے شامل ہوگئی تو اون دونون نے

داخل بحر روم ہوکر علاقہ فرانس کے سات جزیرون کو فتح کیا اور وہان سے بڑھکر ساحل ملک اطالی پر
دشمنان فرانس کی اعانت کی اسی اثنا مین نپولین اہالیان انگلنڈ سے صلح کرکے سلطان سلیم سے بھی
صلح کا خواستگار ہوا آخر حسب خواہش نپولین صلحنامہ تیار ہوا ملک مصر اور دوسرے مقامات مفتوحہ
اہالیان قسطنطنیہ ہی کے قبضۂ اقتدار مین رہے پھر تو فرانس و ترک مین بخلاف سابق نہایت دوستی و محبت ہوئی اور
نپولین کے ایک سفیر کو دربار قسطنطنیہ مین رہنے کی اجازت ہوئی اگرچہ سنہ ۱۸۰۶ عیسوی تک سلطان سلیم کو چند
یوروپی سلطنتون سے جنگ موقوف رہنے کے باعث کچھ فرصت ملی مگر فرقۂ وہابیہ نے ملک شام مین
بصد روسیاہی بار ثانی مستعد فساد ہوکر سنہ ۱۸۰۲ عیسوی مین پہلے مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ پر متصرف
ہوکے ملک عربستان پر بھی اپنا قبضہ کرلیا اور ملک مصر مین بھی قوم مملوک باقیماندہ نے لشکر سلطانی کو کامیاب
ہونے نہ دیا ملک شام مین جزار پاشا نے تادم زیست اطاعت سلطانی سے منحرفی کی اور دریاے ڈانیوب پر پاسون
اوغلی نے افواج سلطانی کو شکست دیکر وہانکی حکومت حاصل کرلی آخر اہالیان قسطنطنیہ نے بمجبوری سنہ ۱۸۰۶ عیسوی
مین اوس باغی سے مصالحت کرکے اوسکے غصب کئے ہوے ملک پر اوسیکو قایم کیا اور پاشا کا خطاب بھی دیا کہتے
ہین اہالیان سرویہ نے سنہ ۱۸۰۵ عیسوی مین شہنشاہ آستریہ و زار روس سے سازش کرکے دربار قسطنطنیہ کو
ایک سفیر اپنا اس غرض سے بھجوایا کہ آیندہ اپنے ملک کے قلعون کی حفاظت پر افواج سرویہ ہی معین رہین اور
بہ لحاظ باشندونکی تصدیع و تکلیف کے جو دریولا اوٹھاتے ہین خراج مرسلہ واپس کردین سفیران روس و فرانس
نے اس مقدمے مین قسطنطنیہ مین سر دربار بڑا مباحثہ کیا کسی نے سرویہ کی طرفداری کی اور کسی نے اوسکے قول

کورد کردیا اُنہین دونون روس وآسٹریہ وانگلنڈ نے بالاتفاق فرانس سے جنگ کرنیکی تجویز کی تھی اسلیئے سفیر روس
نے وزیر اعظم سلطانی سے کہا کہ حالات یورپ کے نظر کرتے ہوے بہتر ہی کہ اہالیان قسطنطنیہ روسیون سے صلح
کرلین اور جنگ فرانس مین معاون روس رہین اور عیسوی باشندگان ترک کو زار روس سے اعانت حاصل
ہو اور اگر کسی وقت اُنکو ترکون کے ہاتھون کچھہ ایذا پہنچی تو منجانب دولت علیہ اس امر مین حسب خواہش سفیر روس
تشفی کامل ہو بعد اوسکے سفیر روس نے منجانب زار اہالیان سرویہ کے لئے سفارش کی سلطان سلیم پہلے تو
مملکت ترک کے عیسوی باشندون کی درخواست حفاظت و ذمہ داری سنکر بگڑ گیا اور پھر اپنی تنگ حالی پر خوب
رویا آخر اون ارکین سلطنت سے جو بوجہ رشوت روسیون کے دام مین نہ آئے تھے مشورت کی سبھون نے بالاتفاق
کہا کہ اگر حسب خواہش روس صلحنامہ ٹھہر جائیگا تو ضرور عثمانیون کی قدرت وحکومت مین فرق آئیگا مگر بوجہ اسکے کہ
لشکر روس بحر اسود وجزایر وصوبۂ گرجستان پر فراہم ہوا تھا اور مملکت پر چار طرف سے یورش کرنیکا اندیشہ تھا۔
اُنہین مشیرون نے یہہ تجویز ٹھہرائی کہ بقدر ضرورت روپیہ خرچ کرین اور روسیونکی درخواست کو بغیر انکار معطل رکھین سفیر
فرانس نے بھی اس امر مین اتفاق کیا اور کہا کہ اہالیان فرانس سے صلح ٹھہرالین اور نپولین خطاب شہنشاہی سے
سرفراز فرماکے اپنا مددگار بنالین سلطان نے سفیر مذکور کی راے پسند فرمائی اور ایک مراسلہ بنام نپولین متضمن
خطاب شہنشاہی روانہ فرمایا اسمین یہہ خبر آئی کہ روسیون نے مالدیویا سے ہوتے ہوے جانب جاسّی قدم بڑہایا
ہی اور وقت عبور والیشیہ پاشایان ترک نے جو وہان جمعیت قلیل کے ساتھہ موجود تھے ممانعت کی مگر روسیون نے
اون صوبجات پر یورش کرکے ترک کو شکست فاش دی اور اب فوج روس ماہ ڈسمبر ۱۸۰۶ عیسوی مین داخل بکارست

ہوئی ہی اور اوسنے ڈانیوب کے عبور کرنیکی شہرت دی ہی اہالیان قسطنطنیہ نے بھی اس خبر کے سنتے ہی
برانگیختہ ہوکر سفیر انگلنڈ کی دہمکیون کی کچھہ پروا نکی اور اپنے جانب سے بھی جنگ کرنیکی شہرت دی وزیر
اعظم سلطان نے سفیر انگلنڈ سے کہا کہ روسی اندنون صوبجات ترک پر حملہ آور ہین اگر انگلنڈ بھی روس ہی
کا معاون ومددگار رہی تو ہم روس کے ساتھہ انگلنڈ سے بھی لڑنے کو حاضر ہین اور یہہ بھی کہا کہ سلطنت
ترک کی خرابی منظور ہی لیکن ترک اپنی دار السلطنت کی حفاظت مین تا دم زیست سر موقصور نکرینگے
کیا ہم ایسے ہین کہ بفضل الٰہی اس بلا کو اپنے سر سے دور نکرینگے اگر مملکت عثمانیہ خراب ہی ہوجائیگی تو
سلطنت انگلنڈ بھی ضرور اُسکی سزا پائیگی سفیر انگلنڈ وزیر اعظم سے اس بات کے سنتے ہی اون
جہازون کے طرف جو متصل جزیرہ تینِدا س لنگر انداز تھے روانہ ہوا اہالیان انگلنڈ نے اپنے امیر
البحر کو یہہ حکم دیا تھا کہ پہلے قسطنطنیہ کو جائین ترکی جہازون کو آگ لگاکر شہر پر گولے برسائین الحاصل
فوج بحری انگلنڈ فروری ۱۸۰۷ عیسوی کی انیسوین کو نہر بلس پانٹ عبور کرکے بحر مارمورا مین داخل
ہوے اور ترکی ٹکڑی کو تباہ وتاراج کردیا اور شہر پر حملہ آور ہونے مین کچھہ تاخیر جو ہوئی تو ترک ہشیار
ہوگئے مقابلۂ دشمن کو تیار ہوگئے امیر البحر انگلنڈ نے بغیر جنگ مہلک ونقصان عظیم تجویز فرار کرلی اور
آخر ماہ مارچ کی تیسری کو براہ ہلسپانٹ واپسی اختیار کرلی اس عرصے مین انگلنڈ کی دوسری فوج
بحری مصر پر یورش کرنیکو آئی اور اسکندریہ پر اپنا قبضہ کرلیا مگر رشید نے پیش قدمی کرکے شکست
فاش دی پھر تو فوج انگلنڈ سوا سے نقصان کے بہت رسوا ہوی اور بڑی بیعزتی سے پسپا ہوئی ادہر



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

تو یہہ ہوا ادہر جانب شمالی کا حال سنئے کہ دریاے ڈانیوب پر فیمابین ترک و روس جنگ برپا رہی اور طرفین سے کسی نے غلبہ نپایا لکھا ہی کہ یہہ جنگ سنہ ۱۸۰۶ عیسوی مین آغاز ہوئی اور آخر سنہ ۱۸۱۲ عیسوی مین بکارست پر دونون نے صلحنامہ ٹھہرایا اسلئے کہ اودہر روسی اپنے دشمن قوی سے سرگرم کارزار تھے اور ادہر ترک بھی اپنے ملکی بغاوت اور خانہ جنگیون مین مشغول ہوکر اس آتش فساد کے بُجھانے مین گرفتار تھے چنانچہ ہنگام مخالفت ترک و روس مین حاکم کرمان نے ایک فوج باقاعدہ کے ساتھہ ڈانیوب کو عبور کرکے قصد جنگاہ جو کیا تو متصل بابیکہ واقع نہر یانہ فوج نیکچری نے ممانعت کی اور سد راہ ہوکر بعد جنگ عظیم دشمنون کو شکست فاش دی چونکہ سلطان سلیم کو امورات جنگی مین سلیقہ نہ تھا اور مطلق ظلم و بیداد سے آشنا نہ تھا بنادر ترکی واقع نہر باسفورس کے محافظون کے لئے اس سلطان نے دربارۂ آلات چند قوانین جاری کئے جن سے محافظین مذکور بکمال نارضامندی بغاوت پر مائل ہو گئے اور نیکچریون کے فوجی دستے بھی مستعد فساد ہوکر اونہین سے شامل ہو گئے جب فساد نے ترقی پائی سبھون نے سلطان سلیم کے معزول کردینے پر کمر باندہی شیخ الاسلام سے فتوی لکھوایا اور داخل دار الامارہ ہوکر سلطان مصطفی فرزند کلان سلطان عبد الحمید کو سریر سلطنت عثمانیہ پر بٹھایا ناچار سلطان سلیم نے مجلس کی راہ لی اور باقی عمر اپنے چچازاد بھائی شہزادہ محمود کی تربیت مین (جو بعد سلطان مصطفی مملکت ترک کا حکمران ہوا) صرف کی

فصل سی ام دربیان سلطنت سلطان مصطفی خان رابع

کہتے ہین کہ سنہ ۱۲۲۳ ہجری مطابق می سنہ ۱۸۰۷ عیسوی مین سلطان مصطفی خان رابع کو تیس سال کی عمر مین سلطنت

تو یہہ ہوا اودہر جانب شمال کا حال سنئے کہ دریائے ڈانیوب پر فیماین ترک و روس جنگ برپا رہی اور طرفین
سے کسی نے غلبہ نہ پایا لکہا ہی کہ یہہ جنگ سنہ ۱۸۰۶ عیسوی مین آغاز ہوئی اور آخر سنہ ۱۸۱۲ عیسوی مین بکارسٹ پر
دونون نے صلحنامہ ٹھہرایا اسلئے کہ اودہر روسی اپنے دشمن قوی سے گرم کارزار تھے اور اودہر ترک
بہی اپنے ملکی بغاوت اور خانہ جنگیون مین مشغول ہوکر اس آتش فساد کے بجہانے مین گرفتار تھے
چنانچہ ہنگام مخالفت ترک و روس مین حاکم کرمان نے ایک فوج باقاعدہ کے ساتھ ڈانیوب کو عبور کرکے قصد
جنگگاہ جو کیا تو متصل بابیکہ واقع ہر ماینہ فوج ینیکچری نے ممانعت کی اور سد راہ ہوکر بعد جنگ عظیم دشمنون
کو شکست فاش دی چونکہ سلطان سلیم کو امورات جنگی مین سلیقہ نہ تہا اور مطلق ظلم و بیداد سے آشنا نہ تہا
بنادر ترکی واقع نہر باسفورس کے محافظون کے لئے اس سلطان نے دربارۂ آلات چند قوانین جاری کئے جن سے
محافظین مذکور بکمال نارضامندی بغاوت پر مائل ہو گئے اور ینیکچریون کی فوج سے بہی مستعد فساد ہوکر اونہین سے
شامل ہو گئے جب فساد نے ترقی پائی سبہون نے سلطان سلیم کے معزول کردینے پر کمر باندہی شیخ الاسلام
سے فتوی لکہوایا اور داخل دار الامارہ ہوکر سلطان مصطفی فرزند کلان سلطان عبد الحمید کو سریر سلطنت عثمانیہ پر
بٹہایا ناچار سلطان سلیم نے محبس کی راہ لی اور باقی عمر اپنے چچازاد بہائی شہزادہ محمود کی تربیت مین (جو بعد سلطان
مصطفی مملکت ترک کا حکمران ہوا) صرف کی

فصل سی ام دربیان سلطنت سلطان مصطفی خان رابع

کہتے ہین کہ سنہ ۱۲۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۷ عیسوی مین سلطان مصطفی خان رابع کو تیس سال کی عمر مین سلطنت



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

عثمانیہ ہاتھہ آئی چونکہ اس سلطان کو نہ علم وفضل سے کچھہ بہرہ تھا اور نہ سلطنت رانی کا سلیقہ تھا اسلیئے چندے حکومت مملکت عثمانیہ پر مامور برائے نام رہا اور جنہون نے اُسکو تخت پر مسلط کیا تھا ساری سلطنت مین اونہین کا انتظام رہا مگر معزول سلطان سلیم کے دوستون نے اعدائے سلطان سلیم سے بدلہ لینے پر کمر باندہی چنانچہ مصطفیٰ پاشا حاکم رستچک ۱۸۰۸ء عیسوی کے اواخر مین صوبجات بابینہ والبینیہ سے چالیس ہزار سپاہ ترک کو فراہم کر کے میدان داؤد پر جو قسطنطنیہ سے چار میل کے فاصلے پر واقع ہی خیمہ زن ہوا پہلے اوسنے بڑے بڑے اراکین سلطنت کو شہر سے بلایا اور اون سے اپنی حکم پر ینیکچریون کو تباہ وتاراج کرنے اور انتظام مملکت ترک بخوبی دینے کی قسم لی اور پھر معہ فوج داخل دار الحکومت ہو کے سلطان مصطفیٰ کو معزول اور سلیم ثالث کو بار ثانی مسلط کرنے کے ارادہ سے قدم بڑہایا دوستداران سلطان مصطفیٰ نے سرائے سلطانی کے دروازے بند کر دئیے اوسوقت مصطفیٰ پاشا نے علم پاک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنہین دکھایا اور کہا کہ دروازے کھولو مجھکو اور میری سپاہ جانباز کو معہ نشان مبارک داخل ہونے دو چوکیدارون نے جواب دیا کہ ہم بے حکم سلطان مصطفیٰ کچھہ نہ بولینگے کبھی دروازے نہ کھولینگے یہہ سنتے ہی پاشاے مذکور نے نعرہ مارا اور فوج کو دفعۃً حملہ کرنیکا حکم دیا سپاہ نے دار الامارہ مین داخل ہونیکا قصد کیا مگر افسوس کچھہ تاخیر جو ہوئی تو سلطان مصطفیٰ نے سلیم اور اوسکے بھائی محمود کو پھانسی دینے کا حکم صادر کیا وہین جلادون نے داخل محبس ہو کر سلیم کو قتل کر دیا اور جب مصطفیٰ پاشاے موصوف کو لاش سلیم دکھائی تو پہلے خوب رویا اور پھر حسب صوابدید سعید علی پاشا

امیر البحر ترک سلطان مصطفی کا ہاتھہ پکڑ کر سریر سلطنت سے اوتارا اور کہا کہ تیرا یہان کام کیا ہی بلکہ یہہ جا اوس شخص کے لایق ہی جو سب طور سے اسکا مستحق ہی اب سنئے کہ جلادون نے سلطان سلیم کو قتل کر کے محمود کے لئے جستجو کی تو ایک نمک حلال و وفادار غلام نے محمود کو ایک حمام کے چولھے کے پیچھے چھپا دیا تھا جب خبر سلامتی محمود مصطفی پاشا کو آئی تو پاشائے موصوف قید خانے سے محمود کو اپنے ساتھہ لایا اور سارے دوستان سلیم نے سلطان محمود کو تخت سلطنت پر بٹھایا اور سارے شہر مین منادی پھرا دی کہ شامل حال فضل رب ودود ہوا سلطان مصطفے معزول اور سریر سلطنت پر مسلط سلطان محمود ہوا

فصل سی و یکم در بیان سلطنت سلطان الغازی محمود خان ثانی

مولف سن لیجئے خامہ کی زبانی ؛ ذکر محمود خان ثانی ؛ کہتے ہین کہ جب سلطان محمود خان ثانی نے سنہ ۱۲۲۳ ہجری مطابق جولائی سنہ ۱۸۰۸ عیسوی کی اٹھائیسوین کو بوجہ جلوس سریر سلطنت عثمانیہ کا پایہ بڑھایا مصطفی پاشا کو جسکے ذریعہ یہہ دولت ہاتھہ آئی اپنا وزیر اعظم بنایا موسی پاشا کو معہ شرکا جنہون نے فساد مچایا تھا قتل کروایا وزیر اعظم مذکور نے سپاہ باسنیہ والبینیہ کو مرخص کیا دوسری شب کو ینیکچریون کی ایک جمعیت کثیر نے دار الامارہ پر محاصرہ کر کے اوس مقام کو جہان وزیر اعظم موصوف تھا آگ لگا دی وزیر اعظم نے ایک منارہ سنگین مین جہان بارود کا مخزن تھا بھاگ کر پناہ لی مگر اوسکو بھی آگ لگ گئی طرفۃ العین مین ہوا ہو گیا وزیر اعظم بھی صدمۂ آتش سے نہ معلوم کہ کیا ہو گیا بعد اسکے ینیکچریون نے شہر مین بڑا فساد برپا کیا اوسوقت سعید علی پاشا امیر البحر نے اوس



یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

امیر البحر ترک سلطان مصطفی کا ہاتھ پکڑ کر سریر سلطنت سے اوتارا اور کہا کہ تیرا یہان کام کیا ہی بلکہ یہہ جا اوس شخص کے لایق ہی جو سب طور سے اسکا مستحق ہی اب سنیے کہ جلادون نے سلطان سلیم کو قتل کر کے محمود کے لیے جستجو کی تو ایک نمک حلال و وفادار غلام نے محمود کو ایک حمام کے چولہے کے پیچھے چھپا دیا تھا جب خبر سلامتی محمود مصطفی پاشا کو آئی تو پاشاے موصوف قید خانے سے محمود کو اپنے ساتھ لایا اور سارے دوستان سلیم نے سلطان محمود کو تخت سلطنت پر بٹھایا اور سارے شہر مین منادی پھرا دی کہ شامل حال فضل رب ودود ہوا سلطان مصطفے معزول اور سریر سلطنت پر مسلط سلطان محمود ہوا

فصل سی و یکم در بیان سلطنت سلطان الغازی محمود خان ثانی

مولف سن لیجئے خامہ کی زبانی ؛ ذکر محمود خان ثانی ؛ کہتے ہین کہ جب سلطان محمود خان ثانی نے سنہ ۱۲۲۳ ہجری مطابق جولائی سنہ ۱۸۰۸ عیسوی کی اٹھائیسوین کو بوجہ جلوس سریر سلطنت عثمانیہ کا پایہ بڑھایا مصطفی پاشا کو جسکے ذریعہ یہہ دولت ہاتھ آئی اپنا وزیر اعظم بنایا موسی پاشا کو معہ شرکا جنہون نے فساد مچایا تھا قتل کروایا وزیر اعظم مذکور نے سپاہ باسنیہ و البینیہ کو مرخص کیا دوسری شب کو ینیکچریون کی ایک جمعیت کثیر نے دار الامارہ پر محاصرہ کر کے اوس مقام کو جہان وزیر اعظم موصوف تھا آگ لگا دی وزیر اعظم نے ایک منارہ سنگین مین جہان بارود کا مخزن تھا بھاگ کر پناہ لی مگر اوسکو بھی آگ لگ گئی طرفۃ العین مین ہوا ہو گیا وزیر اعظم بھی صدمۂ آتش سے نہ معلوم کہا ہو گیا بعد اسکے ینیکچریون نے شہر مین بڑا فساد برپا کیا اوسوقت سعید علی پاشا امیر البحر نے اون

حصہ شہر کو جہان ینیچریون کا معسکر تھا گولہ رانی سے تباہ و تاراج کردیا اس خانہ جنگی مین جو کوچہ بازار مین
ہورہی تھی کسی نے سلطان مصطفی کو قتل کرڈالا آخر سلطان محمود نے اس فتنے کو دور کیا اور ینیچریون
کو اونہین کے حسب خواہش رضامند و مسرور کیا یہہ تو ہوا اب صوبجات واقع ڈانیوب کا حال سنئے
کہ لشکر ترک و روس نے بایکدیگر میدان کارزار گرم کر رکھا مگر کسیکو کسی پر غلبہ نہوا تھا کارا جارج کو جو صوبۂ
سرویہ کے کسی دہقان کا لڑکا تھا اگرچہ محافظت صوبۂ مذکور مین کامیابی حاصل ہوئی لیکن صوبہ باسنیا کے
فتح کرنیکی کوشش کا نتیجہ نہ ملا آخر فیمابین زار و نپولین صلحنامہ ٹھہرا اور جنگ روم و روس معطل رہی صلحنامہ
مذکور کے ایک قلم سے یہہ بات قرار یاب ہوئی کہ صوبجات مالدیو یا و والیشیہ کو اہالیان روس خالی
کردین اور ترک بھی فیمابین سلطان و زار الکزانڈر ایک صلحنامہ ٹھہرے تک اون صوبون مین قدم نہ رکھین
اگرچہ اسوقت ایک ہنگامی صلح فیمابین ترک و روس ہوگئی اور دو سال تک جنگ ملتوی رہی لیکن جب
روسیون نے صوبجات مذکور کو اپنی ہی قبض و تصرف مین رکھنے کی تجویز کی تو ترکون نے جنگ تازہ کی
شہرت دی نپولین نے بھی موافقت ترک سے منہہ پھرایا اور ایک صلحنامہ خفیہ فیمابین فرانس و روس
ٹھہرایا اور باہم یہہ تجویز کرلی کہ جسوقت ترک ہماری بات کو قبول نکرینگے تو ہم سوائے رومیلی و قسطنطنیہ
کے دوسرے تمام صوبون کو سلطنت عثمانیہ سے چھین لینگے بعد اوسکے نپولین نے زار روس سے
بذریعہ مراسلات موافقت کرلی اور ملک ترک کو پارہ پارہ کرنے کی تجویز کی وقت تقسیم جب اچھے اچھے
سرسبز صوبون کو نپولین نے اپنی ہی حصے مین لینے کا ارادہ ظاہر کیا تو فیمابین نپولین و الکزانڈر خلاف

رود یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اُٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کرکے ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۹ عیسوی کو ہربلیانڈ پر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایای سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بےانتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیمابین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار رہا سنہ ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
وہرسووا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑھایا جون سنہ ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رستچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہوجانے سے میدان کارزار دریاے خون ہوا ستمبر سنہ ۱۸۱۰ عیسوی

کی ساتوین کو روسیون نے بار ثانی ترکون سے مقابلہ کیا سلسٹرہ و رستچک اور دوسرے مستحکم مقامون کو
فتح کرلیا اور جب جبال بلقان کو عبور کرکے شملہ تک قدم بڑھانے مین کوشش کی تو سنہ ۱۸۱۱ عیسوی
مین ترکون نے ڈانیوب کے داہنے ساحل پر مقابلہ کرکے کئی بار دشمنون کو شکست دی آخر جمعیت
ترک نے بباعث ناتجربہ کاری سپہ سالار روس سے شکست پائی اسمین فیمابین زار و نپولین خلاف جو آیا
تو روسیون نے اہالیان قسطنطنیہ سے صلح کرنیکی تجویز ٹھہرائی اس شرط سے کہ صوبجات بسارابیہ و مالدیویہ
و والیشیہ اپنی مملکت سے شامل ہوجائین مگر سلطان نے اونکی درخواست کو منظور نہ فرمایا اور جب روسیون
کو اہالیان فرانس سے خوف و خطر زیادہ ہوا تو زار ناچار فقط ایک صوبہ بسارابیہ پر کفایت کرکے اہالیان
ترک سے صلح کرنے پر آمادہ ہوا مؤرخون کا بیان ہی کہ نپولین نے جو باعتماد موافقت روس سلطان سے ترک
اخلاص کیا تھا تو بجاے خود نہایت پشیمان ہوا تھا اوسوقت بذریعہ سفیر سلطان کو یہہ پیام بھیجا کہ لشکر ترک ساحل
ڈانیوب پر روانہ فرماوین اور صوبجات مالدیویہ و والیشیہ و کریمیہ کو جنکے لئے ترک کف افسوس ملا کرتے
ہین بہ اعانت مری روس سے واپس کرلین چونکہ فیمابین ترک و روس جنگ موقوف ہوگئی تھی
اسلئے پیام نپولین کام نہ آیا الحاصل مے سنہ ۱۸۱۲ عیسوی کی اٹھائیسوین کو بکارست مین فیمابین سلطان
و زار روس ایک صلحنامہ قرار پایا جسکے بموجب نہر پرت پر مدخل مالدیویہ سے دریاے ڈانیوب
تک فیمابین سلطنت ترک و روس حد فاصل ہوگیا اور زار روس صوبجات مالدیویا و والیشیہ
سے دست بردار ہونے پر مایل ہوگیا مگر شرط یہہ کہ وہان کے باشندون کے حقوق مقرری مین اہالیان ترک

قصور کرین اور اہالیان سرویہ کو امن وین صوبۂ مذکور کی حکومت اندرونی انہین کے تحت اقتدار رہی
مگر قلعون پر لشکر جرار ترک کا اختیار رہے چونکہ عہد سلطنت سلطان محمود خان ثانی مین جو خاندان عثمانیہ کا تیسوان
سلطان تھا منجانب روس و انگلنڈ و فرانس و ینگچریان باغی و علمائے فسادی و فرقۂ وہابیہ و قوم
مملوک و اہالیان سرویہ و البنیہ و قوم کُرد و شامیان و مصریان و باغی و غدار پاشاؤن سے بڑا خوف
و خطر رہا کرتا تھا اسلئے مملکت سلطان محمود مین خرابی آئی مگر محمد علی پاشاے مصر نے جو اطاعت
سلطان محمود مین ثابت قدم تھا قوم مملوک کو نیست و نابود کیا اور وہابیون پر فتح پائی ترکی مورخون کا بیان
ہی کہ محمد علی پاشائے مذکور سنہ ۱۷۶۹ عیسوی مین ملک یونان مین پیدا ہوا اور جب نپولین نے مصر پر
یورش کی تو اوسنے مقابلہ فرانس مین لشکر ترک کا ساتھ دیا اور وہین فن سپاہگری مین پکا ہوا اور جب سنہ ۱۸۰۷ء
مین اہالیان انگلنڈ نے مصر پر یورش کی تو اوسنے مقابل ہو کر اعداے سلطنت عثمانیہ کو شکست فاش
دی بعد اوسکے منجانب سلطان پاشاے مصر ہوا باشندگان مصر کو پنجۂ ظلم فرقۂ مملوک سے چھڑایا
چنانچہ قوم مذکور کے نامور سوارون کو بحیلۂ دوستی اپنی دولت سرا تک طلب کر کے قتل کرایا اور اپنے
بیٹون کے زیر فرمان لشکر جرار دیگر ملک عربستان کو وہابیون سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ کیا اور آخر
اون وہابیون کو مغلوب کر کے مقامات متبرک و مقدس کو فرقۂ وہابیہ سے چھین لیا عبد اللہ بن
سعد سردار فرقہ وہابیہ کو اسیر کیا اور جب اوسکو جانب قسطنطنیہ بھجوایا تو سلطان محمود خان نے نومبر
سنہ ۱۸۱۹ عیسوی کی انیسوین کو اوس سرکردۂ فرقۂ وہابیہ کو تہ شمشیر کیا بعد اوسکے پاشاے موصوف

نے نیوبیا اور سنار کو فتح کیا سلطنت مصر سے شامل کر دیا اور جب وہ مرگیا تو ابراہیم پسر پاشاے
موصوف نے اہالیان قسطنطنیہ سے ہی مقابلہ کیا اور در باب اہالیان سرویہ صلحنامہ بکارسٹ مین
جو شرطین مندرج تھین بیکار ٹھہرین اسلئے کہ کاراجارج اور وہان کے دوسرے سردارون نے اپنی
ملک کے قلعجات تحویل ترک ہونے کے پیش از وہان کے باشندون کے امن و حفاظت کے باب
مین چند شرایط کے قید قلم کرنیکا خیال کیا اور سرداران ترک نے اونکے خلاف مین شہر بلگریڈ
اور دوسرے مستحکم مقامون کو اپنے تحویل کر لینے کا ارادہ کیا اس مخالفت باہمی مین ملا پاشا حاکم
ویدن نے جو سلطان سے منحرف ہوا تھا اہالیان سرویہ کو اپنے ساتھ سازش کرنے کی ترغیب
دی لیکن اوہنون نے اوسکی بات قبول نکی مابین فوج ترک نے صوبۂ سرویہ پر یورش کر کے تمام ملک
پر فتح پائی اور کاراجارج نے جو اُنہ دنون وہانکا حاکم تھا آسٹریہ کی راہ لی بعد اوسکے اہالیان
سرویہ نے دو سال تک اطاعت سلطانی مین قصور نکیا مگر سنہ ۱۸۱۵ عیسوی مین اون باغیون نے
ایک ہنگامۂ عظیم برپا کر کے لشکر ترکی محافظ صوبۂ مذکور کو منتشر کر دیا کہتے ہین کہ سلطان محمود خان ثانی
نے اپنی عہد سلطنت مین بڑی بڑی قوی حکام کو جنہون نے اطاعت سلطانی سے روگردانی کی
تھی تباہ و تاراج کرنے کا عزم فرمایا چنانچہ علی پاشا حاکم جانینہ کو جسنے خود مختار ہو کر اہالیان
قسطنطنیہ کو آزردہ کیا تھا مغلوب کیا مورخون کا بیان ہی کہ علی پاشا جسکا وطن اصلی البینیہ ہی
جب چودہ سال کا تھا اوسکے باپ نے بوجہ مخالفت سرداران قرب جوار قصہ برپا کیا اور اپنے آبا

واجداد کے حقوق کو جو بطناً بعد بطنٍ کسی قریہ کے سردار تھے کھو دیا اور آپ بھی ہلاک ہوا لیکن
علی پاشا نے اپنی مان سے تربیت پائی اور اپنے باپ کے انتقام لینے کا خیال آیا چند لٹیرون
کو جمع کرکے اونکا سرکردہ بنا اور غارتگری کو اپنا پیشہ ٹھہرایا غرض کئی سال تک لڑ جھگڑ کر
اپنے حقوق موروثی کو حاصل کیا صاحب اعتبار ہوا صوبۂ البینیہ کا سردار ہوا ۱۸۰۸ء عیسوی کے
جنگ آسٹریہ مین اعانت لشکر ترک مین داد خیرخواہی دی بوجہ اوسکے حاکم ترکالہ ہوا اور پھر ظلم و بیداد
و مکر و تزویر سے پاشائے جانینہ ہوا چونکہ نہایت شجیع و دلیر تھا کئی حاکمون اور پاشاؤن پر غلبہ پایا قرب
جوار کی اقوام کو بھی پر فتحیاب ہوا تجارت کو ترقی دی اور جب اقلیم یورپ مین لڑائیان ہونے لگین
تو اپنے ملک کی بخوبی حفاظت کی اور نپولین سے بدین غرض سلسلہ رسل و رسائل جاری رکھا کہ صوبجات
البینیہ و تھالی و یونان و ہفت جزایر باہم متحد ہوکر ایک خود مختار مملکت بنے اور خلیج آرطا اس نئی مملکت
کا مرکز ٹھہری سلطان محمود نے اس بانی فساد کے تباہ کرنے کا عزم کیا جب ۱۸۲۰ء عیسوی مین دو
شخص منجانب علی پاشا اسمعیل پاشا کے قتل کرنے کے لئے جو علی پاشائے مذکور کا دشمن جان تھا
قسطنطنیہ کو آئے تو شیخ الاسلام نے علی پاشائے مذکور کے ساتھ جنگ کرنیکا فتویٰ دیا پھر تو سرداران
ترک نے اچھا مقابلہ کیا آخر ۱۸۲۲ء عیسوی مین ترک نے اوس بانی فساد کو گرفتار کرلیا خورشید پاشا نے
آگ ہوکر علی پاشائے مذکور کو قتل کردیا انہین دنون ایک یونانی باغی ایپسلانتی نام نے کچھ یونانیون
کو جمع کرکے فتنہ پردازی مین کمی نکی فوج بری و بحری سلطانی کو صوبہ یونان اور یونانی دریاؤن مین شکست

دی آخرکار حسب الحکم سلطانی ابراہیم پاشا فرزند محمد علی پاشائے مصر معہ فوج باقاعدہ یونان کو آیا باغیون
سے اچھا مقابلہ کیا اور اونکے سارے ملک کو تاراج کرکے اون شہرون اور قلعون کو جو ترکون سے
چھن گئے تھے فتح کرلیا چنانچہ مقام مسولانگی جو یونان مغربی کی کنجی ہی بعد جنگ شدید اپریل
۱۸۲۶ء عیسوی کے بائیسوین کو اور شہر اتھنس ماہ جون ۱۸۲۷ء عیسوی کو ہاتھ آیا بعد اوسکے سلطان
نے ینکچریان باغی کے نیست و نابود کرنیکو توپخانے کی درستی مین زر کثیر صرف کیا اور چودہ ہزار
شخص کو قسطنطنیہ اور اوسکے اطراف و اکناف اس مہم کے اہتمام کے لئے تحت فرمان ابراہیم متعین
کردیا حسین کو جو نہایت خیرخواہ تھا آغائے فوج ینکچری بنایا اور ایک لشکر کثیر مملکت ایشیا سے بلایا
جب بنابر جنگ مشورت کی تو وزیر اعظم و شیخ الاسلام نے بالاتفاق یہ فتویٰ دیا کہ ان بیدینون
سے جنگ کرنی واجب و ضروری ہی بعد اوسکے ینکچریون نے ماہ جون ۱۸۲۶ء عیسوی کو بعد چند لڑائیون
کے بیرون شہر ایک میدان وسیع مین اپنا لشکر جمع کرلیا اور وہان سے جانب سرائے سلطانی
قدم بڑھا کر اراکین سلطنت کے سرون کو طلب کیا اوسوقت سلطان نے بذات خود علم مبارک جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکر دینداروں کو اپنے بادشاہ و خلیفۂ رسول اللہ کے دائرو سائر فراہم ہونیکا
حکم دیا جب ینکچریون نے عزم سرائے سلطانی کیا اوسوقت ترکون نے اون شریرون پر گولہ رانی کرکے
آگ برسادی اکثر مفسد ہلاک ہوئے اور باقیماندون نے میدان کی راہ لی ترکون نے وہان بھی اونکے مقابلہ
سے منہہ نموڑا اور اسقدر گولہ رانی کی کہ ایک کو زندہ نچھوڑا یہان تک کہ متفرق بلاد مملکت مین جسقدر ینکچریان

متعین تھے اونہین بھی قتل کرایا اونکا نام ونشان تک مٹایا جب سلطان کو اس مہم سے فراغت کلی
ہوئی تو ایک لشکر تازہ کا تقرر منظور کیا اور اوسی عمدہ وردیون اور بہتر ہتھیارون سے مانند افواج
عیسائی سلاطین یورپ آراستہ کرکے لشکر فتحمند اہل اسلام کے نام سے مشہور کیا اس عرصے مین دسمبر
سنہ ۱۸۲۵ عیسوی کی چوبیسوین کو زار الکزانڈر نے عدم کی راہ لی اور اوسکا بیٹا نکولاس جانشین ہوا سفیران
روس نے درباب صوبجات والیشیہ ومالدیویہ وسرویہ پھر تکرار شروع کی چنانچہ اگست سنہ ۱۸۲۶ء
مین روسیون نے اہالیان قسطنطنیہ کو ایک مراسلہ بدین مضمون لکھا کہ اقلیم ایشیا کے چند قلعون کو موجب
شرایط مندرجہ صلحنامہ بکارسٹ فی الفور تحویل کردین اور اہالیان والیشیہ ومالدیویہ وسرویہ حقوق ادا
کرنے مین قصور نکرین ترکون کو پہلے تو یہہ بات پسند نہ آئی اور آخر اونہون نے مصلحت وقت کے نظر
کرتے ہوے درخواست روس منظور فرمائی اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ عیسوی کو صلحنامہ مقام اکرمان پر فیمابین ترک
و روس قرار پایا بدستور جولائی سنہ ۱۸۲۷ عیسوی کی چھٹی کو روس وفرانس وانگلنڈ نے بھی باہم ایک ایک صلحنامہ
ٹھہرایا ظاہرا غرض یہہ کہ خونریزی ہونے نپاے ترکون اور یونانیون کے فیمابین مصالحت ہوجاے
مگر فی نفس الامر مرکوز خاطر یہہ کہ صوبہ یونان خود مختار وآزاد رہے اور سلطان فقط خراج لیا کرے
اب دیکھئے کہ اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ عیسوی کو انگلنڈ وفرانس وروس کے فوجون نے بالاتفاق خلیج نارینو مین
جہان مصری جنگی جہازون کا بیڑا زیر فرمان ابراہیم پاشا لنگر انداز تھا یونانیون کی مدد کی فوج مصر سے
چار گھنٹے تک جنگ ہوتی رہی آخر ابراہیم نے عزم مصر کیا اور دسمبر کی آٹھوین کو سفیران ممالک مذکور نے

دربار قسطنطنیہ کو چھوڑدیا اور سرحد روس پر جنگی تیاریان جو ہونے لگین تو اونسے صاف یہہ معلوم ہوا کہ نکولاس
زار آمادۂ فساد ہوا ہی چنانچہ ایک لاکھہ کا لشکر منجانب روس اقلیم یورپ مین جمع ہوچکا تھا تیس ہزار کے
لشکر جرار اور سولہ ہزار کوتل جمعیت کو اقلیم ایشیا کے ترکی صوبون پر روانہ ہونیکا حکم ملا ہی اودہر سلطان نے
بھی اڑتالیس ہزار نوجوان ترکون کو فراہم کرکے مقابلہ روس کو بھیجا سنہ ۱۸۲۸ عیسوی مین اقلیم یورپ کے لشکر
روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو فتح کرکے ڈانیوب عبور کیا اور ماہ جون کی پندرہوین کو مقام ابریل
پر محاصرہ بوقوع کیا ترکی محافظون نے بھی مقابلہ دشمن سے منہہ نموڑا چار ہزار روسیون کو قتل کئے تک
مقام مذکور نچھوڑا بعد تسخیر ابریل روسیون نے جانب شملہ و وارنہ قدم بڑہایا جو لشکر کہ جانب شملہ آیا اوسنے
ہاربیت کا خوب مزہ چکھا اور جسنے وارنہ کی راہ لی اوس سے ترکون نے بڑا مقابلہ کیا مگر مکار وغدار یوسف
پاشا نے کچھہ رشوت لی اور پانچہزار سپاہ کے ساتھہ شرکت روس اختیار کی پھر تو وارنہ بھی قبضہ ترک سے
باہر ہوا بعد اوسکے لشکر روس سلسٹریہ پر حملہ ور ہوا محافظین قلعہ نے بڑی جوانمردی سے لڑبھڑ کر
دشمنون کو پسپا کیا اقلیم ایشیا مین بھی ترکون نے روسیون سے خوب مقابلہ کیا مگر چند قلعے مثل قارص واخولقو وارتوین
روسیون کے ہاتھہ آئے پھر تو سنہ ۱۸۲۹ عیسوی مین لشکر روس نے ڈانیوب کو عبور کرکے ایک مقام پر ترکون
سے مقابلہ کیا جب وہان بھی فتح حاصل ہوئی تو جبال بلقان کی راہ لی مگر لشکر ترک نے مے سنہ ۱۸۲۹ عیسوی
کی ستائیسوین کو فوج روس مقیم پراوادی کو شکست دیکر مقام مذکور پر اپنا قبضہ کرلیا اس عرصے مین
سپہ سالار روس نے معہ لشکر کثیر درمیان پراوادی وشملہ جون کی گیارہوین کو کلوت شا مین جنگ برپا کی

اور ترکون کو شکست دی وزیر اعظم رشید پاشا نے بار ثانی مفروروں کو شملہ پر جمع کر کے لشکر درست کیا اور سپہ

سالار روس کے آنیکا مظنہ جو ہوا تو اوس لشکر کو جبال بلقان کے دروں مین متعین کر دیا روسی سپہ سالار نے

اس خبر کے سنتے ہی معہ جمعیت روسی سلسٹریہ قدم بڑہایا بندر سوزہ بولی واقع ساحل مغربی بحر اسود کو مسخر

کر لیا مقام شملہ مین دس ہزار کا لشکر چھوڑ کر تیس ہزار روسیون کے ساتھ جولائی کی گیارہوین کو عزم درہای

بلقان کیا جب جانب جنوب جبال مذکور پہنچا وہان شکوۂ پیچش و اسہال سے ہزار ہا روسی ہلاک ہوے

بعد اوسکے ماہ اگست کی بیسوین کو روسیون نے ادریانوپل پر محاصرہ کیا اور اوس قدیم دار الحکومت مملکت

ترک پر اپنا قبضہ کر لیا جب روسیونکی اسقدر نزدیک پہنچ جانیکی خبر آئی تو سلطان نے ایک لشکر کثیر فراہم کر کے روسیون

کے جانب روانہ فرمایا پھر تو اس لشکر جدید و جمعیت وزیر اعظم و فوج مصطفی پاشا نے تین طرف سے روسیون

کو گھیر لیا آخر سپہ سالار روس سے بدون مصالحت اور کچھ بن نہ آئی پیام صلح بھجوایا سلطان نے بھی بمقتضاے وقت

قبول فرمایا اگست ۲۹ سنہ ۱۸۲۹ عیسوی کی اٹھائیسوین کو ایک صلحنامہ متضمن چند شرائط شہر ادریانوپل مین ٹھہرا جسکے

سبب دریاے ڈانیوب کا مشرقی ملک روسیون کے زیر اقتدار رہا اور اون مقامون سے جنھین روسیون نے لیا تھا

زار روس دست بردار ہوا اہالیان مالڈیویا و ولیشیہ کے حق مین یہہ تجویز ٹھہری کہ کسی ترکی سردار کی اونکے امور مین

مداخلت ہنو اور اہل اسلام سے کسی کو اونکے ملک مین رہنے کی اجازت ہنو اور اہالیان مذکور بعد دو سال کے

سلطان کو خراج پہنچائین اہالیان سرویہ بموجب اوس صلحنامہ کے جو اکرمان مین ٹھہرا تھا اپنے

حقوق سے کامیاب ہو جائین روسی تجارتی جہازون کو ہلسپانڈ کی راہ حکم آمدہ و رفت بلا تکرار ہو اور

اور ریاست یونان بھی خود مختار ہو ہفت جزائر وغیرہ پر حکومت گریٹ برٹن کا قبضہ رہے جزیرۂ کریٹ و تہرس

اور ساحل ایشیا کے دوسرے جزائر پر سلطنت عثمانیہ کا علاقہ رہے ہنوز صلحنامہ مذکور ہوکر یکسال سے

کچھ زیادہ عرصہ نگذرا تھا کہ اہالیان فرانس نے جولائی سنہ ۱۸۳۰ عیسوی کی چوتھی کو ملک جزیر کو جو تحت

حکومت ترک تھا لڑکر مسخر کر لیا اُنہین دنون کئی صوبے اطاعت عثمانیہ سے منحرف ہو گئے باسنیہ

والبنیہ مین پھر فساد برپا ہوا وہان کے باشندون کو اپنی خود مختاری کا سودا ہوا اوسوقت سلطان

اور وزیر خورشید پاشا نے بڑی جوانمردی سے اُن ہنگامون کو فرو کیا ایشیاے ترک مین باغیون

نے دہوم مچائی علی الخصوص مصریون نے بڑی ترش روئی دکھائی یعنے محمد علی پاشاے مصر نے بنظر کاسگی

قوت ترک عزم فساد کیا اور فوج بری و بحری کو درست کر کے زیر فرمان اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کے دیا

چونکہ علی مذکور منجانب اہالیان قسطنطنیہ جزیرہ کریٹ کا بھی پاشا بنا تھا اسلئے طمع جو گھیری تو حکومت

شام کو بھی بجبر لینے پر آمادہ ہوا تھا اس عرصے مین فیمابین علی مذکور و پاشاے اقرا مین کچھ بگاڑ آیا

علی پاشا نے شہر مذکور پر حملہ کرنیکو قدم بڑہایا جب ان دونون مطیعان سلطنت عثمانیہ نے خانہ جنگی کی

دہوم مچائی تو اہالیان قسطنطنیہ نے تاکید موقوفی جنگ بھجوائی مگر اون دونون مین سے کسی نے حکم

سلطانی نہ مانا ابراہیم مذکور نے چالیس ہزار کے لشکر جرار اور ایک جہازی بیڑے سے شہر اقرا پر محاصرہ

کیا اور ماہ مئی سنہ ۱۸۳۲ عیسوی کو باب شام کو مسخر کر لیا سلطان محمود نے کچھ فوج کو جو فن سپاہگری مین

ہنوز خام تھی اس سردار باغی مصر کی سرزنش کو بھجوایا مگر ابراہیم نے پہلے بار مقام حمص مین جولائی

گریٹ برٹن نام جزیرہ ایست مشتمل است بر انگلنڈ و سکاٹلنڈ و ویلز ... فقط

سنہ ۱۸۳۲ عیسوی کی چھٹی کو اور دوسرے دفعہ مقام بیلان مین ماہ مذکور کی انتیسوین کو اور تیسرے مرتبہ کونیا
واقع ایشیاے کوچک مین اکتوبر کی انتیسوین کو سپاہ سلطانی سے مقابلہ کرکے شکست فاش دی اور اغلب
تھا کہ کل ایشیا کا قابض و متصرف ہو جاے اور موسم بہار مین قسطنطنیہ کو چلا آئے جب اس بات کا اندیشہ مرکوز
خاطر ہوا تو سلطان نے بذریعہ مراسلہ اہالیان لنڈن سے کمک چاہی اُنہون نے جواب صاف دیا مگر روسیون
نے درخواست کمک سلطان منظور کی متصل باسفورس فروری سنہ ۱۸۳۳ عیسوی کی بیسوین کو چھے ہزار کے قریب
فوج روس آئی اس عرصے مین سردار فوج بحری فرانس نے ابراہیم مذکور کو بذریعہ پیام آگے قدم بڑہانے
سے روک دیا مگر ابراہیم نے اوسکا کہا نہ مانا کر اوایل ماہ مارچ مین معہ لشکر عزم باسفورس کیا روسیون نے جب
یہہ خبر پائی تو مقام اوڈیسہ سے ماہ اپریل کی پانچوین کو منجانب زار نکولاس بارہ ہزار کی جمعیت بھجوائی پھر
تو ابراہیم کی ہمت پست ہوئی اہالیان انگلنڈ و فرانس نے روسیون سے گھبرا کر فیمابین سلطان و پاشاے مصر مصالحت
کروادی چنانچہ بموجب فرمان مورخہ ۶ مئی سنہ ۱۸۳۳ عیسوی منجانب اہالیان قسطنطنیہ محمد علی پاشا کو حکومت
مصر و کریٹ کی قایمی حاصل ہوئی اور حکومت بیت المقدس و ترپولی و دمشق و حلب و ادانہ سے بھی سرفرازی
کامل ہوئی اور روسیون سے بھی جولائی سنہ ۱۸۳۳ عیسوی کی آٹھوین کو ایک صلحنامہ ٹھہرا اس شرط سے کہ عند
الطلب شاہ روس راہ نہر ہلسپانڈ دوسری قومون کے جنگی جہازون کے لئے مسدود ہو محمد علی پاشا نے
اہالیان قسطنطنیہ کو خراج پہنچانا موقوف کیا اور جمعیت ترک محافظ مدینۂ منورہ کو معطل کر کے اونکی جگہہ عربون
کو مقرر کر دیا غرض یہہ کہ ماتحتی صوبجات وسیع شاہی مملکت موروثی ہو کر اپنی ہی خاندان مین قایم رہی

سلطان محمود نے اس حرکت بیجا سے برانگیختہ ہو کر بنام پاشاے مذکور ایک فرمان بدین مضمون بھجوایا
کہ محافظت مدینۂ منورہ پر جمعیت ترک ہی بحال ہو جاے اور خراج رسانی مین بھی کچھہ فرق نہ آئے
مگر جب پاشائے مذکور نے اس امر سے انکار کیا تو سلطان نے اپنے سردارون اور امیر البحر کو اوسکے
ملک پر یورش کرنیکا حکم دیا بموجب فرمان سلطانی بمقام واقع فرات پر جمع ایک ترکی لشکر جرار ہوا اور ایک
جہازی بیڑا بھی بندرگاہ قسطنطنیہ پر تیار رہا جب حافظ پاشا یا حافظ کہہ کے ابراہیم پسر محمد علی پاشاے
مصر سے جون سنہ ۱۸۳۹ عیسوی کی چوبیسوین کو مقابل ہو گیا تو ایک گروہ سرداران ترک مصریون سے
کچھہ رشوت لیکر اُنہین کے ساتھہ شامل ہو گیا پھر تو ترکی گھبرائے توپین خیمے رسد وغیرہ سب کے سب
مصریون ہی کے ہاتھہ آئے احمد پاشا امیر البحر لشکر ترک نے جولائی کی تیرہوین کو بندر شہر اسکندریہ
پر اپنی فوج ماتحتی محمد علی پاشاے مذکور کے تحویل کر دی سلطان محمود خان ثانی نے پیش از پہنچنے اس
خبر کے بیمار ہو کر جولائی سنہ ۱۸۳۹ عیسوی کی پہلی کو گلشن جنان کی راہ لی

فصل سی و دوم در بیان سلطنت سلطان الغازی عبد المجید خان

وقائع نگاران راست گفتار و سانحہ طرازان صداقت شعار نے لکھا ہی کہ جب سلطان محمود خان ثانی
نے عزم گلگشت جنان فرمایا تو سنہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۹ عیسوی مین سولہ سال کی عمر مین دور سلطنت سلطان
عبد المجید خان فرزند ارشد سلطان محمود خان مرحوم آیا چونکہ فیمابین محمد علی پاشا و اہالیان قسطنطنیہ ہنوز فساد
باقی تھا اسلئے ماہ جولائی سنہ ۱۸۴۰ عیسوی کی پندرہوین کو ایک صلحنامہ فیمابین سلطان عبد المجید خان و اہالیان

انگلنڈ و روس و آستریہ و پرشیہ اس شرط سے ٹھہرا کہ مناقشہ فیمابینی سلطان و پاشاے موصوف مرتفع ہو جاے
مگر محمد علی پاشا نے بامید اعانت فرانس اس امر سے انکار کیا پھر تو اہالیان انگلنڈ نے روانہ ساحل
شام زیر فرمان استاپ فرڈ و نیپیر یہ ایک بحری لشکر جرار کیا اور اگست ۱۸۴۰ء عیسوی کی اٹھائیسوین
کو بندر بیروت پر گولہ رانی کر کے محافظین مصری کی خوب خبر لی جب وہ فرار ہوے تو بندر مذکور پر
قابض و متصرف ہو کر اپنے ہمراہی فوج ترک کو وہان متعین کر دیا بعد اوسکے ماہ نومبر کی تیسری کو اوسی لشکر
بحری نے اقرا کو بھی مسخر کیا قلعجات ملک شام بھی قبضۂ اقتدار ترک مین آگئے اور آخر ماہ مذکور تک فوج سلطانی
نے تمام ملک شام پر قبضہ کر لیا پھر تو اہالیان فرانس نے دخل دہی کی اور ان قدیم ہنگامون کے فرو کرنے کے
لئے سلطان کو صلح کر لینے کی ترغیب دی نظر برین سلطان نے فروری ۱۸۴۱ء عیسوی کی تیرہوین
کو ایک فرمان بنام محمد علی پاشا بدین مضمون صادر فرمایا کہ حکومت ملک مصر پاشاے مذکور کے خاندان
مین بطن در بطن قایم رہی مگر پاشاے موصوف سالانہ ربع محاصل سلطان کو بطور خراج پہنچائی اور ملکی
افواج بری و بحری سے عند الضرورت کام آئی اسی سال کے موسم خزان مین اور ایک صلحنامہ
فیمابین اہالیان انگلنڈ و اسٹریہ و فرانس و پرشیا و روس و سلطان عبد المجید خان نہر ہلسپانڈ کی راہ
سے جہازون کی آمد و شد کے باب مین قرار پایا کہتے ہین کہ جب فساد ملک مصر فرو ہوا تو سلطنت
عثمانیہ نے آرام پایا سلطان کو خیال انتظام سلطنت آیا زار روس و شہنشاہ آستریہ نے چند سرداران
ملک ہنگری کو جو بانی فساد تھے اور ملک روم مین پناہ گزین تھے شہر بدر کرنیکی سلطان سے درخواست کی مگر منظور



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

انگلنڈ و روس و آسٹریہ و پرشیا اس شرط سے شہر کو منا قشہ فیما بین سلطان و پاشائے موصوف مرتفع ہو جاے
مگر محمد علی پاشا نے بامید اعانت فرانس اس امر سے انکار کیا پھر تو اہالیان انگلنڈ نے روانہ ساحل
شام زیر فرمان اسٹاپ فرڈ و نیپیر یہ ایک بحری لشکر جرار کیا اور گشت ۱۸۴۰ عیسوی کی انیتسوین
کو بندر بیروت پر گولہ رانی کر کے محافظین مصری کی خوب خبر لی جب وہ فرار ہوے تو بندر مذکور پر
قابض و متصرف ہوکر اپنے ہمراہی فوج ترک کو وہان متعین کر دیا بعد اوسکے ماہ نومبر کی تیسری کو اوسی لشکر
بحری نے اقرا کو بھی مسخر کیا قلعجات ملک شام بھی قبضۂ اقتدار ترک مین آگئے اور آخر ماہ مذکور تک فوج سلطانی
نے تمام ملک شام پر قبضہ کر لیا پھر تو اہالیان فرانس نے دخل دہی کی اور ان قدیم ہنگامون کے فرو کرنے کے
لئے سلطان کو صلح کر لینے کی ترغیب دی نظر برین سلطان نے فروری ۱۸۴۱ عیسوی کی تیرہوین
کو ایک فرمان بنام محمد علی پاشا بدین مضمون صادر فرمایا کہ حکومت ملک مصر پاشائے مذکور کے خاندان
مین بطن در بطن قایم رہی مگر پاشائے موصوف سالانہ ربع محاصل سلطان کو بطور خراج پہنچای اور لگی
افواج بری و بحری سے عند الضرورت کام آئی اسی سال کے موسم خزان مین اور ایک صلحنامہ
فیما بین اہالیان انگلنڈ و آسٹریہ و فرانس و پرشیا و روس و سلطان عبد المجید خان نہر ہلسپانٹ کی راہ
سے جہازون کی آمد و شد کے باب مین قرار پایا کہتے ہین کہ جب فساد ملک مصر فرو ہوا تو سلطنت
عثمانیہ نے آرام پایا سلطان کو خیال انتظام سلطنت آیا اور روس و شہنشاہ آسٹریہ نے چند سرداران
ملک ہنگری کو جو باغی فسادی تھے اور ملک روم مین پناہ گزین تھے شہر بدری کی سلطان سے درخواست کی مگر سلطا

نہوئی زار نکولاس نے جو بنا بر جنگ بہانہ جو تھا سلطان کو بذریعہ مراسلہ اس مضمون کی اطلاع دی کہ عیسوی ساکنان
مملکت ترک کی ذمہ داری بجمیع وجوہ اپنے ہی تفویض ہو جب سلطان نے اوسکی درخواست کو قبول نہ
فرمایا تو جولائی ۱۸۵۳ عیسوی کی تیرہوین کو لشکر روس نے نہر پرت عبور کرکے مالدیویہ و والیشیہ پر اپنا
قبضہ کرلیا اور ماہ مذکور کی نوین کو نکولاس مذکور نے عہد شکنی کی اہالیان قسطنطنیہ نے اس خبر کے
سنتے ہی ایک لشکر ترک زیر فرمان عمر پاشا بسرعت تمام دریاے ڈانیوب پر روانہ کیا اور اکتوبر کی
پہلی کو جنگ کرنے کی شہرت دی فوج مذکور نے نومبر کی چوتھی کو پیش قدمی کرکے مقام آلت نتزا
پر روسیون سے لڑکر فتحیابی حاصل کرلی دوسرے روز مقام سِتّیت پر بھی ترکون نے فتح پائی ان
فتوحات سے ترک کی ترقی روزانہ خاطر نشین ہوئی چنانچہ اسی سبب اہالیان فرانس و انگلنڈ ابتداے
جنگ سے سلطان کے معاون و مددگار رہے اور یورپی ترک کے بحرین بالتک و یوکسین مین سرگرم
محافظت لیل و نہار رہے اس لئے لشکر روس نے قدم نہ بڑہایا بلکہ اپنے ملک ہی کی حفاظت
مین مصروف رہا بہرحال ایک روسی فوج نے ۱۸۵۴ عیسوی مین ڈانیوب عبور کرکے سلسٹریہ
پر محاصرہ کیا موسی پاشا اور دو سرداران انگلنڈ نے جو اوس قلعہ کی حفاظت مین سرگرم تھے روسیون
سے اچھا مقابلہ کیا آخر روسیون نے ماہ جون کی پندرہوین کو ڈانیوب کی راہ لی ترکون نے بھی
اونکا پیچھا نچھوڑا اسمین اہالیان فرانس و انگلنڈ نے جو قلعہ وارنہ پر بنا بر مدد لشکر سلطانی تیار تھے
شریک ترک ہوکر جنگ روس کا قصد کیا اور ماہ ستمبر مین صوبۂ کریمیا پر ایسی یورش کرنیکی تجویز

ٹھہرائی کہ جسکا نام دفتر روزگار مین قیامت تک قائم رہیگا کہتے ہین کہ عساکر ترک و فرانس و انگلنڈ نے
بالاتفاق متصل یوپی توریا سرزمین کریمیا پر قدم رکھکر شہر مذکور پر حملہ کیا اور ستمبر کے چودہوین کو مسخر
کرکے مقام الما کار استہ لیا جب اوسپر بھی فتح پائی تو سباستپول کی راہ بی مزاحمت ہاتھ آئی آخر اوسپر
بھی محاصرہ کیا اور عرصۂ دراز تک داد جوانمردی دی الغرض ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء عیسوی کی آٹھوین کو محاربین
نے مقام مذکور پر حملہ کیا اور برج قلعہ پر اپنا قبضہ کرلیا لکھا ہی کہ اس قلعہ پر بارہ مہینے محاصرہ رہا پانچ لڑائیان
زبردست ہوین طرفین کے ایک لاکھہ آدمی مقتول ہوے آخر روسیون نے مقابلہ سے منہہ پھرایا اور دوسرے
روز سارا شہر لشکر فتحمند ترک کے ہاتھہ آیا یہان کا تو یہہ حال ہوا اب اور سنئے کہ فوج روس نے اقلیم ایشیا مین
لشکر سلطانی سے مقابلہ کرکے بوجہ ناتجربہ کاری سرداران ترک فتح پائے نہر قارص کے محاصرہ پر ہمت
بڑہائی محافظین و باشندگان شہر نے جو زیر فرمان دو سرداران عیسوی انگلنڈ کے تھے حفاظت شہر مین
داد یکدلی دی اور ستمبر کی انتیسوین کو جب لشکر روس نے حملہ کیا تو اونہون نے بھی بڑی جوانمردی کی آخر ترکون
کی فتح عجیب ہوئی اور فوج روس شکست نصیب ہوئی اس اثنا مین شہنشاہ آسٹریہ نے دخل دیا فیمابین
سلطان و زار روس مصالحت کرانے کے لئے زار کو پیغام روانہ کیا چونکہ زار نکولاس اونہین دنون عدم
کی راہ لی تھی الکزانڈر ثانی نے پیام صلح منظور کرلیا اور تجویز صلح کے لئے شہر پارس دارالحکومت فرانس
کو مقرر کیا القصہ سفیران فرانس و انگلنڈ و روس و ترک و سرڈینیہ نے جمع ہوکر اتوار کے روز ماہ مارچ ۱۸۵۶ء
کی تیسوین کو بعد رد و قدح بسیار ایک صلحنامہ فیمابین زار روس و سلطان عبدالمجید خان ٹھہرایا جنگ

موقوف ہوئی اور ملک طرفین کے واپس کردئے گئے سارا قصہ فیصلہ ہوا لنڈن مین بوجہ اس صلح سنہ ۱۸۵۶ء
مین جشن و آتشبازی کا اچھا جلسہ ہوا بعد اوسکے سلطان عبدالمجید خان نے ذیحجہ ۱۲۷۷ھ سنہ ہجری کی پندرہوین
کو انتقال کیا مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے برابر مدفون ہوا ہر ہوا خواہ
اس سلطان عالیشان کے مہاجرت سے محزون ہوا لکھا ہی کہ سلطان عبدالمجید خان مرحوم نے اپنی عہد
سلطنت مین مسجد نبوی کے سامنے کے رخ مین گیارہ درجے مقابل گنبد نما لداؤ کے پختہ بنوائی اونمین
صدہا ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز و افشان کے لگائی ہر ستون پانچ گز طویل مربع ایک
ڈول ان پتھر کے ہین کسی معدن سے تیار تراشے ہوے ثمن نکل آئی اون پر خوشنما سنگین گنبد بنوائی
ہر گنبد حلقے مین آیات قرآنی مختلف خطون مین لکھی ہین اور ہر نقش و نگار و مطلا بنے ہین ہر ہر ستون
کے حلقہائے پائین اور بالا پر بمقدار آٹھہ گرہ کے نیچے اور اوپر سونا چڑہا ہوا ہی مسجد نبوی کے اندر
کی پشت پر کام میناکاری کا ہی اوسمین سنہری حروف آیات قرآنی بخط نستعلیق اور اسمائے رسول
پاک مرقوم ہین غرض اس خوبی سے یہہ تعمیر جدید ہوئی واقعی قابل دید ہوئی حق جلشانہ ہر ایک مسلمان
کو اوسکی زیارت نصیب کرے آمین فقط -

فصل سی و سوم دربیان سلطنت سلطان عبدالعزیز خان

للّٰہ الحمد اوس سلطان صاحب اعزاز کی حکمرانی کا ماجرا ہی کہ جسکے ذکر مین دم تحریر خامہ سے صدائے
یا عزیز پیدا ہی سنئے نام نامی اوس فرمانروائے عالیشان کا سلطان عبدالعزیز خان ہی جو جولائی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

کی بیسوین مطابق ذیحجہ ۱۲۷۷ہجری کی پندرہوین کو قسطنطنیہ مین تخت نشین ہوا عدل و نصفت مین
زبانزد ساکنان روے زمین ہوا اوسی نے عربون کو قید سے رہا کیا سچون کی بن آئی
جھوٹون کو عملداری سے معزول کردیا اہل علم کی قدردانی مین کچھہ فرق نہ آیا عہدہاے جلیلہ
پر مامور فرمایا اوسکے عہد سلطنت مین نصاریٰ اجارۂ بنادر سے محروم رہے عدم حصول منافع
کثیرہ سے مغموم رہے اوسی نے امورات مالی و ملکی کو خوب ترقی دی افواج و جہازات جنگی وغیرہ
کا اچھا انتظام کیا آگ گاڑہی و تار برقی وغیرہ عجیب عجیب صنعتون کا اپنے ملک مین رواج دیا شاہ
ایران ناصرالدین شاہ قاچار کے ساتھہ اتحاد بڑہایا اپنے ملک کے سیر و سفر کے قطع نظر
مصر و اسکندریہ و لنڈن وغیرہ کی سیر کی اور برادر حقیقی سلطان عبدالمجید خان کی عورتون کو
بعد اتمام ایام عدت مطلق العنان کیا اور اونکو جس سے چاہین نکاح پڑہا لینے کی اجازت دی
اور خود بھی سواے ایک اپنی عورت کے دوسری کا خیال نکیا انتظام لشکر کا وہ حال کہ فوج بری
کے منہہ پر پانی آیا اور فوج بحری نے دریا کا بااین عالی ظرفی حوصلہ گہٹا یا خشکی پر شمشیر دلاوران
عثمانی کا پانی رواں رہا دشمنون کے سر سے گذر گیا اور تری مین لشکر بحری آتش فشان رہا ہر دشمن
آبرو کبھی آتش رشک سے جل کر اور کبھی عرق خجالت مین ڈوب ڈوب کر مرگیا کسیکا دم
دام دام باقی نہ رکھا اپنے زر خاص سے سبکا فیصلہ کیا باقی کا نام باقی نہ رکھا اسی کے عہد سلطنت
مین نہر سویز وغیرہ نے دستبرد اہالیان فرانس سے بچکر آبرو پائی اہل فرانس بحیلہ تیاری نہر داخلۂ



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

کی انیسوین مطابق ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ ہجری کی پندرہوین کو قسطنطنیہ مین تخت نشین ہوا عدل و نصفت مین
زبانزد ساکنان روے زمین ہوا اوسی نے عربون کو قید سے رہا کیا بچون کی بن آئی
جھوٹون کو عملداری سے معزول کردیا اہل علم کی قدر دانی مین کچھہ فرق نہ آیا عہدہاے جلیلہ
پر مامور فرمایا اوسکے عہد سلطنت مین نصاری اجارۂ بنادر سے محروم رہے عدم حصول منافع
کثیرہ سے مغموم رہے اوسی نے امورات مالی و ملکی کو خوب ترقی دی افواج و جہازات جنگی وغیرہ
کا اچھا انتظام کیا اگ گاڑہی و تار برقی وغیرہ عجیب عجیب صنعتون کا اپنے ملک مین رواج دیا شاہ
ایران ناصر الدین شاہ قاچار کے ساتھہ اتحاد بڑہایا اپنے ملک کے سیر و سفر کے قطع نظر
مصر و اسکندریہ و لنڈن وغیرہ کی سیر کی اور برادر حقیقی سلطان عبد المجید خان کی عورتون کو
بعد اتمام ایام عدت مطلق العنان کیا اور اونکو جس سے چاہین نکاح پڑہا لینے کی اجازت دی
اور خود بھی سواے ایک اپنی عورت کے دوسری کا خیال نکیا انتظام لشکر کا وہ حال کہ فوج بری
کے منہہ پر پانی آیا اور فوج بحری نے دریا کا باین عالی ظرفی حوصلہ گھٹایا خشکی پر شمشیر دلاوران
عثمانی کا پانی روان رہا دشمنون کے سر سے گذر کیا اور تری مین لشکر بحری آتش فشان رہا ہر دشمن
ابر و کبھی آتش رشک سے جل کر اور کبھی عرق خجالت مین ڈوب ڈوب کر مر گیا کسیکا دم
دام وام باقی نہ رکھا اپنے زر خاص سے سبکا فیصلہ کیا باقی کا نام باقی نہ رکھا اسی کے عہد سلطنت
مین نہر سویز وغیرہ نے دستبرد اہالیان فرانس سے بگڑ کر آبرو پائی اہل فرانس کیلیے تیاری نہر داخلہ

مصر سے پسپا ہوے اور اہالیان مصر بھی جبر و حکومت اہل فرانس کی تلخی سے رہا ہوئی اسی ناخدای
عزیز نے خدا خدا کر کے اپنی سلطنت کی کشتی کو ورطۂ ہلاکت سے نکالا ابروے دولت عثمانیہ کو
بہزار عرق ریزی سنبہالا مدام مدنظر آراستگی فوج اور جنگی جہازون کی خریداری رہی عمارتون کی
تعمیر آہنی سڑکون کی تیاری رہی جن یوروپین لوگون کو سلطان نے امانت دار جانکر متفرق کامون
کا ٹھیکہ دیا اُنہین بد ذاتون نے کڑوڑہا روپیہ کا خرچ بتلا کر دہو کا دیا علاوہ اوسکی سلطنت عثمانیہ
قبل تخت نشینی سلطان عبد العزیز خان مقروض تھے بُرالقسمتہ تھا جنگ کریمیہ اور سلطان عبد المجید خان
کی فضول خرچی کے باعث خزانہ خالی ہوگیا تھا اگرچہ جنگ مذکور مین سلاطین یورپ نے بنظر
فوائد ذاتی از خود سلطان عبد المجید خان کو مدد دی اور جواز روے انصاف روسیون سے
اخراجات جنگ دلا دیے تو سلطنت عثمانیہ مقروض نہوتی جب یہہ بات نہوئی اور قرض لینے
کی ضرورت پڑی تو سود در سود کی ترقی نے اصل و سود کو کڑوڑون کے درجے سے بڑہا
دیا اور اون خرابیون نے سارے علما و امرا کو سلطان ممدوح سے رنجیدہ کر رکھا آخر سبھون نے
سلطان عبد العزیز خان کے معزول کر دینے کی تجویز ٹھہرائی چنانچہ روز سہ شنبہ جمادی الاول
سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین بعد نصف شب بعض وزرانے خدمت سلطان مراد مین جاکر یہہ عرض کی کہ
اب آپ قدم بڑہائین چھاؤنی مین تشریف لائین جب سلطان مراد نے چھاؤنی مین قدم
رنجہ فرمایا تو شمشیر بندون نے آپ کو گھیر لیا اور چھے بجے سب علما و امرا و وزراے بری و بحری

کو چھاؤنی مین بلایا مقام مجرہ رحیبہ مین سب اراکین دولت جمع ہوے منجملہ اراکین چار شخصون نے
اوس وقت یہہ کہا کہ سلطان عبدالعزیز خان کو جب قوم نے غافل پایا تو خیال آیا کہ سلطان مذکور کو
معزول کرین اور بموجب شرع شریف سلطان مراد خان کے ہاتھہ پر بیعت کرین یہہ سنتے ہی سب لوگ
راضی ہو گئے اور سلطان مراد کی خدمت مین پہنچکر بیعت کی بالاتفاق مبارکباد دی بعد اوسکے چار وزیرون
نے محل کشلطاش کے جانب قدم بڑہایا اور سلطان عبدالعزیز خان سے ملاقات کرنی چاہی چونکہ سلطان
مرحوم سو رہے تھے کچھہ دیر وزیرون نے انتظار کیا پھر بغیر اجازت محل مین داخل ہو کر کہا کہ قوم
عثمانیہ نے آپ کو معزول کیا ہی کیونکہ مصلحت وقت یہی ہی اوسوقت سلطان نے فرمایا کہ تم لوگ
کیا میرے عزل کو سہل جانتے ہو تو اونہون نے یہہ سنایا کہ حضور سلطان مراد از روے شرع شریف
آج کے روز سے وارث تخت و تاج ہین اب آپ محل طوبقیو مین تشریف لیجائین اور وہین اقامت
فرمائین پھر تو سلطان عبدالعزیز خان نے معہ والدہ واہل و عیال تین کشتیون پر سوار ہو کر صبح کے
نو بجے عزم محل مذکور کیا اور داخل محل ہو کر نہایت اشکبار رہے چنانچہ اتوار کی شب کو اونکی آنکھہ
نہ لگی بہت بیقرار رہے صبح کو جانب حمام توجہ فرمائی پھر وہان سے باغ کی سیر پسند آئی بدستور کبھی
گھر کو واپس آتے تھے کبھی گھبرا گھبرا کر باغ کو جاتے تھے اسی خیال مین ایک لونڈی سے ڈاڑہی
کے بال برابر کرنے کے لئے قینچی مانگی اوسنے اونکی والدہ سے جاکر ماجرا عرض کیا اونہون نے
قینچی اور آئینہ دیدیا سلطان بالون کو کترنے لگے اور اونکی والدہ دروازے کے پیچھے سے دیکھہ

رہی تھین دفعۃً سلطان نے دیکھہ لیا اور فرمایا جاؤ یہان کیون کھڑے ہو پھر گاؤ تکیہ لگایا اور خدمتگار
کو بلایا اور اوس سے کیفیت لڑائی کی بیان کرنے لگے کہ دشمن کو معرکے سے یون بھگائین اعدا
پر میدان مین یون تلوار چلائین یہہ کہتے کہتے قینچی ہاتھہ مین لی اور رگ داہنی ہاتھہ کی کاٹ دی
خدمتگار چیختا ہوا سلطان کی والدہ کے پاس آیا سارا حال کہہ سنایا اس عرصے مین سلطان نے بائین
ہاتھہ کی رگ بھی کاٹ ڈالی سلطان کی والدہ اور لونڈیون نے کہرام مچایا پولیس والے اور ڈاکٹر
اعلی درجہ کے دوڑے آئے مگر اونکے آنے کے پیشتر ہی سلطان نے اپنا کام تمام کر لیا سولہ
برس سلطنت رانی کی اور جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ ہجری کی گیارہوین مطابق جون سنہ ۱۸۷۶ عیسوی
کی چوتھی کو اجل نے وقفہ ندیا جب خبر رحلت سلطان عبدالعزیز خان بذریعہ تار برقی ہندوستان
مین آئی تو اکثر شہرون مین بہ تبعیت مذہب شافعی سلطان مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ پڑہی گئی مسلمانون
نے شان ہمدردی دکھادی پہلے تو رحلت سلطان عبدالعزیز خان کا سب کو غم ہوا اور پھر
تخت نشینی سلطان مراد خان سے ہر شخص مسرت توام ہوا۔

فصل سی و چہارم دربیان سلطنت سلطان مراد خان خامس

مؤلف چارون طرف ہی دہوم حصول امید کی ؛ یہہ دن مراد کے ہین یہہ راتین ہین
عید کی ؛ طرفہ تر ماجرا ہے گردش لیل و نہار ہی اس دار فانی کی عزت و ذلت کب قابل
اعتبار ہی انقلاب دہر نئے رنگ دکھاتا ہی طرفۃ العین مین حال کچھہ کا کچھہ ہو جاتا ہی کسے عزیز

مصر خوبی کی عزت جو بگڑ گئی تو جان شیرین سے تلخ ہو کر روانہ عدم بحال ناشاد ہوتا ہی اور
کوئی قید شدید سے چھوٹ کر بامراد ہوتا ہی ؎ کار موقوف بوقت است کہ چون وقت
رسید ٭ خوابے از بند رہانید مہ کنعان را ٭ دلیل اس دعوے کی یہہ ہی دیکھئے کہ سلطان عبد العزیز
خان کی کس خوبی مین خرابی آئی اور سلطان مراد نے کس خرابی مین تخت نشین ہو کر مراد پائی کہتے
ہین کہ سلطان مراد خان برادر حقیقی سلطان عبد العزیز خان جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ ہجری کی ساتوین
کو زینت افزائے تخت ہوا سارے ملک مین تازے حکم جاری کر دئے مصروف امور سلطنت
ایک لخت ہوا غرض اس سلطان نے اہتمام مملکت کی بڑی بڑی تدبیرین کین تھین اور انتظام
سلطنت کی عمدہ ترکیبین سوچین تھین ہنوز کچھ دن گذرنے نپائے تھے کہ پرنس میلان والی
سرویہ و شاہزادہ والی مانٹی نگرو نے اطاعت سلطانی سے باوجود استحقاق قدیم منہہ پھرایا
روس نے ترغیب دیکر فساد مچایا جولائی سنہ ۱۸۷۶ عیسوی کی نوین کو باغیون نے فوج احمد مختار
پاشا پر حملہ کیا ترک نے بھی خوب مقابلہ کیا نو سو دشمنون کو مارا چار سو کو زخم کاری لگا آخر
باغی ہی ذلیل و خوار ہوے اور جو باقی رہ گئے میدان جنگ سے جان بچا کر فرار ہوئے
باغیون کا سارا اسباب اہل اسلام کے ہاتھہ آیا لشکر سلطانی سے چالیس جوانون نے شربت شہادت
نوش فرمایا جولائی کی دسوین کو جنرل محمد علی پاشا نے چار ہزار کی فوج سے پہاڑ وینین سروہ
کے چودہ ہزار باغیون پر حملہ کیا جنرل سرویہ نے موافق دستور جنگ اپنے نصف لشکر کو مقابلے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

مصر خوبی کی عزت جو بگڑ گئی تو جان شیرین سے تلخ ہو کر روانۂ عدم بکمال ناشاد ہوتا ہی اور
کوئی قید شدید سے چھوٹ کر بامراد ہوتا ہی سے کار موقوف بوقت است کہ چون وقت
رسید ؎ خوابے از بند رہانید مہ کنعان را ؎ دلیل اس دعوے کی یہی دیکھئے کہ سلطان عبد العزیز
خان کی کس خوبی مین خرابی آئی اور سلطان مراد نے کس خرابی مین تخت نشین ہو کر مراد پائی کہتے
ہین کہ سلطان مراد خان برادر حقیقی سلطان عبد العزیز خان جمادی الاول سنہ ١٢٩٣ ہجری کی ساتوین
کو زینت افزائے تخت ہوا سارے ملک مین تازے حکم جاری کر دیئے معروف امور سلطنت
ایک لخت ہوا غرض اس سلطان نے اہتمام مملکت کی بڑی بڑی تدبیرین کین تھین اور انتظام
سلطنت کی عمدہ ترکیبین سوچین تھین ہنوز کچھ دن گذرنے نپائے تھے کہ پرنس میلان والی
سرویہ و شاہزادہ والی مانٹی نگرو نے اطاعت سلطانی سے باوجود استحقاق قدیم منہہ پھرایا
روس نے ترغیب دیکر فساد مچایا جولائی سنہ ١٨٧٦ عیسوی کی نوین کو باغیون نے فوج احمد مختار
پاشا پر حملہ کیا ترک نے بھی خوب مقابلہ کیا نوسو دشمنون کو مارا چارسو کو زخم کاری لگا آخر
باغی ہی ذلیل و خوار ہوے اور جو باقی رہ گئے میدان جنگ سے جان بچاکر فرار ہوئے
باغیون کا سارا اسباب اہل اسلام کے ہاتھ آیا لشکر سلطانی سے چالیس جوانون نے شربت شہادت
نوش فرمایا جولائی کی دسوین کو جنرل محمد علی پاشا نے چار ہزار کی فوج سے پہاڑ وہین سرویہ
کے چودہ ہزار باغیون پر حملہ کیا جنرل سرویہ نے موافق دستور جنگ اپنے نصف لشکر کو مقابلے

کا حکم دیا اور آدہی کو گھات مین چھپا رکھا رات کے نو بجے سے لڑائی شروع ہوگئی اور تین
بجے تک قائم رہی آخر اہل اسلام نے وہ شجاعت دکھائی کہ فوج سرویہ میدان جنگ سے بھاگتی
نظر آئی اس جنگ مین سرویہ کے تین ہزار سپاہی فی النار ہوے اور زخمی چھے ہزار ہوے
جولائی کی اکیسوین کو سرویہ کے کسی مقام مین بہت سا باغی لشکر جمع جو ہوا تو اوسکو جنرل عثمان
پاشا نے پراگندہ کر ڈالا کئی سو باغیون نے جان گنوائی اسی تاریخ کو اہل اسلام نے والی مانٹی نگرو پر فتح
پائی اگشت کی پانچوین کو عثمان پاشا نے عسکریہ مین یہہ تار بھیجا کہ آج ہی دم صبح کرنل
حسن پاشا نے تین رجمنٹ پیدل اور ایک گولہ اندازون کی کمپنی اور دو عدد توپ اور کچھ والنٹیر
سے شوقہ پر حملہ کیا اہالیان سرویہ شہر گرال پر جو ٹیمک ندی پر واقع ہی اور ایک اوسی کے
نزدیک کے قریہ پر اہالیان ترک سے دوچار ہوے کچھ دیر جنگ ہوئی آخر باغی فرار ہوے لشکر اسلام
نے اون دونون شہرون پر اپنا قبضہ کرلیا اگسٹ کی چھٹی کو سر عسکریہ سے صدر اعظم کو تار آیا کہ روز
یکشنبہ تاریخ مذکور کو لشکر سلطانی نے شہر گرگوسیوتس پر یورش کی باغیون کی جمعیت کثیر پر گولہ
رانی شروع کردی پھر تو دشمنون کو تاب نہ آئی بھاگ نکلے لشکر ترک نے اوسپر بھی فتح پائی
باغیون نے اپنی شہر زاتی کا رہستہ جو لیا تو لشکر سلطانی نے اونکا پیچھا کیا جنرل چرنایف
روسی نے خبر آمد لشکر سلطانی سنکر معہ فوج باغی شہر زاتی چار سے عزم فرار کیا اوسکو بھی مسلمانون
نے لے لیا اگشت کی اٹھارہوین کو درویش پاشا نے حربگاہ سے بذریعہ تار برقی یہہ خبر بھیجی

کہ گذشتہ شنبے کو ہم حدود سرویہ مین معہ ٦ رجمنٹ فوج مصری اور ۵ رجمنٹ فوج سلطانی اور کچھ والنٹیر کے
ساتھ داخل ہوئی فوج سرویہ نے پہاڑون کے ٹیلون پر اور جھاڑیون مین مورچے اور دمدمے بہت
مضبوط بنا رکھے تھے جب لڑائی شروع ہوگئی تو شیران اسلام نے شجاعت کی وہ داد دی کہ فوج سرویہ
نے لومڑیون کی طرح دُم دبا کر اپنی راہ لی دوسرے روز سردار فوج یعنی محمد علی پاشا و اسمٰعیل
پاشاے مصری نے معہ فوج قدم بڑہایا دن کے گیارہ بجے سے وہ جنگ برپا ہوئی کہ شام تک
توپون اور بندوقون ہی کی صدا رہی اوسی روز لشکر سلطانی نے باغیون کے سارے مورچون
پر جو پہاڑون اور جھاڑیون مین تھے قبضہ کیا ایکہزار سے زیادہ باغیون کو قتل کر دیا دشمنون کے
دو سو مورچے چھین لئے اِدھر کے دو سو آدمی شہید ہوے تیسرے روز رسد پاشاے مصری
ورضا بک نے معہ لشکر سلطانی جانب دشمن قدم بڑہایا محمد علی پاشا مقابل دشمن ہوا جمیل پاشا
دشمن کے بائین طرف اور حسین آغا سیدھے جانب چلا آیا جب جنگ برپا ہوئی فوج سرویہ تہہ و
بالا ہوئی لشکر سلطانی نے قریب شہر یاور وقت شام پہنچکر دم لیا اہالیان سرویہ گھبرائے شبا شب
شہر چھوڑ کر بھاگ گئے پھر تو اطراف کے مورچے معہ سامان و آلات جنگ اہل اسلام کے ہاتھ
آئے بعد اوسکے لشکر سلطانی نے شہر فراتیشار پر قبضہ کیا اہالیان سرویہ نے وہان سے بھی گھر بار
چھوڑ کر آسٹریہ و رومانیہ کا رستہ لیا اگست کی اکیسوین کو تونز سے بذریعہ تار برقی باب سر عسکریہ
مین یہہ خبر آئی کہ آج ہی کے روز مصطفی صفوت پاشا نے چند پلٹنین اور والنٹیر کے ساتھ ولغراد سے

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخرش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروالنسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگست کی چھبیسوین ۲٦ کو قریب دریاے ٹیمک شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہوگئے اور باقیمانده نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھا دیا۔



یہہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

فصل سی و پنجم دربیان سلطنت سلطان الغازی عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ

مؤلف یارب تری حمد اور میرا منہہ ؛ تو نے ہی تو یہہ مجھے دیا منہہ ؛ دی منہہ کو زبان سخن زبانکو
تاثیر بھی قوت بیان کو ؛ مین منہہ مرا منہہ کی یہہ زبان بھی ؛ اور منہہ کی زبان کا یہہ بیان بھی ؛ تیرے
مملوک سب کے سب ہین ؛ مالک کے سزاے حمد کب ہین ؛ پر شکر نہ کیون زبان پر آئی ؛ قسمت نے
یہہ دن اوسے دکھائی ؛ ہی ورد زبان بصد روانی ؛ ذکر عبدالحمید ثانی ؛ **شریف**
ای آنکہ در آفاق وحیدت دانند ؛ عالم بہ تہور نہ شنیدت دانند ؛ محمود دو عالمی واینک زین
وجہ ؛ سلطان زمان عبدحمیدت خوانند ؛ **ولہ** تہرائین تہورمین وحید ایسا ہو ؛ وب جائین جلالت
مین رشید ایسا ہو ؛ ہو ورد زبان محمدت اوسکی یارب ؛ محمود جہان عبدحمید ایسا ہو ؛ ہان ای
شہسوار دست زبردست سرزمین نامہ معرکہ روم وروس ہی سہی دم روانی ہی اور یون کہ ذوالفقار قلم
زبان پر ہاتھ رہے ورد زبان نادعلی ہو فتح وظفر ساتھ ساتھ رہے ہر نقطہ حفظ احباب کو سپر
ہو اور ہر مرکز دشمنون کے لئے خنجر ہو حرف گیر انگلی بھی رکھنے نپائے کہ سر دست ہاتھ قطع ہو جاے
کوچہ ہاے بین السطور مین نابلدان اقلیم سخن اگر باے نظر سے آئین تو فوراً کوچی کٹ جائین
مدعیون کا برا حال ہو لاف زنون کی زبان معرکہ سخن مین لال ہو اور یون اپنا بول بالا ہو کہ ہرزہ
درایون کا منہہ ہمارے برش قلم سے اونہین کی زبان کی طرح لال ہو کر کالا ہو تو بہ کیا وہ حیا دشمن
نہین کہ روسیون کی مانند منہہ کی کہا کر منہہ نہ آئینگے اور پسپائی مین پیش قدمی نہ کر دکھائینگے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

فصل بی و پنجم در بیان سلطنت سلطان الغازی عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ

مؤلف یارب تری حمد ورد میرا منہہ ؛ تو نے ہی تو یہ مجھے دیا منہہ ؛ دی منہہ کو زبان سخن زبانکو
تاثیر بھی قوت بیان کو ؛ مین منہہ ہرا منہہ کی یہہ زبان بھی ؛ اور منہہ کی زبان کا یہہ بیان بھی ؛ تیرے
مملوک سب کے سب ہین ؛ مالک کے سزا ے حمد کب ہین ؛ پر شکر نہ کیون زبان پر آئی ؛ قسمت نے
یہہ دن اوسے دکھائی ؛ ہی ورد زبان بصد ہوا ئی ؛ ذکر عبدالحمید ثانی ؛ **شریف**
ای آنکہ در آفاق وحیدت دانند ؛ عالم بہ تہور نہ شنیدت دانند ؛ محمود دو عالمی وا اینک زین
وجہ ؛ سلطان زمان عبدحمیدت خوانند ؛ **و لہ** تہرا ئین تہو رین وحید ایسا ہو ؛ وے جا ئین جلالت
مین رشید ایسا ہو ؛ ہو ورد زبان محمدت اوسکی یارب ؛ محمود جہان عبدحمید ایسا ہو ؛ ہان ای
شہ سوار دست زبردست سر زمین نامہ معرکہ روم ورد میں ہی یہی دم روانی ہی اور یون کہ ذو الفقار قلم
زبان پر ہاتھ ہے ورد زبان نادعلی ہو فتح و ظفر ساتھ ساتھ رہے ہر نقطہ حفظ احباب کو سپر
ہو اور ہر مرکز دشمنون کے لئے خنجر ہو حرف گیر انگلی بھی رکھنے نپائے کہ ہر دست ہاتھ قطع ہو جاے
کوچہ ہاے بین السطور مین نابلدان اقلیم سخن اگر پاے نظر سے آئین تو فوراً کوچی کٹ جائین
مدعیون کا برا حال ہو لاف زنون کی زبان معرکہ سخن مین لال ہو اور یون اپنا بول بالا ہو کہ ہرزہ
درایون کا منہہ ہمارے برش قلم سے اونہین کی زبان کی طرح لال ہو کر کالا ہو تو بہ کیا وہ جیا دار شمن
نہین کہ روسیون کی مانند منہہ کی کہا کر منہہ نہ آئینگے اور پسپائی مین پیش قدمی نہ کر دکھائینگے

یارو خبردار کہ ہمارا قلم معرکہ گیر گرم روانی ہی اور عہد سلطنت سلطان الغازی عبد الحمید خان ثانی ہی گوشون
مین منہہ نہ چھپاؤ اور ہمین ہدف تیر طعن ناحق نہ بناؤ پردے کے اوٹ مین شکار تو یہ ہی روش
معاذ اللہ یہ ہنجار **رباعی** بے علم ہمین کچھہ اب سناتے بھی ہین ٭ بگڑے ہوے باتون کو
بناتے بھی ہین ٭ اس منہہ پہ یہہ عزم ہمزبانی شریف ٭ آتے ہین جو منہہ تو منہہ کی کہاتے بھی
ہین ٭ المنت للہ تعالیٰ و تقدس مسلمانو مقام شکر کا ہی دیکھو سر زمین قسطنطنیہ مین کون کار فرما ہی
لیجئے جناب سلطان عبد الحمید خان ثانی نے شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری کی دسوین مطابق اگست ۱۸۷۶ء
کی اکتیسوین کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا ہنگام فتح و فیروزی اہل اسلام آیا واقعی زہد و
تقویٰ اسیکو کہتے ہین اور دینداری اوسیکا نام ہی کہ باوجود کثرت کاروبار سلطنت جب نماز
کا وقت آتا ہی تو فوراً مصلیٰ بچھایا جاتا ہی وضو سے آبروے دست و پاے مبارک بڑہا
دیتے ہین اور بعد آب و تاب رونق بخش مصلی ہوکر طاعت ایزدی مین بااین سرفرازی
سر جھکا دیتے ہین لکھا ہی کہ آپکی والدہ نے آپکی نہایت صغر سنی مین انتقال کیا تھا اور
آپکے چچا عبد العزیز خان نے پرورش گرامی کا بوجھ اپنے سر لیا تھا آج کل جرأت و ہمت کی
داد دی ہی اور زمانۂ سابق مین سلطان عبد العزیز خان مرحوم کے ساتھہ ملک یورپ کی سیر
بھی کی ہی ترکی و عربی کے قطع نظر زبان فارسی و فرنچ و انگریزی کے خوب ماہر ہین آپ کے
اوصاف حمیدہ بیان سے باہر ہین اب سراپاے مبارک کا حال سنئے اللہ اللہ رخ کا وہ عالم

کہ آفتاب منہہ آنے کے قابل نہین سر کی وہ بلندی کہ عرش اعلی کو حاصل ہین صورت نیں سیرتین فرشتہ
ہی خط سبز گویا حسن کی تقدیر کا نوشتہ ہی یا دست آویز فتح و فیروزی کا ترکان ظفر پیکر ہی یا سر سبز کشت
امید دینداران دین پرور ہی پیشانی اقدس کی ماہ سے تشبیہ روا نہین بعین انصاف دیکھو کیا ماہ مین
نافیہ ما نہین اگر ماہ کے ماہ کو نافیہ نہ کہین تو مایانی ہی الحمد للہ کہ رشک پیشانی والا سے ماہ آب آب
ہی خجلت کی یہہ نشانی ہی آہوان ختن چشم والا کو بچشم مانتے ہین غزالان چین اپنا قبلہ و کعبہ جانتے ہین
اگر چشم کو آہو کہا تو ابرو کو شاخ آہو کیون نہ کہونگا داد سخن شناسی کسطرح نہ دونگا ہر بشر اس ابروے
خمدار کا عاشق ہی اور فرد فرد شایق ~ بہ عشق ابروی او شور ہر سو است ؛ برات عاشقان
بر شاخ آہو ست ؛ وصف بینی جو زیب تحریر ہو تو ہر شخص نادین فریفتہ بنئے پر تو یر ہو بینی نہین مرکز ماہ
و آفتاب ہی دمبدم پر تو افگن گوشہ خاطر ہر شیخ و شاب ہی لب و دندان کے وصف مین عقل متحیر
ہی بالاتفاق کہتے ہین کہ یہان اتفاق لعل و گوہر ہی متفق علیہ یہہ سخن ہی کہ دہان عالی لعل و گوہر کا معدن
ہی صرف خندہ جو کبہی فیض انتما ہوتے ہین تو جگر لعل سے موتی پیدا ہوتے ہین دست عالی زبردست
ہر دست پنجۂ خون اعدا مین اسقدر لال کہ جسکی ہم پنجگی مین پنجہ مرجان ہاین سرخروی پست سینہ شفاف
آئینے سے صاف بدولت کمر کمر ہمت و دولت چیست ع نیست پیدا مثلش از روز نخست ؛ آستان
مبارک پر آنہون ہر فلک سرنگون ہی اور وجہ سرفرازی یہی کہ پاے اعلا افسر سر گردون ہی کہتے ہین
کہ جب حضور ممدوح نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا کل رعایا نے بصد زبان مبارک باد دی

اور خود بدولت نے بدستور قدیم مسجد ایوب مین جاکر نماز جمعہ ادا کی اور اوسی روز بعد نماز ستمبر ۱۸۷۶ء
کے ساتوین کو تلوار جواہر نگار کمر مین باندہکر فولاد کی آبرو بڑہائی دشمنون کا پانی اوتارا بیدینون کو
ایک دم مین مارا اور وہ نئے قوانین ایجاد کئے کہ سارے رعایا شاد ہوے فوج معرکہ گیری و دشمن
کشی مین اوستاد ہوے متعلقین سلطان عبد العزیز خان مرحوم کو درماہہ مقرر کیا مولانا سلطان مراد خان
افندی کو معہ متعلقین مشاہرۂ بیش قرار معین کر دیا شکر گزار عنایات سلطان سب کے سب مفتی سے
تا قاضی ہوے خرد و بزرگ شہر حق رسانی عالی سے راضی ہوے توجہ معاملات سلطنت مین روزانہ
ترقی ہی انتظام امور سلطنت مین بڑی کوشش ہو رہی ہی وزرا بلا تکلف حضور مین بار پاتے ہین
اور خود بدولت ہی مقدمات ملکی مین اراکین سلطنت سے بحث کرواتے ہین جبکہ روسی پادریون نے
بہکا کر ملک بلگیریا و بوسینیا و ہرزیگونیا مین فتنہ برپا کیا تھا اور نصارا نے اکثر مسلمانون کو زندہ جلا
دیا تھا تو فوج ترک باشی باذوق نے وہان پہنچکر فتح پائی اُنہون نے بھی جانب انتقام ہمت بڑہائی
اہالیان حرب یعنے سرویہ نے بغاوت اختیار کی روس نے پچاس ہزار کی سپاہ سے اونکو کمک
دی گرم ہنگامہ کارزار ہوا جنرل امنناٹیف روسی فوج سرویہ کا سپہ سالار ہوا اودہر جانب مانٹی نگرو
والئ جبل اسود نے بعین روسیا ہی مسلمانون کے ناک کان کاٹتے جور و ستم آغاز کر دیا دونون
طرف آب روان کی طرح لشکر سلطانی نے معہ سنجق شریف انطفاے نائرہ فساد کا قصد کیا اب
بیان سنجق شریف سنئے کہ یہہ نشان مقدس سبز تافتہ کا ہی اور چار تافتے کے لفافون مین ملفوف ہو کر ایک او

نافتہ کے خریطے مین بحفاظت تمام دہرا ہوا ہی وہر کہ ازین رخ نافتہ دریچ جا آبروے نیافتہ اس نشان
پر حضرت خلیفہ سیوم رضی اللہ عنہ نے حروف طلائی سے کامل قرآن شریف لکھا ہی آثار شریف
مین معہ تبرکات دیگر یہہ نشان رکھا ہوا ہی کپڑا اوس نشان مطہر کا حجرۂ مبارک حضرت بی بی عایشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا کا پردہ ہی ایکبار جنگ کریمیا مین آیا تھا ترکون نے دشمنون پر غلبہ پایا تھا جب
اس نشان کو دار الخلافت مین لاتے ہین سلطان و وزیر اعظم معہ رؤسا و عمایدین شہر پانچ
میل تک اوسکی استقبال کو جاتے ہین چنانچہ جنگ سرویہ مین یہی نشان ترکون کے سر کا سایہ تھا
اسی نے باغیون کو آسیب زدہ بنایا تھا جب یہہ نشان میدان جنگ مین سربلند ہوتا ہی بیدین سرنگون
ہو جاتے ہین دینداروں مین اوسکے ادب کا اہتمام دہ چند ہوتا ہی سرداران فوج اوسکے
روبرو پہلے باادب سر جھکاتے ہین اور بوسہ دیکر معرکۂ رزم مین قدم بڑہاتے ہین پھر تو فتح و
ظفر ساتھ ساتھ ہی اور میدان مارنا ایک قدم مین ترکون کے ہاتھ ہی ہرچند بدخواہان سلطنت
اسلام نے سرزمین یورپ سے سلطنت اسلامیہ کا نام و نشان ہٹانا چاہا تھا اور سارے سلاطین یورپ
کو مخالف سلطان بنایا تھا مگر ہدف تیر شکست ہر کافر بدکیش ہوا اس مقام پر صادق مقولہ چاہ کندہ
را چاہ درپیش ہوا چنانچہ یکم سپٹمبر کو عبد الکریم پاشا نے اپنے سارے لشکر کے ساتھ سرویہ پر
حملہ کیا قلعجات سرویہ تو کیا خود الگزناتز پر بھی غلبہ پایا قریہ جات اطراف کو تباہ کیا سخت
لڑائی رہی گیارہ گھنٹون تک ایکسان معرکہ آرائی رہی سرویہ نے شکست پائی قلعۂ الگزناتز پر جنرل

شرنیف سے کچھ بن نہ آئی وہان سے بھاگا اور پھر بلگریڈ یعنے بلغراد سے لشکر جو آیا تو اوسنے نابیز
بلغراد پھر مقابلہ ترک کو پرا جمایا ترکون نے بھی بڑی جوانمردی کی تین ترکی باتریون نے آتش باری
شروع کردی سرویہ کی دو باتریون نے مقابلہ کیا چار طرف معرکۂ رزم گرم ہوا فولاد باین سختی
مارے ہیبت کے نرم ہوا آتشی گولون نے بہت سر اوٹھایا دہوان ابر کی طرح چھایا آفتاب
کی آنکھین چکاچوند ہوین گھبرایا پردۂ ابر مین مارے ڈر کے منہہ چھپایا ترک قدم بڑہانے
لگے اہل سرویہ دیکھ دیکھ کر سخت گھبرانے لگے دو گھنٹے کے بعد سرویہ کی باتریون نے خوب
گولے برسائی مگر ترکون نے کچھ پروانکی دوسری طرف سے بندوقون کی بارش شروع
ہوگئی توپون اور رفلون کی آواز نے وحش و طیر کو ششدر رکھا آسمانیون نے بھی ہاتھ اپنی
کانون پر رکھا مریخ روبرو سے تل گیا زحل منہہ پر سیاہی ملکر چرخ ہفتم سے نکل گیا اوسپر بھی
ترک کا قدم نہ ہٹتا مسلمانون کا حوصلہ نہ گھٹتا سرویہ کی ساری پلٹنین گھبرا گھبرا کر فرار ہوین ایک
روسی کرنل جسکے زیر فرمان دو پلٹنین تھین ہرچند قدم بڑہانے کو پکارتا رہا پہرون سر مارتا رہا
مگر کسی نے اولٹ کر نہ دیکھا کہ کیا ہی سرویہ کے سارے لشکر مین بیس جوان کے سوا سب کے
سب فرار ہوے پھر تین گھنٹے شام کو گرم بازار جدال و قتال رہا ہزار ہا زخمی رستون پر
طپان تھے خاک و خون مین غلطان تھے شام کے چھے گھنٹون تک یہی حال رہا اوسمین ترکی
فوجون نے اطراف کے دمدمے پار ہو کر مقام باگارد و ترانسان تک قدم بڑہایا صبح کو جانب

جنوب کوچ کیا اور اون مقامات مستحکم پر جو شرنیف کے ہاتھ مین تھے مع الخیر اپنا قبضہ کر لیا اور
پھر جب شام ہوئی اہل سرویہ و ساکنین الگزناتیز نے پہاڑ پر آگ لگادی ادہر سے ترکون نے
بھی وہی صورت دکھادی پھر تو رات نے بھی تارے ڈر کے گوشۂ مغرب مین منہہ چھپایا اور
آفتاب افق چرخ سے تھرآتا ہوا باہر نکل آیا تمام دن ایکسان مارپیٹ زد و کوب کا عالم رہا
ترکی باتریون کی گرج سے جو ایک میل پر تھین تمام شہر درہم و برہم رہا کوہ پوشیدہ زیر کاہ
ہوگئے جب بھی پناہ نہ ملی توپون کے شعلہ ہائے آتشین سے ساری درخت و پہاڑ جلکر خاک سیاہ
ہوگئے پھر پہاڑ پر سے لشکر ترک نے سرویہ پر رفلون کی برسات برسائی خون کا دریا بہایا آشنائے
بحر خون مانند حباب ہر سر نامرد ہوگیا سرویہ کا توپخانہ سرد ہوگیا بہت سی فوج سرویہ اس لڑائی مین
کام آئی بعضے فرار ہوگئے اور ترکون نے فتح پائی سپہ سالار لشکر سلطانی نے الکسیناج سنیار سے
بذریعۂ تار برقی سلطان کو یہہ اطلاع دی کہ اہل سرویہ نے بخیال حملہ لشکر سلطانی روبروے موضع
روسیل جو مراوا ندی کے قریب ہی چھے رجمنٹ اور چوبیس توپین رکھدین اور مدعا یہہ کہ حسین پاشا
کے دمدمون کو لے لین ازانجملہ چھے پلٹنون نے لشکر حافظ پاشا پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا پہاڑون سے
نمودار ہوین اور بدستور چھے رجمنٹ معہ اتواپ جانب لشکر سلامی پاشا اگرویہ سے سبک رفتار
ہوین پھر تو مقابلہ شروع ہوا اور ترکون نے وہ ترکی دکھائی کہ دشمنون سے سواے فرار ہونے کے
کچھ بن نہ آئی اور فوج حسن پاشا نے بھی بحسن تدبیر بدسرشتون سے خوب مقابلہ کیا فوج سرویہ کو پسپا کردیا ستمبر کی

ستائیسوین کو ایک لڑائی قلعۂ الکسیناج مین ہوئی چھے بجے صبح سے سرویہ کی ایک گروہ نے
دو توپون سے لشکر سلطانی پر آتش باری کی داد دی اور جب دو توپخانون سے سلیمان پاشا
و حافظ پاشا و عادل پاشا و سلامی پاشا و حسین پاشا پر گولے برسائی تو لشکر سلطانی نے
دشمن کے بائین طرف بہیئت مجموعی یورش کی اور اسقدر خون بہایا کہ ہر دشمن اسلام کا سر مانند
حباب شناور بحر خون نظر آیا اکثر سرداران روسی کے سر سے ترکون کی شمشیر کا پانی گذر گیا
میدان جنگ کشتون کے پشتون سے بھر گیا فوج حافظ پاشا نے یا حافظ کہکے لشکر سرویہ سے
سخت مقابلہ کیا دونون طرف سے گولے چلنے لگے مدعی کف افسوس ملنے لگے لشکر سرویہ کی
تقدیر سو گئی میدان جنگ سے بھاگتا تھا ترکون کا طالع جاگتا تھا خوب زور آزمائی رہی ساری
رات لڑائی رہی ثوابت آسمان پر گھبرا گھبرا کر پا براہ تھے اور سیارے ثابت قدم گویا ترکون کی
ہمت و شجاعت کے گواہ تھے القصہ کواکب کی آنکھ تک جھپکنے نپائی کہ صبح صادق مشاہدہ حال کے
لئے آئی اسمین دشمنون کی دو رجمنٹ پیدل اور ایک رجمنٹ سوار نے حافظ پاشا کی فوج مین پر حملہ
کیا پاشاے موصوف نے بھی اپنی فوج کو مقابلہ کرنیکا حکم دیا پھر تو رنگ رخ کی طرح اہالیان سرویہ
کے ہوش اوڑ گئے معرکہ رزم سے منہہ مڑ گئے سلامی پاشا و حسین پاشا پر فوج سرویہ کی اکیس پلٹنون
نے حملہ کیا اور ادہر سے لشکر ظفر پیکر نے بھی ایسا جواب دیا کہ اہل سرویہ کا دم بند ہوا ابتدا
ہی مین پسپا ہوگئی اور پھر خبر نہ ملی کہ کیا ہوگئے بارثانی اون بے خبرون نے اپنی مسند سے آگے غافل

ہوکرمین و قلب فوج سلطانی پرحملہ کیا اوسوقت بھی دلیران لشکر سلطانی نے وہ مقابلہ کیا کہ درہم
و برہم ہوگئے اکثر واصل جہنم ہوگئے یلان عثمانی معرکہ گیر ہوے اور فوج سرویہ کے اکثر سپاہی
اسیر ہوے پھر سپاہ سرویہ موضع میکو باد مین فوج سلطانی پر حملہ آور ہوے جب فوج ترکی
نے ہبہو کا ہو کر آگ برسائی تو تاب مقابلہ نہ لاکر منتشر ہوئی قریب دو سو کے مارے گئے
زیست سے کنارہ کرکے گور کے کنارے گئے بہت سے اہل سرویہ گرفتار قید شدید ہوے
اور فوج سلطانی سے فقط پانچ شخص شہید ہوے عبدالکریم پاشا نے باب عالی مین تار بھیجا
کہ اہالیان سرویہ لشکر سلطانی پر حملہ کرکے پسپا ہوگئے طعمۂ نہنگ قضا ہوگئے اس لڑائی مین
ترک نے بھی وہ تلوار بجائی کہ معرکۂ رزم مین کسی دشمن کی جان بچنے نپائی اس عرصے مین دو
ہفتے کی مہلت کا اقرار ہوا تھا چنانچہ سفیر روسی نے بھی اٹھائیس گھنٹون کے اندر موقوفیٔ
جنگ کو کہا تھا لیکن اہل سرویہ نے چھے ہفتے کی مہلت کے اندر پھر جنگ شروع کی اپنا عہد توڑا
ساتھ رجمنٹ سے لشکر سلطانی کا پیچھا نہ چھوڑا پھر پندرہ گھنٹے تک بازار رزم گرم تھا جنس
قضا کی ارزانی تھی لیکن فوج ظفر موج سلطانی نے ایسا مارا کہ دشمنون سے کچھ بن نہ آئی بھاگ کر
جان بچائی فوج سرویہ کے چار ہزار آدمی بے سر ہوے پھر دوسرے روز برسر مقابلہ وہ بانی شر
ہوے اوسوقت بھی شمشیر ترک نے دشمنون کی راہ بری کی ایکہزار پانسو اہل سرویہ نے بھاگ بھاگ
کر قعر سقر کی راہ لی اکتوبر کی انتیسوین کو لشکر حافظ پاشا نے مقام قرمزی ٹپہ پر حملہ کیا اہالیان سرویہ

کے مورچہ کو دس توپین چھین لیکر تھوڑی دیر مین فتح کرلیا و بلگراد و جونس کے راستے بند کردئے
اور اکتوبر کی ستائیسوین کو لشکر سلطانی نے پہاڑی کے مورچے جو بلگراڈ کے روبرو تھے
فتح کرلئے بعد اوسکے الکسیناج اور جوش پر حملہ کیا بفضلہ جنرل فضلی پاشا نے گولہ باری سے
وہ مقابلہ کیا کہ دشمن فرار ہوے اکتوبر کی اکتیسوین کو فوج ظفر موج ترک قلعہ الکسیناج مین داخل
ہوگئی اسی روز بلگراڈ پر بھی فتح کامل ہوگئی لیجئے ستمبر کی دسوین کو درویش پاشا نے ٹبیکو ریتر
سے تار برقی پر یہہ خبر استنبول کو بھیجی کہ تاریخ مذکور کو سول کی اڑھائی پلٹن اور پانسو والنٹیر
نے بزتومورسا سے بیر کار استہ لیا ہی اور غرض یہہ کہ جبل اسود کی فوجون کا زور توڑ دین اور
اودہر سے مخالفون نے بھی خبر پاکر قصد مقابلہ کیا ہی اثنائے جنگ مین امداد جبل مذکور کو
تین ہزار آدمی کوتس سے اور دو ہزار ویلیون سے آپہنچے اور سبھون نے بالاتفاق لشکر
سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت بھی دلیران ترک نے وہ ترکی دکھائی کہ مصرع فلک گفت احسن
ملک گفت زہ ؎ مسلمانون کا بول بالا ہوا دشمنون کا منہہ کالا ہوا اس عرصے مین فوج سلطانی
کی ایک پلٹن نے جو دوسرے جانب سے آتی تھی اس خبر کے سنتے ہی اسی طرف مراجعت کی
جب یہہ بات اہالیان جبل اسود کی گوش زد ہوئی تو اونہون نے اوس پلٹن کا پیچھا
کیا پھر تو دونون ترکی فوجون نے دشمنون کو بیچ مین لے لیا جب دونون طرف سے یورش
فوج جرار ہوئی تو جمعیت جبل اسود کئی سو بندوقین اور اسباب وغیرہ چھوڑ کر فرار ہوے

اور پھر ستمبر کی بائیسوین کو فوج جبل اسود نے مقام لون بیہ مین عساکر سلطانی پر حملہ کیا مگر دلاوران فوج سلطانی
نے وہ تلوار چمکائی کہ دشمنون نے شرماشر کر یا گھبرا گھبرا کر مقابل آنے کے عوض پیٹھ دکھائی حسب نوشتہ تقدیر
کئی دشمنون کے سر قلم ہوے سیکڑون واصل جہنم ہوے اکتوبر کی دسوین کو درویش پاشا نے جبل
اسود پر لشکر کشی کر کے اونکے مورچون اور مستحکم مقامون پر اپنا قبضہ کر لیا اور بہت سے باغیون کو
تہ تیغ کیا اور دوسرے روز بھی دوبارہ لڑائی جو ہوئی تو فوج باغی بیقرار ہو تاب نہ لا کر فرار ہوے
لشکر اسلام نے دشمنون کے بڑے مستحکم مقامون کو چھینا اس لڑائی مین جنرل جلال الدین پاشا نے
زخم کھایا اور دوسرے روز جام شہادت نوش فرمایا **شریف** کر جو راہ حق مین ہمدم مومرنے
پہ کستے ہین ؛ شہادت کی تمنا مین تہ شمشیر ہستے ہین ؛ دوسرے روز مقام کو اش ملے سرویہ کے جنوبی
کنارے پر فوج سرویہ ترک سے معرکہ آرا ہوے آخر نیز بدستور فوج سرویہ ہی پسپا ہوئی تیسری
لڑائی مقام گراہوروش اور ہودو کے درمیان مقام فضلاب پر ہوئی احمد پاشا نے اہالیان جبل
اسود پر حملہ کیا اور فوراً اونکے مورچون کو چھین لیا دو سو سے زیادہ باغی قتل ہوے چونکہ چھے ہفتے
کی مہلت روس وغیرہ بادشاہان یورپ نے مانگی تھی اور سلطان نے مہلت مذکور منظور کر لی تھی اسلئے
جنگ موقوف رہی اور مجلس کانفرانس مین گفتگوئی صلح شروع ہوئی یعنے جب نصاری نے دیکھا
کہ سلطان نے سرویہ و جبل اسود پر فتح پائی تو اپنے مختار وزیرون کو بھیجکر جنگ کی مہلت لینے اور
مجلس کانفرانس مین مصالحت کرا دینے کی تجویز ٹھہرائی لارڈ سالبسری وزیر مختار لنڈن سے آیا او

اوسنے گفتگوی صلح باین شروط شروع کی کہ انتظام بلگیریا کو کسی بادشاہ نصاری کا لشکر مقرر ہو جائے
اور حسب خواہش ہمارے گورنر و حکام نصاری ہی مقرر ہون آیندہ رعایاے نصاری پر ظلم
و تعدی ہونے نپائے غرض اسیطرح دو مہینے کے عرصے مین اُنتیس شرطین تجویز کر کے پیش کین
اور کہا کہ اگر تین دن کے عرصے تک سلطان ان شرطون کو قبول نفرمائیگے تو ہم سب یوروپین بادشاہان
نصاری یعنے روس و فرانس و انگلش و اسٹریا و پروشیا و اطالی کے وکیل یہان سے چلے جائینگے
الحاصل سلطان نے اپنے دربار مین اقوام متفرقہ مثل اکابران یہود و نصاری و ترک و عرب وغیرہ
کی محفل شورہ مقرر کی اور درخواست مذکورہ پر بحث ہوئی آخر سبھون نے بالاتفاق کہا کہ ہمارے
وطن کی خود مختاری ان شرطون کے قبول کر لینے مین باقی نرہیگی اور ہم سب سلطان کی طرفداری
کو جان و مال سے حاضر ہین یہہ ذلت موجب رسوائی ہی ایسے جینے سے تو موت ہی بھلی ہی اسمین
وزیر سلطانی ادہم پاشا نے کہا کہ جب ہم چھے سو آدمی ترکی تھے تب یہہ ملک فتح ہوا اور اب بفضلہ
چھے لاکھ ہین اور اگر چھے شخص بھی ہم مین سے باقی رہینگے تو اپنا ملک غیر کے تصرف مین نہ دینگے
آخر سبھون نے اس درخواست کے قبول کرنے سے انکار کیا تب شہنشاہ روس نے اپنے سفیر
متعینہ قسطنطنیہ کو لکھا کہ سلطان روم کی کوئی تجویز خلاف شرایط مجوزہ شاہان یورپ منظور نہ
کیجاے بلکہ اصل تجاویز مین بھی کچھ ترمیم ہونے نپائی لیجئے اوسنے یہہ کہا اور وزراے شاہان
یورپ نے مدت مہلت کی بڑھا دی چنانچہ مارچ کی پہلی کو وہ بھی ختم ہوئی وزراے ستہ کیے

آخیر جلسون مین یہہ تجویز پیش کی گئی کہ اب شاہان یورپ اپنی سب اُنتیس درخواستون سے جو مخالف اقتدار
وخودمختاری سلطان روم تھین دست بردار ہوجائین اور فقط دو درخواستین رہنے پائین کہ پانچ برس
تک جو گورنران باغی صوبجات مین منجانب سلطان مقرر ہون وہ سلاطین ستہ کے حسب خاطر ہون
لیکن دونون درخواستین بھی دربار سلطانی سے نامنظور ہوین کہتے ہین کہ جب مجلس کانفرانس کی گفتگو
ختم ہوئی تو کاغذات پر دستخط کرنیکو ایک جلسہ ہوا مگر اوسمین منجانب سلطان کوئی وکیل یا وزیر
نہین آیا بلکہ حضرت سلطان خلد اللہ ملکہ نے نایبان دول یورپ کی ملاقات رخصتی بھی بحیلہ نادرستی
مزاج اقدس نفرمائے لکھاہی کہ حضرت سلطان المعظم نے بعد اختتام مجلس مصالحہ کانفرانس یہہ اشتہار
دیا کہ قبل قائم ہونے مجلس کانفرانس کے سرکار لنڈن نے جو شرطین مجلس مذکورہ مین پیش کرنے کے لئے
مقرر کین تھین اونپر نظر کرکے دولت علیہ نے انعقاد مجلس کانفرانس کا اقبال کیا تھا آخر وہ سب ہوا ہوگئین
اور ایسی درخواستین پیش ہوین جن سے عز و شرف دولت علیہ مین فرق آتا تھا نظر برین ہمنے اون درخواستون
کو قبول نکیا اور اوسی ہنگامے مین سلطان نے وزیر اعظم مدحت پاشا کو کسی مصلحت ملکی کے سبب معزول
کرکے ادہم پاشا کو وزیر اعظم مقرر کردیا اس عرصے مین پرنس میلان والی سرویہ نے اپنا وکیل دربار
سلطانی مین بھجوایا عفو قصور کی درخواست کی پھر تو دربار سلطانی سے اوسکے سب قصور معاف
ہوگئے اور فروری ۱۸۷۷ء عیسوی کی چھبیسوین کو صلح ہوگئی اسیطرح مانٹی نگرو والے جبل اسود نے بھی
بذریعہ سفیر التجاے صلح کی جانبین کے قیدی واپس ہوگئے جو ملک و قلاع کہ لشکر سلطانی نے فتح کیئے

تھے بلا اخذ نقصان واپس دیدیئے آتش افروز جل گئے منہہ کو کالا کرکے نکل گئے لنڈن مین مکان وکیل
سلطانی جوق جوق یہود و نصارا آتے رہے مبارک باد کامیابی دے دیکر یہہ سناتے رہے کہ خوب ہوا
سلطان نے درخواست کانفرانس قبول نفرمائی روس کی دغا چلنے نپائی پھر مارچ ۱۸۷۷ء عیسوی کی انیسوین
تک سلطنت عثمانیہ مین امن رہا مگر بیسوین کو بذریعہ تاربرقی یہہ خبر آئی کہ اہالیان ترک نے بوجہ بدعہدی مخالفین
و فتنہ پردازی روس ارض روم و کارس و بیاتن نامی مقامات مین تیاری جنگ شروع کی ہی اور انہون
نے سرحدات روسیہ کے طول مین فوجی قیامگاہون کی استحکام کی تجویز کرلی ہی اور یہہ بھی خبر پہنچی کہ
باسنیا مین ایک جنگ انتظام کی طور پر شروع ہوچکی اور قسطنطنیہ مین سوفتای لوگ یعنے جماعت
طلبا مین بہت ہی جوش و خروش پیدا ہوکر منجملہ اونکے تین ہزار اشخاص مسلح ہوچکے ہین لنڈن سے
مارچ کی اکیسوین کو یہہ تار آیا کہ اہالیان روس نے سرحد ترک سے اپنی فوج اُٹھا دینے کے لئے
انکار کیا ہی اور کہتے ہین کہ اگر سلطان شرایط ذیل پر عمل کرینگے تو ہم فوج کو اُٹھا دینگے شرط اول یہہ
کہ سرکار روسیہ پر شاہان یورپ کی دستخطین ہون شرط دوم یہہ کہ ترکی لشکر کو متفرق کردین اور
فیمابین سرکار روم و مانٹی نگرو صلح قایم ہوجاے مارچ کے بائیسوین کو قسطنطنیہ سے تار آیا کہ سرکار
روم نے اوس مہلت جنگ کو جو مانٹی نگرو کو دی گئی ہی ماہ آیندہ کی بارہوین تک بڑہا دیا ہی اوسی
مہینے کی چھبیسوین کو وکلاے مانٹی نگرو نے سرکار روم مین اپنے سوالون کا پیش کرنا
موقوف کردیا اور ماہ مذکور کی اکتیسوین کو قسطنطنیہ سے چلے جانیکا قصد کیا اور پھر غرۂ اپریل کو اپنی

روانگی موقوف کر دی اور اہالیان قسطنطنیہ نے ماہ مذکور کی ساتوین اور آٹھوین کو دیوان خاص کا ایک
غیر معمولی جلسہ بدین غرض کہ فیصلہ قرارنامہ مجوزۂ روسیہ کو قبول کرین یا نکرین مقرر کیا اور اوسیطرح
اپریل کی نوین کو بھی مگر کسینے کچھ فیصلہ ندیا اپریل کے دسوین کو سفیر روسیہ مقیمہ دربار قسطنطنیہ نے
جناب صفوت پاشا کی خدمت مین یہہ اطلاع دی کہ اہالیان روس نے لکھا ہی کہ اسپر تغافل نکرین
اہالیان قسطنطنیہ قرارنامہ مجوزہ روسیہ کا ماہ حال کی تیرہوین کے قبل جواب دین اپریل کی گیارہوین
کو صفوت پاشا نے وکلاے مانٹی نگرو کو یہہ معلوم کرایا کہ شرایط صلح کو مجلس وکلا نے مسترد کر دیا
ہرگز قبول نکیا اب فقط فیصلہ دیوان عام کا انتظار ہی اوسی پر دار ومدار ہی ماہ مذکور کی تیرہوین
کو فوج روسی نے جانب جاستی پیش قدمی کی اور ترکی و مانٹی نگرو کی مہلت جنگ ختم ہوئی اوسی
روز اہالیان قسطنطنیہ نے مانٹی نگرون کے ساری دعوون سے انکار کیا پیام صلح کو نامنظور کر دیا
اور پرنس چارلس رومانیہ سے اس امر کی درخواست کی کہ ہمارے لشکر ماتحتی عبدالکریم پاشا سے
مل جل کر روس سے جنگ کرے اور فوج روسی کو دریاے ڈانیوب سے پار اترنے ندی
ماہ مذکور کی اٹھارہوین کو پرنس گورچکاف روسیہ نے شاہان یورپ کے پاس ایک سرکلر بھجوایا جسمین
جنگ کا ہونا واجب بتلایا اور اوسی تاریخ اہالیان قسطنطنیہ نے تدبیر کی کہ روسی لوگون کو ترک سے نکالدین
اور سفیر روسیہ نے بھی ہفتۂ آیندہ کو چلے جانیکی تجویز کر لی ماہ مذکور کی تیئسوین کو شاہ روس نے اپنی
فوج مقیمہ کشنیف کا جایزہ لیا اور بعد اوسکے جانب فوج مخاطب ہوکر یہہ بیان کیا کہ اگر اہالیان روس میدان

کارزار مین جوہر شجاعت دکھائینگے تو جلد فتحیاب ہوکر اپنے ملک کو واپس ہو جائینگے بعد اوسکے
لشکر روس نے قریب سترہ ہزار کے سرحد رومانیہ سے قدم بڑہایا اپریل کی چھبیسوین کو مقام جورگسانیا
باطوم مین روسیہ نے شکست فاش پائی اس جنگ مین آٹھسو روسیون نے اپنی جان گنوائی اوسی تاریخ
کو روسیون نے اردہان و مگری مین جنگ شروع کی اور ایک لشکر کثیر روس نے جانب ڈابرو شا
قدم بڑہا کر ڈانیوب سے پار اُترنے کی تجویز کر لی رومانیہ مین بھی لشکر روس جوق جوق آیا
اور ایک روسی رجمنٹ کاسک نے جانب مقام کالافات جسکو لشکر ترک نے اپنے قبضے
مین رکھا تھا حکم روانگی پایا فوج رومانیہ جانب وسط مرحلہ پیما ہوئی فوج مانٹی نگرو معہ پرنس نکتیا
البینیہ اور مانٹی نگرو کے درمیانے سرحد کے طرف روانہ ہوئی لشکر ترک نے جانب نکشش کوچ
کیا ماہ مذکور کی ستائیسوین کو سپہ سالار افواج روس نے ایک اشتہار اس معنی کا دیا کہ سرکار روسیہ
کو ملک گیری نامنظور ہی مگر ظلم رسیدہ عیسائیون کی امن دہی کا خیال ضرور ہی اوسی روز باطوم
پر لشکر ترک نے فتح پائی اور فوج روس نے حملہ کر کے شکست کھائی ماہ مذکور کی تیسوین کو اتوار
کے روز لشکر روس نے قلعۂ کارس علاقۂ ترک پر دو دفعہ حملہ کیا مگر فتح نپائی لشکر ترک نے نقصان
عظیم کے ساتھ اپنے دشمنون کو پسپا کر دیا مے کی آٹھوین کو ترک کے جنگی جہازون نے مقامات
روس واقع دریاے ڈانیوب پر خوب گولہ رانی کی اوسی روز ترکی بیاٹریون یعنے توپخانون نے
بھی جو ودن مین تھے مقام خلافت پر آتشباری کی داد دی اور اودہر سے توپخانہ رومانیہ نے

بھی خوب سرگرمی دکھلائی مے کی دسوین کو کامسکون کے ہراول نے دریاے ڈانیوب کو بندر گالاٹس
کے طرف سے عبور کیا اور اوسوقت باشی بازوقون نے بھی مقابلہ دشمن مین قصور نکر کے اکثر مقامون پر
انکو روک دیا اگرچہ روسیون نے بنا بر عبور دریاے ڈانیوب پر ایک عارضی پل بنایا مگر فوج ترک نے وہ
یورش کی کہ پل مذکور ٹوٹا اکثر روسی تہ شمشیر ہوے اور بہت سے اہالیان ترک کے ہاتھون اسیر ہوے
مے کی گیارہوین کو فوج روس نے ترکی مورچون پر جو قریب باطوم تیار ہوے تھے حملہ کیا مگر شکست
کھائی چار ہزار روسی مارے گئے آخر ترک نے فتح پائی مے کی پندرہوین کو ایک حصہ فوج روس نے
دریاے ڈانیوب سے عبور کیا اور جب ڈابروشا مین داخل ہوا تو ترکون نے بھی مقابلے مین زرا نہ
قصور کیا ماہ مذکور کی سولھوین کو ترکی جنگی جہازات کے بیڑہ نے بندر سوکوم کالی پر خوب گولہ زنی کی
اور وہان ترکی فوج اُتر گئی اوسی مہینے کی اٹھارہوین کو فوج روس نے شہر اردہان کے باہر ترکون کے دمدمون
مین سے دو دمدمون کو لے لیا اور پھر جانب کارس حملہ کرنے کے غرض سے رخ کیا لشکر ترک جو وہان مقیم تھا
اپنے قلعون سے نکلکر دشمن کے مقابل ہوا اوسوقت درمیان دونون فوجون کے سخت جنگ ہوئی اور دو
طرفہ نقصان کامل ہوا جون کی گیارہوین کو بذریعہ خط مختار پاشا یہہ معلوم ہوا کہ پاشاے
مذکور نے جانب مانٹی نگرو پیش قدمی کی ہی اور پاڈگورڈزہ پر علی صائب پاشا نے مانٹی نگرو کو شکست دی
ہی جون کی بارہوین کو یہہ خبر آئی کہ روسیون نے فیمابین کارس و ارض روم منہہ موڑکر مقام اولتی کو چھوڑا
ترک کے پیش خیمہ نے مقام زاوین تک پیش قدمی کی اور مقام سولینا مین روسیہ کے تارپیڈون کی کشتیون نے

ترک کے جنگی جہاز پر حملہ کیا اسکو تو کچھ نقصان نہ ہوا لیکن روس ہی کے دو کشتیان ڈوب گئین اور تین کشتیان
ترک کو بغیر کچھ نقصان دینے کے اوڑھ گئین جون کی بارہوین کو سلطنت روسیہ نے دولاکھ بیس ہزار
کی فوج جمع ہونیکا حکم صادر کیا ترکی لشکر نے اولتی پر اپنا قبضہ کرلیا جون کی تیرہوین کو روسیون نے
ڈانیوب سے پار اُترنے کے لئے جو تیاریان کین ترکون نے پراگندہ کردین اوسی تاریخ مین منجانب
سلطان درویش پاشا کو حکومت کارس عنایت ہوئی اور مصطفیٰ پاشا کو سپہ سالاری باطوم مرحمت
ہوئی فیمابین لشکر ماتحت سلیمان پاشا و اہالیان مانٹی نگرو پچین گھنٹے تک سلسلہ جنگ جاری
رہا آخر اہالیان مانٹی نگرو فرار ہوے اور طرفین نقصان کثیر کے زیربار ہوے جون کی اٹھارہوین
کو فوج اعانتی مصر داخل قسطنطنیہ ہوئی انیسوین کو مقابلہ مانٹی نگرو مین تین ہزار ترک کام آئے
باقی فوج عثمانی پسپا ہوئی اکیسوین کو یہہ معین ہوا کہ سلیمان پاشا نے اسٹراگ نامی مقام کے
کمین گاہون پر اپنا قبضہ کرلیا مانٹی نگریون کو پسپا کردیا چوبیسوین کی تاربرقی سے یہہ خبر پہنچی کہ
روسی فوج میاچن کی قابض ہوگئی ہی اب کوشش ڈانیوب سے پار اُترنے کی ہی اور یہہ بھی خبر
آئی کہ ماہ حال کی اکیسوین کو مقام ہلیاٹس واقع ضلع ڈبلی بابا مین پاشاے موصوف نے روسیون
کے ایک ڈویزن پر حملہ کیا اور شکست دی آخر فوج روس متفرق ہوکر فرار ہوئی ترکون نے تلچہ کو خالی
کردیا ہی اور ہرسووا کا راستہ لیا ہی تیئیسوین کو روسیون نے باطوم پر یورش کی مگر وہان کے گیارہین
کے ترکی کمینداران نے چوبیسوین کو روسیون پر حملہ کیا اور شکست دی اوسی تاریخ کو اتوار کے روز لشکر روسی

رستچک پر سرگرم گولہ باری یکقلم ہوا بوجہ اسکے انگریزی کانسل کا مقام منہدم ہوا ترکون نے بھی قصور نکیا توپون
سے دشمنون کو معقول جواب دیا اکیسوین اور بائیسوین کو درۂ دلی بابا مین فیمابین ترک و روس خوب
جنگ ہوئی آخر فوج روس ہی مقابلے سے تنگ ہوئی ستائیسوین کو یہہ مبرہن ہوا کہ ترکون نے
ہرسووا کو خالی کردیا اور روسیون نے اوس پر اپنا قبضہ کرلیا بعد اوسکے تیس ہزار کے قریب لشکر
روس نے دریاے ڈانیوب کو عبور کیا اور رستچک کی ترکی باڑیون نے گرگیو کے تھوڑے حصے کو
تباہ و تاراج بو فور کیا اٹھائیسوین کی تار برقی سے یہہ واضح ہوا کہ روسی تسخیر کوہ سونگالی پر آمادہ
ہوگئی چنانچہ زیون مین فوج ترک پر یورش جو کی تو ترکون نے اونہین شکست فاش دی اس معرکے مین
تین ہزار روسی ہلاک ہوے اور چار سو ترک شہید ہوکر زندگی کے بکھیڑے سے پاک ہوے سپہ سالار روس
نے سسٹرہ نامی مقام مین دریاے ڈانیوب سے عبور کیا فوج ترک کو اونکی کمین گاہون سے نکالا بڑی دشواری
رہی طرفین سے لڑائی جاری رہی بعد اوسکے روسیون نے تستوہ اور اوسکے حوالی مین بلند مقامون
اپنا قبضہ کرلیا اونتیسوین کے تار برقی سے یہہ روشن ہوا کہ لشکر روس خراسان مین خیمہ زن ہوا جون
کی تیسوین کی تار برقی نے یہہ خبر دی کہ رستچک پر ہنوز گولہ باری ہو رہی ہی اور بڑی بڑی عمارتین منہدم
ہوگئین سخت معرکہ ہی شہر نکوپولی ویران ہوگیا ہی جولائی کی تیسری کو جو تار آیا اوس سے یہہ معلوم ہوا
کہ مقدمۃ الجیش فوج روس نے بعد عبور ڈانیوب جانب بیلا جو قدم بڑھایا تو نقصان عظیم کے ساتھ
منہہ موڑا اور لشکر ترک نے مانٹی نگرو کو چھوڑا رستچک سے ترک پسپا ہوگئے رسالہ سواران روس

مقام ترنوا کو آیا ردیف پاشا وزیر جنگی ترک نے عزم شملہ کیا بذریعہ مراسلات سرکاری ترک واضح
ہوا کہ جولائی کی دوسری کو مقام کاراکلیسہ مین ترکون نے یورش کی روسیون کو شکست فاش دی لشکر
روسی اپنی دمدمون سے جو روبروے کارس تھے نقصان عظیم کے ساتھ کافور ہوا اور اوسکے فرار
ہونے سے قلعۂ کارس کا محاصرہ دور ہوا بعد اوسکے احمد مختار پاشا جو کارس سے بارہ میل کے فاصلہ پر
خیمہ زن تھے قدم بڑھانیکو تیار ہوئی اور روسی کارس کے جنوبی جانب فرار ہوے پھر لشکر روس نے
بیلہ اور ترتوکائی پر حملہ کیا مگر ترکون نے شکست دیکر پسپا کردیا اور پھر یہہ خبر آئی کہ لشکر روس نے ضلع الاسگرڈ کو خالی
کردیا اور سلیمان پاشا نے ترک کے پینتالیس پلٹن کے ساتھ بادگور ترزہ سے ڈانیوب کا راستہ لیا
اہالیان بلگیریہ نے سلستوہ مین لوٹ کی دہوم مچائی جولائی کی آٹھوین کو میمنہ لشکر ترک نے میسرۂ روس کا
پیچھا جو کیا تو جانب مقام ایپک فرار ہوا اور بعد اسکے قابض و متصرف ترنوا روس کا ایک لشکر جرار
ہوا اور روسی لشکر کے اتھار اپلتین درۂ سبکہ کے طرف سے کوہ بالکن سے پار ہوین اور کچھ ایک مقابلہ
نہونے سے مقام بینی ساگرہ کو پہنچ گئین اور اونہین دشمنون نے راسگراڈ مین پہنچکر وارنہ و رستچک کے
درمیانے ریل کو توڑا مسلمانان بلگیریہ کو قتل کیا اور قریہ جات کو جلا دیا صوبہ ترزہ مین بھی بغاوت پیدا
ہوئی باغیون نے روسی فوج کے ایک غول کو گرفتار کرلیا اور ماہ مذکور کی اٹھائیسوین کو یہہ معلوم ہوا
کہ اردیانوپل کے تمام درمیانے راستون کو روسیون نے بند کردیا ترکی لشکر ماتحت محمد پاشا نے عثمان بازار
سے جانب پلیونہ عثمان پاشا کے ساتھ شامل ہونیکو پیش قدمی کی اور روسیون کے قیامگاہ ترنوہ کو لشکر

ترک نے بڑی دہمکی دی روسیون نے اسکی ساگرہ مین جولائی کی اکتیسوین کو رُوف پاشا پر حملہ کیا ترکون
نے اوسوقت کارا بونار کی راہ لی اور سلیمان پاشا نے اوسیدن روسیون کو اوسکی ساگرہ مین بہت سی
توپین چھین کر شکست دی آخر لشکر روس پراگندہ ہوگیا اور سلیمان پاشا کا سانلک اور درہ حسین بوغاز
واقع کوہ بالکن پر قبضہ ہوگیا ہوبرٹ پاشا نے امیر البحر جہازات جنگی بحر اسود ہوکر روسی قلعۂ شام چیڑہ
کو تباہ و تاراج کیا بعد اوسکے لشکر روس اگست کی ساتوین کو لاواٹز پر حملہ ور ہوا مگر ترکون نے اوسکو شکست
وہزیمت دیکر پیچھے ہٹادیا بعد اوسکے روسی مقام اینی پر معرکہ آرا ہوے اور جب ترکون نے شکست دی
تو پسپا ہوے جب یہہ حال ہوا تو اودہر کوہ بالکن و درہاے حسین بوغاز و گورڈش کو روسیون نے خالی کردیا
اور ترکون نے اون دونون درّون پر اپنا قبضہ کرلیا اگست کی سولھوین کے تار سے یہہ روشن ہوا کہ محمد علی پاشا
نے فوج سلیمان پاشا سے شامل ہونیکو قدم بڑہایا ہی اور فوج ماتحت سلیمان پاشا کا پڑا بالکن سے دو گھنٹے
کے فاصلے پر پہنچگیا ہی روسیون نے کستنجی کو خالی کردیا اور پرگس نامی مقام مین جو رسٹچک کے قریب ہی دریاے
دریاے ڈانیوب پر پل تیار کیا روسی توپخانہ نے رسٹچک کی خوب خبر لی اور ترکی لشکر نے گرگیو پر گولہ رانی
کی داد دی کاسلاڈ پر بھی ایک غول روس نے حملہ کیا مگر ترکون نے پسپا کردیا اگسٹ کی بچیسوین کو
محمد پاشا نے یہہ اطلاع دی کہ مقام اسکید جوما مین روس کی چودہ پلٹنون نے یورش کی مگر میمنہ و میسرہ
ترک نے اونہین شکست فاش دی اگسٹ کی تئیسوین کو فیما بین ترک و روس درۂ شبکہ مین خوب لڑائی ہوئی
آخر روسیون کو نقصان کثیر ہوا جب روسیون نے درۂ شبکہ مین اپنی مورچون سے نکل کر حملہ کیا تو ترکون نے

اُنہین شکست دیکر پسپا کردیا اور اوسکے دوسرے روز لشکر ترک دشمن کے مقامون پر حملہ ور ہوا روسی جنرل ڈار
اسجنسکی عازم سفر ہوا روسیہ کے ایک سرکاری مراسلہ سے واضح ہوا کہ بچیسوین کی جنگ مین جو درۂ شبکہ
پر ہوئین روسی سو افسر اور چار ہزار سپاہی مارے گئے بعد اُسکے روسیون نے مقابل پلیونہ فوج فراہم کی اور
فوج عثمان پاشا نے نہایت استحکام سے ناکہ بندی کردی احمد مختار پاشا نے خزل تیپ کی بلندیون پر
ایک بڑی فتح حاصل کی اور فوج دشمن کو بعد محاربہ عظیم شکست دی اس جنگ مین چار ہزار روسی واصل
النار ہوے اور بارہ سو ترک شہید ہوکر عازم گلگشت جنان بصد افتخار ہوے درویش پاشا نے میسرۂ
روس مقیم مقام جہانگیر کا ایک دمدمہ چھین لیا اور والی سرویہ نے بلغار مین روسیون کے ساتھ شریک
ہونیکا عزم کیا بعد اوسکے یہہ خبر صحیح آئی کہ روسیون نے پلیونہ مین بھی شکست فاش پائی ستر ہزار روسی مارے
گئے زار سے کنارہ کش ہوکر گور کے کنارے گئے مقام گدّیلوفہ مین بھی روسیون نے احمد ایوب پاشا سے
شکست پائی جانب استیرا پسپائی اختیار کی بعد اوسکے بیلا مین فوج روسی جمع ہوئی ماہ ستمبر کی چھٹی
تاریخ کو وقت شب فوج روس روبروے پلیونہ آئی اور اوسنے اوسکے اطراف مین پہاڑون پر بنا بر محاصرہ
مورچہ بندی بھی کرلی ساتوین سے آٹھوین تک گولہ باری کی داد دی کہتے ہین کہ پلیونہ پر ایک روز کی جنگ
مین پینتیس ہزار روسی مقتول و مجروح ہوے آخر اس پشیمانی کے دہبے کو مٹانے کے لئے روسیہ نے پھر اُسی
جنگ کے دوسرے روز فوج ترک پر حملہ کیا اور پھر شکست جو پائی تو چارون طرف سے اپنی فوجون کو جمع
کرکے لشکر رومانیہ کو بھی شریک کرلیا بعد اوسکے خود زار روس و حاکم رومانیہ و سپہ سالار فوج روس ان تینون

سنے اسی ہزار سپاہ اور تین سو چھتیس ضرب توپ کے ساتھ حملہ کیا
ستمبر کی بارہوین کو لشکر روس نے پلیونہ کو مورچہ بندیون کی قطار سے تمام و
کمال گھیر لیا فوج رومانیہ نے بھی ماہ مذکور کی اٹھارہوین کو پلیونہ مین لشکر
ترک پر بے فایدہ حملہ کیا جب پلیونہ مین روسیون نے عثمان پاشا کو محصور
بنایا تو تیس ہزار کے لشکر ترک نے جانب پلیونہ قدم بڑھایا آخر شجاعان ترک نے اس محاصرے
مین ایسی جوانمردی دکھائی کہ ہزارہا روسی تہ تیغ ہوے آخر روسی گھبرائے اور محاصرۂ پلیونہ سے
باز آئے ادہر محمد پاشا نے مقام بیلا مین بڑی دیر تک لڑکر ایک لاکھ روسی سپاہیون پر فتح پائی
روسیون نے نقصان عظیم کے ساتھ شکست کھائی ان متواتر شکستون اور زکون کے علاوہ اب روسیون
کو ترکون سے مقابلہ کرنیکا یارا نرہا اور ڈانیوب پار ہوکر اپنے مقامون کو واپس جانے کے سواے کچھ
چارہ نرہا ایک روسی سرکاری مراسلہ سے واضح ہوا کہ ترکون نے گرٹزا کے حصار پر حملہ کیا مگر سود مند
نہوا ماہ ستمبر کی پندرہوین کو خوب گولہ باری ہوئی اوس روز گویا پلیونا طرفین کے گولہ رانی سے جل رہا
تھا آخر روسیون کے تین سو افسر اور بارا ہزار سپاہی راہی عدم ہوے اور اہالیان رومانیہ تین ہزار
چھے سو واصل جہنم ہوے لکھا ہی کہ ستمبر کی گیارہوین کو ایک روسی آرمی کور نے (جسکے پینتیس پلٹن
ہوتے ہین) فوج روس مقیم بیلا کی تائید کو جانے کے لئے مقام ٹرنوا کو خالی کر دیا آخر ترکون نے اپنے
دشمنان بزدل کو شکست فاش دی اور اون پینتیس پلٹن کا مقام بنیالم تک پیچھا کیا اور عثمان پاشا نے

اون حصارون مین سے جنکو روسیون نے حملہ عام مین چھین لیا تھا تین حصار پر اپنا قبضہ کر لیا ماہ مذکور کی
سولھوین کو سلیمان پاشا نے قلعۂ نیقولاس کو جو درۂ شبکہ مین ہی فتح کر لیا بعد اوسکے احمد مختار پاشا
نے غرۂ اکتوبر کو دس ہزار روسیون پر فتح پائی پانچ ساعت تک لڑائی ہوتی رہی چار سو روسی
قتل ہوے آخر روسیون کو سرحد سے سواے بھاگنے کے اور کچھ بن نہ آئی بلوۂ قوقاس بھی
تمام و کمال تہ نشین ہوا احمد مختار پاشا پیشگاہ سلطانی سے بحصول خطاب غازی مسرت آگین ہوا
فوج روس سے چھے ہزار کی تکڑی نے بغرض جاسوسی کستنجی سے قدم بڑھایا باوجود ترکون کے حملہ
کرنے کے متصل بازارجق پہنچے جب اوس مقام کو مستحکم پایا پسپا ہو گئی لیجئے متصل الگز اندروپول
اکتوبر کی دوسری کو جنگ شدید ہوئی آخر ترکون نے فتح پائی اور روسیون نے شکست کھائی بعد
اوسکے فوج روس نے جو گرانڈ ڈیوک میکل کے تحت فرمان تھی احمد مختار پاشاے غازی کی فوج پر
دفعۃً حملہ کیا اور اون مورچون کو جو غازی احمد مختار پاشا کے لشکرگاہ کے مفتاح تھے چھین لیا جب یہ
ہوچکا تو روسیون نے پیش قدمی کر کے اون مقامات مفتوحہ کو جن پر ترکی محافظین متعین تھے روک دیا
روسیون کی ہزار پانسو سپاہ تہ تیغ ہوے اور دوسرے صبح کو پھر لڑائی شروع ہو گئی اکتوبر کی دوسری
کو احمد مختار پاشا نے ایشیاے ترک مین روسیون سے جنگ کر کے فتح کامل پائی روسیون نے اوس جنگ
مین تمام مقامات ترک پر حملہ کیا اور جب شکست ہوئی سواے پسپا ہونے کے اور کچھ بن نہ آئی بعد فرار
بھی ترکون نے روادار ناجائی تک دشمنونکا پیچھا کیا جنگ مذکور تیرہ گھنٹے تک جاری رہی روسیون پر سخت

دشواری رہی پانچ ہزار روسی قتل ہوگئے صحیح ماجرا ہی مگر ترکون کا نقصان معلوم نہین زار روس نے
اختتام جنگ تک اوسی مقام پر قیام کا ارادہ کرلیا ہی کارس سے ترک کی مدد کے لئے جو پلٹنین آئین
تھین اونہین روسیون نے شکست دی اور مقامات مفتوحہ پر اپنا قبضہ کرلیا پھر ماہ مذکور کی تیسری کو فوج
ترکی کی کثیر جماعتون کو شکست دیکر چوتھی تاریخ کو بسبب پانی میسر نہ آنے کے روسیون نے مقامات
مفتوحہ کو خالی کردیا اس جنگ مین ترآشی (۸۳) افسر اور تین ہزار دو سو نو روسیون کا کام پورا ہوا
مگر ترکون کا نقصان نہ معلوم کہ کیا ہوا ماہ مذکور کی آٹھوین کو احمد مختار پاشا نے بذریعہ تار برقی
یہہ خبر دی کہ محاذی مقامات ترک جو روسی مقام تھے اونہین روسیون نے چھوڑا اور رود ارپا چائی
کے جانب منہہ موڑا گذشتہ تین روز مین پندرہ ہزار روسی واصل النار ہوئے اور ترکی شہید ڈہائی ہزار
ہوئے اب جنگ پلیونہ کا حال سنئے کہ اخبار ڈیلی نیوز کے کارسپانڈنٹ نے لکھا ہی کہ شجاعان
ترک نے اسکوبیلاف پر تین بار اور راوی سواؤ کے پہاڑون پر تین مرتبہ حملہ کیا غرضکہ جنرل اسکو
بیلاف سے تین وقت خوب تیز و تند مقابلہ کیا جنرل صدر نے بھی بڑی ہشیاری سے جنگ کی اور
اپنی فوج کو یہی حکم دیا تھا کہ ترکی سپاہ سو گز کے فاصلے کے اندر جب تک نہ آئین اونپر باڑھ نہ چلائین
اور جب وہ ہمارے زد کے اندر آجائین تو اونپر ایسی گولہ رانی و آتشباری کرین کہ وہ بیتاب ہوکر
پسپا ہوجائین الحاصل سپاہ روسیہ نے تعمیل حکم مین قصور نہ کیا اور لشکر ترکی کا کچھ زور چلنے نہ دیا مگر
مقام راوی سواؤ پر دیر تک لڑائی جاری رہی دو گھنٹے کے وقت ترکی توپخانے سے موقوف آتشباری

رہی اور یون معلوم ہوا کہ گویا اوسی روز لڑائی کا خاتمہ ہوچکا لیکن پھر بھی روسیون نے ترکونپر یورش کی
اور نصف گھنٹے کے وقفہ سے ترکی توپخانے سے بڑی خوفناک آگ برسنے لگی توپون کی صدائے
ہیبت ناک سے چرخ فلک گھبرا گھبرا کر ہٹ گیا زمین کے ساتھ گاوزمین کا بھی سینہ پھٹ گیا توپون اور بندوقون
نے میدان جنگ کا خوب دہوان اوڑایا بلکہ آسمان کو دہوان دہار بنایا الحاصل عجب حال تھا غیر
تو غیر کوئی شخص اپنی کو آپ ہی نظر آنا محال تھا اور یون معلوم ہوتا تھا کہ فرداے قیامت نے آج ہی
پیش قدمی کی پھر تو یہہ قیامت دو ساعت تک اسیطرح قایم رہی وہ روسی مورچون سے گولہ
رانی اور فوج پیادہ کی خندقون پر سے آتشباری عجیب ہوش اوڑاتی تھی اسی ہوین مین ایک جماعت
فوج روسیہ ایک کھیت سے ہوتے ہوئے آگے قدم بڑہاتی تھی کہ ترکی دمدمہ کی دیوار کے اودہر ایک سیل
آگ کی سن سی جاتی ہوئی دکھائی دی اور بجلی کی طرح سارے میدان مین کوندنے لگی گولیون کی بوچھاڑ
پر بوچھاڑ ہونے لگی روسی سپاہ نے اس معرکہ جانگزا مین اپنی جان بچانے کے لئے کبھی گڑہون اور کھوؤن
مین منہہ چھپایا اور کبھی باہر نکل کر جوانمردی و ہمت کو کام فرمایا ترکون نے گولہ باری مین وہ چابکی دکھائی
کہ ہر ایک باڑہ مین صدہا روسیون نے اپنی جان گنوائی پس روسی سپاہ مورچہ پر پہنچنے کے قبل ہی تعداد
مین گھٹ گئی گویا روسیون قسمت اس اولٹ پلٹ مین بالکل اولٹ گئی توپخانہ ترکی کی گرمی کا وہ
عالم تھا کہ دمبدم آتشین شعلے نکلتے تھے طائر نظر کے ساتھ ہوا کے بھی پر جلتے تھے کہتے ہین کہ
اس ہنگامہ محشر مین سپاہ روس کی امید رہائی کی سلسلے توٹ گئے چارون طرف پنجۂ دلیران ترک مین

پھنسکر چھکے چھوٹ گئے ؎ دماغ جھڑ گیا آخر ترا نہ ای نمرود ؏ ہر ایک پشہ کو دعویٰ ہی یہان
خدائی کا ؏ اللہ اکبر یہہ واقعہ عجیب ہوا ایلان ترک کو اس جنگ پلیونہ مین بہادری و شجاعت کا تمغہ نصیب
ہوا اور یقین ہی کہ ان جنگون مین بوجہ فتح نمایان سردار شجیع عثمان پاشا کی کارگزاری ہمیشہ کے لئے یادگار
رہینگی اور اونکی اوسوقت کی حکمت علی ضرب المثل روزگار رہیگی لکھا ہی کہ جنرل فوج روسیہ نے ایسے
وقت سخت مین اپنے بہادرون کے جوش کو توڑ دیا اور وہ بیچارے دیوانون کی طرح لڑتے تھے اور
اون پر سپاہ ترکی ایسی تند و تیز باڑہین مارتے رہے کہ سیکڑون کے سر ہوا مین اوڑہتے رہے دشمنون کے
منہہ معرکۂ رزم سے مڑہتے رہے شمشیر لشکر عثمانی نے خوب روانی دکھائی اور بقیۃ السیف سے سوائے بھاگنے
کے اور کچھ بن نہ آئی بعد اوسکے روسی جنرل نے دو پلٹن کو باین تاکید روانہ کیا کہ جمعیت پس ماندہ سابق کو اکٹھا
کرلین اور پھر ترکی مورچے پر یورش کرین کہتے ہین کہ جب اونہون نے بھی ترکی مورچہ پر حملہ کیا تو عثمانیون
نے اگلون کی طرح پچھلون کی بھی خبر لی اور بہت آسانی سے اپنے دشمنون کو شکست دی روسی
فوج اسقدر مارے پڑی کہ کشتون کے پشتے لگ گئے غرضکہ کوہ راوی سوا اوسے جہان جنرل کروڈنیر
رہتا تھا اور جنرل کریلاف اپنی لشکر کے ساتھہ یہہ ساری مصیبتین سہتا تھا فوج مذکور کے اخیر مقام تک دریائے
خون بہایا سارے دشمنون کو آشنائے بحر عدم بنایا کہتے ہین کہ بیشتر فوج روسیہ زیر فرمان پرنس میری
ٹنکی اور جنرل اسکوبلاف کے تھا اون سردارون نے بالکل علیحدہ ہو کر ترکون پر یورش کی اور جنرل اسکوبلاف
نے دوسرے مرتبہ جنرل کریلاف کے منہزم ہونے تک کچھ تحریک نہ کی مگر جنگ کے شروع کرنیکا کامل بندوبست

کرلیا اور شام کے چار بجے کو پہاڑ کی ایک چوٹی پر جو محاذی پلیونہ واقع ہی اوسنے بیس توپین ایک
مورچہ پر لا جمائین اور ترک کے اوس دمدمۂ گلی پر جو سڑک لافچہ کے وسط مین متصل پلیونہ جنوبی
جانب مین واقع ہی آتشباری شروع کی تین گھنٹے تک گولہ زنی ہوتی رہی اور بعد دوسرے شکست
کے جنرل کریلاف پر ترکی توپخانے سے گولہ باری بند ہو گئی اسکوبلاف نے قابو پاکر ترکون
پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور اوسنے اپنی فوج کو بدرستی تمام چند حصون پر تقسیم کیا اور شرباری
کرتا ہوا آگے بڑہا بعد اوسکے فوج کو آگے بڑہا کر آپ ایک جگہہ اوسی مقام مین ٹھہر گیا سپاہ کو یہہ ہدایت کی کہ
ترکی مورچہ کے قریب پہنچنے کے آگے باڑھہ نہ مارین سپاہ روس نے حسب حکم جنرل مذکور بندوقین لئے
ہوے اور بیانڈ بجاتے ہوے قدم بڑہایا پھر تو فوج روسیہ کو گرد و غبار اور دہوین نے ڈہانک
لیا اور تھوڑے عرصے مین ترکون کی مار کی تاب نہ لاکر پسپا ہوے بعد اوسکے بموجب ایمائے جنرل
اسکوبلاف اور ایک اعانتی فوج روانہ ہوئی فوج پیشین نے پھر مورچہ کا رخ کیا مگر شجاعان ترک نے
ایسی آگ برسائی کہ متفرق صف اعدا ہو گئی سیکڑون کے جان ہوا ہو گئی آخر کچھ نہ حصول ہوا اسکوبلاف
کا تمام بدرقہ مجروح و مقتول ہوا جنرل صدر نے بنا بر کمک پھر ایک غول روانہ کیا اوسوقت فوج روسیہ
بہرصورت مورچہ کے قریب پہنچگئی مگر ترکی رفلون کی گولیون نے سب کو نشانہ تیر قضا کیا اسکوبلاف
کے نزدیک فقط دو رجمٹین باقی رہ گئین تھین اور اوسنے اونکو ساری لشکر مین سے منتخب کیا
تھا غرض وہ اونکو اپنے ساتھہ لیکر آگے بڑہا اور فوج متفرقہ کو بھی تسلی دیکر جمع کرلیا اوسوقت ترک کا

مورچہ نہایت گرم تھا وہ بھی یون کہ فولاد اس حدت سے نرم تھا اوسوقت اسکوبلاف کی تلوار بیچ سے مین ٹوٹ
کر دو ہو گئی اور دیوار پھاندنے کے وقت وہ اور اوسکا گھوڑا ایک پر ایک گر پڑے گھوڑے نے تو
عدم کا راستہ لیا مگر اوسنے جان بچاکر اوس دمدمہ پر اپنا قبضہ کیا لیکن اوسکی فوج تمام و کمال قتل
ہو گئی اور تین ہزار سپاہ روسیہ کے لاشے خندق مین پڑے ہوے تھے اوس جنگ کے بعد
اسکوبلاف نے کہا کہ اس دمدمے کا میرے قبض و تصرف مین آنا صرف ایک امر اتفاقی ہی اور اوسکا
قیام دشوار غرض ستمبر کی بارہوین کے دم صبح ترکون نے ہر طرف سے گولہ زنی شروع کی اور مقام
کرشنیا کے مورچے سے لافچہ کے دمدمے پر جسکو روسیون نے فتح کیا تھا ایک سان آگ برسنے
لگی تاریخ مذکور کے ایک روز پیشتر جنرل اسکوبلاف نے اعانتی فوج کی درخواست کی تھی مگر وہ فوج
نہ آئی اور ترکون نے اوس روز دمدمۂ مذکور پر پانچ مرتبہ حملہ کیا اوس روز پانچ ہزار روسی سپاہ قتل
ہوے لشکر روس مین بڑا تہلکہ پڑا تمام فوج مین مارے دہشت کے شور و غل مچا شاپ شوترس کی
پلٹن مین جسکا شمار ہزار کا تھا فقط ایک سو ساٹھ شخص باقی رہے غرض کہ ہر ایک پلٹن کے سپاہ اسی موجب
کچھ کم و زائد تمام کام آئے کئی مجروح ہوے اور سیکڑون آفسرون نے اپنی جان گنوائی منجملہ متفرق رجمنٹون کے
کرنلون اور کمانڈرون مین سے ایک شخص باقی رہا اور تمامی استاف کے آفسر مارے گئے اور جنرل
ڈابرو الیکی بھی کام آیا جنرل اسکوبلاف اوس روز تین یا چار مرتبہ دمدمے پر گیا اور سپاہ کو بنا ر جنگ
بڑی ترغیب دی سپہ سالار فوج روسیہ کو جنرل صدر نے بار بار فوج کمکی کے لئے پیغام روانہ کیا مگر فوج نہ آئی

جنرل لیوٹسکی نے اوسکو یہہ کہلا بھیجا کہ تم جس صورت سے ہو اپنے مقام کو بچالو مگر بنا بر کمک فوج روانہ
کرنا ممکن نہین کیونکہ سپاہ کی بہت قلت ہی مگر جنرل کریلاف نے اپنے ساتھ کے چند سپاہ باقی ماندہ کو
اسکوبلاف کے کمک کے لئے روانہ کیا اُسوقت اسکوبلاف کی فوج کے تمام سپاہ مجروح و مقتول
ہو کر فقط دو ہزار پانسو سپاہ باقی رہ گئے تھے بعد ازین اس جماعت سے بھی ایک ہزار پانسو سپاہ
قتل ہو گئے لہذا اسکوبلاف مایوس ہو کر سر پیٹتا اور خاک اوڑھاتا اپنے خیمے کو چلا گیا ہنوز در خیمہ
پر قدم نرکھا تھا کہ یہہ خبر سنی کہ لافچہ کے دمدمے پر ترکون نے یورش کی ہی بمجرد خبر اوسنے جانب
رزمگاہ مراجعت کی لیکن وہان پہنچنے کے قبل اپنی فوج کو شکست پاکر بھاگتے ہوے دیکھا پھر تو
سخت گھبرا گیا اور دمدمہ مذکور پھر دلیران ترک کے قبضۂ اقتدار مین آگیا اوسنے بھی در رنگ نکیا

مفروران پس ماندہ کے ساتھ اپنا راستہ لیا **شریف** عثمانیون
کے معرکۂ رزم ہاتھ ہو ؎ یارب ہمیشہ فتح و ظفر ساتھ ساتھ ہو ؎

تمت

خاتمة الطبع من جانب مؤلف پس از حمدیکہ تحریرش نداِنم و بعد از نعتیکہ تقریرش نتوانم مدعایم اینکہ حکیدۂ خامہ ام یعنی فیروزنامہ ام را یارب دستی بن کہ درہم پنجگیٔ اہل سخن زبردستی ہر دستش شاید و زبانیکہ بہمزبانی اصحاب این فن گوی سبقت برباید بانیش را کہ عالیجناب فیروزی مآب **مرزا فیروز حسین خان بہادر** عالیشان است بااین دستیکہ ہر دست بہ سویش دراز است و منتظم و مصلح و کارفرمایش را کہ لیاقت انتساب معدن لطف و

عطامنبع فیض وسخامظہر فضل وکمال مصدر جود ونوال کریم الاخلاق عمیم الاشفاق اختر برج سخنوری گوہر درج

نکتہ پروری ہمشیرزادۂ جناب فیروز حسین خان بہادر عالیشان لقب متخلص بطالب اعنی **محمد اسمعیل خان صاحب** دہلوی مکرمت

توامان ست باین زبانیکہ ہردہان بہ ستایش او بازست عمری کرامت کن کہ دستش بدامن ابد دراز باشد وجاہی مرحمت

فرماکہ زبانش سرمایہ سرفرازی اہل نیاز باشد ہمانا این نامہ دستور العملیست کہ فتح ونصرت رابکار آید وکارنامہ

ایست کہ مردان کار رامطالعہ اش جرأت افزاید اگرچہ درکمترین زمان دستش تا باختتام رسا است اما در

دستگاہ سخن از ہمہ بالا است ودرچنین سرعت کہ ترجمہ وتالیف وکتابت وطبعش ہر روز از سرنو اتفاق میداشت

اگر ہر روزش را نوروز خوانم بجا است ودرچنین عیدا گر بکمال نشاط وفرط انبساط از زبان قلم وقلم زبانم لغزشے

بوقوع آید درین اتفاق بالاتفاق رواست واما نکہ ازین نشاط دستی وازین اتفاق بہرہ ندارند اگر عذر من بشنوند عذرشان

شنیدنی است واگر دستی وزبانی برین ہیزبانان سر اباز بان دراز کنند ہمچون سر قلم دست وزبان شان بریدنیست

قطعۂ تاریخ تالیف وطبع از مولف

چو شد این نامہ طبع از حکم فیروز
کہ رشک از شوکتش جمشید وکی را

شریف اینک سنش ہاتف بگفتا
جزاک اللہ فی الدارین خیرا

۱۲۹۴

از جانب جعفر الحسینی متخلص حریف

این نامۂ فیروز کہ در خواندن ودیدن
ہر چشم وزبان لطف گزین فتح نصیب است

مطبوع چو شد گفت **حریف** این ز سر طبعش
چشم بد از و دور کہ تاریخ عجیب است

۱۲۹۴

صحت نامہ فیروز نامۂ ترک یعنے خلاصۂ تاریخ روم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	اظہر من لشمس	اظہر من الشمس	۴۳	۷	غضنکہ بعد موسی شہر	غضنکہ بعد موسی سنہ ۱۴۴۳ ہجری مین شہر
۵	۱۱	بھرلیکر	بھرکر	۴۸	۱۰	سنہ ۱۴۲۴ع	سنہ ۱۴۲۳ع
۸	۱۲	سیبیریا	قیصریہ	۴۹	۶	لوٹ لیکر	لوٹ کر
۹	۶	کراچیدگی	قراچیدگی	۴۹	۱۲	بے باگی	بے باکی
۱۱	۱۱	فراسہری	قراشہری	۵۴	۱۱	انجالیبس	اسنجاس
۱۲	۱	نکالدیکر	نکالکر	۵۶	۸	بے عزتی سے چلایا	بے عزتی سے نکالا
۱۲	۴	سلجوخی	سلجوقی	۶۶	۱۳	یہ کہا اور بایزیدخان	یہہ کہا اور سنہ ۸۶ ہجری مین بایزیدخان
۱۲	۱۰	بہ مجر	بہ مجرد	۶۰	۳	یورش کیا	یورش کی
۱۴	۸	فراحصار	قراحصار	۶۷	۱۲	کولان	کوران
۱۴	۸	سنہ ہجری سنہ ۱۳۰۰ع	سنہ ہجری سنہ ۱۳۰۳ع	۶۷	۱۲	سلطان	سلطان
۱۵	۱	کافنکی شہری	کافنگی شہری	۶۹	۱۰	نہر منجمد	نہر منجمد
۱۵	۹	برصہ	بروسہ	۷۰	۸	خزالارماق	قزالارماق
۱۸	۱	اقیصار	اقحصار	۷۱	۱۴	داڑہی مطلع صاف	داڑہی کا مطلع صاف
۱۸	۵	فنگی سہری	ینگی شہری	۷۵	۴	آہاہی	آیاہی
۱۹	۱	از نگمد	از نگمد نے	۷۷	۱۳	کرجستان	کردستان
۲۲	۱۵	فیزیرہ	جزیرہ	۷۸	۲	ملک سالک	ملک صالح
۲۳	۴	دربیان نصرت توامان	دربیان سلطنت	۷۹	۸	شہر خیرو	شہر قاہرہ
۲۳	۶	سال زینت	سال کی عمر مین زینت	۸۰	۴	وانہ	روانہ
۲۳	۵	سنہ ۶۶ ہجری	سنہ ۶۲ ہجری	۸۰	۹	سمجھ	سمجھہ
۲۵	۷	ایشیا	نیلیشیا	۸۳	۵	ترلی	ترکی
۲۶	۵	ہاجل	عاجل	۸۴	۱	للکی	ملکی
۲۸	۹	ادریونوبل	ادریہ نوبل	۸۴	۱۰	دیر	دیکر
۲۹	۱۲	ستر سال کی عمر مین	ستر سال کی عمر سنہ ۷۱ ہجری مین	۸۵	۵	حمام ہی	حمام ہی مین
۲۹	۲	داؤگھاؤ	داؤگھات	۸۷	۱۳	ویا نارخ کیا	ویانا رخ کیا
۳۰	۴	دراحوال سلطان	دربیان سلطنت	۸۷	۱۳	ترکیون	ترکون نے
۳۰	۵	برس کی عمر مین	برس کی عمر سنہ ۷۶۱ ہجری مین	۹۰	۹	شہروان لکاعزم کیا جب شہروان کاعزم کیا	شہروان کاعزم کیا
۳۱	۳	بگیریہ	بلغار	۹۱	۱۴	خان خان	خان
۳۱	۵	فتنہ نے اٹھایا	فتنہ نے سر اٹھایا	۹۵	۳	بابل	بغداد
۳۳	۱	علی بادشاہ	علی پاشا	۹۵	۱۰	دیاربیکر	دیاربکر
۳۵	۷	دوگھنٹوں کے عرصے مین	دوگھنٹوں کے عرصے سنہ ۹۱ ہجری مین	۹۶	۱۴	کرخاش	چرکس
۳۵	۱۴	بایزیدخان اپنے	بایزیدخان سنہ ۹۱ ہجری مین اپنے	۹۸	۱۰	اپر	پر
۳۵	۶	سرویہ	حرب	۱۰۲	۶	استرخان	حاجی ترخان
۳۵	۱۳	دربیان سلطان الغازی	دربیان سلطنت سلطان	۱۰۳	۳	بحر الخزن	بحر الخزران
۳۵	۹	غلبل	کمان	۱۱۳	۲	کھوگئی	کھوئی گئے
۳۹	۱۴	سیرس	کی خرو	۱۱۴	۶	سکالی پاشا	جغالہ پاشا
۴۰	۵	اوسکے سالانہ	اوسکے ذمے سالانہ	۱۱۴	۹	معزورون	معزولون
۴۰	۹	کوتاتاریون	گوتاتاریون	۱۱۴	۲	پچپنوین روزاجل	پچپنوین روز سنہ ۱۰۱۲ ہجری مین اجل آنے
۴۱	۸	درذکر سلطنت	دربیان سلطنت	۱۲۰	۲	شہزادہ مراد پسر سلطان عثمان	شہزادہ مراد پسر سلطان احمد خان اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	کمچی نیک	کمینک
۱۳۶	۱۳	بھجوایا	بھجوائے
۱۳۶	۱۵	اگرمینیا	دشت قزاق
۱۳۷	۱۵	بحر بوکسین	بحراسود
۱۴۰	۵	کارامصطفیٰ	قرامصطفیٰ
۱۴۰	۱۱	اُس مشورت کی	اوس سے مشورت کی
۱۴۷	۱۴	مفتیٔ اسلام	شیخ الاسلام
۱۴۷	۱۴	اوسکے سلطان	اوسکے سلطان نے
۱۴۹	۱	محمد پاشاہ	محمد پاشا
۱۵۷	۳	کیپرلی مصطفیٰ پاشا	قوپرلی مصطفیٰ پاشا
۱۵۸	۶	جبل ہمیش	کوہ بلقان
۱۶۲	۶	سلطنت چانگر	سلطنت جانگر
۱۶۲	۱۰	فریڈراک	فریدرک
۱۶۵	۹	سرکردہ تاتاریان سلیم گیری خان	پسر سرکردہ تاتاریان سلیم گیری خان
۱۷۷	۱۰	سد راہ ہوا	سد راہ ہو
۱۸۲	۷	وارپایا	قرارپایا
۱۸۳	۶	ہی کہ	یہی کہ
۱۸۳	۶	کوچ	کریچ
۱۸۷	۱۴	پرچم سرح	پرچم سرخ
۱۸۸	۱	اہان مانٹی نگرو	اہالیان مانتی نگرو
۱۸۸	۱	حاضرہی	حاضرہین
//	۶	جائیو	جائیو
۱۸۹	۱	یہہ راز صلاح دی	زار کو یہہ صلاح دی
۱۸۹	۱۵	بدبن	بدین
۱۸۹	۱۵	فوج روس	فوج روس سے
۱۹۴	۱۳	سہ عسکر	سرعسکر
۱۹۴	۱۳	۱۵	ماہ
۱۹۵	۱۲	نوجونون	نوجوانون
۱۹۶	۲	دشمن شکست	دشمن شکست پائین
۱۹۸	۱۲	منجانت	منجانب
۱۹۹	۳	سپہ سارترک	سپہ سالار ترک
۱۹۹	۹	زارتینہ آن	زاربینہ آن
۱۹۹	۱۲	تہراتہا	ٹھہراتھا
۱۹۹	۱۳	اسے روکا	سے روکا
۲۰۰	۱	حصور	حضور
۲۰۰	۴	دوسیون	روسیون
۲۰۲	۲	بزاشر	بڑا شر
۲۰۷	۱۳	گرمحمد علی	مگر محمد علی
۲۲۴	۱	نینتالیس سال	تینتالیس سال سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۸	۴	کسنے تو کچھ	کسی نے تو کچھ
//	۷	کسی اوہنین کے	کسی روسی کے
//	۱۳	تائید کرآئے تھے	تائید کو آئے تھے
۲۳۰	۱۳	ٹھریا	ٹھہرا
//	۱۵	قعال	قتال
۲۳۶	۱۱	نپولین خطاب	نپولین کو خطاب
۲۳۷	۱۰	بلس پانت	ہلس پانت
۲۴۴	۴	گرم کررکھا	گرم کر رکھا تھا
۲۴۳	۱۱	اعانت مری	اعانت میری
۲۴۸	۵	دوس نے	روس نے
//	۷	سرویہ حقوق	سرویہ کے حقوق
//	۱۲	لونان خوددمختار	یونان خود مختار
۲۵۱	۱۰	پاشائی اقرامین کچھ	پاشای اقرا کچھ
۲۵۷	۸	ہرگنبذ حلقے مین	ہر گنبذ کے حلقے مین
//	//	اور ہر نقش ونگار	اور پر نقش ونگار
۲۶۲	۵	برادرحقیقی سلطان	برادرزادۂ حقیقی سلطان
۲۶۴	۸	رسد پاشا	اسد پاشا
۲۶۶	۶	نہ شنیدت دانند	نہ شنیدت مانند
۲۷۰	۱۳	سارے لشکر	ساری لشکر
۲۷۶	۷	کرجو راہ	کمرجو راہ
۲۷۹	۲	سلطانی جوق جوق	سلطانی پرجوق جوق
//	۹	یہہ مار آیا	یہہ تار آیا
۲۸۰	۱	موقوف کری	موقوف کردی
۲۸۳	۹	یہہ معین ہوا	یہہ معلوم ہوا
۲۸۶	۱۵	درہ مسبہ	درہ شبکہ
۲۸۷	۳	برہوین	برہوی
۲۹۱	۱۳	روسیون قسمت	روسیون کی قسمت

تمت

From Lady E. Hobart's collection